بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور بالکل واضح روشن کتاب آ چکی ہے

(المائدہ۔15)

رفیع الشان

تنویر القرآن

ترجمہ و مفہوم اور جستہ جستہ ضروری فٹ نوٹس

(جلد اول)

مترجم

خاکسار محمد صدیق خاں، بی۔اے

صدیق پبلشنگ ہاؤس

۴۔بی۔ابدالی سٹریٹ، شیراز پارک، اتحاد کالونی

علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قدجاء کم من اللہ نور و کتب مبین ۔(المائدہ-15)

ترجمہ: بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور بالکل واضع روشن کتاب آ چکی ہے O

رفیع الشان

تنویر القرآن

ترجمہ و مفہوم اور جستہ جستہ ضروری فٹ نوٹس

مترجم

خاکسار محمد صدیق خاں

صدیق پبلشنگ ہاؤس

۴۔بی۔ابدالی سٹریٹ، شیراز پارک، اتحاد کالونی

علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

297-15
ص ن 53
11422
جلد ۱ تا ۲

جملہ حقوق محفوظ
۲۰۰۹

نام کتاب : تنویر القرآن

مترجم : خاکسار محمد صدیق خان

پبلشر: صدیق پبلشنگ ہاؤس، لاہور

تقسیم کار: سید محمد علی انجم رضوی
اظہار سنز
۱۹۔ اردو بازار، لاہور
فون: 7230150

طابع: سید اظہار الحسن رضوی
اظہار سنز پرنٹرز۔ لاہور

اظہار سنز
19۔ اردو بازار لاہور فون: 7230150
ہیڈ آفس: 9۔ ریٹی گن روڈ لاہور فون: 7220761
E-mail: izharsons_2004@hotmail.com
www.izhar-sons.com

Marfat.com

تمجید

ہر طرح کی حمد وثنا اور ستائش اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ جس نے تمام کائنات وموجودات کو اپنی حکمتِ کاملہ سے توازن اور اعتدال سے ترتیب دیا، جو حکیم جواد، غالب اور رحیم وکریم ہے، صانع اور خالق جیسے اسماء الحسنٰی سے متصف ہے، جس نے انسان کو احسن تقویم سے تخلیق فرمایا (95/4) اور ارض وسما کو اپنی قدرتِ کاملہ سے وجود بخشا اور جو کائنات کو احسن انداز سے صراطِ المستقیم پر چلا رہا ہے، اور جن وانس کو ظرف اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ اس کی ہستی کو اس کی صفات کے حوالے سے پہچانتے ہوئے صرف اسی کے قوانین واحکام کی تعمیل کریں۔ اور قیامت تک انبیاء ومرسلین پر جو ظاہر اور باطن میں طیب و طاہر تھے، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی برستی رہے۔ آمین

آئینہ ماروئے ترا عکس پذیر است
گر تو نہ نمائی گنہ از جانبِ ما نسبت

خاکسار

محمد صدیق خاں

Marfat.com

محترم قارئین، سلام ورحمت!

محترم محمد صدّیق خاں صاحب اور راقم کا مشترکہ علمی سفر کئی برسوں کو محیط ہے۔ ریاض عالم گیر مرحوم کی ''لائبریری مذاہبِ عالم'' ہمارے سفر کا نقطۂ آغاز بنی۔ جہاں قرآن حکیم کی تعلیمات پر غور وفکر اور بحث وتمحیص کی مجالس رہیں۔ وہیں پر یہ حقیقت کھل کر سامنے آئی کہ محمد صدیق خاں صاحب کے تفحص میں کتنی گہرائی اور مطالعہ میں کتنا پھیلاؤ ہے۔

قرآنِ حکیم کے علاوہ، تاریخ اسلام، احادیثِ نبویؐ، فقہ، توریت اور انجیل مقدس کی بھی انہیں گہری بصیرت حاصل ہے۔

''لائبریری مذاہبِ عالم'' سے، جوافی الحقیقت تمام مذاہب کی کتب کا نادر خزانہ تھی، انہوں نے صحیح معنوں میں استفادہ کیا۔ یہ ایک کتاب کے مصنف بھی ہیں جس میں انہوں نے تمام مذاہب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ ان کی یہ تصنیف طبع ہو کر شاید مستقبل قریب میں آپ تک پہنچے۔ اس امر کا معترف ہوں کہ راقم نے ان کے تبحّرِ علمی سے حتی الوسع خوشہ چینی کی ہے۔

قرآنِ حکیم کا یہ ترجمہ ''تنویر القرآن'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس پر انہوں نے برسوں محنت کی ہے اور اس کام کی تکمیل میں انہوں نے شاید ہی کسی اہم تفسیر یا ترجمۂ قرآن کے مطالعے سے صرفِ نظر کیا ہو۔

ان کی شخصیت کا ایک قابلِ قدر پہلو یہ بھی ہے کہ ان کا ذہن تقلیدی نہیں، تخلیقی اور

Marfat.com

تنقیدی ہے۔ خارج از قرآن ہر بات کو تنقید کی میزان اور قرآنِ حکیم کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عقلی استدلال میں کوئی ان کو مات نہیں دے سکتا۔ اسی ذہن سے متداول عقائد ونظریات اور روایات کا انہوں نے تنقیدی محاکمہ فٹ نوٹس میں کیا ہے۔

دعا ہے اللہ رب العزت ان کی محنت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُون بھی۔

دعا گو

محمد رفیق ایم۔اے

مظفر کالونی، ڈھولنوال، لاہور

Marfat.com

تعارف

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے غازی

میری پیدائش چک نمبر 156 رکھ برانچ ضلع لائل پور حال فیصل آباد، ستمبر 1927ء میں ایک متوسط زمیندار راجپوت بھٹی گھرانے میں ہوئی۔ میری عمر ابھی دس سال کی تھی کہ محترم والد صاحب چوہدری عمرالدین نومبر 1938ء میں قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے۔ ''**انا للہ وانا لیہ راجعون**''۔ تو بڑے بھائیوں نے مال مویشی وغیرہ چرانے اور دیگر زمیندار کاموں میں لگا لیا۔ میں ابھی اپنے شوق کی بنا پر خود اپنی مرضی سے 1940ء میں مسجد میں جانا شروع کر دیا۔ چنانچہ 1941ء میں تقریباً ایک ہی سال میں قرآنِ کریم ناظرہ ختم کر لیا۔ بعد ازاں اسلام کی ابتدائی کتاب خرید کی اور بڑے شوق و ذوق سے مسجد ہی میں پڑھنا شروع کیا۔ دو سال میں اردو پڑھنا لکھنا سیکھ لی۔ میرے تعلیمی شوق و ذوق کو بھانپتے ہوئے محترمہ والدہ صاحبہ نے مجھے آبائی پیشہ زمینداری سے ہٹا کر سکول جانے کی اجازت فرمائی۔ چنانچہ مارچ 1944ء میں دسٹرکٹ بورڈ سے منظوری حاصل کر کے جماعت چہارم میں داخلہ لے لیا۔ پھر 1958 میں بی، اے پاس کر لیا۔ بہر حال 1941ء سے تا امروز قرآن مجید فرقانِ حمید کا طالب علم ہوں۔ قرآنِ کریم ناظرہ سے سمجھ نہ پا کر 1949ء میں جبکہ میں جماعت نہم کا طالب علم تھا، مترجم

Marfat.com

قرآن مجید خرید لیا، مگر تحت اللفظ ترجمہ سے بھی کچھ حاصل نہ ہوا۔ پھر 1964ء میں جبکہ میں آؤٹ ورکس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہو چکا تھا، ایک عالم دین مولوی مشتاق احمد سے مشورہ لیا کہ فہم قرآن کا اسلوب کیا ہے؟ اس نے مجھے مشورہ دیا کہ ابوالکلام آزاد صاحب کی تفسیر ترجمان القرآن سے سمجھنے کی کوشش کرو۔

بہ سجادہ رنگین کن، گرت پیرِ مغاں گوئید
کہ سالک بے خبر نہ بود، زراہ و رسمِ منزل ما!

چنانچہ مارچ 1964ء میں تفسیر ہذا کا سیٹ خرید کیا، پھر سید ابوالاعلیٰ مودودی (مرحوم) کی تفسیر تفہیم القرآن کا سیٹ خرید کیا، دونوں تراجم بامحاورہ پائے جن سے کافی حد تک استفادہ ہوا، مگر جب میں تفسیرات میں روائتی مذاہب اربعہ بلکہ خمسہ کی تشریحات میں تضاد پاتا تو الجھ جاتا تھا کہ کس کو مستند سمجھا جائے۔ لہٰذا میں کسی کا مقلد نہ ہو سکا۔ اس لئے کہ خاندانی تعلیم اور سوسائٹی کے اثرات نے جو کچھ مجھے دیا، میں نے اول روز سے اس پر قناعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور تقلید اور توہم پرستی اور خاندانی و ہندوانہ رسوم کی تمام بندشیں کسی پہلو سے بھی مجھے پابند نہ کر سکیں۔ اور حقائق کی تشنگی نے کسی میدان میں میرا ساتھ نہ چھوڑا۔ میرے یقین و ایمان کی کوئی سطح ایسی نہیں جو تمام آزمائشوں سے نہ گزری ہو۔ میں نے زہر کے گھونٹ بھی پیئے اور تریاق کے نسخے بھی ہر دارالشفا کے آزمائے ہیں۔ میں جب پیاسا تھا تو میری تشنہ لبی دوسروں کی طرح نہ تھی اور جب سیر ہوا تو میری سیرابی کا سرچشمہ بھی شاہراہِ عام پر نہ تھا، نہ خاندانی ماحول کے اثرات نہ کسی مکتب کی کرامت تھی بلکہ میرے خالق و پروردگار کا فیضانِ نظر تھا کہ میری جبیں بچپن ہی سے تادمِ امروز کسی آستانہ باطل پر نہ جھک سکی۔ گزشتہ چھیاسٹھ برس سے تادمِ تحریر قرآن مجید فرقانِ حمید کا طالب علم ہوں۔ جس کی برکات و روشنی سے میں تمام اقسام

Marfat.com

کی فرقہ پرستوں سے آزاد اور بے نیاز ہوں قرآن کریم کے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل کی بنپر پر فرقہ پرستی کو شرکِ عظیم سمجھتا ہوں 48/4، 72/5، 159/6، 31/30، 31/13 کیونکہ اس بحر بے کراں میں غوطہ زن ہو کر گوہر ہائے گراں بہا حاصل کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اللہ تعالیٰ کا انسانیت کو عطا فرمودہ دین صرف اسلام ہے۔ **"ان الدین عنداللہ الاسلام"** (3/19) جو وقتاً فوقتاً تمام انبیاء اکرام کو ملتا رہا۔ انہوں نے ہمیشہ اسی دین کی تعلیم و تدریس دی اور فرقہ اور اختلافات سے روکا۔ چنانچہ جس کسی نے اسے مضبوطی سے تھام لیا وہی نجات یافتہ ہو گیا، جو بھی راہِ مستقیم سے بھٹک کر انبیاء اور رسولوں کی پیروی چھوڑ کر راہ گم کردہ غلط شخصیات اور مکاتبِ فکر کا مقلد ہو کر مذہب کی سطح پر آ پہنچا مغضوب ہوا۔ یہی دینِ الٰہی کا ماحصل ہے۔

1986ء تا 2004ء تک میں مذاہبِ عالم لائبریری واقع ملتان روڈ لاہور کا معتمد ممبر رہا ہوں اس دوران میں نے مذاہبِ عالم کا جستہ جستہ مطالعہ کیا، اس وقت دنیا میں جو وہ مذاہب ہیں جو انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے ہیں، جب کہ اللہ کی طرف سے انسانیت کو عطا فرمودہ دیں صرف اسلام ہے جو دینِ الٰہی ہے۔ 30/30، 19/3، 161/6 جو اللہ تعالیٰ کا قانون یا ضابطہ حیات ہے۔ جس کے بغیر کسی چیز کے قیام کا تصور بھی نہ کیا جا سکے۔

(255/2، 111/20)، متوازن قوانین کا جو حق کو باطل سے واضح کر دیں۔ لہٰذا اقتدارِ اعلیٰ soveriignty اللہ کی ہے، اسلئے اسلامی مملکت میں عملاً اقتدارِ اعلیٰ کتاب اللہ کو حاصل ہے۔

اس دوران مختلف مسالک اور مکاتبِ فکر کے علما سے ملاقاتیں اور مذاکرات بھی ہوتے رہے ہیں۔ تو اکثریت کو منسوخ الایاتِ قرآن اور احادیث کو قرآن کی قاضی کے قائل پایا ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 188، 9/15، 115/6 اور 34/6 کی

Marfat.com

محکمیت کو کیسے فراموش کر دیتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، اے رسول اس حقیقتِ ثابتہ کا اعلان عام کر دیجئے کہ جن وانس مل کر بھی قرآنِ پاک کی مثل بنانا چاہیں تو ہرگز نہیں بنا سکتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں (17/88) دیگر اس قرآنِ کریم کو ہم نے نازل کیا ہے۔ چونکہ اس نے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ہمیشہ کیلئے ضابطہ حیات بن کر رہنا ہے اس لئے ہر طرح سے مکمل کر دیا گیا ہے اس میں کسی ردوبدل کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اس لئے ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فرمودات کا ایک نقطہ زیر زبر تبدیل نہیں ہوسکتی 9/15، 115/6، 34/6

درج صدر آیت کریمہ نمبر 88/17 میں جن وانس کو چیلنج کیا گیا ہے کہ وہ قرآن مجید کی ''مثل'' نہیں بنا سکتے، لہٰذا ایسی دلیل جو ''مثل'' قرآن حکیم نہ ہو اس کے ذریعہ قرآن کریم کی محکمیت کو منسوخ کرنے کی تدبیر کرنا وحی الٰہی سے کھلے مذاق کے مترادف ہے۔ اسی بنیاد پر امام شافعی اور دینیات کے دوسرے بہت سے علما حدیثِ نبوی کو ناسخ قرآن یا قاضی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کا مؤقف تھا کہ حدیث نہ تو ''مثل'' قرآن ہوسکتی ہے نہ ہم پلہ اور نہ ہی اس سے بہتر لہٰذا مندرجہ صدر آئت مقدسہ کی روشنی میں ایسا عقیدہ رکھنا قرآنِ پاک کے چیلنج اور تحدی کو جھٹلانے کے برابر ہے۔ (العیاذ باللہ منہ)

پھر اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے کہ یقیناً ہم نے ہی ذکر یعنی قرآنِ حکیم کو پیغمبرِ اعظمؐ و آخر کے قلبِ مبارک پر (بذریعہ) وحی نازل فرمایا ہے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں تاکہ لفظی، موضوعی اور معنوی تحریف اور زمانے کی دست برد سے مصئون اور قائم دائم رہے۔ (15/9) (الحجر)

اللہ کے رسول نے قرآنِ کریم جیسی موہبت عظمیٰ کو کمال حفاظت کے ساتھ انسانیت

Marfat.com

تک پہنچایا، تا کہ انسان قیامت تک اس سرچشمہ ہدایت سے فیض یاب ہوسکیں اور قرآن کے کامل اور غیر متبدل ہونے کا یقین دلاتے ہوئے فرمایا:

"مایکون لی ان ابدله من تلقائی نفسی"

میری یہ مجال نہیں کہ میں اپنی جانب سے اس قرآن میں ردوبدل کر سکوں

(یونس 10/15)

وماعلینا الالبلغ المبین

خاکسار محمد صدیق خاں

Marfat.com

دیباچہ

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن!

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے امرکن سے کائنات کو تخلیق کیا۔ پھر اس میں مخلوقات و موجودات کو پیدا کیا۔ جس میں اگلا مرحلہ تخلیق انسان کا تھا جسے لابعہ عناصر کے امتزاج سے لاکھوں کروڑوں سال کے طویل کیمیائی Process کے نتیجے میں وجود میں آنے والے نفس واحدہ سے خلقت کی ابتدا فرمائی۔ جس کے اندر تولید کا پورا ساز و سامان اور نر اور مادہ، دونوں کے genes موجود تھے اس سے اس کا زوج opposit sex پیدا کیا۔ 1/4، 72/16، 9-7/32، 6/39، 189/7، پھر ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔ 1/4، 24/67 پھر خالقِ کائنات نے آخری رسول کو چار تاریخی زندہ جاوید مقاماتِ مقدسہ کی شہادت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا اور درجہ کمال تک پہنچایا اور اس کو فکر و فہم کی اور عقل و علم کی بلندیاں عطا کیں 4/95، 6/3، 2-1/76، جو اللہ تعالیٰ کا جمالیاتی تخلیقی شاہکار ہے، پھر اسے عام حیوانات کی طرح پر بالکل آزاد نہیں چھوڑ دیا، بلکہ با اختیار بنایا اور ہدایت وحی کا لائحہ عمل عطا کیا، تاکہ انسان اس کے قوانین و احکام کی روشنی میں زندگی مستعار بسر کرے۔ پھر ربّ رحمٰن نے اس کی رہنمائی کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف اقوام میں اپنے انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے اور سب کے آخر میں قانونِ

Marfat.com

قدرت کے مطابق وہ آفتابِ منظرِ عام پر آیا جس نے کل عالم کو منور کیا۔ جس کے رَو برو کل روشنیاں ماند پڑ گئیں، وہ سراجِ منیر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہیں (33/36) وخاتم النبین ہیں 33/40 یعنی آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد نبوت جاری سمجھنا قرآن کریم کی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔ جب قرآنِ کریم آخری ضابطہ حیات ہے تو جس نبیؐ پر نازل ہوا وہ نبی بھی آخری نبیؐ ہے، جو سدرۃ المنتہیٰ یعنی انسانیت کے بلند مقام پر فائز ہے..... عقلِ انسانی کیلئے یہ ایسا مقام ہے جہاں تحیر اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔ (53/14) آپ کے بعد کسی اور پیغمبر کی ضرورت نہ رہی، اب قیامت تک ایک ہی پیغام اور ایک ہی پیغام بر ہوگا۔ جو لوگ اس پر اور دیگر تمام انبیاء پر ایمان لائے اور ان کی اتباع کی وہی فلاح وسعادت کی راہ پا گئے اور آخری منزلِ مقصود تک پہنچ گئے جو جنت الفردوس ہے۔ اور جو لوگ حسنِ کلام سے منہ موڑ کر غیر اللہ ہستیوں یا کتابوں سے ہدایت لینے کیلئے رجوع کر گئے ان سے بڑھ کر ظالم اور جاہل کون ہوسکتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کے قانون مکافاتِ عمل کے مطابق سزا پانے والے ہیں۔

قرآنِ کریم نے اپنے آپ کو نور یعنی روشنی کہا ہے، روشنی اپنے وجود کی دلیل آپ ہوا کرتی ہے۔ اسے تلاش کرنے کیلئے خارجی چراغوں کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ لہٰذا قرآن نازل فرمانے والے کا ارشادِ پاک ہے **"ان علینا بیانہ"** (75/19) "قرآن کی وضاحت خود ہمارے ذمے ہے، اسی بنا پر قرآنِ حکیم ہر بات کی وضاحت آپ کرنے والا ہے۔ یہ وہ ضابطہ قوانین ہے جس میں کوئی پیچ وخم نہیں (18/1) کوئی تضاد نہیں، کوئی اختلاف نہیں (4/82)، کوئی ابہام نہیں، التباس نہیں، صاف نکھری ہوئی لاریب واضح روشن کتاب (2/2)، علاوہ ازیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ "یقیناً ہم نے ہی اس "ذکر" یعنی قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے۔ اور ہم ہی محفوظ ومصئون رکھنے والے ہیں (15/9)" اس تمام روئے سخن

Marfat.com

سے ہماری غرض وغائیت صرف یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو اس پر ایمان رکھتا ہے اس کو حرف بحرف پڑھے اور اس کے مطالب کو سمجھ کر اپنی روزمرہ زندگی میں اسے ہادی اور رہنما بنائے، کیونکہ اس کی راہ نمائی اختیار کئے بغیر انسان کبھی بھی موجودہ مشکلات سے نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ عیاں ہے کہ:

منزل و مقصودِ قرآں دیگر است
رسم و آئینِ مسلماں دیگر است

علامہ اقبال (جاوید نامہ)

نیز قارئین کی سہولت کے لئے پیشِ نظر حوالہ جات کے لئے اتنے بٹا اتنے کی اصطلاح اختیار کی گئی ہے۔ یعنی اوپر سورۃ کا نمر اور نیچے آیت کا نمبر مثلاً 2/30 سے مراد دوسری سورت البقر کی آیت نمبر 30، 9/15 سے مراد ہے سورۃ الحجر کی آیت نمبر 9 قرآن کریم کے مختلف نسخوں میں آیات کے نمبروں میں ایک یا دو کا فرق ہے، کیونکہ بعض مترجمین نے ہر سورت کے آغاز میں ماسوائے سورۃ توبہ کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ایک آیت تصور کیا ہے۔ اسے ایک آیت تسلیم کرنے سے ہر سورت میں ایک آیت کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ اور نہ ماننے سے ایک آیت کی کمی ہوجاتی ہے۔ آپ متعلقہ آیت قرآن مجید سے خود نکال کر دیکھ لیں۔ اس سے بات بالکل واضح ہوجائے گی۔

آخر میں اس حقیقت کو بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جو کچھ تنویر القرآن میں پیش کیا گیا ہے یہ فہم القرآن کی انسانی کاوش ہے۔ ظاہر ہے کہ انسانی سعی وکاوش سہو وخطا سے مبرہ اور منزہ نہیں ہوسکتی قرآن فہمی کا سلسلہ نہ کسی دور میں ختم ہوسکتا ہے نہ کسی انسان تک پہنچ کر رک سکتا ہے۔ یہ ایک بحرِ زخار ہے جس میں غوطہ زن ہوتا رہا ہوں جو کچھ میری بساط کے مطابق

Marfat.com

میرے ہاتھ آیا میں نے صفحہ قرطاس پر پھیلا دیا ہے لہٰذا جب میں اپنی محنت کا یہ ماحصل، اپنی کوتاہ فہمی کے اعتراف میں اپنے ربّ کے حضور پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں تو ساتھ ہی میرے دل و دماغ میں ابھرنے والی دعا میرے لبوں پر آ جاتی ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم (2/127)

خاکسار

محمد صدیق خاں

Marfat.com

محترم قارئینِ تنویرالقرآن، تسلیمات!

قرآن کلامِ الٰہی، ہدایت انسانی کا ابدی سرچشمہ اور رضائے رحمٰن کا عکاس ہے۔ ہماری انفرادی اوراجتماعی زندگی قرآن سے گہرے ربط کی متقاضی ہے۔قرآن ہی نورِ ہدایت بخشتا ہے اور ہماری دنیاوآخرت کی فلاح کا ضامن ہے۔ ہمارا یہ فرض اولین ہے کہ قرآن پر محنت کریں۔اس کو سمجھیں، سمجھائیں، خودعمل کریں اور دوسروں کواس کی طرف دعوت دیں۔اور اس کی تعلیمات انسانیت میں عام کریں۔جان ومال اوروقت کا بہترین مصرف قرآن کی تفہیم و تبلیغ ہے۔خوش بخت اورسعید ہیں وہ لوگ جنہیں فہم قرآن اوراس کے ابلاغِ مبین کی سعادت وتوفیق ارزانی ہوئی۔جنہیں نگاہِ کرم نے قرآن سیکھنے اورسکھانے کے لیے چنا۔کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ارشاد پاک ہے۔

خیر کم من تعلم القرآن و علمه

ترجمہ: تم میں بہترین وہ ہے جوقرآن پڑھے اور پڑھائے (بخاری شریف) بحوالہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اردوص ۲۶۷ ج ۳ مطبوعہ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

قرآن پر جس قدر بھی محنت کی جائے وہ گراں قدر ہوتے ہوئے بھی کم ہے۔قیامت تک لوگ اس کتاب پرغوروفکر کرتے چلے جائیں مگراس کے عجائبات کبھی ختم نہ ہوں گے۔جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِؓ.....

وَمِنَ ابْتَغَى الْهُدٰى فِىْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِىْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِىْ عَجَآئِبُهٗ.....

ترجمہ: جوشخص ہدایت کی روشنی غیرقرآن سے چاہے گا اللہ اسے گمراہی میں

Marfat.com

ڈالے گا۔قرآن اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور ذکرِ حکیم ہے۔صراط مستقیم ہے اور یہ قرآن ہی وہ چیز ہے جس کی برکت کے سب نفسانی خواہشت کجی سے محفوظ رہتی ہیں اور اس کے ساتھ زبانیں ہر قسم کے اشتباہ سے بھی بچی رہتی ہیں اور علماء اس سے سیر نہیں ہوتے اور اس کے بار بار تکرار اور تلاوت سے اس میں بوسیدگی لاحق نہیں ہوتی اور نہ اس کے عجائبات ختم ہوتے ہیں.....

(ترمذی شریف بحوالہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اردو ص ۲۹۱، ۲۹۲ ج ۳ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

سعی پیہم کے باوجود فکرِ انسانی کو یہ اقرار کرتے ہی بنے گی کہ

"حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

ہمارے محترم بزرگ جناب چوہدری محمد صدیق خان صاحب اس بحرِ حکمت و ہدایت میں کئی سال کی غواصی سے جو معانی و مفہوم اخذ کر پائے انھوں نے ابلاغ مبین کے مقصد کے تحت پیش فرما دیئے۔انھوں نے اپنے فہم و بصیرت کے مطابق جو سعی فرمائی ہے اس کی قدر و منزلت اللہ کی میزان میں گنتی ہے۔اللہ رب العزت ہی خوب جانتے ہیں۔دعا ہے حق تعالیٰ شائستہ ان کی شب و روز کی محنت شاقہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کے علاوہ دنیا و آخرت کی کامیابی سے سرفراز بھی فرمائے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقران زیست

(اقبال)

پروفیسر محمد اشرف ایم۔اے
بی، سبزہ زار، لاہور

Marfat.com

الٓمٓ (١)

Marfat.com

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۷ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ﴿۶﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع ۱/۷

اے اللہ جس کام کو میں اپنے ہاتھ میں لے رہا ہوں، اس سے مقصود یہ ہے کہ اس سے اس نظام کے خدوخال نمایاں ہو جائیں جن سے تیری صفت رحیمیت ورحمانیت کی نمود ہو جائے اور انسان کی طبعی زندگی اور اس کی ذات کی صلاحیتوں کی عمومی طور پر مسلسل اور ہنگامی ضرورت کے وقت شدت اور غلبہ کے ساتھ Emergent انداز میں نشو ونما ہوتی چلی جائے۔ (1/1)

خالق کائنات کی ہر تخلیق، ہر شاہکار کی بے ساختہ تعریف وتحسین صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کائنات کی ہر شئے کی نشو ونما، نقطہ آغاز سے لے کر تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ یہ نشو ونما ہنگامی اور تدریجی دونوں انداز سے بطریقہ احسن کر رہا ہے (1/2-3) وہ اعمال کے نتائج کے ظہور میں (نشأۃ ثانیہ) کے دور پر پورا پورا کنٹرول اور قدرت کاملہ رکھتا ہے (1/4) اے ہمارے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی احکام وقوانین کے مطابق اپنی قوتوں اور صلاحتیوں کو (برضا و رغبت) صرف کرتے اور اپنی ذات کی نشو ونما اور اعتدال کے لئے تجھ ہی سے استعانت وامداد کے طلبگار ہیں (1/5) اے اللہ! ہمارے سامنے وہ راستہ واضع کر دے جو سیدھا اور متوازن بھی درست ہو (1/6) راستہ ان لوگوں کا جن کو تو نے زندگی کی خوشحالیاں، خوش گواریاں اور نعمتیں عطا فرمائیں ہوں ان لوگوں کا نہیں جو تیری نافرمانی سے قانون مکافات کی گرفت میں آ کر تباہ و برباد ہو گئے اور سیدھا راستہ گم کر کے سرگرداں پھرتے رہے اور ان کی محنت رائیگاں چلی گئی (1/7)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُھَا ۲۸۶ (۲) (۸۷) رُکُوْعَاتُھَا ۴۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿۲﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد پاک ہے کہ (2/1) یہ وہ ضابطہ قوانین ہے جس کی تعلیم وعقائد حقائق و اصول میں ایسی کوئی بات نہیں جو بنی نوع انسان کے دل میں بے یقینی، تذبذب واضطراب اور کوئی الجھن باقی رہنے دے۔ یہ ان لوگوں کی صحیح راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا اور اللہ تعالیٰ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات کی نشو ونما کرنا چاہتے ہوں۔ (2/2)

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿۳﴾

جو اعمال کے ان نتائج پر یقین محکم رکھتے ہوں جو ابھی مشہود ہو کر ان کے سامنے نہیں آئے ہوتے اور جو اس نظام کا قیام عمل میں لاتے ہیں جس میں تمام افراد ملت اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرتے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سامان نشو ونما میں سے زائد از ضرورت دوسرے ضرورت مندوں اور محتاجوں کی پرورش کے لئے نظام اسلام کی تحویل میں دیدیں۔ (2/3)

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ ﴿۴﴾

جو اس پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں جو اے رسول! تیری طرف نازل ہوئی ہے اور ان کتب پر بھی جو تم سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئیں تھیں، یقین محکم رکھتے ہیں۔ (2/4)

Marfat.com

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥

وہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت یافتہ اور راہ راست پر گامزن ہیں اور وہی لوگ دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہیں۔ (2/5)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

بے شک وہ لوگ جو مذکورہ حقائق پر ایمان نہیں لاتے بلکہ انکار کر دیتے ہیں تو اے رسولؐ! آخرت کے خوفناک نتائج سے انہیں تنبیہ کرنا یا نہ کرنا یکساں ہے کیونکہ وہ عقل وفکر سے کام نہیں لیتے لہٰذا وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (2/6)

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ ع ۱ ۷

اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق انکے کفر وسرکشی کی پاداش میں ان کے دل و دماغ اور کانوں پر مہر ثبت کر دی گئی، ان کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے (یعنی صلاحیتیں سلب ہو چکی ہیں) جس کے بدلے ان کو دنیا وآخرت میں شدید عذاب کا سامنا ہوگا (2/7)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ وقف لازم

اور ان میں بعض انسان ایسے بھی منافق Hypocrites ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر اور روز آخرت پر ایمان لائے ہیں لیکن دراصل وہ حقائق کو دل و جان سے تسلیم بالا یمان کرنے والے نہیں ہیں۔(2/8)

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩

وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کے ساتھ فریب کاری کرتے ہیں مگر درحقیقت وہ خود اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا کر رہے ہیں لیکن عقل وشعور سے کام نہیں لیتے۔ (2/9)

Marfat.com

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰

ان کے دل و دماغ میں (منافقت کا) روگ ہے جسے اللہ تبارک تعالیٰ نے اور بڑھا دیا ہے ان کے لئے کربناک عذاب ہے، اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ (2/10)

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی زمین میں فساد برپا نہ کرو (تخریب کاری اور بدنظمی پیدا نہ کرو) تو وہ کہتے ہیں بے شک ہم تو احوال وظروف کی اصلاح کرنے والے ہیں۔ (2/11)

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۲

خبردار یقین جانو! تو دراصل وہی لوگ برہمی اور بدنظمی پیدا کرنے والے ہیں، لیکن یہ درحقیقت عقل و شعور نہیں رکھتے۔ (2/12)

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۳

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ دین حق پر ایمان لاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرلو، جس طرح دوسرے لوگوں نے تسلیم بالرضا کیا ہے تو وہ (طنزاً) کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی ان جہلا کی طرح ایمان لے آئیں۔ مگر یاد رکھیں دراصل یہی لوگ جاہل اور بے عقل ہیں مگر یہ جانتے نہیں ہیں۔ (2/13)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۴

جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو (انہیں فریب دینے کی خاطر) کہتے ہیں ہم تو ایمان لا چکے ہیں مگر جب اپنے شیطان سرشت ساتھیوں سے خلوت میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ دراصل ہم تو تمہارے ساتھ ہیں (مسلمانوں) سے محض ہم مذاق کرتے ہیں۔ (2/14)

Marfat.com

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

(حالانکہ دراصل) اللہ تعالیٰ کا (قانون مکافات عمل) خود ان کو نشانہ تضحیک بنا رہا ہے۔ اور ان کو طغیان وسرکشی کرنے کی مہلت دے رہا ہے۔ جس کے باعث وہ راستہ کھو کر حیران وسرگرداں ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں۔ (2/15)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کا سودا کیا۔ مگر نیکی کی تجارت ان کے لئے نفع بخش ثابت نہ ہوئی۔ اس لئے غلط راستوں پر چل کر منزل مقصود کبھی نہیں پا سکیں گے ولا الضالین رہینگے۔ (2/16)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾

ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ روشن کی پھر جب اس نے گردونواح کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ کے قانون مکافات عمل نے ان کا نور بصیرت سلب کر لیا اور ان کو تاریکیوں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا۔ مگر اس حال میں وہ راہ راست، راہ منزل کی بصیرت وادراک حاصل نہ کر سکیں گے۔ (2/17)

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾

وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں (عقل وفکر کے کورے ہیں) لہٰذہ راہ حق کی طرف رجوع کرنے والے نہیں ہیں۔ (2/18)

Marfat.com

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِيٓ اٰذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيطٌۢ بِالْكٰفِرِينَ ﴿۱۹﴾

ان کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے موسلا دھار بارش برس رہی ہو اور کالی گھٹائیں چمک، گرج اور کڑک بھی رہی ہوں تو ان کے خوف سے ان کو جان کے لالے پڑے ہوں وہ موت کے خوف حراس سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں (کہ کہیں جان نہ نکل جائے)۔ منکران حق کو اللہ کے قانون مجازات نے پوری طرح گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (لہٰذا انہیں قانون سے مفر نہیں ہوسکتا)(2/19)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ ۙ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۳ ۲

قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی آنکھوں کی بینائی کو اچک لے جائے پھر جب کبھی بجلی چمکتی ہے تو روشنی میں ذرا چل لیتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو ان کی قوت سماعت و بصارت کو سلب کر لے بلاشبہ وہ قادر مطلق ہے۔ (2/20)

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۲۱﴾

اے نسل نوع انسانی! اپنے پروردگار کے احکامات کی اطاعت و بندگی اختیار کرو۔ جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو تخلیق کیا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور تم قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو۔ (2/21)

Marfat.com

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

وہی اللہ ہے جس نے زمین کو فرش بنایا (سکونت کیلئے) اور آسماں کو اوپر سائبان بنایا۔ پھر اوپر سے پانی برسایا جس کے ذریعہ تمہاری روزی کیلئے انواع واقسام کے پھل اور اناج پیدا کئے۔ لہٰذا دیدہ دانستہ کسی دوسری ہستی کو اللہ کا ہمسر اور شریک نہ بناؤ۔ (2/22)

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٢٣﴾

ہم نے جو کلام (قرآن حکیم) اپنے بندے محمدؐ رسول اللہ پر نازل کیا ہے تمہیں اس کے منجانب اللہ ہونے میں شک ہے تو اس جیسی ایک سورۃ لکھ لاؤ (تو جانیں) یا پھر اللہ کو چھوڑ کر اجماع علما کو بھی بلا لاؤ اگر تم اپنے اشکال میں سچے ہو۔ (2/23)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿٢٤﴾

پھر اگر ایسا نہ کرسکو اور یقیناً ایسا نہیں کرسکو گے، پھر ناقابل برداشت آگ سے اپنے بچاؤ کا سامان کر رکھو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے۔ جو مشرکین اور کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ (2/24)

نوٹ 1: یاد رکھو اس انداز میں تمام کافر، مشرک، ظالم، مجرم، بخیل، سود خور، سیم وزر اور قیمتی پتھر جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

Marfat.com

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

(برعکس مذکورہ صدر) اے رسولؐ! جولوگ دین حق کے نظام پر یقین محکم کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور صدق دل سے عمل پیرا ہیں انکو بشارت دے دو کہ ان کے لئے سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب ان کے پھل کھانے کے لئے ان کو دیئے جائینگے تو حیرت استعجاب سے پکار اٹھینگے کہ یہ تو وہی پھل ہیں جو ہمیں اس سے پہلے بھی دیئے جاتے تھے۔ نیز ان سے ملتے جلتے اور بھی پھل دیئے جائینگے۔ علاوہ ازیں ان کے لئے باغات میں پاکیزہ بیویاں ہونگی (سدا بہار شباب کی حالت میں، دنیا کی آلائشوں سے اور اس کی نجاستوں سے پاک ہونگی) اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہاں رہیں گے۔ (2/25)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

وقف لازم

یقیناً اللہ تعالیٰ کو مثال دے کر سمجھانے میں کوئی پاک یا رکاوٹ نہیں خواہ وہ مچھر یا مکڑی کی ہو یا اس سے بھی کم تر چیز کی جو لوگ نظام دین حق کو تسلیم بالیقین کر چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کے پروردگار نے جو مثال دی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ بخلاف اس کے جن لوگوں نے دین حق سے انکار کیا وہ طنزاً کہتے ہیں کہ اللہ اس مثال سے کیا چاہتا ہے؟ تو پھر اللہ بہت ساروں کو گمراہ رہنے دیتا ہے اور بہت ساروں کی راہ ہدایت کی طرف راہ نمائی کرتا ہے اور گمراہی میں انہیں کو مبتلا کرتا ہے جو عہد و پیمان شکن ہوں (یعنی فاسق)۔ (2/26)

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان رشتوں کو منقطع کر دیتے ہیں جن کو استوار کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے (یعنی صلہ رحمی سے عاری ہیں) اس طرح زمین میں بدنظمی دہشت گردی کرتے پھرتے ہیں یہی لوگ بالآخر خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (2/27)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۸

تم اللہ تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیسے کر سکتے ہو حالانکہ جب تم بے جان تھے۔ اس نے تمہیں زندگی سے نوازا پھر وہی تمہیں موت سے ہمکنار کریگا اور پھر تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا (یوم یبعثون کو) پھر تم نے اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ (2/28)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۹ ع

وہی اللہ ہے جس نے کرہ ارضی میں جو کچھ بھی ہے سب کا سب بنی نوع انسان کے لئے پیدا کیا ہے پھر اس نے فضائے بسیط کی توجہ فرما کر اس میں متعدد اجرام فلکی توازن کے ساتھ پھیلا دیئے اور اسے سب چیزوں کی (Functioning) کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ (2/29)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰

اور جب تیرے پروردگار نے ملائکہ سے کہا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے حیرت و استعجاب سے عرض کیا تو دنیا میں اس کو ناظم الامور مقرر کریگا جو لڑائی جھگڑا اور خون ریزی پھیلائے گا آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (2/30)

Marfat.com

نوٹ نمبر 2: خلیفہ سے مراد اللہ کا خلیفہ نہیں ہے۔ اس سے مراد سابقہ نوع کا جانشین ہے۔ خلیفۃ اللہ قرآن کی رو سے کوئی نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تو ہر جگہ زندہ جاوید موجود ہے۔ خلیفہ الارض کا مفہوم ہے کہ خلیفہ لفظ مادہ خ ل ف خلف سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں پیچھے آنا۔ لہٰذا خلیفہ کے معنے ہوئے جانشین۔ واضح ہو کہ جب کوئی قوم یا جماعت کسی سابقہ قوم یا جماعت کی جانشین ہوتی ہے تو اس کو تمکن اور تسلط بھی حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں استخلاف کا لفظ انہیں معنوں میں آیا ہے۔

لہٰذا آدم کا خلیفہ فی الارض ہونے کا مفہوم اپنے سے پہلی مخلوق کی جانشینی ہے وہ کونسی مخلوق تھی جس کا جانشین انسان کو بنایا گیا تھا؟ اس کے بارے میں ملاحظہ ہو (15/27 الحجر) (یعنی جنات) جو بنی نوع انسان سے مختلف اور مشخص غیر مرئی (Invisible) مخلوق ہے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور اس نے آدم کو علم الاسماء عطا کر دیا۔ یعنی اشیاء کو موسوم کرنے کا علم ودیعت کر دیا۔ پھر ان اسما کو فرشتوں کے سامنے رکھا اور ارشاد فرمایا کہ ان اشیا کے اسما بیان کر کے دکھاؤ۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ (2/31)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

تو فرشتوں نے عرض کیا یا بار الٰہی پاک اور بلند ہے تیری ذات ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں جس قدر علم تو نے ہمیں عنایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں کوئی علم نہیں بے شک تو مکمل علم رکھنے والا ہے اور اپنے تمام امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔ (2/32)

Marfat.com

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾

ارشاد الٰہی ہوا اے آدم! ان کو اس کائنات کی تمام اشیا کے نام بتا دے۔ جب حضرت آدم نے تمام اشیا کے نام وخواص بتا دیئے تو پھر اللہ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ کہ میں زمین وآسمان کے تمام رموز واسرار جاننے والا ہوں اور وہ بھی سب کچھ جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو نیز وہ بھی جو تم چھپاتے ہو۔ (2/33)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے علم کی قوت وعظمت کے آگے سر تسلیم خم کر دو تو سوائے ابلیس کے سب نے سر تسلیم خم کر دیا مگر ابلیس نے باانداز تکبر سختی سے انکار کیا اور اللہ کے نافرمانوں میں ہو گیا۔ (2/34)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

پھر ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تو اور تیری زوجہ باغ جنت میں رہو اور اس میں سے جو جی چاہے بافراغت کھاؤ پیو۔ مگر اس مزرع نسل (الشجرہ) یا جنسی معروض کے پاس مت جانا وگرنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ (2/35)

Marfat.com

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

بعد ازاں شیطان نے دونوں کو فرمان الٰہی سے پھسلا کر روگرداں کر دیا اور اس طرح جس جنتی کیفیت یا ماحول میں وہ تھے وہاں سے انہیں نکال دیا گیا ہم نے کہا تم اپنے مقام سے گر گئے ہو لہٰذا یہاں سے نکل جاؤ اور کہا تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اب تمہارے لئے زمین میں ایک وقت معینہ تک کے لئے ٹھکانا اور سامان زیست ہے۔ (2/36)

نوٹ نمبر 3: ابلیس نے آدم کے کان میں یہ افسوں پھونک دیا کہ اگر تو اس درخت کا پھل کھائے گا تو اللہ تجھے حیات جاوداں عطا کر دیگا اور ذریعہ بتایا اولاد حیات جاوید کی تمنا میں انسان کے جنسی ترغیبات کے عنوان ابھر کر سامنے آ گئے۔

اب سوال پیدا ہوا کہ آدم کی ایک بار لغزش ابدی ہلاکت ہوئی یا اس کے بعد باز آفرینی کی صورت بھی باقی رہی اسی بارے میں قرآن کا فرمان ہے اس سے آدم کی ابدی ہلاکت نہ تھی اور نہ راندۂ درگاہ ہوا۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

لہٰذا انسان نے اپنے آپکی طرف سے بذریعہ معاملات زندگی کی بصیرت حاصل کر لی۔ اس کے رب نے اس کی طرف توجہ فرمائی۔ وہ یقیناً توجہ فرمانے والا اور سامان رحمت فرمانے والا ہے۔ (2/37, 7/22) انسان کو جب اپنی لغزش کا احساس ہوا تو اس نے پھر سے فرمانبرداری کی طرف رجوع کرنا چاہا اور اس کے دل میں معافی لینے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر اس کو وہ الفاظ نہ ملتے تھے جن سے خطا بخشی ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے رحم فرما کر وہ الفاظ بتا دیئے۔ (7/23) (2/37)

Marfat.com

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

ہم نے حکم دیا کہ اس خطہ جنت ارضی سے نکل جاؤ (مگر بگوش ہوش سن لو) کہ جب بھی ہماری طرف سے تمہارے پاس رشد و ہدایت پہنچے اس کی اتباع کرنا۔ جو لوگ میری ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرینگے ان کو کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔ (2/38)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۴

لیکن جو لوگ ہمارے دین یا نظام حیات کو مسترد کرینگے اور ہمارے قوانین و احکامات کو جھٹلائینگے وہی لوگ اہل جہنم ہونگے اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہینگے۔ (2/39)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾

اے بنی اسرائیل! میرے انعام و اکرام اور نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر بارزانی کئے تھے اور جو عہد میرے ساتھ باندھا تھا اسے پورا کرو۔ تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ ہے اسے میں پورا کرونگا اور میرے قانون مکافات عمل سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ (2/40)

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

اور اب جو (کتاب) میں نے نازل کی ہے۔ اس کتاب کو منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس پر ایمان بالیقین لاؤ اور اس کے پہلے منکر نہ بنو اور میری آیات کو (مفاد عاجلہ کی خاطر) عرضاں قیمت پر فروخت نہ کرو۔ اور میرے ہی قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو۔ (2/41)

Marfat.com

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ، اور تم جان بوجھ کر سچی بات کو چھپاتے ہو، حالانکہ تم حقیقت سے آگاہی رکھتے ہو۔ (2/42)

نوٹ نمبر 4: اس آیت کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ اہل عرب عموماً ناخواندہ تھے برعکس اس کے یہودی علما و احبار بہت تعلیم یافتہ تھے اور مدینہ منورہ کے اردگرد آباد تھے۔ ان کے علم و فضل کا رعب جاہل لوگوں پر چھایا ہوا تھا۔ شب و روز ان سے میل جول اور لین دین تھا۔ ان حالات میں جب رسولؐ اللہ نے اپنے آپ کو نبیؐ کی حیثیت سے پیش کیا اور لوگوں کو دین اسلام کی طرف دعوت دینی شروع کی تو یہ فطری بات تھی کہ ناخواندہ لوگ یہودی علما اور احبار سے جا کر پوچھتے تھے کہ آپ بتائیں کہ یہ صاحب جو ہمارے اندر نبوت کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں ان کے متعلق اور ان کی تعلیم کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ تو یہودی علما کبھی بھی صحیح بات نہ بتاتے تھے۔ رسولؐ اللہ کے بارے میں اور آپ کی تعلیم کے بارے کوئی نہ کوئی وسوسہ ڈال دیتے تھے۔ جس سے لوگ شک و شبہات میں پڑ جاتے تھے۔ ان وجوہات کی بنا پر یہودیوں سے خطاب ہے کہ حق پر باطل کا رنگ نہ چڑھاؤ اور حق و باطل کو غلط ملط کر کے دنیا کو دھوکا نہ دو حالانکہ تم اپنی کتاب جو تمہارے ہاتھوں میں ہے اس کی پیش گویوں کے مطابق تم بخوبی جانتے ہو کہ ایک آنے والا ہے۔

مگر ستم ظریفی کی بات کہ علمائے اسلام بھی روایات کو بنیاد بنا کر اللہ کی آیات کے متراجم یا مفہومات کو بدل کر عوام کو گمراہ کر رہے اور غلط تراجم کو بار بار مشتہر کر کے جھوٹ کو سچائی میں بدل کر پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ کہ دین اسلام الجھ کر رہ گیا ہے اور اب الجھے ہوئے دین کو صحیح خطوط پر لانے کی کوئی صورت نہیں بن رہی ہے۔ یہ خرابی صرف فرقہ پرستی کی لعنت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

ہاں اگر کوئی خوش بخت غیر مسلم قرآن کی تعلیم یا کسی کی لسانی، خوش بیانی سے متاثر ہو کر ایمان لے آتا ہے تو پھر اس پر فرقہ پرستوں کی یلغار شروع ہو جاتی ہے اور اپنے اپنے فرقے کی طرف کھینچتے

Marfat.com

ہیں تو نو مسلم بیچارہ پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ مسلمان ہو کر بھی کافر ہی رہنا ہے تو پھر میں کافر ہی بھلا۔ ایسی صورت حال میں اس کافر کی بخشش کے امکانات ہو سکتے ہیں مگر اسے مرتد کرنے والے علما کی کبھی بخشش نہ ہوگی۔ ملاحظہ ہوں آیات لاتفرقو (3/103, 42/12-13, 30/31-32, 6/159-60)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

نظام صلواۃ قائم کرو اور عوام الناس کی نشو ونما کا سامان فراہم کرو نیز احکام اللہ کے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کرنے والوں کے ساتھ تم بھی سر تسلیم خم کر دو۔ (2/43)

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

تم دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب اللہ (قرآن) کی تلاوت کرتے ہو تم پھر عقل وشعور سے کام کیوں نہیں لیتے؟۔ (2/44)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

قوت برداشت وثابت قدمی اور نظام صلوٰۃ کی قوتوں سے استقامت یعنی مدد حاصل کرو اگر چہ یہ کام تو بہت صبر آزما ہے لیکن صاحب دل حضرات کے لئے مشکل نہیں ہے۔ (2/45)

الربع ۵ ع ۷

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

کیونکہ وہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ آخر کار اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہو کر رہنا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں (یعنی مصیبت اور مشکل اوقات میں اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں) (2/46)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

اے اولاد اسرائیل! میرے احسانات اور انعام واکرام کو یاد کرو جس میں میں نے تمہیں نوازہ تھا۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ میں نے تمہیں اقوام عالم میں فضیلت اور فوقیت دی تھی۔ (2/47)

Marfat.com

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور روز مجازات سے ڈرو جس دن کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئیگا نہ کسی طرف سے حمایت و امداد قبول ہوگی اور نہ کسی کو فدیہ دے کر چھوڑ دیا جائیگا نہ ہی کہیں جائے پناہ ملے گی۔ (2/48)

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾

(اور وہ میرا احسان بھی یاد کرو) کہ کس طرح ہم نے فرعون کی غلامی اور محکومی سے نجات دلائی تھی حالانکہ وہ تمہارے لئے بدترین عذاب دینے کے درپے رہتے تھے۔ وہ تمہارے بیٹوں کو ہلاک کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے ابتلاء و کرب ناک آزمائش تھی۔ (2/49)

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

(اور پھر میرا وہ احسان بھی یاد کرو) کہ ہم نے کس طرح بحیرہ (قلزم کے پانی) کو تمہارے لئے دو حصوں میں تقسیم کر کے تمہاری نجات کا سامان کیا اور آل فرعون کو غرق آب کر دیا اور تم وہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ (2/50)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

(اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کے لئے (کوہ طور کے خلوت کدہ میں) ملاقات کا وقت مقرر کیا تھا۔ تو اس کی عدم موجودگی میں تم نے بچھڑا بنا کر اس کی پرستش کرنے لگے تھے اور ظلم عظیم کے مرتکب ہو گئے تھے۔ (کیونکہ تم مشرک ہو گئے تھے)۔ (31/13) (2/51)

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

(باوجود ظلم عظیم یعنی گوسالہ پرستی کے) ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گزار بنو۔ (2/52)

Marfat.com

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾

پھر وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب (تورات) اور الفرقان (معیار حق و باطل) عطا کئے تھے تا کہ تم راہ ہدایت اختیار کرو۔ (2/53)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾

بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم بچھڑے کی پرستش کر کے اپنے آپ پر ظلم عظیم کیا ہے۔ لہٰذا نہایت عاجزی و انکساری سے گڑگڑا کر اپنے خالق سے معافی مانگو۔ تمہارا یہ فعل تمہارے خالق کے نزدیک موجب خیر و برکت ہوگا۔ اس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توجہ قبول فرمائی کیونکہ وہ بڑا ہی معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (2/54)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾

اور پھر یاد کرو جب تم نے کہا تھا! اے موسیٰ! ہم اس وقت تک تم پر ایمان نہیں لائینگے جب تک ہم اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لینگے۔ (اس گستاخانہ مطالبے پر) بجلی کی ایک کڑک نے تمہیں برباد کر کے رکھ دیا اور تم دہشت زدہ نظروں سے تکتے رہ گئے تھے۔ (2/55)

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾

پھر تمہاری موت یعنی ایسی بے حس و حرکت حالت کے بعد ہم نے تمہیں اٹھا کھڑا کیا شاید کے اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔ (2/56)

Marfat.com

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

پھر ہم نے تم پر بادل کا سایہ کر دیا نیز من وسلویٰ کی غذا فراہم کی اور پھر ہم نے حکم دیا کہ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے پاکیزہ اور صحت بخش غذا کھانا پھر تم ہمارا تو کچھ نہ بگاڑ سکے البتہ اپنے آپ پر ظلم ڈھاتے رہے۔ (2/57)

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور (یاد کرو) کہ جب ہم نے تمہیں حکم دیا تھا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور جو تمہارا جی چاہے کھاؤ پیو لیکن شہر کے دروازے میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے اور زبان سے مغفرت مانگتے (حطقہ حطقہ) کہتے ہوئے داخل ہونا تو ہم تمہاری خطاؤں سے درگزر کرینگے۔ نیز نیکوکاروں کو مزید فضل وکرم سے نوازینگے۔ (2/58)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۶ ۱۳ ۶

مگر ظالم لوگوں نے اس کلمہ استغفار (حطقہ) کو کسی دوسرے کلمے میں بدل دیا جس کی پاداش میں ہم نے ظالموں پر آسمان سے سخت عذاب نازل کیا کیونکہ وہ فاسق ہو گئے (سرکشی کرنے لگے تھے) (2/59)

Marfat.com

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٦٠

اور پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی کی استدعا کی تھی تو ہم نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو فلاں چٹان پر مارو (چنانچہ ایسا کرنے پر) اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیا اور ساتھ ہی ہدایت فرمائی تھی کہ اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو مگر اس سرزمین میں فساد نہ پھیلاتے رہنا۔ (2/60)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝٦١ ع ٧ ٢ ٧

اور یاد کرو جب تم نے کہا تھا۔ اے موسیٰ ہم ایک طرح کے کھانے پر اکتفا نہیں کر سکتے اپنے پروردگار سے استدعا کرو کہ ہمارے لئے زمین کی پیداوار سبزی، کھیرا، گیہوں، مسور اور پیاز وغیرہ پیدا کرے تو موسیٰ نے کہا، کیا ایک بہتر چیز کی بجائے تم ادنیٰ درجہ کی چیزیں لینا چاہتے ہو؟ (اگر ایسا ہی ہے) تو پھر کسی شہری آبادی میں جا بسو جو کچھ مانگتے ہو وہاں مل جائیگا۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت اور خواری، پستی اور بدحالی ان پر مسلط ہوگئی۔ اور وہ اللہ کے غیض وغضب میں گھر کر رہ گئے۔ اللہ کی کتاب سے کفر کرنے لگے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے۔ یہ سب کچھ ان کی حدود شکنی، نافرمانی اور سرکشی کا نتیجہ تھا۔ (2/61)

نوٹ نمبر 5: ان کی کتابوں کے مطابق یہودیہ کے فرمارواآسا نے عنانی نبیؑ کو جیل بھیج دیا (تواریخ باب 17 آیت 7 تا 10) اخی اب نے حق گوئی کے جرم میں میکایاہ نبیؑ کو مصائب

Marfat.com

میں مبتلا کیا۔ (سلاطین باب 22 ,26 ,27) شاہ یہودا ایوآس نے ذکریا نبیؑ کو سنگسار کرایا (تواریخ باب 24 آیت 21) اور حضرت یحییٰ نے جب یہودیوں کی بداخلاقی کے خلاف آواز اٹھائی تو یہودیا کے فرمارواہیرودیس نے قتل کردیا۔ (مرقس باب16 ,17 تا29) آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پلاطس نے پھانسی پر لٹکایا (مطابق انجیل باب 27، 20 تا26) یہ ہے اس قوم بنی اسرائیل کی داستان جرائم کا ایک نہایت شرمناک باب جس کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں مختصراً اشارہ کیا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم نے اپنے فساق اور فجار کو سرداری اور سربراہی کے لئے پسند کیا ہو اور اپنے صحالین وابرار وانبیاء کو جیل اور دار ورسن کے لئے پسند کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو اپنی لعنت کیلئے پسند نہ کرتا تو آخر اور کیا کرتا؟

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِـُٔوۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾

یقیناً جولوگ دین اسلام پر ایمان لائے ہوئے مسلم ہوں، یہودی ہوں، عیسائی ہوں یا صابی جو بھی اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے گا اور نیک عمل اور عدل وانصاف کریگا اس کا اجر اس کے پروردگار کے پاس ہے۔ ان کا صلہ انہیں ضرور ملے گا۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم وحزن۔ (2/62)

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّةٍ وَّ اذۡکُرُوۡا مَا فِیۡهِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

(اور پھر اپنی تاریخ کا ایک ورق اور پلٹو) اور حقیقت حال کو سامنے لاؤ کہ (دامن کوہ میں) ہم نے تم سے مضبوط عہد باندھا تھا اور کوہ گراں ایسی ذمہ داری تم پر ڈالی تھی اور (یہ حکم بھی دیا تھا) کہ جو چیز ہم نے تمہیں دی ہے (یعنی توریت) اسے مضبوطی سے تھام رکھنا اور غور وفکر کرتے رہنا تا کہ اللہ کے خوف سے ڈرتے رہو۔ (2/63)

Marfat.com

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾

اس مضبوط عہد کے بعد تم پھر اپنے عہد سے منحرف ہو گئے اور اللہ کی عطا کردہ کتاب سے منہ موڑ گئے۔ مگر اس پر بھی اللہ کے فضل اور اس کی رحمت نے تمہارا ساتھ نہ چھوڑا ورنہ تم تباہ برباد ہو گئے ہوتے۔ (2/64)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ

یقیناً تمہیں اس قصے کا علم ہے۔ جنہوں نے سبت کے قانون کو توڑا (یوم تعطیل) تو ہم نے ان پر پھٹکار کی تھی کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔ چنانچہ وہ قردیت سرشت بن گئے۔ (2/65)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾

انجام کار اس واقعے کو ہم نے ان کے ہمعصر لوگوں اور بعد کی آنے والی نسلوں کے لئے تازیانہ عبرت بنا دیا اور متقی لوگوں کے لئے باعث نصیحت بنا دیا۔ (2/66)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور یہ واقعہ بھی یاد کرو جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے تم ہم سے مذاق کر رہے ہو۔ تو حضرت موسیٰ نے جواب دیا مجھے اس قسم کے مذاق کرنے والے جہلا سے اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ (2/67)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾

کہنے لگے کہ اپنے پروردگار سے استدعا کرو کہ ہمیں اس گائے کی تفصیل بتائے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ ہی بچھیا ہو بلکہ اوسط عمر (جوان) ہو لہٰذا جو حکم تمہیں دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ (2/68)

Marfat.com

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

پھر کہنے لگے ہماری طرف سے اپنے پروردگار سے عرض پیش کرو کہ وہ ہم کو بتائے کہ اس کا رنگ کیا ہو۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ فرمان الٰہی ہے کہ وہ گائے گہرے زرد شوخ رنگ والی ہو کہ دیکھنے والوں کے لئے جاذب نظر ہو۔ (2/69)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾

انہوں نے پھر حجت پیش کی کہ ہماری طرف سے پھر اپنے رب سے استدعا کرو کہ وہ ہم کو واضح طور پر بتائے کہ گائے کیسی ہو کیونکہ وہ ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے۔ اب اللہ نے چاہا تو ہم معلوم کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائینگے۔ (2/70)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع ٨ ١٠

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کا فرمان ہے ایسی گائے جو کھیتی باڑی کرنے کے لئے ہل میں جوتی نہ گئی ہو اور نہ کھیتی کو سیراب کرنے کیلئے پانی کھینچتی رہی ہو اور اس میں کوئی داغ دھبہ ہو نہ کوئی نقص ہونا چاہیے۔ تب وہ پکار اٹھے اب ہمیں پتہ چل گیا ہے یا اب تم نے سچی بات کہی ہے (بادل نخواستہ) انہوں نے ذبح کیا حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہ تھے۔ (2/71)

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾

(اے بنی اسرائیل! کیا تمہیں وہ واقع بھی یاد ہے) جب تم نے ایک شخص کو اپنی دانست میں تو قتل کر دیا تھا اور تم سفاکانہ انداز میں ایک دوسرے پر الزام تراشی کر رہے تھے۔ جسے تم چھپا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسے فاش کرنے والا تھا۔ (2/72)

Marfat.com

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

ہم نے تمہیں کہا تھا کہ اس مقتول کا موازنہ کرو کسی دوسری جزوی طور پر مردہ انسان کی حالت سے وہ مرا ہوا لگا حقیقت میں قتل نہیں ہوا تھا، انہیں شبہ ہوا تھا (4/157)۔ پھر یوں اسے اللہ تعالیٰ نے زندہ کر دکھایا جسے تم مردا خیال کر بیٹھے تھے۔ وہ تو طبعی موت سے ہمکنار ہوا تھا (5/117)۔ اس طرح وہ اپنے قوانین کا مشاہدہ کراتا ہے تا کہ تم سمجھ سکو۔ (2/73)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

اس قسم کے سنگین واقعات دیکھنے کے بعد تمہارے دل پھر بھی پتھروں کی طرح سنگدل ہو گئے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے تھے کیونکہ پتھروں میں سے بعض ایسے پتھر بھی ہیں جن میں سے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو پھٹتے ہیں، اور ان میں سے پانی نکل کر بہنے لگتا ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شان جلالت و ہیبت کی تاب نہ لا کر لرز کر گر پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔ (2/74)

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

اے ایمان والو! کیا اب ان لوگوں سے تم توقع رکھتے ہو کہ تمہارے دین پر ایمان بالیقین لے آئینگے؟ حالانکہ ان میں ایک گروہ، فرقہ ایسا بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سنتا تو سمجھنے کے بعد دیدہ دانستہ اس میں تحریف یا ردوبدل کر دیتا تھا۔ (اب تک وہ بدخو لوگ موجود ہیں جو قرآن کریم کی تعلیم و احکامات میں ردوبدل کر کے غلط انداز میں پیش کرتے ہیں)۔ (2/75)

Marfat.com

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶

اے رسولؐ! ان لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں لیکن ان میں سے کچھ خلوت میں جب اپنے بعض لوگوں کو ملتے ہیں تو ان کو سختی سے کہتے ہیں کہ (بیوقوف ہو گئے ہو) ان لوگوں کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھول رکھی ہیں (منکشف کر رکھی ہیں) تا کہ تمہارے خلاف حجت کے طور پر تمہارے رب کے سامنے پیش کریں۔ (2/76)

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷

کیا وہ نہیں جانتے؟ کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ سب کچھ جانتا ہے۔ (2/77)

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝۷۸

ان میں ایک گروہ امیوں (ناخواندہ) لوگوں کا ہے جو کتاب کا علم تو رکھتے نہیں ہیں ان کی صرف باطل آرزوئیں ہوتی ہیں اور صرف ظن وگمان پر انحصار ہے۔ (2/78)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝۷۹

چنانچہ ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے (کوئی کتاب) لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے آئی ہے تا کہ اس کا معمولی معاوضہ حاصل کر لیں۔ ان کے ہاتھوں کا نوشتہ بھی ان کے لئے باعث ہلاکت و بربادی ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لئے موجب ہلاکت ہے (کیونکہ وہ حرام کھاتے ہیں)۔ (2/79)

Marfat.com

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰

بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں۔ الا یہ کہ چند روز تک، ان سے پوچھو کیا تم نے اللہ سے عہد باندھ رکھا ہے کہ وہ اپنے قول واقرار کے خلاف نہیں چلے گا؟ دراصل بات یہ ہے کہ اللہ کے متعلق جو تم باتیں بناتے ہو ان کے حقائق کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔ (محض اپنے احبار سے سنی سنائی باتیں کرتے ہو)۔ (2/80)

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۱

آخر تمہیں دوزخ کی آگ کیوں نہ چھوئے گی؟ جو بھی کوئی عملاً بدی کمائے گا اس کے فطری ثمرات تو دوزخ کی آگ ہی ہوگی جو اس پر محیط ہو جائیگی۔ پس وہی لوگ اصحاب النار ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہینگے۔ (2/81)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۲ ع ۱۱/۹

وہ لوگ جو ایمان بالیقین لائیں گے اور نیک عمل کرینگے وہی اصحاب الجنت ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہینگے۔ (2/82)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ڬ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۸۳

(اے بنی اسرائیل! یاد کرو) جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی (عبادت) نہ کرنا۔ نیز والدین، عزیز واقارب، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا، اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے بات کرنا، اللہ تعالیٰ کے فرمودات کے مطابق اطاعت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ قائم کرنا، تاکہ اہل احتیاج کی کفالت کے لئے کام آئے۔ مگر تھوڑی تعداد

Marfat.com

کے سوا تم سب اس عہد سے منحرف ہو گئے اور تم اب بھی اس عہد کو پورا کرنے سے گریز کرتے رہتے ہو۔ (2/83)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

(اور پھر یاد کرو) جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا تھا کہ آپس میں کشت وخون نہ کرنا اور اپنے لوگوں کو جلاوطن نہ کرنا اور پھر تم اس قول واقرار کے گواہ بھی ہو (یعنی خوب جانتے ہو)۔ (2/84)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

مگر آج تم ہی لوگ ہو جو اپنے بھائی بندوں کو قتل بھی کرتے ہو اور اپنے ہی کچھ لوگوں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کرتے ہو اور ظلم وتعدی سے ان کے خلاف جتھے بندیاں کرتے ہو، جب وہ قیدی کی حیثیت سے تمہارے پاس آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر ان کو چھڑا بھی لیتے ہو۔ حالانکہ جلاوطن کرنا ہی تم پر حرام تھا اور پھر کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ کہ تم الکتاب (توریت) کے بعض احکام مانتے ہو اور بعض کے منکر ہو، تم میں سے جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کی سزا اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا میں ذلیل وخوار ہو کر رہیں، اور روز حساب شدید ترین عذاب کی طرف دھکیل دیئے جائیں۔ یاد رکھو! جو کچھ حرکات تم کرتے ہو اللہ ان سے غافل نہیں ہے۔ (2/85)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع ۱۰ ۱۰ ۴

یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت کے بدلے دنیا کی عیش عشرت کی زندگی خریدتے ہیں۔ لہٰذا ان

Marfat.com

کے عذاب اور اذیتوں میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی اور نہ ہی کوئی مدد ملے گی۔ (2/86)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۖ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

ہم نے حضرت موسیٰ کو الکتاب (توریت) دی اور ان کے نقش قدم پر پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے حضرت ابن مریم کو روشن دلیل و براہین دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی پھر تمہارا یہ شعار ہے کہ جب بھی کوئی ہمارا رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کلام الٰہی لے کر آیا تو تم اپنی بڑائی کے زعم میں اسے ماننے سے انکار کر دیتے تھے یہاں تک ان رسولوں میں کسی کو جھٹلاتے اور کسی کو ہلاک کر دیتے تھے۔ (2/87)

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

وہ کہتے ہیں ہمارے دل محفوظ ہیں (لیکن ایسا) نہیں دراصل ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اس لئے وہ کم ہی ایمان لانے والے ہیں۔ (2/88)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

اور جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ کتاب (القرآن) آئی اور اس کتاب کی من جانب اللہ ہونیکی تصدیق کرتی ہے جو انکے پاس ہے باوجود اسکے کہ ایک نبی آخرالزماں کے منتظر تھے اور وہ خود کفار کے مقابلہ میں فتح و نصرت کی دعائیں اور آرزوئیں کیا کرتے تھے مگر جب وہ آ گیا جسے وہ پہچان بھی گئے تھے، پھر بھی انہوں نے اس پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ اللہ کی لعنت ہے ان منکرین پر۔ (2/89)

نوٹ نمبر 6: نبی اکرم ص کی آمد سے پہلے یہودی بے چینی سے ان کی آمد کے منتظر

Marfat.com

تھے جس کی بعثت کی پیش گویاں ان کے انبیاء نے کتب الہامی میں کر رکھیں تھیں وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ آنے والا آئے تو کفار کا غلبہ مٹے اور پھر ہمارے عروج کا دور دورا شروع ہو جائیگا مگر بڑی عجیب بات ہے کہ وہی یہودی لوگ جو آنے والے نبی کے منتظر گھڑیاں گن گن کر وقت گزارتے تھے۔ ان کی آمد پر سب سے بڑھ کر اس کی مخالفت پر تل گئے حالانکہ وہ انہیں اچھی طرح پہچان بھی گئے تھے۔ اس معاملے میں سب سے بڑی شہادت ام المومنین حضرت صفیہ بنت حی کی ہے جو ایک بڑے یہودی عالم اور قلعہ خیبر کے یہودیوں کے سردار تھے۔ حضرت صفیہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ اور چچا کی گفتگو سن رہی تھی۔ میرے چچا نے میرے باپ سے پوچھا کہ واقعی یہ وہ نبیؐ ہیں جن کی بشارتیں ہماری کتب میں ہیں۔ تو والد صاحب نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ ہاں یہ نبیؐ ہی ہیں۔ مگر ہرگز نہیں مانیں گے۔ بلکہ مخالفت کرینگے کیونکہ یہ نبیؐ اسحاق کی بجائے نبی اسماعیل سے آئے ہیں جو ایک غلام عورت کا بیٹا تھا حالانکہ حضرت ہاجرہ شہزادی تھیں جو اس وقت کے مصری بادشاہ ابی ملک نے حضرت سارہ کو بطور تحفہ پیش کی تھیں مگر یہودی تو دوسری عورت یا غلام عورت کی اولاد کو وراثت کا استحقاق نہیں دیتی۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹۰

کتنی بری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنے نفس کو بیچ ڈالا انہوں نے اپنی نسلی عصبیت کے باعث اللہ کے نازل کردہ کلام سے انکار کر دیا۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ لہٰذا اب تکذیب حق کی پیدائش میں عذاب اور اذیتوں میں مبتلا رہینگے۔ ایسے کافروں کے لئے ذلت امیز سزا مقرر ہے۔ (2/90)

Marfat.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹۱

جب ان سے کہا جاتا ہے جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو صرف اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور اس کے ماورا کتاب پر ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے یعنی اللہ کی سچی کتاب ہے اور اس کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان سے ذرا پوچھئے اگر تم مومن ہو تو اس سے پہلے انبیاء کی تذلیل یا قتل کیوں کرتے رہے ہو؟ (2/91)

وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۹۲

یاد کرو جب حضرت موسیٰؑ تمہارے پاس روشن نشانیوں کے ساتھ آئے تھے۔ لیکن پھر بھی ان کی عدم موجودگی میں گوسالے کو اپنا معبود بنا بیٹھے تھے۔ لہٰذا تم ظالموں میں سے ہو گئے کیونکہ مشرک ہو گئے تھے۔ (2/92)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹۳

(پھر ذرا یاد کرو) جب کوہ طور تم پر کھڑا تھا (تو اس کے دامن میں) ہم نے تم سے پختہ عہد لیا تھا اور کوہ گراں جیسی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی تھی اور ساتھ ہی تاکید کی تھی کہ جو کتاب (توریت) ہم نے تمہیں دی ہے اس کے ساتھ پوری قوت سے وابستہ رہنا اور ساتھ ہی کان لگا کر سن لو! انہوں نے زبان سے تو کہہ دیا ہم نے سن لیا، مگر مانیں گے نہیں۔ ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ ان کے دلوں میں گوسالے کی شدید محبت سما چکی تھی۔ اے رسولؐ! ان کو واضح کر دیجئے کہ اگر تم واقعی ایمان لانے والے ہو تو یہ عجیب ایمان ہے جو تمہیں ایسے باطل افعال کا حکم دیتا ہے۔ (2/93)

Marfat.com

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

اے رسولؐ! بنی اسرائیل سے پوچھو! کہ اللہ کی طرف سے آخرت کا گھر (جنت) افراد نسل انسانی میں سے صرف تمہارے ہی لئے مخصوص ہے؟ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو تمہیں چاہیے موت کی تمنا کرو۔ (2/94)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

یقین جانو کہ یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کرینگے، کیونکہ اپنے ہاتھوں سے کما کر جو کچھ انہوں نے وہاں بھیجا ہے وہ اس بات کا مقتضی ہے کہ وہاں جانے کی تمنا نہیں کرینگے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (2/95)

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع

اے رسولؐ! تم ان یہودیوں کو سب سے بڑھ کر جینے کا حریص پاؤ گے یہ اس معاملہ میں مشرکوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی زبردست خواہش ہوتی ہے کہ ہزار برس عمر پائے لیکن ان کی عمر خواہ کتنی ہی دراز کیوں نہ ہو ان کو عذاب سے نہیں بچا سکتی جس قسم کے اعمال یہ بجالاتے ہیں وہ سب اللہ کی نظر میں ہیں۔ (2/96)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

اے رسولؐ! انہیں کہہ دیجئے کہ جو شخص جبرائیل کا دشمن ہے (اللہ کا بھی دشمن ہے) کیونکہ اس نے اللہ ہی کے حکم سے آپ کے قلب پر (قرآن) نازل کیا ہے۔ اس کتاب کی تصدیق و تائید کرتا ہے جو تمہارے ہاتھوں میں ہے اور ایمان لانے والوں کو زندگی کی صحیح منزل کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور مومنوں کے لئے نوید جانفزا ہے۔ (2/97)

Marfat.com

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾

جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں، جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے اللہ کافروں کا دشمن ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل انکو ناکام اور نامراد کرنے والا ہے۔ (2/98)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾

اے رسولؐ! ہم نے تم پر بالکل واضح اور محکم احکام نازل کئے ہیں اور ان کو ماننے سے انکار صرف وہی کرتے ہیں جو فطرتاً حدود شکن ہیں یا عہد شکن ہیں۔ (2/99)

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾

(کیا یہ معمول کی بات نہیں ہے) کہ جب بھی (یہود) نے اللہ سے عہد و پیمان کیا تو ان میں سے ایک نہ ایک گروہ نے اسے (حقارت آمیز انداز سے) نظر انداز کر دیا۔ دراصل ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو ایمان بالیقین لاتے ہی نہیں ہیں۔ (2/100)

وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۘ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

چنانچہ دیکھو! جب ایسا ہوا کہ اللہ کا ایک رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو پہلے ان کے پاس موجود تھی (یعنی حضرت مسیح کا ظہور حامل انجیل) تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے جو کتاب الٰہی رکھتے تھے اس کو اس طرح (حقارت سے) پس پشت ڈال دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ (2/101)

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ

Marfat.com

مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور (یہودی) شیاطین یعنی مخالفین دین الٰہی حضرت سلیمان کی نبوت کے خلاف کذب بیانی اور افسانہ طرازی کے پیچھے پڑ گئے (سلاطین 1 باب 11 آیت 1 تا 5)

حضرت سلیمان نے وحی الٰہی کی صداقتوں کو چھپایا نہ ان سے کبھی انکار کیا بلکہ دین کے دشمنوں نے ان اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور وہ لوگوں کو دقیق اور لطیف انداز سے دھوکے کی باطل باتیں سکھاتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ بابل میں مبینہ ہاروت و ماروت فرشتوں پر کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا تھا اور نہ وہ دونوں کسی فرد واحد کو یہ کہہ کر تعلیم دیتے تھے کہ ہم تو ایک فتنہ ہیں لہٰذا تو (اے مخاطب) وحی کی صداقتوں سے انکار کا ارتکاب نہ کر وہ (یہود) ان دونوں ذریعون (sources) یعنی حضرت سلیمان کی طرف جھوٹی باتوں کا منسوب کرنا اور ہاروت و ماروت پر نازل ہونا سے یہ کچھ سیکھتے تھے جن سے مرد اور اس کی زوجہ کے مابین تفرقہ پیدا ہو جائے۔ یہ (یہودی باطل پرست) ان باتوں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ سوائے اس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق کسی کو پہنچے یہ جو کچھ سیکھتے ہیں اس سے انہیں کچھ نقصان ہی ہوتا ہے نہ کہ فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو شخص ایسے مفادات کا سودا کرتا ہے اس کا اخروی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ یہ بہت بری متاع ہے جس کا انہوں نے اپنی ذات کے عوض سودا کیا۔ کاش! یہ اس حقیقت کو سمجھ لیتے۔ (2/102)

نوٹ نمبر 7: چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم فرقان حمید کو تمام کتب الہامی کا مہیمن و محافظ قرار دیا ہے (15/9, 59/23,5/48) یعنی تمام صداقتوں کا محافظ جو کتب سابقہ میں بیان ہوئی تھیں۔ لہٰذا یہود نے جو صحیفہ سلاطین 1 باب 11 آیات 1 تا 13 (تورات) میں جو شیاطین نے

Marfat.com

حضرت سلیمان کی نبوت کے خلاف جوافترا باندھے تھے۔ اس آیت مقدسہ میں ان کی تردید فرمائی ہے کہ بنی اسرائیل کی ضعیف عقل وایماں پر اس واقع سے اجتہاد کہ جادوگروں کے شعبدوں پر ٹوٹ پڑے تھے اور کتاب الٰہی (توریت) کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ (2/101) ضمناً اس حقیقت کا اعلان کہ اس بارے میں جو خرافات مشہور ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ نہ ہی حضرت سلیمان نے کبھی کفر کیا تھا اور نہ ہی ہاروت و ماروت پر کوئی سحر نازل کیا گیا تھا اور نہ ہی وہ کسی قحبہ یعنی کسبی عورت پر فریفتہ ہوئے اور نہ ہی اس جرم کی پاداش میں دونوں فرشتے بابل کے کنوئیں میں الٹے لٹکائے گئے تھے۔ اور نہ ہی اسمائے اعظم سیکھ کر کوئی زہرہ ستارہ بنی تھی۔ یہ سب باطل پرست یہودیوں کے اپنے گھڑے ہوئے افسانے تھے۔ جن کو علمائے دین اسلام نے سچ سمجھ کر بعید از حقائق تفاسیر کے ڈھیر لگا دیئے جو بڑے افسوس کی علامت ہے۔

ع ۱۲ ۷ ۱۲ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اگر یہ لوگ ان افسانوں کے پیچھے پڑنے کی بجائے اللہ کے احکام پر سچائی کے ساتھ ایمان بالیقین رکھتے اور نیک اعمال بجالاتے تو اللہ کے ہاں سے انہیں اس سے بہت اچھا بدلہ ملتا۔ کاش وہ عقل وفکر سے کام لیتے۔ (2/103)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب بھی نبی اکرم کو مخاطب کرو تو ''راعنا'' نہ کہا کرو کیونکہ یہ (شبہ کا اور ذو معنی لفظ ہے) بلکہ ''انظرنا'' کہا کرو یعنی ہماری طرف نظر التفات فرمائیں اور آپ کو غور سے سنا کرو، جو کچھ وہ فرمائیں اس کی اطاعت کرو، باقی رہے یہ منکرین حق تو یاد رکھو! انہیں مکافات عمل میں دردناک عذاب ملنے والا ہے۔ (2/104)

Marfat.com

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

وہ لوگ جنہوں نے دعوت حق قبول کرنے سے انکار کیا وہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر کوئی خیر و برکت (یعنی وحی الٰہی) نازل ہو۔ مگر اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت بے پایاں کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور وہ بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے۔ (2/105)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

فرمان الٰہی ہے! ہم جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا فراموش کر دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر حاضر کر دیتے ہیں یا کم از کم اس کی مثل۔ کیا تم جانتے نہیں ہو اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟ (2/106)

نوٹ نمبر 8: ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کا ظہور اس لئے ہوا کہ یا تو ''نسخ'' کی حالت طاری ہوگئی یا ''نسیان'' ''نسخ'' یہ ہے کہ ایک بات پہلے سے موجود تھی مگر موقوف ہوگئی اور اس کی جگہ دوسری بات آ گئی۔ ''نسیان'' کے معنے بھول جانے کے ہیں۔ پس بعض حالات میں ایسا ہوا کہ پچھلی شریعت کسی نہ کسی شکل میں موجود تھی احوال و ظروف بدل گئے یا اس کے پیرواؤں کی عملی روح معدوم ہوگئی تھی اس لئے ضروری ہوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے۔ بعض حالات میں ایسا ہوا کہ امتداد وقت سے پہلی تعلیم بالکل فراموش ہوگئی اور حقائق باقی نہ رہے۔ لہٰذا تجدید ہدایت ناگزیر ہوگئی۔ قانون الٰہی یہ ہے کہ ہر نئی تعلیم پچھلی سے بہتر ہی ہوگی یا پھر اس کی مانند ہوگی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کمتر ہو۔

Marfat.com

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾

کیا تمہیں خبر نہیں ہے؟ کہ زمین و آسمان کا فرمانروا وہی ایک اللہ ہے اور اس کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔ (2/107)

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾

اے مسلمانو! پھر کیا تم اپنے رسولؐ سے اس قسم کے سوالات اور مطالبے کرنا چاہتے ہو جیسے اس سے پہلے حضرت موسیٰ سے کیے گئے تھے؟ ایسا کرنا سرکشی کے مترادف ہے (یاد رکھو) جس شخص نے ایمان کی نعمت پا کر اسے سرکشی یا کفر کی روش میں بدل دیا تو فلاح و سعادت و کامیابی کی منزل اس سے گم ہو گئی۔ (2/108)

وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾

اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے بغض کی بناء پر چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر تمہیں کفر کی طرف لوٹا دیں۔ حالانکہ حق پوری طرح ان پر واضح ہو چکا ہے۔ (مسلمانو!) تم ان کو معاف کر دو اور ان سے اس وقت تک درگزر کرو جب تک کہ ان کے بارے میں تمہیں اللہ کا حکم نہ آ جائے۔ یقین جانو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (2/109)

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾

اور مسلمانو! اللہ کے حکم اور آئین کے مطابق نظام صلوٰۃ قائم کرو اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے (اسلامی حکومت) کو زکوٰۃ ادا کرو۔ اور جو کمائی کر کے اپنے لئے آگے بھیجو گے آخرت میں

Marfat.com

اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے (یعنی مستقبل میں اس کے ثمرات ظاہر ہونگے) جو عمل تم کرتے ہو اللہ ان سب کو جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ (2/110)

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱

یہود و نصاریٰ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے علاوہ کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے۔ اے رسولؐ! ان سے کہو! ادھر آؤ! اپنی کوئی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ (2/111)

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۲ ع ۱۳ ۹ ۱۳

حقیقت حال یوں ہے کہ جس نے بھی اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنی سیرت میں اعتدال و توازن برقرار رکھتے ہوئے زندگی بسر کریگا تو اس کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا نہ ان کے لئے کسی قسم کا خوف و خطر ہوگا، اور نہ ہی افسردگی و غمگینی۔ (2/112)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَىْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۱۳

یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا کوئی دین نہیں ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا کوئی دین و ایمان نہیں ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی کتاب (توریت) پڑھتے ہیں۔ اس قسم کے دعوے ان لوگوں کے بھی ہیں جن کے پاس کتاب کا علم نہیں (یعنی مشرک) اللہ تعالیٰ روز قیامت اختلافات کا فیصلہ کر دیگا۔ جس میں یہ الجھے ہوئے ہیں۔ (2/113)

Marfat.com

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی مساجد، عبادت گاہوں میں اس کے نام کی یاد سے روکتا ہے اور ان کی ویرانی اور فتنہ فساد برپا کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ان ظالموں کے لئے یہی مناسب ہے کہ ان کو ان عبادت گاہوں میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اگر داخل ہوں بھی تو ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔ (2/114)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

مشرق و مغرب سب اللہ کے ہیں جو لوگ رخ قبلہ نہیں جانتے ان کے لئے ہے کہ جس طرف بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔ یقیناً اللہ بے انتہا وسعت رکھنے والا ہے اور بے پایاں علم رکھنے والا ہے۔ (2/115)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

(خصوصاً نصاریٰ) کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے حالانکہ وہ پاک و منزہ اور بلند تر ہے ان باتوں سے۔ حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسماں کی تمام موجودات اسی کی ملکیت میں ہیں اور سب اس کے قوانین کے اطاعت گزار ہیں۔ (2/116)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

وہ آسمان و زمین کا موجد ہے جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کیلئے یہ حکم دیتا ہے کہ ''ہو جا'' تو وہ چیز کی تخلیق کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ (2/117)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

جولوگ علم کی روشنی سے محروم ہیں، کہتے ہیں: کہ (اگر واقعی یہ تعلیم اللہ کی طرف سے ہے) تو پھر اللہ ہم سے براہ راست بات کیوں نہیں کرتا؟ یا کوئی نشانی ہمارے پاس کیوں نہیں آتی؟ اے نبیؐ! ان سے پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتوں کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ ان سب کی ذہنیں ایک جیسی ہیں، ان کے دل ودماغ ملتے جلتے ہیں، جو تسلیم بالیقین کر چکے ہیں ان کے لئے ہم اپنی آیات واضح طور پر بیان کر چکے ہیں۔ (2/118) (16/2, 6/124)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

(اس کے سوا نشانی کون سی ہوگی) کہ اے رسولؐ! ہم نے تم کو ایمان صالح کے حسین ثمرات کی خوشخبری والا اور اعمال سوٗ (بد) کے المناک نتائج سے متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اب جولوگ جہنم کی آگ کو اپنا چکے ہیں ان کی طرف سے تم جواب دہ نہیں ہو۔ (2/119)

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

وقف منزل

اے رسولؐ! یہود ونصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو گے۔ ان کو واضح کر دو کہ اللہ کی ہدایت تو صرف (الھدا) یعنی قرآن کریم ہے، آپ کے پاس قرآنی روشنی آجانے کے بعد تم ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو یاد رکھئے! اللہ کے سوا اس کے قانون مجازات سے بچانے والا کوئی دوست و مددگار نہ ہوگا۔ (یہ ہے ارتداد کی سزا، جس سے کوئی متنفس بھی مستثنیٰ نہیں ہے)۔ (2/120)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۴/۹

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے اور مطالع بالحق کرتے ہیں، اور ایمان بالیقین لاتے ہیں، مگر انکار کی روش اختیار کرتے ہیں، (اس کے مطابق عمل پیرا نہیں ہوتے) وہی دراصل خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (2/121)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اے بنی اسرائیل! میرے ان احسانات وانعامات کی یاد تازہ کرو جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور تمہیں ہر لحاظ سے اقوام عالم پر فضیلت وقومیت دی تھی۔ (2/122)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور ڈرو اس وقت سے جب کوئی متنفس کسی دوسرے متنفس کے کام نہیں آئیگا، اور نہ کوئی اس سے فدیہ ہی قبول کیا جائے گا، اور نہ کسی کی شفاعت وسفارش فائدہ دے سکے گی، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد پہنچ سکے گی۔ (2/123)

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

(وہ واقعہ یاد رکھنے کا ہے) جب حضرت ابراہیمؑ کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں نمود ذات کے لئے آزمایا تھا۔ تو وہ ہر آزمائش میں پورا اترا۔ تو ارشاد الٰہی ہوا میں نے آپ کو افراد نسل انسانی کا پیشوا (مقتدیٰ) مقرر کر دیا ہے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا، کیا یہ وعدہ میری نسل کیلئے بھی ہے؟ پھر ارشاد ہوا، میرا وعدہ ظالموں کیلئے نہیں ہے (ظالم میں ہر قسم کی برائیاں شامل ہیں) (2/124)

Marfat.com

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

(اور پھر عہد آفریں واقعہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ہم نے خانہ کعبہ کو بنی نوع انسان کیلئے مرکزِ اجتماع اور جائے امن وامان قرار دیا تھا۔ اور افرادِ نسلِ انسانی کو حکم دیا تھا کہ مقام ابراہیم کو تم بھی ہمیشہ کیلئے جائے صلوٰۃ بنالو اور ساتھ ہی ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکید کی تھی، کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، نیز رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے ہر قسم کی نجاستوں سے پاک وصاف رکھیو۔ (2/125)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

(وہ امر بھی قابل غور وفکر ہے) کہ جب حضرت ابراہیم نے دعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار! اس (خطہ کے آب وگیاہ) کو امن کا شہر بنادے اور اس کے باشندوں کے کیلئے جو تجھ پر اور یوم آخرت پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں ہر قسم کے رزق کے اسباب پیدا کرے۔ اس دعا کے جواب میں پروردگار نے ارشاد فرمایا، میں نے دعا قبول کرلی مگر جو لوگ کفر سرکشی کا شیوا اختیار کرینگے ان کو بھی ہم فائدہ اٹھانے دینگے مگر بہت تھوڑا آخر کار انہیں بے بس کر کے عذاب جہنم کی طرف کھینچ لے جاؤں گا کتنی بُری ہے یہ منزل مقصود۔ (2/126)

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

(اور اس حقیقت پر بھی غور کرو) جب حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل میرے گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ یہ دعا بھی مانگتے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم جو فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اسے برضا ورغبت قبول فرما۔ یقیناً تو سب کی سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ (2/127)

Marfat.com

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہمیشہ کیلئے اپنے فرمانبردار بندے بنالے اور ہماری نسل میں سے اپنے فرمانبردار بندوں کی ایک جماعت بنائے رکھنا۔ دیگر ہمیں عبادت کے طریقے سکھادے۔ اور ہماری کوتاہیوں پر ہم سے التفات اور لطف وکرم فرما۔ بلاشبہ تو بڑا درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (2/128)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵ ۸ ۱۵

(حضرت ابراہیم کی دعا) اے میرے پروردگار! ان اہل مکہ میں سے ایک رسول مبعوث فرمانا۔ جو تیری آیات پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم سکھائے۔ اور ان کے خیالات دل و دماغ کو پاکیزہ کردے۔ بلاشبہ تو جلیل القدر مقتدر اور حکمت آموز بھی ہے۔ (2/129)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اب کون ہے جو حضرت ابراہیم کے دین سے روگردانی کرسکتا ہے۔ سوائے اس کے جس نے خود اپنے آپ کو حماقت اور جہالت میں مبتلا کرلیا ہو۔ ہم نے اس کو دنیا میں بھی برگزیدگی کے لئے چن لیا ہے اور آخرت میں بھی ان کا شمار صالحین یعنی نیکوکاروں میں ہوگا۔ (2/130)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب پروردگار نے حضرت ابراہیم کو ارشاد فرمایا، کہ اپنے آپ کو میرے سپرد کردے (مسلم ہوجا) تو اس نے بلاتامل عرض کیا کہ میں اپنے آپ کو مالک کائنات کے سپرد کرتا ہوں (2/131)

Marfat.com

وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو توحید کی تاکیداً وصیت فرمائی تھی اور حضرت یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے یہ دین اسلام منتخب فرمایا ہے لہٰذا تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (بندگان تسلیم رضا ہو) (2/132)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

اے رسولؐ! کیا تم اس وقت حاضر تھے جب حضرت یعقوبؑ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے انہوں نے اپنے بیٹوں سے دریافت فرمایا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ سب نے متفقہ جواب دیا ہم اسی اللہ واحدہ لاشریک کی عبادت کرینگے جس کو آپ نے اور آپ کے بزرگوں ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ نے ایک ہی الٰہ مانا ہے۔ اور ہم اس کی فرمانبردار ہیں۔ (2/133)

نوٹ نمبر 10: سیرت ابراہیم کا مخلّص

حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش، منصب امامت کا عطیہ، دین الٰہی کی تبلیغ، معبد کعبہ کی تعمیر نو اور امت مسلمہ کا ظہور اور بعثت رسول کے لئے دعا، تاکہ وہ عوام الناس کو حکمت اور دانش مندی کی باتیں بتائے۔ یہ دعا یہ ذکر اس محل میں چار بصیرتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔

1۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب تینوں گروہوں کیلئے حضرت ابراہیم کی شخصیت ایک مسلمہ شخصیت تھی۔ اس لئے کہ دعوت حق سے استشہاد تینوں گروہوں کیلئے ناقابل انکار استشہاد تھا۔

2۔ مذہبی گروہ بندیوں کے خلاف تینوں گروہوں کے لئے ایک حجت قاطع ہے یہ ظاہر ہے کہ

Marfat.com

تینوں گروہ بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم حضرت ابراہیمؑ کے بہت عرصہ بعد پیدا ہوئے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ یقیناً ان گروہ بندیوں کا طریقہ نہ تھا۔ پس جو طریقہ حضرت ابراہیمؑ کا تھا اسی کی دعوت قرآن کریم دیتا ہے۔

3۔ یہودیوں کی جماعتی سرگرمیاں زیادہ تر نسلی امتیاز، غرور و تکبر پر تھیں، وہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل کا غرور و تکبر کرتے تھے۔ چونکہ توریت میں ہے کہ اللہ نے اس کی نسل کو بڑی برکت دی تھی لہٰذا واضح ہو کہ شرف نسل میں بنی اسحاقؑ کی طرح بنی اسمٰعیل بھی شریک ہیں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو اللہ کا عہد برکت نیکوکاروں کیلئے ہے نہ کہ بدکاروں کیلئے۔ جن لوگوں نے ایمان و عمل اور سعادت کی راہ کھودی ان کے لئے نسل کا امتیاز کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

4۔ پچھلی امتوں کی محرومیوں کے ذکر کے بعد یہ حقیقت واضح کرنا تھی کہ اب مشیت الٰہی نے پیروان دعوت قرآن کی خدمت حق کیلئے چن لیا ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ پہلے دعوت قرآن کے ظہور کی معنوی تاریخ بیان کردی جائے۔ چنانچہ تعمیر خانہ کعبہ اور حضرت ابراہیم کی دعائے خیر کا ذکر اسی غرض سے کیا گیا ہے کہ آنے والے فرمودات کیلئے ایک قدرتی تمہید کا کام دے۔ دین کی راہ جو حضرت ابراہیمؑ نے اختیار کی تھی ان کے بعد ان کی اولاد جس طریقہ پر چلتی رہی وہ کونسا طریقہ تھا؟ حضرت یعقوبؑ نے خود اپنے بستر مرگ پر جس دین کی وصیت فرمائی تھی یقیناً وہ یہودیت اور مسیحیت کی گروہ بندی نہ تھی وہ صرف اللہ پر ایمان لانے اور اس کے قانون سعادت کی فرمانبرداری کرنے کی فطری اور عالمگیر سچائی کی دعوت قرآن کریم دیتا ہے۔ دین الٰہی کو اسی لئے الاسلام کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کے معنے تابعداری اور اطاعت گزاری کے ہیں۔ یعنی ہر طرح کی نسبتوں، گروہ بندیوں، فرقہ بندیوں سے الگ ہو کر صرف اطاعت حق کی تبلیغ کی جائے۔

Marfat.com

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

وہ ایک امت تھی سو وہ گزر گئی جو کچھ انہوں نے اعمال کمائے وہ ان کے لئے ہیں اور جو تم کماتے ہو تمہارے لئے ہیں اور جو وہ عمل کماتے تھے ان کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی (2/134)

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

(اہل کتاب) یہودیوں کا کہنا ہے کہ یہودی ہو جاؤ تو راہ راست پاؤ گے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ اے رسولؐ! ان سے کہہ دیجئے: کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیم کا طریقہ اختیار کرو کیونکہ ابراہیم مشرکین میں سے نہ تھا۔ (2/135)

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

اے مسلمانو! اس حقیقت کا اعلان عام کر دو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس ضابطہ حیات پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے۔ اور اسی قسم کا دین اس سے پہلے حضرت ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ و یعقوبؑ پر نازل ہوا تھا اور وہی حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے تمام انبیاء پر آپ کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا تھا۔ ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے کیونکہ ہم اللہ کے آگے سر تسلیم و رضا خم کرنے والے ہیں۔ (2/136)

Marfat.com

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾

پھر اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لا چکے ہو تو وہ ہدایت پر ہیں۔ اگر وہ روگردانی کر کے افتراق و انتشار پھیلانے والے ہوں تو یقیناً وہ عصبیت اور مخالفت پر قائم ہیں۔ لہٰذا اے مسلمانو! تم اطمینان رکھو، ان کے مقابلے میں تمہاری مدد و استعانت کرنے کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (2/137)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

مسلمانو! کہہ دو: یہ ہے اللہ کا دین اور اللہ کے دین سے بڑھ کر متوازن دین اور کونسا ہے اور ہم اسکی محکومیت میں رہنے والے ہیں۔ (2/138)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾

اے نبیؐ! تم ان لوگوں سے کہہ دو (ہماری راہ توحید کی راہ ہے) پھر کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے بحث و تمحیص کرتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا پروردگار ہے اور وہی تمہارا بھی پروردگار ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں۔ تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم نے تو اپنی بندگی، اطاعت و پرستش کو اللہ ہی کیلئے خالص کر رکھا ہے۔ (2/139)

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾

پھر تمہارا (یعنی یہود و نصاریٰ) کا دعویٰ یہ ہے کہ ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ و یعقوبؑ (ولاسباط) اولاد یعقوب بھی یہودی اور نصرانی تھے۔ اے رسولؐ! ان سے کہہ دیجئے کہ تم زیادہ

Marfat.com

جانتے ہو یا اللہ؟ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے؟ جو اس شہادت کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے (اس کی کتاب میں) اس کے پاس موجود ہے۔ یاد رکھو! اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (2/140)

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦ ١٢ ١٦

وہ جیسے بھی لوگ تھے وہ گزر چکے۔ ان کے اعمال ان کے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ تم سے تمہارے اسلاف کے بارے پوچھا نہیں جائیگا کہ ان کے اعمال کیسے تھے۔ (2/141)

Marfat.com

سَيَقُولُ

(٢)

Marfat.com

Marfat.com

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

لوگوں میں سے جو عقل و بصیرت سے محروم ہیں، یہود و نصاریٰ ملت ابراہیمی سے روگردانی کر بیٹھے تھے (2/130) ضرور سوچیں گے اور پوچھیں گے کہ قبلہ تو ساری انسانیت کا ایک ہی ہے (3/96) تو ان یہود و نصاریٰ کو اس قبلے سے کس نے پھیر دیا ہے جس پر وہ قائم چلے آ رہے تھے۔ اے رسولؐ! بتا دے کہ اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب ہر سمت میں موجود ہے اور سیدھی متوازن راہ کی طرف اسی کو ہدایت دیتا ہے جو اس راہ کو پانا چاہے۔ (2/142)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اس طرح ہم نے تمہیں ایک مرکزی بین الاقوامی امت بنا دیا ہے، تاکہ تم پوری نوع انسانی کے اعمال کے نگران رہو اور رسول تمہارے اعمال کا نگران ہو اور ہم نے اے رسولؐ! اس قبلے کو جس پر تو ہے صرف اس لئے قبلہ انسانیت (3/96) بنایا تھا تاکہ ہم واضح کریں کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے اور کون اپنی پرانی روش پر پھر جاتا ہے اور یہ بات ان کے لئے بڑی گراں تھی ماسوائے ان لوگوں کے جو اللہ کی طرف سے راہ ہدایت پر ہیں اللہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کرنے والا نہیں ہے یقیناً اللہ بنی نوع انسان پر نہایت رحم و کرم، شفقت و عنایت اور عفو و درگزر کرنے والا ہے۔ (2/143)

Marfat.com

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ہم تیرے اضطراب طلب وآرزو کو دیکھ رہے تھے۔ جب تو اپنی نگاہیں آسماں کی طرف اٹھا رہا تھا۔ لہٰذا ہم اس قبلے پر جس پر تو راضی ہے۔ تمہارا غلبہ واقتدار قائم کر دینگے (48/27) پس تو اپنی پوری ذات اور پوری توجہات کو مسجد حرام کی طرف مرکوز کر دے اور تم سب مصاف زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو اپنی توجہات کا رخ اس کی طرف رکھو اور یہ اہل کتاب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے پروردگار کی طرف سے یہ حکم ہے اور یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ (2/144)

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اور اگر تو ان اہل کتاب کو سارے دلائل وبراہین بھی پیش کر دے تو یہ تیرے قبلے (3/96) کی طرف رخ نہیں کرینگے۔ اور نہ تم ہی ان کے قبلے کی طرف رخ کرو گے۔ اور نہ ہی یہ ایک دوسرے کے قبلے کی اتباع کرینگے۔ اور اگر تو علم وحی الٰہی آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی اتباع کریگا تو اس صورت میں تو بھی سرکشی اختیار کرنے والے ظالم لوگوں میں سے ہو جائیگا۔ (2/145)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس دعوت (یعنی رخ قبلہ) کو اس طرح یقین محکم کے ساتھ جانتے ہیں جس طرح یقین کے ساتھ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں لیکن ان میں ایک فرقہ ایسا ہے جو دیدہ دانستہ حق وصداقت کو چھپاتا ہے۔ (2/146)

Marfat.com

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

یاد رکھو! تمہارے پروردگار کی طرف سے یہ ایک قطعی امر حق ہے۔ لہٰذا اس کے متعلق تم ہرگز کسی شک وشبہ میں نہ پڑ جانا۔ (2/147)

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

تمام بنی نوع انسان کا کوئی نہ کوئی قبلہ مقصود ہوتا ہے (3/96) جس کی طرف اس کی روش زندگی کا رجحان ہوتا ہے۔ پس تمہارا مقصود حیات اللہ کا قرب ورضوان اور حسنات کا وافر ہونا ناگزیر ہے لہٰذا تم اعمال حسنہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں لگے رہو۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے۔ اللہ تمہیں پالے گا یقیناً اللہ کی قدرت کاملہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔ (2/148)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

تمہارا گزر جس مقام سے بھی ہو وہاں سے اپنا رخ (بوقت نماز) مسجد الحرام کی طرف پھیر لیا کرو۔ یقین جانو یہ تمہارے پروردگار کا ایک امر حق ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال سے ذرا بھی غافل نہیں ہے۔ (2/149)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ۙ

پھر حکم الٰہی ہے کہ تم دنیا کے جس کونے میں بھی ہو۔ اپنا رخ مسجد الحرام ہی کی طرف پھیر لیا کرو۔ اور جہاں بھی تم ہو اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرو۔ تاکہ تمہارے خلاف لوگوں کیلئے کوئی دلیل وحجت نہ رہے۔ البتہ جو لوگ حق وصداقت سے گزر چکے ہیں ان کی مخالفت تو ہر حال جاری

Marfat.com

رہے گی۔ مگران سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو نیز یہ حکم اس لئے بھی دیا گیا ہے کہ اپنی نعمت تم پر پوری کردوں اوراس لئے بھی کہ فلاح وسعادت کی راہ پر چل سکو۔ (2/150)

نوٹ نمبر 9: اس آیت بصیرت افروز میں رسولؐ اللہ کو تاکید کی گئی ہے کہ ہمارے حکم کی پوری پوری تعمیل کی جائے۔ مبادا کہ تم میں سے کوئی شخص مقررہ سمت کے سوا کسی دوسری سمت کی طرف نماز ادا کرانے لگے اور تمہارے دشمنوں کو اعتراض کرنے کا موقع مل جائے۔ اور طنزاً کہنے لگ جائیں کہ کیسی امت وسطہ ہے اور کیسے حق پرستی کے گواہ بنے ہوئے ہیں کہ حکم آجانے کے بعد بھی خلاف ورزی کیے جارہے ہیں۔

اس بارے میں ایک مفکر کا فرمان ہے کہ

ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش ولیکن ہاتھوں سے تیرے دامن افلاک نہ چھوٹے
پرد در وسعت گردوں یگانہ نگاہ اوبشاخ آشیانہ
حرم جز قبلہ قلب و نظر نیست طواف او طواف بام و دریست
میان ماؤ تو بیت اللہ رمزیست کہ جبریل امین راہم خبر نیست

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اپنے مکمل نظام کی تکمیل کیلئے ہم نے تمہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیات کا درس دیتا ہے اور ہر لحاظ سے تمہاری نشوونما کرتے ہوئے تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں بتاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ (2/151)

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

لہٰذا اگر تم نے قانون الٰہی کو یاد رکھا تو اللہ تمہارے حقوق کی پوری پوری نگہ داشت کریگا اور تمہیں شرف وعظمت سے سرفرازی عطا کردے گا۔ اسلئے تمہیں جو عظیم نعمت عطا کی گئی ہے (قرآن حکیم) اس کا شکر ادا کرنا اور ان کی ناقدری نہ کرنا اور میرے قوانین اور تعلیمات کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ (2/152)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۳

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر و استقلال و استقامت اور اقامت صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ یقین جانو کہ اللہ صابرین کے شامل حال ہے۔ (2/153)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۵۴

اور وہ مومنین جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہوئے قتل (شہید) ہو جائیں تو ان کو مرے ہوئے مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کی حقیقت کا شعور نہیں۔ (2/154)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۵ۙ

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۱۵۶ۭ

اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝۱۵۷

نیز ہم تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات کے ذریعے آزماتے رہیں گے۔ ان مصائب و آلام میں جو ثابت قدم اور صبر و استقامت سے کام لیگا اور بوقت مصیبت یہ کہنے والا ہوگا کہ ہم اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور یہی ہمارا مقصود منتہیٰ ہے کہ ہم ہر حال اسی کی طرف رجوع کرینگے تو پھر ان وفا شعار بندگان تسلیم و رضا کو خوشخبری سنا دو کہ وہ راہ ہدایت پر ہیں اور وہی مستحق ہزار تبریک و تہنیت ہیں اور انہیں کے لئے الطاف و اکرام کی بارش ہوتی رہے گی۔ (2/155,56,57)

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸

بلاشبہ صفا اور مروہ (حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؑ اور اسمٰعیلؑ) کے عشق وفا کی علامات ہیں۔ لہٰذا خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کرتے وقت اگر ان دونوں کے درمیان سعی کی جائے (پھیرے

Marfat.com

لگائے جائیں) تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جو برضاء رغبت کوئی حسن عمل کرتا ہے تو اس کا اجر اور صلہ دینے والا سب کچھ دیکھنے جاننے والا (مالک کائنات) ہے۔ (2/158)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ۙ﴿۱۵۹﴾

جو لوگ ہماری نازل کردہ روشن تعلیمات اور ہدایات کو دیدہ دانستہ عوام سے چھپاتے ہیں جن کو ہم بنی نوع انسان کے لئے اپنی کتاب (القرآن) میں صاف صاف بیان کر چکے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔(2/159)

نوٹ نمبر 10: کتاب اللہ کی تعلیم وتذکیر ایک مقدس جماعتی فریضہ ہے وہ لوگ مراد ہیں، یہود و نصاریٰ کے علما، احبار، مربی اور پادری جو دنیا کی طمع اور خواہشات نفس کی وجہ سے احکام حق کو عوام سے چھپاتے ہیں وہ اللہ کی رحمتوں اور نوازشات سے محرومی کے سزاوار ہیں۔

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَ اَصۡلَحُوۡا وَ بَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶۰﴾

البتہ جو لوگ (اس نفسیاتی حالت سے نادم ہو کر) توبہ کر لیں اور طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بے کم وکاست ظاہر کر دیں تو میں ان کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہونگا اور میں ہی ہوں بار بار رحمت کے ساتھ التفات اور شفقت کرنے والا۔ (میری خصوصیت ہی ہے کہ شفقت میں غنی اور قہر میں دھیما ہوں)۔ (2/160)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَهُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ۙ﴿۱۶۱﴾

جو لوگ دین اسلام سے انکار کرتے ہوئے کفر کی حالت میں مر گئے تو وہ اللہ کی رحمت اور مغفرت سے محروم ہو گئے۔ ان پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (2/161)

Marfat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

وہ ہمیشہ اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری کے عذاب میں مبتلا رہینگے۔ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ پھر انہیں کوئی مہلت دی جائیگی۔ (2/162)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع ۱۱ ۱۹ ۱۳

پھر بنی نوع انسان سے خطاب ہے کہ تمہارا الٰہ صرف ایک ہی الٰہ ہے اور رحمان رحیم کے علاوہ کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار اور لائق عبادت نہیں ہے۔ (2/163)

نوٹ نمبر 11: توحید میں ثابت قدم رہنے، عقل وبصیرت سے کام لینے، تخلیق کائنات میں تدبر وفکر کرنے اور حقائق ہستی کو سمجھنے کی تلقین ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

اس معرفت حقیقت کیلئے اگر کوئی علامت درکار ہے تو جو لوگ عقل وفکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے آسمان وزمین کی تخلیق میں رات اور دن کے تغیر وتبدل میں، لوگوں کے لئے نفع بخش اشیا، بحری جہاز دریاؤں اور سمندروں میں رواں دواں رہتے ہیں، بارش کا پانی جو اللہ اوپر سے برساتا ہے اور مردہ خشک بنجر زمین کو زندگی بخشتا ہے یعنی سرسبز وشاداب کر دیتا ہے اور اس میں ہر قسم کی جاندار مخلوق پھیلا دیتا ہے، نیز ہواؤں کے مسلسل سمت بدلنے میں، اور بادل کو جو آسمان وزمین کے درمیان تابع فرمان بنا رکھا ہے یہ سب اللہ کے قانون رحمت کی بڑی نشانیاں ہیں جس سے علمی اور تحقیقی راہنمائی ملتی ہے۔ (2/164)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

Marfat.com

لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

(مگر وحدت الٰہی پر دلالت کرنے والے کھلے کھلے آثار ونشانات ہوتے ہوئے بھی) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو اس کا ہمسر اور ہم پلہ بناتے ہیں اور ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ سے محبت ہونی چاہیے۔ مگر جو لوگ ایمان بالیقین لائے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ جو بات ان مشرک ظالموں کو اس وقت سوجھے گی جب عذاب سامنے آجائیگا، کاش! ان کو آج ہی سمجھ آجاتی کہ تمام دنیا کی قوتیں اور اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں (اگر کوئی قوانین حق سے سرتابی کرے) تو وہ (اللہ) بدترین عذاب دینے والا ہے۔ (2/165)

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾

اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے وقت جب (معبودان باطلہ) پیرو پیشوا جن کی دنیا میں پیروی کی جاتی تھی اپنے مقلدوں، پیروکاروں سے بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کرینگے اور جب مقلدین عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے تمام وسیلوں کا سلسلہ منقطع ہو جائیگا (مگر وہ سزا سے بچ نہ سکیں گے) (2/166)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع ۲۰ ۱۰ ۴

اور جو لوگ دنیا میں باطل ہستیوں کی تقلید کرنے والے ہونگے کہیں گے کہ کاش! ایک مرتبہ زندگی پیچھے کی طرف لوٹ کر موقع فراہم کرے تو ہم بھی ان سے اس طرح بیزاری اور لاتعلق ہو کر دکھا دیتے جس طرح یہ بیزاری اور لاتعلقی دکھاتے ہیں۔ پھر اللہ ان کے اعمال سیات جو وہ دنیا میں کرتے تھے اس طرح سامنے لائیگا کہ یہ لوگ حسرتوں اور پشیمانیوں کا آتش کدہ بن کر رہینگے مگر نکلنے کی راہ نہ پائینگے۔ (2/167)

Marfat.com

نوٹ نمبر12: مسلمانو! عقل وفکر سے کام لو۔ زندگی جوئے رواں ہے اس کا جو پانی ایک دفعہ پتن سے گزر جائے تو پھر واپس نہیں آ سکتا۔ اس ضمن میں ایک پنجابی شاعر احمد راہی اس حقیقت کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے۔

جیڑا پانی اک واری پتنوں لنگد امڑ کے نہیں اوندا پلکے
بیڑی دا پورتے ترنجن دیاں کڑیاں کدی نہ بیٹھن رلکے

لہٰذا زندگی کا دھارا کبھی بھی پیچھے نہیں لوٹ سکتا۔ (39/58,59)

اسی طرح مرجانے کے بعد کوئی فرد یا ذی روح زندہ ہو کر واپس نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا تناسخ اور آواگوں کا تصور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے چنانچہ پیروان باطل کی اندھی تقلید کا حسرت انگیز نتیجہ ان کے بدقسمت مقلدوں کے حصے میں آئیگا۔ گذشتہ امتوں کی تباہی اور بربادی کا بنیادی سبب پیشوان باطل کی اتباع ہے۔ مبادا تم بھی اس میں مبتلا ہو جاؤ بہت بڑی تنبیہ ہے مگر پھر بھی لوگ ہوش وگوش سے کام نہیں لیتے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾

اے افراد نسل انسانی! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں شوق سے کھاؤ سرکش قوتوں اور مفاد پرست و جذبات پرستوں کے راستوں پر مت چلو وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (2/168)

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

وہ تمہیں بے حیائی اور حرام کاری پر اکساتے اور آمادہ کرتے رہتے ہیں کہ صفات الٰہی کے بارے ایسی باتیں نہ کرو جن کا تمہیں علم نہیں۔ (2/169)

نوٹ نمبر13: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی غذا کیلئے جس قدر اچھی چیزیں زمین میں مہیا کی ہیں شوق سے کھانی چاہیں بے اصل روک ٹوک فضول اور من گھڑت پابندیاں شیطانی وسوسے اور

Marfat.com

جاہلانا تواہم پرستیاں ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ ایمان کی راہ عقل وبصیرت کی راہ ہے اور کفر کا خاصہ اندھی تقلید کرنا ہے۔ سنی سنائی باتوں پر بے سمجھے عمل پیرا رہنا اور دلیل و برہان کی بجائے اپنے بزرگوں پیشواؤں کا قول وعمل اپنے لئے حجت سمجھنا ہدایت کی راہ میں [illegible] کانٹ ہے۔ نیز ان تواہمات ورسومات اور پابندیوں کے متعلق یہ خیال کرنا کہ سب دینی امور ہیں اور اللہ کی طرف سے تعلیم دیئے گئے ہیں ''نہیں'' بلکہ شیطانی کرشمہ سازیاں ہیں، اس لئے فی الواقع ان کے من جانب اللہ ہونے کی کوئی دلیل یا سند اللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

اور جب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے، کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب ہدایت کی تعلیمات کی پیروی کرو تو وہ جواب دیتے ہیں ''نہیں'' ہم اس روش زندگی پر چلیں گے جن پر اپنے اباؤ اجداد یا اسلاف کو پایا ہے۔ اچھا اگر ان کے جدامجد نے عقل وبصیرت سے کوئی کام نہ لیا ہو تو کیا پھر بھی یہ انہیں کی تقلید کئے جائینگے؟ (اندھی تقلید کرنے والوں کے سامنے علم وبصیرت، عقل وفکر کی باتیں کرنا ایسا ہی ہے جیسے حیوان مطلق کو مخاطب کرنا ہے) (2/170)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

اور ان کافر لوگوں کی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو (بھیڑ بکریوں) کو آواز دے رہا ہے تو وہ بجز پکار، آواز کی کچھ نہیں سنتے، یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں اس لئے کوئی بات سمجھ نہیں پاتے۔ (2/171)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو (اور سمجھتے ہو کہ حلال حرام میں حکم اسی کا حکم ہے) تو جو پاک سامان زیست تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں خوشگوار طریقے سے کھاؤ پیو اور اللہ کی بخشائشوں اور نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔ (2/172)

Marfat.com

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

اس نے فقط یہ اشیائے خوردنی حرام کی ہیں، مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح یا کاٹا گیا ہو۔ بہر حال جو شخص سخت مجبوری و ناچاری کا معذوری یا قحط کی حالت میں جان بچانے کی خاطر ان میں سے کچھ کھالے بشرط کہ نافرمانی کا ارادہ نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یقیناً اللہ رحم کرنے والا بخشنے والا اور حفاظت کرنے والا ہے۔ (5/3) (2/173)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾

وہ لوگ جو الکتاب (القرآن) میں اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام و تعلیمات دیدہ و دانستہ لوگوں سے چھپاتے ہیں اور اس کتمان نعمت کے بدلے دنیا کے حقیر مفاد عاجلہ خریدتے ہیں یقیناً وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹ میں آگ کے شعلے بھر رہے ہیں اور قیامت کے روز اللہ ان سے ہم کلام نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے گناہوں سے پاک کریگا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (2/174)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

جن لوگوں نے اللہ کی متعین کی ہوئی راہ ہدایت کے بدلے ضلالت کا سودا کیا، اللہ کی مغفرت و حفاظت کے بدلے عذاب خریدا، کس چیز نے انہیں آگ کے عذاب کو جم کر برداشت کرنے پر آمادہ کیا؟ (حیرت کا مفہوم ہے) (2/175)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع

ان کے ساتھ ایسا اس لئے ہوا کہ اللہ نے کتاب یعنی قرآن مستقل غیر تبدل اور حقائق پر مبنی

Marfat.com

اقدار کے ساتھ نازل کی ہے مگر جن لوگوں نے (تاویل بالباطل سے) اس کے احکام وتعلیمات کے منافی اختلاف کیا وہ پرلے درجہ کی فرقہ وارانہ عصبیت میں مبتلا ہوئے۔ (2/176)

نوٹ نمبر 14: علامہ اقبال نے تاویل بالباطل کی بڑی خوبصورت صراحت فرمائی ہے۔

احکام تیرے حق ہیں مگر اپنے مفسر تاویل سے قرآن کو بنا دیتے ہیں پازند (بال جبرئیل)

پازند پارسیوں کی ایک مقدس کتاب کا نام ہے جیسے احادیث وغیرہ۔ دیگران کے کہنے کے مطابق آدستا جو زند زبان میں ہے الہامی کتاب ہے اور زرتشت پر نازل ہوئی تھی۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

نیکی یا عمل حسنہ یہ نہیں ہے کہ بوقت عبادت اپنا رخ مشرق کی طرف پھیر لیا جائے یا مغرب کی طرف بلکہ حسن عمل یہ ہے کہ جو لوگ اللہ پر، روز آخرت پر، ملائکہ پر، الہامی کتب پر اور اللہ کے تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی محبت میں اپنا من پسند مال و دولت اپنے عزیز و اقارب پر، یتیموں پر، بے سہاروں، اہل احتیاج مسافروں پر نیز اسیران جنگ اور غلاموں پر صرف کرتے ہیں اور نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور اسلامی حکومتِ وقت کو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جب عہد و پیمان کرتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں اور ہر سخت مشکل اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جو راستباز اور متقی (پرہیزگار) ہیں۔ (2/177)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر مقتولوں کا قصاص یا بدلہ لینا لازم کر دیا گیا ہے (مگر عدل ومساوات کو مدنظر رکھتے ہوئے) آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت (جو قاتل ہوں) اگر قاتل کو مقتول کے بھائی سے قصاص یا جان بخشی، معافی مل جائے تو اس صورت حال میں مقتول کے وارث کے لئے دستور کے مطابق خون بہا یا دیت کا مطالبہ اور قاتل پر دیت ادا کرنا لازم ہے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ لیکن اس کے بعد اگر دونوں میں سے کوئی تجاوز کرے تو اس کے لئے اذیت ناک عذاب ہے۔ (2/178)

(یاد رہے کہ قتل عمد کی سزا قتل یعنی موت ہے اور معاملہ کی ذمہ داری حکومت وقت پر ہے)۔(4/93)

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

اے عقل سلیم کے حاملو! قصاص یا خون کا بدلہ خون تمہارے لئے زندگی ہے۔ امید ہے کہ تم اس قانون الٰہی کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔ (2/179)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ ؕ

تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی قریب المرگ ہو اور کچھ اثاثہ بھی چھوڑ جائے تو وہ اپنے ماں باپ اور عزیز واقارب کیلئے بطریق احسن وصیت کر جائے تو یہ متقیوں یعنی اہل خشیت پر لازم ہے۔ (2/180)

Marfat.com

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾

پھر جنہوں نے وصیت سنی ہو اور بعد میں بدل لیں تو اس کا گناہ اس بدلنے والوں پر ہوگا۔

بلاشبہ اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (2/181)

ع ۲۲ ۶ ۶ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾

لیکن اگر کسی وصیت کرنے والے کی طرف سے اندیشہ ہو کہ اس نے کسی وارث کی جانبداری یا حق تلفی کی ہے اور ورثاء کی رضامندی سے وصیت میں ترمیم کر کے ان کے مابین مصالحت کرا دے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ یقیناً اللہ بخشنے والا، معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(2/182)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۱۸۳﴾

اے ایمان لانے والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں، امتوں پر فرض کر دیئے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ (پرہیز گاری) کی صفت پیدا ہو جائے۔

(2/183)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

روزے تو گنتی کے چند ایام ہیں۔ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو (اسے اجازت ہے) کہ وہ واپس آ کر یا شفایاب ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اور جو لوگ شفایاب یا سفر سے واپس آنے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں تو وہ فی روزہ قضا کی عوض ایک مسکین کا کھانا فدیہ میں دیں۔ پھر جو کوئی شوق و کشادہ دلی سے زیادہ دیوے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر تم روزہ کی (اہمیت و فضیلت) کو سمجھتے ہوئے روزہ رکھ لو تو تمہارے لئے موجب خیر و برکت اور عمل حسنہ ہے۔ (2/184)

Marfat.com

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول شروع ہوا جو بنی نوع انسان کے لئے راہنمائی اور ہدایت کی روشن صداقتیں رکھتا ہے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے پس جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے اور اپنے گھر موجود ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی بیمار یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کیلئے حکم یہ ہے کہ دوسرے مہینوں میں تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ تنگی و دشواری نہیں چاہتا یہ طریقہ تمہیں اس لئے بتایا گیا ہے تا کہ تم تکمیل تعداد کر سکو۔ اور جس ہدایت و راہنمائی سے تمہیں اللہ نے سرفراز فرمایا ہے اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔ (2/185)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

اور اے رسولؐ! جب میرے اطاعت گزار بندے آپ سے میرے بارے دریافت کریں کہ وہ (اللہ کا تقرب کیسے حاصل کر سکتے ہیں) تو انہیں بتا دیجئے کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں (بلکہ شاہ رگ سے بھی قریب ہوں) جب کوئی شخص راہنمائی یا استعانت کے لئے مجھے پکارتا ہے تو میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں لہٰذا ان کو چاہیے کہ میری دعوت قبول کریں اور مجھ پر ایمان بالیقین لائیں تا کہ راہ راست پر چل کر منزلِ مقصود پا سکیں۔ (2/186)

Marfat.com

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

اب روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی بیویوں سے رفث (اختلاط) کرنا جائز قرار دے دیا گیا کیونکہ تمہارے اوران کے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم لوگ چھپ کر چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کررہے تھے۔ مگر اللہ نے تمہیں معاف کردیا ہے اب تم پر اپنی بیویوں سے شب باشی کرنا جائز قرار دے دیا گیا ہے۔ نیز راتوں کو بلا روک ٹوک کھاؤ پیو اس وقت تک کہ تم پر تاریکی شب کی دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں ہوجائے۔ تب سے رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور جب مسجدوں میں معتکف ہوتے ہو تو اپنی بیگمات سے مباشرت نہ کرو۔ یہ حدود اللہ ہیں لہٰذا ان کے قریب نہ پھٹکنا۔ اس طرح اللہ اپنے احکام بصراحت بیان فرماتا ہے تاکہ تم غلط روشوں سے بچتے رہو۔ (2/187)

نوٹ نمبر14: یہودیوں کے ہاں روزہ کی شرطیں نہایت سخت تھیں یہاں تک کہ شام کو روزہ کھول کر سو جائیں تو پھر صبح تک کچھ کھا پی نہیں سکتے تھے۔ اس طرح رمضان کے مہینہ میں اختلاط زن بھی ممنوع تھا۔ مسلمانوں کو جب روزے کا حکم ہوا تو انہوں نے بھی یہی سمجھا کہ ان پر بھی پابندی ویسے ہی ہے۔ چونکہ پابندیاں سخت تھیں ان کا نبھانا مشکل تھا تو وہ چھپ کر وظیفہ زوجیت کرتے تھے جس پر ان کے ضمائر ملامت کرتے تھے۔

روزے سے مقصود یہ نہیں کہ جسمانی لذتیں بالکل ترک کردی جائیں بلکہ حاصل مقصود ضبط و

Marfat.com

اعتدال ہے۔ روزے کی حالت میں اگر کوئی پابندی ہے تو صرف دن کے وقت ہے رات کو کوئی پابندی نہیں ہے

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ ع ۲۳ ۶ ۷

اور تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ اور دولت کو رشوت کا ذریعہ، وسیلا بنا کر حکام کے پاس نہ پہنچ جاؤ تا کہ فیصلہ اپنے حق میں کرا کر لوگوں کے مال و دولت کا کچھ حصہ خود ناحق کھا جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو یہ ظلم و گناہ ہے۔ (2/188)

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِىَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۚ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾

اے رسولؐ! لوگ تم سے چاند کے (تغیرات کے بارے میں) دریافت کرتے ہیں آپ ان کو کہہ دیجئے کہ یہ چاند کا تغیر گھٹنا، بڑھنا بنی نوع انسان کے اوقات حج کے اور موسم اور دنوں کا تعین کرنے کا ذریعہ ہے۔ نیز ان کو کہہ دو کہ پچھواڑے سے گھروں میں داخل ہونا نیکی نہیں ہے (بلکہ تو اہم پرستی ہے) احکام الٰہی کی اتباع کرنا، ان کے مطابق زندگی بسر کرنا، قوانین الٰہی کی نگاہ داشت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ہے۔ اب سے تم گھروں کے دروازوں سے داخل ہوا کرو، البتہ اللہ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو تا کہ تمہیں فلاح و سعادت کی راہ نصیب ہو جائے۔ (2/189)

وَقَٰتِلُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾

اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، مگر تجاوز سے اعتراض برتو کیونکہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔ (2/190)

Marfat.com

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

اوران (جارحیت کرنے والوں) کو جہاں پاؤ قتل کردو ان کو وہاں (یعنی مکہ مکرمہ) سے نکال باہر کرو۔ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکال باہر کیا تھا۔ قتل اگرچہ برا ہے مگر فطری نظام زندگی میں انتشار وفساد پھیلانا قتل وغارت سے بھی برا ہے۔ اے مسلمانو! مسجد حرام کے قرب وجوار میں جب تک وہ لڑائی میں تم پر پہل نہ کریں تم بھی مت لڑو۔ مگر جب وہاں لڑنے سے وہ باز نہ آئیں تو تم بھی ان کو بلا تکلف قتل کرو۔ منکرین احکام وقوانین الٰہی کی یہی سزا ہونی چاہیے۔ (2/191)

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

پھر اگر وہ لڑائی سے ہاتھ روک لیں تو یقیناً اللہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔(2/192)

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

اوران سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے اور اللہ کا نظام حیات مکمل طور پر نافذ ہوجائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ دست درازی ظالموں اور جارحیت کرنے والوں کے سوا روا نہیں ہے۔ (2/193)

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

اور پھر یاد رکھو، حرمت والے مہینے کی بے حرمتی کا بدلہ حرمت والے مہینے میں ہی لیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا جو بھی تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو لیکن اس قدر جس قدر دشمن نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللہ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تبارک تعالیٰ متقیوں یعنی ڈرنے والوں کا حامی وناصر ہے۔ (2/194)

Marfat.com

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ ع ۱

اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو ایسا نہ ہو کہ (جہاد کی اعانت سے غافل ہوکر) اپنے آپ کو ہلاکت کے منہ میں ڈال دو۔ احسان کا شیوا اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ محسنین سے محبت کرتا ہے۔(2/195)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع ۲۴ ۸ ۸

اور سنو! اللہ کے قرب ورضوان کیلئے جب حج بیت اللہ کا ارادہ کرو تو اسے پورا کرو۔ ہاں اگر راستے میں (دشمنی یا راہزنی کی وجہ سے) کہیں گھر جاؤ تو پھر جانور کی قربانی کرو جیسی بھی تمہیں میسر آئے۔ جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے اپنے سر کے بال نہ منڈواؤ۔ اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا سر کی کسی مرض اور تکلیف کی وجہ سے قبل از وقت بال منڈوانے پڑ جائیں تو پھر اس کا فدیہ دینا لازم ہے۔ وہ یہ کہ تین ایام کے روزے رکھے، صدقہ یا جانور کی قربانی دیوے۔

پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے تو جو شخص حج کے مقررہ وقت تک عمرے سے استفادہ کرنا چاہے تو حتی المقدور قربانی دیوے۔ اور جس کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھر پہنچ کر رکھے اس طرح کل دس روزے پورے کرے۔ یہ رعایت ان لوگوں کیلئے ہے جن کے گھر مسجد حرام سے دور ہوں (قریب نہ ہوں) اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (2/196)

Marfat.com

وقف النبی

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں چنانچہ جو کوئی ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو دوران حج کوئی جنسی فعل کا مرتکب نہ ہو اور نہ کوئی نافرمانی اور لڑائی جھگڑا کرے اور جو تم اچھا عمل بجالاؤ گے وہ اللہ کے علم ونظر میں ہوگا۔ سفر حج کے لئے زادراہ ساتھ لے جاؤ اور سب سے افضل واعلیٰ زادراہ تقویٰ ہے (پرہیزگاری) پس اے صاحبان عقل سلیم مجھ سے ڈرتے رہو۔ (2/197)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

اگر دوران حج اللہ کے فضل وکرم یعنی رزق حلال کی طلب وجستجو کرو (تجارت وغیرہ) تو کوئی مضائقہ نہیں ہے (پھر جب تم وقوف کے بعد میدان) عرفات سے لوٹنے لگو تو مشعر حرام یا مزدلفہ میں قیام کے دوران اللہ کا ذکر وتذکار اس طرح کرو جس طرح تمہیں ہدایت کی گئی ہے۔ وگرنہ پیشتر ازیں تم بھی راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے۔ (2/198)

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾

پھر جہاں سے لوگ پلٹے ہیں تم بھی وہاں سے لوٹ آؤ اور اللہ تعالیٰ سے (اپنی لغزشوں خطاؤں) کی معافی مانگو یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا حفاظت میں لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (2/199)

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو جس طرح اپنے اباؤ اجداد کی صفات کا تذکرہ کیا کرتے تھے اس سے بڑھ کر صفات الٰہی کا ذکر واذکار کرو۔ بنی نوع انسان میں ایسے بھی بہت ہیں جو دعائیں

Marfat.com

کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں جو کچھ دینا ہے دنیا ہی میں دے دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (2/200)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور انہیں افراد نسل انسانی میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمیں دنیا میں خوشگواریاں عطا فرما اور آخرت کی زندگی بھی خوشگوار حاصل ہوں اور آخرت میں آتش جہنم سے بچائے رکھیو۔ (2/201)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے مکافات عمل کے مطابق دنیا اور آخرت کی خوشگواریوں سے حصہ ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق حساب لینے میں بڑا جلد باز ہے۔ (2/202)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

اور یہ اجتماعات حج گنتی کے چند ایام ہیں (دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحج) تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہیں اور پھر کوئی (واپسی) میں جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی تاخیر سے رخصت ہوا تو پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ قانون الٰہی کی نگاہ داشت میں گزارے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور یہ جان رکھو کہ اس کے حضور پیشی ہو کر رہے گی۔ (2/203)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

اور بنی نوع انسان میں کچھ ایسے (چرب زباں لوگ) بھی ہوتے ہیں کہ جب یہ لوگ دنیا کے معاملات کے متعلق گفتگو کرینگے تو وہ تمہیں ورطہ حیرت میں ڈال دینگے۔ ان کی باتیں دل انگیز لگتی

Marfat.com

ہیں اور وہ بار بار اپنے مافی الضمیر پر اللہ کو شاہد ٹھہراتے ہیں حالانکہ اندرونی طور پر سخت جھگڑالو ہوتے ہیں۔ (2/204)

وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

اور جب انہیں زمین میں اختیار و اقتدار ملتا ہے تو ان کی تمام تر سرگرمیاں اس لئے ہوتی ہیں کہ ملک میں فساد پھیلائیں اور نسل انسانی کی کھیتی اور نسل کو ہلاک کر کے رکھ دیں۔ حالانکہ اللہ فساد و جارحیت کو پسند نہیں کرتا۔ (2/205)

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

اور جب ان (منافقوں) کو کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو تو ان کا تکبر اور دنیاوی وقار انہیں گناہ پر جما دیتا ہے۔ ان کا مقام جہنم ہے اور کس قدر برا مقام ہے۔ (2/206)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

ان منافقوں کے علاوہ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرتا ہے تو یاد رکھئے اللہ بھی اپنے بندوں کے لئے سراسر شفقت و مہربانی رکھنے والا ہے۔ (2/207)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو (تم دین اسلام میں وہاں تک پہنچ جاؤ جہاں تک اس کے شراعِ کی حدود ہیں) امن و سلامتی کے دین میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان سرکش کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (2/208)

Marfat.com

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

پھر اگر تمہارے پاس واضح احکام اور براہین محکم آ جانے کے بعد بھی تم لغزش کھا گئے تو خوب جان رکھو! کہ اللہ بڑا ہی غلبہ پانے والا اور بڑا ہی دانا اور حکیم ہے۔ (2/209)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع ۲۵ ۱۴ ۹

(ان تمام ہدایات اور نصائح کے) بعد کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ اللہ بادلوں کے سایوں اور فرشتوں کے جلو میں خود جلوہ گر ہو جائے اور جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے؟ یہاں ہر معاملہ کا فیصلہ اسی کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ (2/210)

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

بنی اسرائیل سے پوچھیں ہم نے انہیں کتنے واضح احکام اور روشن نشانیاں عطا کی تھیں لیکن انہوں نے ان کی قدر و منزلت نہ جانی۔ (اور پھر یہ بھی ان پر واضح کر دو) کہ اللہ کے انعامات اور نعمتیں پانے کے بعد سرکش اور شقاوت سے بدل ڈالے تو پھر اللہ کا قانون مجازات بھی بہت سخت ہے۔ (2/211)

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ وقف لازم

جن لوگوں نے کفر و انکار کی روش اختیار کی ہے ان کے لئے دنیاوی زیب و زینت بڑی دل فریب اور مرغوب بنا دی گئی ہے۔ ایسے لوگ ایماں بالیقین لانے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں مگر روز قیامت اللہ کے قوانین کی نگاہ داشت کرنے والے ہی ان منکروں کے مقابلہ میں بلند مرتبہ ہونگے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جو قوم قانون الٰہی کے مطابق رزق حلال حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے بے حد و حساب رزق کی فراوانیاں نصیب ہوتی ہیں۔ (2/212)

Marfat.com

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

ابتدا میں تمام بنی نوع انسان ایک ہی امت تھے لیکن بعد میں ان میں مشرکانہ عقائد و رسوم رواج پا گئے اور ان میں اختلافات پیدا ہو گئے اور فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ تب (اصلاح) کیلئے اللہ تبارک تعالیٰ نے بشارت دینے والے اور بے راہ روی کے نتائج سے ڈرانے والے پے در پے انبیاء مبعوث فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے راہ ہدایت پانے کیلئے حکیمانہ اقدار کی حامل کتابیں نازل فرمائیں تا کہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے ان کا فیصلہ کر دینے والی ہوں (اور تمام لوگوں کو راہ حق پر متحد کر دیں) اور جو لوگ باہم دگر اختلافات رکھتے تھے وہ اس وجہ سے نہیں رکھتے تھے کہ ہدایت سے محروم اور حقائق سے بے خبر تھے بلکہ وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے مگر پھر بھی ضِد بضِدّ اختلاف کرتے تھے۔ بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو (الدّین) کی وہ حقیقت واضح کر دی جس میں اختلاف رکھتے تھے۔ اللہ جسے چاہتا ہے دین اسلام کی سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (2/213)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

پھر کیا تم حسن ظن رکھتے ہو؟ کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ آزمائشیں درپیش نہیں آئی ہیں جو پہلے لوگوں کو پیش آئی تھیں ان پر تو مشکلات و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

Marfat.com

تھے۔ نیز انہیں ایسے جھٹکے دیئے گئے تھے کہ وہ بلبلا اٹھے تھے۔ حتیٰ کہ وقت کے رسول اور ان پر ایمان لانے والے رفقا گھبرا کر پکار اٹھے تھے کہ کہاں گئی اللہ کی نصرت؟ جواب ملا، اللہ کی مدد تو قریب ہی ہے۔ (2/214)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

اے رسولؐ! لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں اللہ کی راہ میں کیسے اور کتنا خرچ کریں۔ انہیں بتا دیجئے کہ حلال کی کمائی میں سے (ترجیحاً) اپنے والدین پر، پھر عزیز و اقارب پر، یتیموں پر، بے سہارا لوگوں پر اور ضرورت مند اجنبی مسافروں پر خرچ کرو اور جو احسان اور نیکی تم کرو گے اللہ کے علم و نظر میں ہوگا۔ (2/215)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع ۲۶ ۱۰

مسلمانو! تم پر قتال یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا فرض کر دیا گیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ تمہاری عقل خود بین کی بنا پر تم پر ناگوار گزرے مگر ممکن ہے کہ ایک چیز تم پر ناگوار گزرتی ہو تو وہی تمہارے لئے سود مند ہو اور ایک چیز کو تم محبوب سمجھتے ہو وہی تم کو نقصان دہ ثابت ہو کیونکہ اسرار حیات تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو۔ (2/216)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۣ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

اے رسولؐ! لوگ ماہ حرام میں جنگ کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو ان کو فرما دیجئے کہ حرمت والے مہینے میں جنگ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مگر اللہ کی راہ سے روکنا اس کے

Marfat.com

احکام وقوانین سے انکار کرنا اور مسجد حرام کا راستہ روکنا اور حرم کے باسیوں کو وہاں سے نکال باہر کرنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بہت بڑا جرم ہے جو کہ فتنہ انگیزی کے مترادف ہے جو خونریزی سے بڑکر گناہ کبیرہ ہے۔

(یادرہے) کہ یہ لوگ حتی المقدور تم سے برسرپیکار رہینگے، جب تک آپ کو اپنے دین سے برگشتہ نہ کردیں۔ یادرکھئے! اگر کوئی مسلمان اپنے دین سے برگشتہ ہوگیا اور عالم کفر میں مرگیا تو اس کے اعمال دنیا وآخرت دونوں میں رائیگاں جائینگے ایسے لوگ اہل نار ہونگے اور ہمیشہ جہنّم میں رہینگے۔ (2/217)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۱۸﴾

برخلاف اس کے جو لوگ ایمان بالیقین لائے اور ہجرت کرگئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے تو ایسے ہی اہل ایمان اللہ کی رحمت کے امیدوار ہونگے۔ اللہ تعالیٰ لغزشوں، کوتاہیوں کو معاف کرنے والا اور رحمتوں سے نوازنے والا ہے۔ (2/218)

یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡهِمَاۤ اِثۡمٌ كَبِیۡرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُهُمَاۤ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ ۙ﴿۲۱۹﴾

پھر لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق دریافت کرتے ہیں تو انہیں فرمادیجئے کہ ان دونوں میں نقصانات بہت زیادہ ہیں اگرچہ کچھ مادی فوائد بھی ہیں، لیکن ان کے نقصانات فوائد سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کس قدر خرچ کریں، تو ان سے فرمادیجئے! جو کچھ تمہاری جائز ضروریات سے زائد ہو۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے احکام وتعلیمات تمہارے لئے صاف صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم دنیاؤ آخرت دونوں پر تفکر بالحق یعنی بامقصد غوروفکر کرو۔ (2/219)

Marfat.com

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾

(اس آیت مقدسہ میں ابتدائی حصہ ماقبل آیت کریمہ کا جز ہے) لوگ آپ سے یتیموں، بے سہارا، بے یارومددگاروں کے متعلق دریافت کرتے ہیں تو فرما دیجئے کہ ان کے معاملات کو سلجھانا موجب خیروبرکت ہے اگر تم ان سے مل جل کر رہنا یا ان کے معاملات میں شراکت کرنا چاہتے ہو تو وہ احسن طریق ہے کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ حسن نیت اور بدنیتی کی حقیقت کو خوب جانتا ہے کہ اصلاح کرنے والا کون ہے اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا کون ہے؟ اگر اللہ کی مشیت کا تقاضا ہوتا تو تمہیں مشقت اور مشکلات میں مبتلا کر دیتا مگر وہ صاحب اختیار ہوتے ہوئے صاحب حکمت وتدبیر بھی ہے۔ (2/220)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع ۲۷

مسلمانو! تم مشرکہ عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مشرکہ عورت خواہ کتنی بھی جاذب نظر کیوں نہ ہو، اس سے مومن عورت خواہ باندی کنیز کیوں نہ ہو، ہر حال میں بہتر ہے۔ اسی طرح اہل ایمان عورتیں بھی مشرک مردوں سے نکاح نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، ایک مومن غلام مشرک مرد سے افضل ہے خواہ مشرک تمہیں کتنا ہی پیارا کیوں نہ لگے۔ یہ مشرک لوگ تمہیں جہنم کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ اپنے اذن سے تمہیں جنت الفردوس اور مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے، اور اپنے احکام وتعلیمات بنی نوع انسان کیلئے صراحت و وضاحت سے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ حق کو پہچانیں اور نصیحت قبول کرلیں۔ (2/221)

Marfat.com

نوٹ نمبر15: اس آیت کریمہ میں اسلام کے ابتدائی دور کا ذکر ہے جس میں ہنوز زمانہ جاہلیت کی لونڈیاں اور غلام مسلمانوں کے ہاں موجود تھے۔ دین اسلام نے ان غلام اور لونڈیوں کو آہستہ آہستہ اپنے معاشرہ میں ضم کرلیا ہے اور آئندہ کے لئے غلامی کا دروازہ بند کردیا ہے۔ اب نہ کوئی آقا ہے نہ غلام اور نہ کوئی محصنہ ہے نہ لونڈی۔ انسانیت کی رو سے سب کے حقوق برابر ہیں

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲

اے رسولؐ! لوگ آپ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے: کہ وہ ایک ضرر رساں تکلیف دہ نجاست ہے۔ لہٰذا حالت ماہواری میں عورتوں سے اجتناب کرو۔ اور ان کے قریب مت جاؤ، جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہوجائیں۔ پھر جب پاک ہوجائیں تو ان سے فطری طریقہ سے مقاربت کرو۔ جس کا حکم اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو گذشتہ سہو و خطا سے تائب ہوجائیں نیز وہ پاکیزہ خصلت لوگوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ (2/222)

نوٹ نمبر16: حدیث نمبر293 ''حیض والی عورت'' سے مباشرت کرنا مندرجہ صدر آیت کے خلاف ہے۔ باب الحیض صفحہ نمبر202 حصہ اول امام بخاری

نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۲۳

اے افراد نسل انسانی! تمہاری عورتیں مثل کھیتی کے ہیں تمہیں اختیار ہے جس طرح بھی چاہو اپنی زمین میں (بطریقہ فطری سے) کاشت کرو اور اپنے مستقبل کا سروسامان کرو۔ (یعنی افزائش نسل کا) اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو! بالآخر ایک دن مر کر اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اے رسولؐ! جو لوگ تمہاری ہدایت و تعلیم کے آگے سر تسلیم خم کردیں انہیں فلاح و سعادت کی نوید سنادو (جن کے یہ افعال ہیں وہی سعادت مند ہیں) (2/223)

Marfat.com

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کے لئے استعمال نہ کرو، جس سے مقصود نیکی اور تقویٰ اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے کاموں سے باز رہنا ہو۔ اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے (وہ نیتوں اور دل کے بھیدوں کو خوب جانتا ہے)۔ (2/224)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

ہاں جو قسمیں تم بلا ارادہ اٹھالیا کرتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا۔ مگر جو قسمیں تم صدق دل سے کھاتے ہو ان کا مواخذہ ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بہت درگزر کرنے والا اور رحیم و کریم ہے۔ (2/225)

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھے ہیں (تو یہ حالت برقرار رکھنے کی) مہلت صرف چار مہینے ہے۔ اس مدت ایلا میں وہ اگر ارادہ بدل لیں اور بیویوں سے رجوع کر لیں تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحیم و کریم ہے۔ (2/226)

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

اور اگر وہ طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (2/227)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع ۲۸ ۷ ۱۲

Marfat.com

پھر جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو ان پر لازم ہے کہ وہ تین طہر (قروء) تک اپنے آپ کو روکے رکھیں (کسی سے نکاح نہ کریں) اور ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ تخلیق فرمایا ہے اسے چھپائے رکھیں۔ اگر اس عدت کے دوران ان کے شوہر صلح صفائی سے رجوع کرلیں اور وہ اپنی زوجیت میں لینے کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں عورتوں پر بھی معروف طریقے سے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں مگر مردوں کو ان پر قدرے فضیلت حاصل ہے اور اللہ سب پر غالب و مقتدر اور حکیم و دانا ہے۔ (2/228)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

طلاق صرف دو دفعہ ہے (جس میں رجوع کی اجازت ہے) پھر یا تو عورت کو احسن طریق پر اپنی زوجیت میں رکھ لینا ہوگا یا پھر بطریق احسن کوئی مال متاع دے کر آزاد کو دینا ہوگا۔

نیز جو مال متاع پہلے دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس لینا حلال و جائز نہیں البتہ اس صورت حال میں زوجین کو اللہ کی حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہ سکیں گے تو عورت آزاد ہونے کے لئے شوہر کو فدیہ یا معاوضے میں کچھ مال دے کر علیحدگی حاصل کرلے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کی نگاہ داشت لازمی ہے اور جو کوئی ان حدود سے تجاوز کرے گا وہ اللہ کے قانون کی نگاہ میں ظالم اور مجرم ہوگا۔ (2/229)

Marfat.com

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

اور پھر اگر شوہر نے تیسری طلاق دیدی تو پھر وہ عورت اس پر حلال نہیں رہیگی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر وہ بھی (اپنی مرضی سے) طلاق دیدیوے تو پھر پہلا شوہر اور عورت دونوں حصار نکاح میں آسکتے ہیں بشرط کہ دونوں کو یقین ہو کہ حدود اللہ کو قائم رکھ سکیں گے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں جنہیں وہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے بصراحت بیان کرتا ہے ان کے لئے معاشرتی زندگی کی مصلحتوں کا علم رکھتے ہیں۔ (2/230)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۠ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع

اور جب تم اپنی عورتوں (بیویوں) کو طلاق دے چکو، اور جب ان کی عدت پوری ہونے لگے تو دو متبادل صورتیں ہیں کہ انہیں بطریق احسن ازدواجی تعلقات پھر سے استوار کر لئے جائیں یا پھر بطریق احسن انہیں آزاد کر دیا جائے، مگر تم ان کو جبر و تشدد سے نہیں روک سکتے کہ ان پر جور و جفا کرتے رہو۔ یاد رکھئے! جو کوئی ایسا کرتا ہے اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ پھر دیکھو! اللہ کے قوانین و احکام کی تضحیک مت کرو۔ اس کا اپنے اوپر احسان یاد کرو۔ اس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ تم پر نازل فرمایا ہے اس کے ذریعے سے تمہیں نصیحت کرتا ہے اسے مت بھول جاؤ۔ اللہ کے مکافات عمل سے ڈرو اور یاد رکھو! اس کے احیطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔ (2/231)

Marfat.com

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

اور جب تم اپنی عورتوں (بیویوں) کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو وہ اپنی پسند کے شخص سے مناسب طریق پر نکاح کرنا چاہیں تو ان کو حصار نکاح میں مقید ہونے سے مت روکو تم میں سے ہر انسان جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان بالیقین رکھتا ہے اس حکم کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے۔ اسی معاملہ میں تمہارے لئے زیادہ برکت اور زیادہ پاکیزگی ہے یہ اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ (2/232)

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اور مائیں اس شخص کی خاطر اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں ,46/15 31/14 جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے۔ اور ان عورتوں کے رزق اور لباس کا مسلمہ دستور کے مطابق مہیا کرنا والد کے ذمے ہے۔ کسی شخص کو اس کی ہمت اور وسعت سے زیادہ مکلّف نہیں کیا جاتا، نہ تو بچے کے باعث ماں کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے، اور نہ باپ کو بچے کی وجہ سے، اور باپ کے وفات پا جانے کی صورت میں وارث، سرپرست پر بھی اسی نوع کی ذمے داری ہے۔ اگر میاں بیوی باہمی مشاورت اور رضامندی سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کیلئے کسی اور دودھ پلانے والی کا انتظام کرنا چاہو، تو تم پر کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ دودھ پلانے والی کو طے کردہ حق، قائدے کے مطابق پورا پورا ادا کردو۔

Marfat.com

(65/6-7) اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو ہر لحظہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی تمہارے اعمال پر نگاہ ہے۔ (2/233)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور پیچھے اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں پر لازم ہے کہ وہ چار مہینے دس دن خواہش نفس یعنی نکاح ثانی سے اپنے آپ کو روکے رکھے۔ پھر جب مدت عدت پوری ہونے کو آئے تو وہ اپنے متعلق جو اقدام بھی بطریق احسن کریں تو تم پر کوئی الزام نہیں ہوگا۔ یاد رکھو! جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ علیم وخبیر ہے۔ (2/234)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع ۳۰ ۱۴

ان عورتوں کی مدت عدت میں اگر تم ان سے نکاح کی بابت کچھ اشارۃً کنایتہً اپنے احساسات پیش کر دیا اپنے دل میں ارادہ پوشیدہ رکھو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ارادے کی کیفیت کو بخوبی جانتا ہے لیکن اس سے خفیہ نکاح کا عہد و پیمان نہ کرنا۔ ہاں اگر کوئی بات چیت کرنا ہو تو قاعدہ اور قانون کے مطابق ہو۔ لیکن عدت کے دوران نکاح کی گرہ پختہ مت کرو۔ یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کا حال خوب جانتا ہے اس کے قانون مکافات عمل سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ اللہ بخشنے، اپنی حفاظت میں لینے والا اور رحیم وکریم بھی ہے۔ (2/235)

Marfat.com

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

اگر تم اپنی منکوحہ بیوی کو چھوا تک نہیں اور نہ حق مہر مقرر ہوا تھا تو مقاربت سے پہلے طلاق دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اسود امال مرد اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی بساط کے مطابق ان کے ساتھ بطریق احسن احسان کرنا تم پر واجب ہے۔ (2/236)

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

اگر تم اپنی بیویوں سے مقاربت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دیدو۔ اگر ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو تمہیں حق مہر کی رقم کا نصف ادا کرنا لازم ہے لیکن اگر صورت دیگر حالات (2/229) کے مطابق ہو یعنی مرد کو کچھ معاوضہ دلانا مقصود ہو تو اپنا حق چھوڑ سکتی ہے لیکن اس کو پورا حق مہر ادا کر دو تو یہ تقویٰ کے قریب ہے۔ یاد رکھو ایک دوسرے کے ساتھ احسان کرنا نہ بھول جاؤ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل کے مطابق تم پر اللہ کی نظر ہے۔ (2/237)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

نظام دین الٰہی کی حفاظت کرو۔ اس نظام کی جو اقوام عالم میں یکساں فاصلے پر ہے اور اس نظام کے قیام و حفاظت اور نفاذ کیلئے ہمہ تن مستعد رہو۔ (2/238)

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

خوف و ہراس کی حالت میں خواہ پیدل ہو یا سوار زندگی کے ہر گوشے میں ہمیشہ نظام الٰہی کی اطاعت میں کمر بستہ رہو اور حالت امن امان میں اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حالت میں قوانین الٰہی کو اس طرح پیش نظر رکھو جس طرح اس نے تمہیں بتایا ہے کیونکہ پیشتر ازیں تم ان امور سے واقف نہ تھے۔ (4/104, 3/140) (2/239)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾

اورتم میں سے جولوگ وفات پاجائیں اوراپنی بیویاں پیچھے چھوڑ جائیں توانہیں اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کرنا ہوگی کہ ایک سال تک ان کی کفالت یعنی نان ونفقہ کا بندوبست کیا جائے اور انہیں گھروں سے نہ نکالا جائے۔ ہاں وہ اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر جائیں اور معروف طور پر اپنے لئے جوبھی قدم اٹھائیں تو تم موردالزام نہیں ٹھہروگے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سب سے زیادہ صاحب اختیار واقتدار اور کمال درجہ کا حکیم ودانا ہے۔ (2/240)

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾

اوراسی طرح مطلقہ عورتوں کوبھی قاعدہ اور قانون کے مطابق کچھ مال متاع دے کر رخصت کریں۔ یہی فریضہ ہے متقیوں کا (جن کے یہ افعال ہیں وہی سعادت مند ہیں) (2/241)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع ۱۵/۳۱/۷

ایسے ہی بلیغ انداز میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے روشن احکام وتعلیمات بصراحت واضح طور پر بیان فرماتا ہے تاکہ تم غوروفکر اور عقل وخرد سے کام لو۔ (2/242)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

تم ان لوگوں یعنی قوم اسرائیل کے حال پرغور کرو۔ جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں کو خیرباد کہہ کر نکلے تھے۔ وہ بزدلی کی وجہ سے موت سے ڈر گئے تھے لیکن وہ زندگی کے اس انمول اصول کو بھول گئے کہ جوقوم موت سے خائف ہوکر بھاگتی ہے موت اس کا پیچھا کرتی ہے اور جوقوم موت کا تعاقب کرتی ہے موت اس کے آگے بھاگتی ہے۔ (یعنی وہی قوم زندہ رہتی ہے جو موت

Marfat.com

سے نہیں ڈرتی (2/94)) جب انہوں نے اس حقیقت کو پالیا، تو انہیں حیات نو عطا کر دی گئی۔ عزم و ثبات کی روح ان میں پیدا ہوگئی اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ گئی اور فتح اور کامرانی سے ہم کنار ہوئی۔ یہی وہ قانون حیات ہے جس سے اقوام عالم کو فضیلت و فوقیت حاصل ہوتی ہے مگر جو لوگ اس انمول اصول و قانون کی قدر نہیں کرتے۔ ان میں اکثر لوگ کفران نعمت کرنے والے اور ناشکر گذار ہیں۔ (2/243)

نوٹ نمبر 6: یہ ایک انمول قانون اور اصول ہے کہ جو قوم موت کے آگے بھاگتی ہے زندگی کی کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل نہیں کر سکتی۔ یہ ایک بنی اسرائیل کی عبرت ناک سرگذشت ہے جنہوں نے کثرت تعداد کے باوجود جہاد سے روگردانی کی اور چالیس سال تک صحرا نوردی کرتی رہی بالآخر ایک نسل ختم ہوگئی اور دوسری نسل صحراؤں کی گود میں پرورش پا کر اٹھی جو کنعانیوں پر فتح یاب ہوئی اسی کامرانی کو ان کی دوبارہ زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ موت سے ڈر کر بھاگ جانے کی بجائے راہ حق میں دشمنوں کے مقابلہ میں جہاد کرو (قربانی ضائع نہیں جائیگی) کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کو سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (2/244)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

تم لوگوں میں سے وہ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے (یعنی راہ اللہ جہاد میں دل کھول کر خرچ کرے) تو وہ اس مالی تعاون کی رقم میں کئی گنا اضافہ کر کے واپس کر دے گا۔ تنگدستی اور فراخی دونوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بالآخر اسی کے حضور تم نے پلٹنا ہے۔ (2/245)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

(وہ واقع بھی قابل غور ہے) جب حضرت موسیٰؑ کے بعد سرداران بنی اسرائیل کو پیش آیا تھا۔ انہوں نے اپنے وقت کے نبی (سیموئل) سے کہا تھا کہ ہمارے لئے کوئی بادشاہ مقرر کر دیجئے تا کہ اسکے حکم کے تابع ہم فی سبیل اللہ جہاد وقتال کریں تو سیموئل نبی نے کہا کہ تم سے کچھ بعید نہیں کہ جب تمہیں جنگ کا حکم دیا جائے تو تم منہ پھیر جاؤ۔ جواب میں انہوں نے عرض کیا کیسے ممکن ہے؟ کہ اللہ کی راہ میں ہم جنگ نہ کریں۔ باوجود اسکے کہ ہم کو گھروں سے نکال کر باہر کر دیا گیا ہے اور اہل وعیال ہم سے جدا کر دیئے گئے ہیں لیکن جب ان کو جنگ کا حکم دیا گیا تو ان میں سے بجز معدودے چند سب پیٹھ پھیر گئے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان میں سے ہر ایک ظالم کو جانتا ہے۔ (2/246)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ
لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ
مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

سیموئل نبیؑ نے فرمایا کہ اللہ نے طالوت (بمطابق تورات ساؤل بادشاہ) کو تمہارے لئے بادشاہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ سن کر وہ اعتراضاً بول اٹھے کہ وہ ہم پر بادشاہت کا کیسے حقدار ہے۔ اس سے تو ہم زیادہ مستحق ہیں وہ کوئی بڑا دولت مند بھی نہیں ہے۔ نبیؑ نے جواب دیا اللہ نے تمہاری نسبت اس کو منتخب فرمایا ہے کیونکہ اس کو دماغی، جسمانی دونوں صلاحیتیں بڑی فراوانی سے عطا فرمائی گئی ہیں اور اللہ صاحب اختیار و مقتدر ہے کہ وہ اپنا ملک جس کو چاہے دیدے اس کے احیطہء اختیار میں بڑی وسعت ہے اور بہتر جاننے والا ہے۔ (2/247)

Marfat.com

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع ۳۲ ۶ ۱۶

بنی اسرائیل کے نبیؑ نے ان کو یہ بھی بتایا کہ اللہ کی طرف سے اس کے بادشاہ مقرر ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ اس کے عہد حکومت و اقتدار میں تمہارا کھویا ہوا صندوق تمہیں واپس مل جائیگا۔ جس میں تمہارے رب کی طرف سے عطا کردہ سامان سکنیت قلب ونظر ہے اور موسیٰ اور ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات (ترکہ) ہیں، جو اس وقت فرشتوں کی تحویل میں ہیں اگر تم واقعی سچے مومن ہو تو یہ تمہارے لئے واضح دلیل ہے کہ طالوت کا انتخاب واقع ہی صحیح ہے۔ (2/248)

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

پھر جب وہ طالوت (دشمن کے خلاف) جہاد کرنے کے لئے نکلا تو اس نے کہا کہ ایک ندی یا دریا پر اللہ کی طرف سے تمہاری آزمائش ہوگی جو اس کا پانی پیئے گا وہ میرا ساتھی نہیں ہے صرف وہ (ساتھی) ہے جو اس میں سے جان کی حفاظت کی خاطر ایک چلو بھر پانی پیئے مگر ایک قلیل تعداد کے سوا سب نے سیر ہو کر پیا۔

پھر جب طالوت (ساؤل بادشاہ) اور اس کے ساتھی اہل ایمان دریا عبور کر کے آگے نکلے تو چند لوگ پکار اٹھے کہ آج ہم میں جالوت کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی ہمت و طاقت نہیں۔ لیکن جن لوگوں کا ایمان بالیقین تھا کہ بالآخر انہوں نے اللہ کے حضور جواب دہ ہونا ہے انہوں نے کہا کہ اکثر

Marfat.com

اوقات ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے قانون ونصرت کم تعداد فوج نے کثیر تعداد لشکر پر غلبہ حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید ان لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے جو صبر واستقامت سے اور نظم وضبط سے کام لیتے ہیں۔ (2/249)

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

اور جب وہ اہل ایمان دل جمعی سے جالوت اور اسکے لشکر سے جنگ ومبارزت کیلئے صف آرا ہوئے تو انہوں نے دست بدعا ہو کر اللہ سے فریاد کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں قوت برداشت جرات اور حوصلہ مندی مرحمت فرما اور ان کافروں پر ہمیں فتح ونصرت عطا فرما۔ (2/250)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

(دعا مستجاب ہوئی) بالآخر انہوں نے صبر واستقامت کی بدولت اللہ کے اذن سے ان کو شکست فاش دی اور حضرت داؤدؑ نے (جو بنی اسرائیل فوج کا سب سے کم عمر لڑکا تھا) کافروں کے دیوہیکل سپہ سالار کو قتل کر دیا پھر حضرت داؤد کو مملکت وحکمت اور پھر جو چاہا (بذریعہ وحی) علم ودانش اور صلاحیتوں سے نوازہ گیا اور اگر اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا تو دنیا میں بدنظمی وانتشار پھیل جاتا۔ مگر اہل دنیا پر اللہ کا بڑا فضل وکرم ہے۔ (کہ اس طرح دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے) (2/251)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

اے نبیؐ! یہ اللہ تعالیٰ کے احکام وتعلیمات ہیں جو مقصدیت اور افادیت کیلئے نازل کی گئی ہیں تمہیں سناتا ہے وہ بالحق ہیں۔ یقیناً تم مرسلین میں سے ہو۔ (2/252)

Marfat.com

Marfat.com

تِلْكَ الرُّسُلُ

(٣)

Marfat.com

Marfat.com

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع

وقف لازم ۳۳ ع ۵ ۱

یہ سب ہمارے رسولؐ و پیغمبر ہیں ان میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت و فوقیت عطا کی ہے۔ ان میں سے کوئی ایسا ہے جس سے اللہ تعالیٰ سے (پس پردہ) ہم کلام ہوئے اور بعض کے درجات بلند کیے۔ نیز مسیح ابن مریم کو واضح دلائل اور روح القدس سے سرفراز فرمایا۔ اگر اللہ چاہتا تو ممکن نہ تھا کہ ان رسولوں کے بعد جبکہ وہ روشن دلائل دے چکے تھے، وہ آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے مگر یہ اللہ کی مشعیت نہ تھی کہ لوگوں کو جبراً اختلافات سے روکے۔ ازیں باعث انہوں نے باہم اختلافات کیے پھر جو کوئی ایمان بالیقین لایا، اور کسی نے کفر کی روش اختیار کی، اگر مشعیت ایزدی کو منظور ہوتا، تو وہ آپس میں ہرگز نہ لڑتے جھگڑتے مگر ہوتا وہی ہے جو مشعیت ایزدی کو منظور ہوتا ہے۔ (2/253)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہم نے جو تمہیں مال و دولت عطا کر رکھا ہے، اس کو راہ حق میں خرچ کرو، قبل اس کے کہ زندگی کی آخری مہلت ختم ہو جائے اور یوم مجازات سامنے آجائے جس دن نہ کوئی تجارت ہوگی (کہ قیمت ادا کر کے نجات حاصل کرلو) نہ کوئی دوست احباب کام آئیگا نہ کسی کی سعی و سفارش سے کام چلے گا۔ ظالم دراصل وہ لوگ ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں (یعنی جو حکم کے منکر ہوتے ہیں) (2/254)

Marfat.com

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

اللہ تعالیٰ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جس کے سوا کائنات میں کوئی صاحب اختیار واقتدار نہیں۔ اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند (یعنی وہ کائنات کی حفاظت سے نہ کبھی غافل ہوتا ہے نہ بے خبر) جو کچھ بھی کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہے اسی کی ملکیت ہے۔ کون ہے جو اس کے حکم کے بغیر شہادت اور حمایت کر سکے؟ جو اپنے بندوں کے ظاہر اور باطل کا سب کچھ جاننے والا ہے۔ اس کے علم و معلومات کسی کے احیطہ ادراک میں نہیں آ سکتیں۔ الا یہ کہ وہ خود (بذریعہ وحی) کسی کو دینا چاہے۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں اسی کی حکومت اور اختیار و اقتدار ہے۔ وہ ان کی حفاظت و نگرانی سے کبھی بھی تھکتا نہیں ہے وہ رفع المرتبت جلیل القدر اور عظیم الشان ہے۔(2/255)

نوٹ نمبر 19: اگر کوئی شخص قرآن کریم کی بنیادی تعلیم کو دو لفظوں میں بیان کرنا چاہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ قرآن کریم جو پیغام نوع انسانی کو دیتا ہے وہ ہے ''لا الہ۔ الا اللہ'' اس کلمہ کے دو حصے ہیں ایک سلبی یعنی اس حقیقت کا اعتراف کہ دنیا میں کوئی طاقت ایسی نہیں جس کے سامنے سر جھکایا جائے۔ جس کے قانون کو اپنی زندگی کا ضابطہ بنایا جائے، یہ نفی کا پہلو ہے۔ یعنی جو کچھ پہلے ذہن میں ہے اسے مٹا دینا ہوگا۔ جب زمین یوں صاف ہو جائے تو پھر اس پر نئی عمارت تعمیر ہوگی۔ پھر ایجابی پہلو آئیگا۔ تمام قوتوں کے انکار کے بعد اس امر کا اقرار آئیگا کہ ہاں! ایک قوت ایسی ہے جس کی غلامی اختیار کرنا ضروری ہے۔ جس کے قانون کے سامنے جھکنا زیب دیتا ہے۔ اور اسے اللہ کہتے ہیں۔ تمام باطل قوتوں کو راستے سے ہٹا کر یوں اللہ اور بندے کا براہ راست تعلق پیدا کر دینا، یہ ہے اصل قرآن کریم کی تعلیم، دنیا میں اس تعلیم کو ایک منضبط شکل میں پیش کرنے

Marfat.com

والے حضرت خلیل اللہ تھے۔ ان کی حیات طیبہ کا اہم واقعہ سب کو معلوم ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی قوم کے صنم کدہ میں بتوں کو پہلے توڑا اور اس کے بعد وحدت الٰہی کی طرف دعوت دی۔ پہلا قدم لا الہ تھا اس کے بعد الا اللہ۔ اس حقیقت کے متعلق حضرت اقبال فرماتے ہیں۔

صنم کدہ ہے جہاں اور مرد حق ہے خلیل — یہ نکتہ وہ ہے جو پوشیدہ لا الہ میں ہے

اسی لا الہ الا اللہ کی تفسیر اگلی ہی آیت نمبر 256 میں یوں آتی ہے۔

''جو شخص ہر سرکش قوت کا انکار کر کے ایک اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس نے ایک ایسے مضبوط سر رشتہ کو تھام لیا جو کبھی بھی ٹوٹ نہیں سکتا''۔

شرک کے متعلق بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کسی پتھر کی مورتی کے سامنے جھک جانے کا نام ہے۔ لیکن قرآن کریم کی رو سے شرک یہی نہیں بلکہ اللہ کے علاوہ جو طاقت بھی ہوگی اس کے سامنے جھکنے کا نام شرک ہے۔ اور یہ قوتیں وہ بت ہیں جن کی تعمیر کسی سنگ تراش کے ہاں نہیں ہوتی۔ یہ خود ذہن انسانی کے کارخانے میں ڈھلتے ہیں ان کا مسکن کوئی مندر نہیں ہوتا۔ خود قلب انسانی ہوتا ہے۔ جیسے شخصیت پرستی، قبر پرستی، دولت پرستی اور نہ معلوم کون کون سے لات و منات اور ہبل و عزیٰ ہیں جو ہر آن اس کے حجلہ دماغ میں ترشتے رہتے ہیں جن کے سامنے کھڑا انسان کانپتا ہے، لرزتا ہے۔ سجدے کرتا ہے، ماتھے رگڑتا ہے۔ یہ بت انسان کی خواہشات کے پیدا کردہ ہوتے ہیں اور یہ ہے شرک کی وہ خوفناک اور بھیانک گھاٹی جہاں سے پھسل کر انسان سیدھا ہلاکت اور تباہیوں کے ہولناک جہنم میں گر جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی شرک کے متعلق سورۃ الجاثیہ 45/22 میں فرمایا ہے۔ ''کیا تو نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو ہی اپنا معبود بنا لیا؟ یہ ہے وہ جسے اللہ کے قانون ہدایت نے باوجود علم و عقل کے سیدھے راستے سے ہٹا دیا ہو''۔

علم کا تقاضہ تو یہ تھا کہ وہ حق و باطل میں امتیاز کرتا لیکن جذبات عقل پر غالب آ جائیں تو پھر عقل کبھی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی نہیں کرتی۔ یہی وہ بت ہیں جن کی وجہ سے انسان قدم قدم پر

Marfat.com

ٹھوکریں کھاتا ہے۔

حالانکہ جس رسولؐ اکرم کی امت ہونے کا یہ مدعی ہے ان کی بعثت کا مقصد ہی ان الفاظ میں بیان گیا ہے۔

وہ انسانوں کے طوق وسلاسل اتارنے کے لئے بھیجا گیا ہے ان کے بوجھ ہلکے کرنے اور ان کے پاؤں سے زنجیریں اتروانے کے لئے۔ (7/175 الاعراف)

لیکن اس کی کیفیت یہ ہے کہ:

فکر انسان بت پرستے بت گرے ہر زماں در جستجوئے پیکرے

جب تک دماغ سے غیر اللہ قوتوں کو نکالا نہ جائے اللہ کا صحیح تصور ذہن میں نہیں آ سکتا۔ جب تک لوح قلب صاف نہ ہو توحید کے حروف ونقوش اس پر لکھے نہیں جا سکتے۔ اقبال پھر فرماتے ہیں۔

بیاں میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے!

اقبال

یہی منفی اور مثبت کے دو ٹکڑے ہیں جن کے جوڑنے سے کلمہ توحید بن سکتا ہے جب تک آپ دوسرے آقاؤں سے رخ نہیں موڑ لیتے نئے آقا کی غلامی اختیار نہیں کر سکتے جب تک اس پرانی دنیا کو ویران نہیں کیا جاتا جہان نو کی تعمیر نہیں ہو سکتی اس کو برنگ ریختہ یوں بیان کیا گیا ہے۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو

خوف باطل کیا کہ غارت گر باطل بھی تو

حق آنے سے باطل خود بخود فنا ہو جاتا ہے اندھیرے کی فطرت ہی یہ ہے کہ جب چراغ روشن ہوا تو اندھیرا گھر چھوڑ جائے۔

کہہ دیجئے کہ حق آیا اور باطل غائب ہو گیا باطل تو بنا ہی اسلئے ہے کہ فنا ہو جائے اگر میں حق وباطل کے عنوان میں تفصیل بیان کرنے لگ جاؤں تو پھر سفینہ چاہیے اس بحر پیکراں کیلئے

Marfat.com

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

دین اسلام کے معاملات میں کسی طرح کا جبر وتشدد نہیں ہے بلاشبہ ہدایت اور گمراہی کی راہیں نمایاں طور پر الگ الگ ہیں (دونوں میں سے جسے چاہیں اختیار کریں) اب جو کوئی طغیان سرکشی، فرعونی احکام وقوانین اور نظریات کا انکار کر کے اللہ پر ایمان بالیقین لے آیا تو اس نے ایک مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے کیونکہ یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو ہر بات کا سننے والا اور سب کو جانتا ہے۔ (2/256)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع ۳۴ ۴ ۲

جو لوگ ایمان بالیقین لاتے ہیں ان کا حامی و مددگار اللہ تعالیٰ ہوتا ہے وہ اہل ایمان کو تاریکیوں میں سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے کفر وانکار کی راہ اختیار کی ہے ان کے حامی ناصر طاغوت ہوتے ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی عمیق گہرائیوں کی طرف لے جاتے ہیں یہی لوگ اصحاب دوزخ ہیں اور ہمیشہ وہاں رہینگے۔ (2/257)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ ج

وقف لازم

اے رسولؐ! کیا تم نے اس شخص کی حالت پر غور وفکر نہیں کیا جس نے حضرت ابراہیمؑ کے پروردگار کے بارے میں حجت کی تھی؟ اس نے غرور وگھمنڈ اس لئے کیا تھا کہ اللہ نے اسے بادشاہت

Marfat.com

سے نواز رکھا تھا۔ جب ابراہیمؑ نے یہ کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو مخلوقات کو زندگی اور موت دیتا ہے۔ اس پر اس نے جواب دیا زندگی اور موت تو میں بھی دیتا ہوں (جس کو چاہوں ہلاک کردوں اور جس کی چاہوں جان بخشی کردوں) اس جواب پر حضرت ابراہیمؑ نے حکیمانہ انداز اختیار کیا اور کہا اچھا اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو ذرا اسے مغرب سے نکال کر دکھا۔ تو وہ منکر حق اس دلیل قاطع کی گرفت میں آ گیا کہ ششدر و پشیمان ہو کر خاموش رہ گیا لیکن جو ظالم ہوا کرتے ہیں وہ راہ راست پر نہیں آ سکتے۔ (2/258)

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲۵۹

پھر مثال کے طور پر (اس غیر معمولی واقع پر) غور و فکر کیجئے۔ ایک شخص جس کا گذر ایک ایسی بستی پر سے ہوا اور چھتوں پر گری پڑی (کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی تھیں) اسے ایسی ویران حالت میں دیکھ کر (حیرت) سے کہنے لگا۔ اے اللہ! تو کس طرح اسے زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت اس پر جمود طاری کر دیا (خواب طاری) اور سو سال تک اسی حالت میں پڑا رہا۔ پھر اسے دوبارہ زندگی عطا فرما کر اٹھایا اور دریافت فرمایا کہ بھلا کتنی مدت اس حالت میں رہے ہو۔ اس نے جواب دیا بس کوئی ایک آدھ دن۔ اللہ نے فرمایا تم سو سال اس مردہ حالت میں رہے ہو اب ذرا اپنے طعام اور مشروب کو دیکھو وہ ذرا بھی گلا سڑا یا باسی نہیں ہوا ہے اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو اس میں بھی کوئی تغیر و تبدل نہیں آیا اس سے ہماری غرض و غایت یہ ہے کہ ہم تجھے بنی نوع انسان کے لئے

Marfat.com

نشانی یا دلیل بنائیں پھر کیا تم جنین کی حالت پر غور نہیں کرتے کہ ہم کس طرح رحم مادر میں خون کے لوتھڑے سے کس طرح ہڈیاں ابھارتے ہیں اور پھر اس پر گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں اور جیتا جاگتا بچہ بنا دیتے ہیں۔ جب اس شخص پر حقیقت واضح ہوگئی تو وہ پکار اٹھا کہ مجھے علم و یقین ہوگیا ہے کہ اللہ سب کچھ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ (2/259)

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ع ۲۶۰

اور اس واقع پر بھی غور و فکر کیجئے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پروردگار سے استدعا کی تھی کہ مجھے اس حقیقت کا مشاہدہ کرا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ سے دریافت کیا کہ کیا تم اس حقیقت پر یقین نہیں رکھتے؟ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا ایماں و یقین تو رکھتا ہوں مگر صرف اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا چار عدد پرندے لو ان کو اچھی طرح سدھا کر اپنے سے مانوس کر لے۔ جب وہ اچھی طرح مانوس ہو جائیں تو پھر ہر ایک کو الگ الگ کسی پہاڑ پر بٹھا دے پھر ان کو اپنے پاس بلاؤ تو تیزی سے تمہاری طرف اڑتے ہوئے آئینگے پھر اس حقیقت کا یقین بالایمان کر لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ صاحب اختیار و اقتدار ہے اور حکمت والا ہے۔ (2/260)

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۲۶۱

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا من پسند مال و دولت خرچ کرتے ہیں (العفو) ان کے اس مال و دولت کی مثال اس بوئے ہوئے دانے جیسی ہے کہ اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے نکلیں اس طرح اللہ اپنے حسن تدبیر سے چاہے تو پیداوار یا دولت میں کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فراخی میں بڑی وسعت رکھتا ہے اور کمال علم و حکمت کا مالک ہے۔ (2/261)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾

جو لوگ اپنا مال و متاع فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں اور امداد لینے والے پر احسان نہیں جتاتے اور نہ (طعن و تشنیع کے نشتروں سے) چھلنی کرتے ہیں تو ان کے ایثار و قربانی کا اجر اللہ کے پاس ہے ان کے لئے کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ کسی قسم کی غمگینی۔ (2/262)

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾

(سائل کو کچھ دے نہیں سکتے) تو ایک میٹھا بول بولنا اور معذرت چاہنا۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی کو مالی امداد دے کر بعد میں اسے ستایا جائے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ ہر قسم کی محتاجی سے بے نیاز ہے۔ (2/263)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مالی اعانت و ایثار کو احسان جتانے ستانے سے اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو محض لوگوں کے دکھاوے کیلئے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات صفات پر ایمان رکھتا ہے نہ روز قیامت پر، اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی چٹان کے اوپر مٹی پڑی ہو (اس میں بیج بویا جائے) اور اس پر زور کی بارش ہو اور (بیج اور مٹی کو بہا لے جائے) تو صاف چٹان ہی رہ جائے۔ ایسے لوگ جو کمائی کرتے ہیں اس کا ثمرہ نہیں پا سکتے۔ اللہ تعالیٰ منکرین کو راہ راست نہیں دکھاتا۔ (2/264)

Marfat.com

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

بخلاف اس کے جولوگ اپنا مال و دولت اللہ کی خوشنودی کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ جیسی ہے جو سطح مرتفع پر لگایا گیا ہو اور اس پر موسلا دھار بارش برسے تو وہ دوچند پھل لاوے اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو صرف پھوار بھی اس کیلئے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل علم و بصیرت پر مبنی ہے۔ (2/265)

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۪ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع ۳۶/۴

کیا کوئی شخص پسند کریگا کہ اس کے پاس کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں کا سرسبز و شاداب باغ ہو اور اس کے نیچے نہریں، آبجوئیں رواں دواں ہوں، اس میں گوناگوں اقسام کے پھل ہوں اور اس شخص پر بڑھاپہ بھی وارد ہو گیا ہو جبکہ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اچانک ایک آتشیں بگولہ اٹھے اور باغ کو جھلس کر رکھ دے اور اس کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مختلف مثالوں سے اپنے قوانین کی وضاحت فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے کام لو۔ (2/266)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جو مال و دولت تم محنت سے کماتے ہو اس میں اور جو کچھ زمین سے ہم تمہارے لئے نکالتے ہیں ان میں سے پاکیزہ اور مفید اشیاء اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو۔

Marfat.com

مگران میں سے بے کار اور گندی اشیاء دینے کا کبھی ارادہ نہ کرو کیونکہ اگر وہی اشیاء تمہیں دی جائیں تو تم ہرگز انہیں پسند نہ کرو گے۔ الا یہ کہ صرف نظر یا اغماض برتو۔ اللہ بڑا بے نیاز و بے احتیاج اور ہر قسم کی ستائش کا سزاوار ہے۔ (2/267)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾

شیطان رجیم تمہیں یہ کہہ کر ڈرائے گا کہ (اگر تم نے سب کچھ دوسروں کو دے دیا) تو تم مفلس و نادار ہو جاؤ گے اور شرمناک قسم کے طرز عمل کی ترغیب دیگا اور اللہ رحمت و مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے وہ بے انتہا وسعت رکھنے والا اور کائنات و موجودات کا علم رکھنے والا ہے۔ (2/268)

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے دانائی اور عقل سلیم عطا فرماتا ہے، اور جسے دانائی اور عقل سلیم مل گئی اسے یقیناً دنیا و آخرت کی دولت مل گئی۔ یہ اہل عقل و دانش کے لئے بڑی سبق آموز باتیں ہیں۔ (2/269)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

اور تم اپنی محنت کے حصول میں سے جو کچھ بہبود عالم کے لئے خرچ کرتے ہو یا اللہ کے نام پر نذر یا منت مانتے ہو وہ اللہ کے علم و نظر میں ہوتی ہے۔ مگر جو لوگ ظالم ہوتے ہیں (دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے ہیں) ان کو اللہ کے قانون مجازات سے بچانے والا کوئی حامی و ناصر نہ ہوگا۔ (2/270)

Marfat.com

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

اگر تم (فلاح و بہبود عامہ کیلئے) صدقات وعطیات علانیہ دو تو احسن ہے اگر (اہل احتیاج کو) مخفی طور پر دو تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اس طرز عمل سے تمہاری برائیاں دور ہو جائینگی اور جو کچھ تم کرتے دھرتے ہو اللہ اس کی مکمل آگاہی رکھنے والا ہے (خیرات کرنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اس میں نہ کسی پر احسان کرنا ہے نہ کسی سے تشکر کی توقع رکھنا ہے)۔(2/271)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

اے رسولؐ! تم پر اس بات کی ذمہ داری نہیں ہے کہ لوگ ضرور ہدایت قبول ہی کرلیں۔ تمہارا کام صرف راہ دکھانا ہے باقی کام اللہ کا ہے جسے چاہے ہدایت دیدے۔ پس تم لوگوں کو کہہ دو کہ جو کچھ بھی تم خیرات کرو گے (اس کا فائدہ کسی دوسرے کو نہیں ہوگا) خود اپنے ہی لئے کرو گے۔ تمہارے خرچ کرنے کی غرض وغایت صرف اتنی ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ یاد رکھو! جو کچھ تم خیرات کرو گے (تو اللہ اپنے قانون کے مطابق) اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیدے گا۔ تمہاری حق تلفی نہ ہوگی۔ (2/272)

لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع ۳۷ ۵ ۷ ۱۱

احسان اور مالی تعاون کے مستحق وہ محتاج ہیں جو اللہ کی راہ میں محصور ہوں (جو تعلیم وترویج یا لوگوں کی فلاح و بہبود میں مصروف ہیں) ملک میں کسب معاش کیلئے دوڑ دھوپ بھی نہ کر سکتے ہوں

Marfat.com

لیکن ان کی انا وخوداری کا یہ عالم ہو کہ ان کے دست سوال دراز نہ کرنے سے قیافہ شناس ان کو بے احتیاج سمجھیں۔ لیکن تم ان کے چہروں کے آثار وتاثرات سے ان کی زبوں حالی کو پہچان سکتے ہو وہ مانگنے کے لئے پیچھے نہیں پڑتے۔ سن لو! تم اپنے مال ومتاع میں سے جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے۔ (2/273)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

وقف منزل

وہ لوگ جو اپنا مال ودولت (بمطابق حکم اللہ) شب وروز مخفی یا کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں اس کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ کسی قسم کا خوف وخطر نہ افسردگی وغمگینی۔ (2/274)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

وقف لازم

مگر جو لوگ سود در سود وبیاج کھاتے ہیں وہ اس طرح نقل وحرکت کرتے ہیں جس طرح سانپ سونگھنے سے کوئی مخبوط الحواس ہو گیا ہو (یعنی ضرورت مندوں کے پیچھے پاگلوں کی طرح بھاگتے پھرتے ہیں) اس حالت میں مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں تجارت اور کاروبار بھی تو سود جیسا ہی ہے (یعنی نفع کے لحاظ سے دونوں برابر میں) حالانکہ تجارتی کاروبار کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور جائز قرار دیا اور ربوا، سود کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کو اس پروردگار کی طرف سے یہ حکم پہنچے آئندہ کیلئے باز آجائے جو کھا چکے سو کھا چکے ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ جو اس حکم کے بعد اعادہ کرینگے وہ اہل نار میں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہینگے۔ (2/275)

Marfat.com

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

اللہ کا قانون ربوا کی وجہ سے حاصل شدہ سرمایا کو کم کر دیتا ہے (کیونکہ اس سے گردش زر میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے) صدقات دولت کو افزوں کرتے ہیں اور نشو ونما دیتے ہیں (کیونکہ گردش زر سے اس کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے) مگر ناشکرے اور نافرمان لوگ اس کو پسند نہیں کرتے (2/276)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

جو لوگ ایماں بالیقین لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں (یعنی اللہ کے احکام و تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں) اور نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور عوام الناس کی نشو ونما کا سامان مہیا کرتے ہیں تو ان کا اجر وصلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ ایسے لوگوں کو کسی قسم کا خوف ہوگا نہ غم۔ (2/277)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے ہو۔ جو تمہارا سود لوگوں پر باقی رہتا ہے اسے واگزر کر دو اگر تم واقعتاً مومن ہو۔ (2/278)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسولؐ تمہیں اپنے ساتھ جنگ کرنے کا انتباہ Ultimation دیتے ہیں۔ اگر تم توبہ کر کے باقی ماندہ سود چھوڑ دو، تو اصل زر لینے کے تم حق بجانب ہو، نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (2/279)

نوٹ نمبر 20: قرآن حکیم کی تعلیم کا بنیادی مقصد انسانی ذات کی نشو ونما، اس کا تزکیہ ہے جو اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان کی صلاحیتوں کی نمود نہ ہو، یہ کاملاً اظہار نہ پائیں، ان کو اظہار کے پورے پورے مواقع نہ ملیں۔

Marfat.com

Manifest ہونے کے بجائے اگر وہ دبی رہ جائیں تو تزکیہ تو کجا، انسان خسارے میں رہ جاتا ہے۔ 91/9-10۔

دین کا نظام ہر صحت مند فرد کو اس کی Potentialities کے مطابق روزگار کے مواقع فراہم کر کے انہیں بروئے کار لاتا ہے تا کہ تمام افراد مملکت کو رزق۔۔۔۔۔۔ سامان زیست کی فراہمی کے ساتھ ساتھ 6/151 ,17/31 ,29/60 ان کی ذات کا تزکیہ Perfection بھی ہوتی جائے۔

اس کے برعکس، ربوا خوری کے نظام میں انسان خود کوئی کام نہیں کرتے۔ محض سرمایہ لگا کر اس کے منافع، ربوٰ پر قانع ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی صلاحیتیں خوابیدہ Dormant اور دبی رہ جاتی ہیں۔ اس طرح مترفین کا ایک طبقہ وجود میں آجاتا ہے جو خود تو کوئی کام نہیں کرتا، دوسروں کی کمائی پر تن آسانی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔

ایک جانب دین کے نظام کا قیام عمل میں لانے والے اپنی اور دوسروں کی Potentialities کی بالیدگی اور نشو ونما کا اہتمام کرنے والے 22/41 اور دوسری طرف مترفین، ربوٰ خوری پر مبنی نظام کو پروان چڑھانے والے۔ ان دونوں نظاموں Social Orders میں مسلسل تضادم معرض وجود میں آجاتا ہے یعنی دین کے نظام اور مترفین کے ربوا خوری کے نظام میں عملاً جنگ شروع ہو جاتی ہے جسے قرآن نے اللہ سے جنگ قرار دیا ہے

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸۰

اگر مقروض تنگدست ہو (اصل زر بھی واپس کرنے کے قابل نہ ہو) تو کشائش ہونے تک اسے مہلت دو۔ ہاں! اگر تم ایثار و صدقہ کر دو تو تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے بشرطیکہ تمہیں حقیقت کا علم حاصل ہو۔ (2/280)

Marfat.com

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع ۳۸ ۶ ۸

(اگر تم تنگدست مقروض کو معاف نہ کرو گے) تو پھر اللہ کے قانون مجازات عمل سے ڈرو اسلئے کہ تمہیں اللہ کے حضور لوٹ کر جانا ہے، ہر کسی کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ ملے گا کسی کی حق تلفی یا بے انصافی نہ ہوگی۔ (2/281)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْـَٔـــُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۭ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مقررہ میعاد کے لئے آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے ضبط تحریر میں لے آیا کرو۔ محرر، منشی کو دستاویز انصاف سے لکھنی چاہیے جسے اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی اہلیت عطا کی ہو اس محرر کو دستاویز لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے اور یہ کہ قرض لینے والا شخص خود املا لکھوائے اسے اپنے پروردگار کے قانون مکافات عمل سے ڈرنا چاہیے کہ جو معاملہ طے کیا گیا ہو اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جائے اگر قرض لینے والا خود قاثر العقل ہو یا ضعیف ہو اور املا لکھنے کی سکت و اہلیت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی، ساتھی یا سرپرست انصاف کے ساتھ املا لکھے۔ پھر وہ اپنے دو مردوں کی گواہی کرائے اگر دو مرد نہ ملتے ہوں تو پھر اپنی مرضی کا ایک مرد دو عورتوں کو گواہ بنائے وہ اس لئے کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دہانی کرادے اور جب انہیں شہادت کیلئے طلب کیا

Marfat.com

جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! قرض چاہے کم ہو یا زیادہ اسے ضبط تحریر میں لانے سے تساہل نہیں کرنا چاہیے یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں عدل کے قریب تر اور شہادت کو درست اور محکم بنانے والا ہے اور تمہارے شکوک وشبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے۔ ہاں تجارتی معاملات دست بدست ہوں تو اس کو قلمبند نہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر تجارتی معاملات طے کرتے وقت گواہ ضرور کرلیا کرو۔ محرر اور گواہ کو تنگ نہ کیا جائے ایسا کرو گے تو حدود اللہ کی خلاف ورزی کرو گے۔ اللہ کے قانون مکافات عمل سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور جانتے رہو! کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کیسی حکیمانہ امور کی تعلیم دیتا ہے اور وہ ہر شے کا علیم وخبیر ہے۔ (2/282)

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع ۳۹ ۲ ۷

اور اگر تم سفر پر ہو اور دستاویز تحریر کرنے والا محرر نہ ملے تو پھر رہن بالقبض پر معاملہ طے کرو (یعنی ضمانت یا کوئی چیز اپنے قبضے میں رکھ لو) ہاں اگر کوئی کسی کو امین سمجھ کر (رہن کے بغیر قرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیے کہ صاحب امانت کو اس کی امانت (عندالطلب) واپس کردے اور اپنے پروردگار کے قانون مکافات عمل سے ڈرتا رہے۔ اور شہادت کو ہرگز نہ چھپاؤ۔ جو اسے چھپائے گا اس کا دل گناہ آلود ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال وافعال سے بے خبر نہیں ہے۔ (2/283)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی ملکیت ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے انہیں ظاہر کرو یا چھپائے رکھو اللہ کا قانون مکافات عمل تم سے ضرور حساب لیگا۔ کیونکہ وہ اختیارات واقتدار کا مالک ہے۔ جسے چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دیدے کیونکہ وہ قدرت کاملہ کا مالک ہے۔ (2/284)

Marfat.com

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾

رسول اللہ اس کتاب (قرآن) کے احکام وتعلیمات پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور مومن بھی۔ سب کے سب اللہ، فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتب پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان بالیقین لاتے ہیں، اور اللہ کے رسولوں میں امتیاز بالتفریق نہیں کرتے۔ (3/84,2/136) اور عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تیرے احکامات وتعلیمات اور فرمودات کو بغور سنا اور اطاعت قبول کی ہے۔ ہماری دعا یہ ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری بخشش وحفاظت فرما۔ بالآخر ہمیں تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (2/285)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع ٣٠ ٨

اللہ کسی متنفس کو اس کی استعداد سے بڑھ کر ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈالتا جو شخص عمل خیر بجا لاتا ہے اس کا اجر وثمرات سے وہی بہرہ مند ہوتا ہے اور جو بدی کماتا ہے اس کے منفی اثرات اسی کی ذات پر مرتب ہوتے ہیں۔ مومنوں! تمہاری دعا یہ ہونی چاہیے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے جو بھول چوک میں غلطیاں سرزد ہو جائیں تو تیرا قانون مجازات ہمارا فوری معاخذہ نہ کرنے پائے۔ اے ہمارے پروردگار ہم جہالت واستبداد کے اس بوجھ تلے نہ دب کر رہ جائیں (جس کے نیچے اقوام سابقہ دب کر رہ گئیں تھیں) ہم پر ایسی ذمہ داریاں نہ عائد کر جن کے ہم متحمل نہ ہو سکیں۔ ہم سے درگزر فرمانا اور ہمیں بخشش ورحمت سے نوازنا۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے کفر وانکار کرنے والوں کے مقابلہ میں ہماری نصرت فرما۔ (2/286)

Marfat.com

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۲۰۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝۱

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد پاک ہے۔ (3/1)

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝۲

اللہ تعالیٰ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو اپنی مخلوقات کو زندگی بخشنے والا ہے وہی صاحب اختیار و اقتدار ہے۔ (3/2)

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝۳

اے رسولؐ! ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن حکیم) نازل کی ہے جو حقائق پر مبنی ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو آپ سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور اسی اللہ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے توریت اور انجیل نازل کی تھیں۔ (3/3)

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴

نزول قرآن سے پہلے توریت ورانجیل کو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا تھا۔ اب اس نے الفرقان کو نازل فرمایا ہے جو حق و باطل کو پہچاننے کا معیار ہے جو لوگ اللہ کے احکام وتعلیمات و فرمودات کو تسلیم بالیقین کرنے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہونے سے انکار کرتے ہیں یا کرینگے وہ یاد رکھیں! کہ انکو قانون مکافات عمل کی رو سے ذلت ومحرومی اور حسرت یاس کی انتہائی اذیت ناک سزا ملے گی کیونکہ اللہ کا قانون مجازات بدلہ لینے میں بڑی قوت اور اختیار رکھتا ہے۔ (3/4)

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝۵

یقیناً اللہ تبارک تعالیٰ کی نظر سے زمین و آسمان کی کوئی چیز مرئی ہو یا غیر مرئی پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے (یعنی وہ رموز کائنات اور اسرار حیات کے حقائق سے آشنا ہے) (3/5)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶

وہی اللہ ہے جو تمہاری ماؤں کے رحموں میں اپنی حکمت عملی سے جیسی چاہتا ہے شکل وصورت بناتا ہے اس کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں ہے وہ زبردست حکمت والا ہے۔ (3/6)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷

اے رسولؐ! وہی اللہ ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے اس میں دو طرح کی آیات مقدسہ ہیں۔ واضح محکم ناقابل تغیر وتبدل قوانین وحقائق جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں۔ دوسری آیات کریمہ۔ تشبیہی، تمثیلی ہیں (غیبی اور غیر مرئی جیسے عرش معلیٰ، جنت، دوزخ، ملائکہ اور یوم حساب وغیرہ) جس کے رموز علم کی ترقی سے کھلتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے دل باطل کی طرف جھکے ہوئے ہوں وہ ہمیشہ متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور تلاش فتنہ میں ان کو فرضی اور اختراعی تاویلوں سے معانی پہناتے رہتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں اختلاف ونزع پیدا کریں (فتنہ پیدا کریں) لیکن ان کے اصل معانی اور مفہوم کا علم ماسوائے اللہ تعالیٰ یا راسخ العلم لوگوں کے دوسروں کو نہیں ہوتا اور زبان سے اقرار تو کرتے ہیں کہ ہم محکمات ومتشابہات سب کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں کیونکہ ہمارے پروردگار کی طرف سے نازل کردہ ہیں مگر اہل عقل سلیم ہی غور وفکر سے حقائق کو سمجھتے ہیں۔ (3/7)

Marfat.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۸

وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار راہ راست کی طرف ہماری راہنمائی کرنے کے بعد ہمارے دل و دماغ اور عقل و فکر کو کجروی میں نہ ڈال دینا، ہمیں اپنے فضل و کرم، رحمت و شفقت فوز و فلاح سے نواز نا بلاشبہ تو صفات ربانی سے سرشار ہے۔ (3/8)

ع ۱ ۹

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۹

اے ہمارے پروردگار! تو تمام بنی نوع انسان کا محاسبہ کرنے کے لئے ایک دن اپنے حضور جمع کرنے والا ہے۔ اس حقیقت میں یقیناً کوئی شک و شبہ نہیں ہے تو ہرگز اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (3/9)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۱۰

جن لوگوں نے اللہ کے دین سے کفر و انکار کیا ان کا ہر قسم کا مال و اسباب اور اولاد ان کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے بچا نہیں سکیں گے اور وہ آتش جہنم کا ایندھن بن کر رہینگے (3/10)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۱۱

انجام کار ان کا حشر بھی وہی ہوگا جو قوم فرعون والوں اور اس سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا۔ انہوں نے ہماری آیات بینات یعنی احکام و تعلیمات کو جھٹلایا تھا لہٰذا ان کے جرم گناہ کی وجہ سے اللہ نے ان کی سخت گرفت کی حقیقت ہے کہ اللہ کا (قانون مجازات) اذیت ناک سزا دینے والا ہے۔ (3/11)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۱۲

اے رسولؐ! جن لوگوں نے تمہاری دعوت حق کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے ان کو متنبہ کر دیجئے کہ تم جلد مغلوب ہو جاؤ گے اور روز قیامت تمہیں ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائیگا وہ بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ (3/12)

Marfat.com

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾

تمہارے لئے ان دو گروہوں یا جماعتوں میں جو (غزوہ بدر) میں ایک دوسری کے مقابل صف آرا تھیں عبرت ناک نشانی تھی۔ ایک جماعت یعنی مسلمان دین اسلام کی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی جبکہ دوسری جماعت کافروں کی تھی وہ اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں سے دوچند تھی (لیکن باوجود تعداد، سامان حرب وضرب شکست سے دوچار ہوئی) اللہ جسے چاہتا ہے فتح ونصرت سے ہمکنار کرتا ہے۔ بلاشبہ اس واقع میں دیدۂ بینا رکھنے والوں کیلئے عبرت ناک سبق ہے۔ (3/13)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

عورتوں، بیٹوں، سونے چاندی اور زیورات کے ڈھیر، خزانوں، عمدہ گھوڑوں، مویشیوں اور زرعی اراضی کے حصول کی خواہشات کو بنی نوع انسان کیلئے خوشنما بنا دیا گیا جو دنیاوی زندگی کے لئے چند روزہ فائدے کی چیزیں ہیں حقیقت میں بہتر ٹھکانا اللہ کے پاس ہے۔ (3/14)

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

اے رسولؐ! انہیں کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ایک چیز کی نشان دہی کرتا ہوں جو اس تمام اقسام کے ساز وسامان سے کہیں بہتر اور افضل ہے وہ یہ کہ جو لوگ اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں ان کے لئے انکے پروردگار کے پاس سرسبز وشاداب باغات ہیں جن کے نیچے پانی کی ندیاں یا چشمے رواں دواں ہیں جس میں وہ ہمیشہ زندگی بسر کرینگے وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں رفیق حیات

Marfat.com

ہونگی۔ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ان کے شامل حال ہوگی کیونکہ وہ اپنے بندوں پر نظر التفات رکھتا ہے۔ (3/15)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۶

جو لوگ یہ استدعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان بالیقین لائے ہیں۔ لہٰذا ہماری خطاؤں سے درگزر فرما ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے اور آتش جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (3/16)

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝۱۷

ہم (مشکلات و مصیبت) میں صبر و استحکام سے کام لینے والے، قول و فعل میں راستباز ہیں۔ تیرے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ہم اپنی محنت کی کمائی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت و بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ (3/17)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۸

النصف

اللہ تعالیٰ بذات خود (حقیقت عظمیٰ) کی شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار نہیں ہے۔ نیز ملائکہ اور اہل علم بھی جو عدل و انصاف میں قائم دائم رہنے والے شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے جو بے انتہا قوت اور غلبہ رکھنے والا اور کمال دانشمندی سے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (3/18)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین صرف دین اسلام ہے جن سابقہ اقوام کو کتاب دی گئی تھی۔ انہوں نے کتاب کا علم پا لینے کے بعد باہمی ضد اور حسد کی بنا پر اللہ کے احکام و تعلیمات کا تاویلات میں

Marfat.com

اختلاف کیا (اور فرقوں میں تقسیم ہوگئیں) جولوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین، احکام تعلیمات ماننے سے انکار کرتے ہیں (اللہ کا قانون مکافات عمل) حساب لینے میں بڑا تیز ہے۔ (3/19)

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع ۱۱/۱۰

اے رسولؐ! اگر کافر اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم سے جھگڑا یا حجت بازی کریں تو ان سے کہہ دیجئے! کہ میں اور میرے پیروکاروں نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ تو پھر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور اہل عرب سے پوچھو کیا تم نے بھی اطاعت میں سر تسلیم خم کیا ہے؟ اگر ایسا کرو گے تو ہدایت کی راہ اور فلاح پاؤ گے اگر وہ آپ کی دعوت سے منہ موڑ لیں تو آپ دل برداشتہ نہ ہوں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا خود نگران حال ہے۔ (3/20)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾

اے رسولؐ! جو لوگ اللہ کی آیات یعنی احکام و تعلیمات اور ضابطہ حیات کی صداقت کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں جو اللہ کی مخلوق میں سے عدل و انصاف کا حکم دینے کیلئے اٹھیں، ان کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کو اذیت ناک عذاب کی نوید سنا دو۔ (3/21)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہے۔ (3/22)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

اے رسولؐ! کیا تم نے ان لوگوں کے احوال وظروف پر غور نہیں کیا جن کو اللہ کی کتاب میں سے کچھ حصہ ملا تھا ''یہود ونصاریٰ'' انہیں کتاب الٰہی کی طرف بلایا گیا تھا کہ ان کے درمیان حکم بن کر فیصلہ کردے تو ان میں سے ایک گروہ صاف ردگرداں ہوگیا دراصل یہ اللہ کی کتاب کی طرف سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ (3/23)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

یہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بالغرض ہمیں دوزخ کی آگ چھوئے گی تو صرف چند دن تک۔ ان کے خودساختہ عقیدوں اور افترہ پردازیوں نے ان کو دین اللہ کے بارے میں بڑی غلط فہمیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ (3/24)

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

اس وقت ان کی حالت زار ہوگی جب قیامت کے روز جس کے واقع ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ہم ان کو اپنے حضور جمع کرینگے تو اس روز اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق پورا پورا بدلہ دے دیا جائیگا اور کسی کی قطعاً حق تلفی نہیں ہوگی۔ (3/25)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

کہو اے مالک کون ومکاں! جس کو تو حکومت کے قابل سمجھتا ہے اسے حکمرانی عطا کرتا ہے۔ جس کو قابل نہیں سمجھتا اس سے بادشاہی چھین لیتا ہے۔ جسے چاہے عزت، سطوت وصولت عطا کرتا ہے اور جسے چاہے تحقیر وتذلیل اور لوگوں کی نظر سے گرا دیتا ہے۔ بھلائی اور خیر تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ بے شک ہر شے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (3/26)

Marfat.com

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

اے اللہ! تو ہی اپنے قانون طبعی کے مطابق رات کو دن پر لاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اسی طرح تو جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے۔ جو لوگ تیرے قوانین، احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں تو اپنے فضل و کرم سے اس پر رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔ (3/27)

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

(مومنین سے خطاب ہے) کہ اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ مومنوں کے علاوہ کافرین کو ہرگز اپنا حامی و دوست نہ بنائیں جو ایسا کریگا اس کا رابطہ اللہ سے کٹ جائیگا لہٰذا اے جماعت مومنین تمہیں ان کافرین سے بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے اور اپنی حفاظت کا پورا پورا سامان رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل سے تمہیں متنبہ کرتا ہے کہ بالآخر حیات انسانی کے سفر کی آخری منزل اللہ کے ہی حضور ہے۔ (3/28)

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

اے نبیؐ! لوگوں پر یہ واضح کر دو کہ تمہارے سینوں میں جو کچھ ہے خواہ چھپائے رکھو یا ظاہر کر دو اللہ اسے خوب جانتا ہے نیز جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب کچھ اس کے علم و نظر میں ہے اور اللہ ہر شے کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (3/29)

Marfat.com

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۳۰

وہ دن دور نہیں جس دن ہر شخص کے کردار یعنی نیکی بدی کا اعمال نامہ اس کے سامنے رکھا جائے گا تو پھر بڑی حسرت و یاس سے کہے گا کہ کاش ابھی یہ دن اس سے بہت دور ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل سے تمہیں متنبہ کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد لطف و کرم کرنے والا ہے۔ (3/30)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱

اے نبیؐ! لوگوں پر واضح کر دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے نقش قدم پر چلو تو پھر اللہ تم سے محبت کریگا اور تمہاری خطاؤں کو معاف کریگا وہ بڑا رحیم ہے۔ (3/31)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲

ان سے کہہ دو، اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کرلو۔ اگر وہ روگردانی کریں تو یاد رکھیں کہ ان منکرین حق سے اللہ بھی محبت نہیں رکھتا۔ (3/32)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۳ۙ

اللہ تعالیٰ نے آدم، نوح اور ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر فضیلت و بزرگی عطا کی تھی۔ (3/33)

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۴ۚ

ان میں سے بعض، بعض کی نسل میں سے تھے اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (3/34)

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۵

یاد کرو! جب آل عمران کی ایک عورت نے دعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں اسے تیری نذر کرتی ہوں وہ تیرے ہی معبد کی خدمت کیلئے وقف کیا ہے۔ میری اس پیش کش کو قبول و مقبول فرما۔ تو سب کچھ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (3/35)

Marfat.com

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾

پھر جب اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی تو اس نے عرض کیا اے پروردگار! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ اللہ کو علم تھا جو اس کے ہاں پیدا ہوا تھا، پھر عرض کیا لڑکا لڑکی کے برابر نہیں ہوتا۔ بہرحال میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان ملعون کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (3/36)

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

بالآخر اس کے پروردگار نے اسے قبول فرمایا اور اسے بڑی اچھی لڑکی کر کے اٹھایا اور اس کی کفالت و پرورش کے لئے حضرت زکریاؑ کو مقرر فرمایا۔ حضرت زکریا جب کبھی ہیکل یا عبادت خانے میں اسے دیکھنے جاتے تو اس کے ہاں کھانے پینے کی اشیاء پاتے تو دریافت فرماتے! ''اے مریم! یہ چیزیں کس طرح تمہارے پاس آتی ہیں''؟ تو وہ جواب دیتیں اللہ کے پاس سے آتی ہیں اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ (3/37)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾

ان حالات میں حضرت زکریا نے اپنے پروردگار سے استدعا کی کہ اے میرے مالک! اپنی رحمت عظمیٰ سے مجھے نیک پاکباز اولاد عطا فرما۔ بلاشبہ تو دعا سننے والا اور قبول و مقبول فرمانے والا ہے (یعنی مستجیب الدعوات ہے) (3/38)

Marfat.com

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾

وہ ابھی عبادت گاہ میں صلوٰۃ میں قیام پذیر تھا کہ فرشتوں نے اسے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے حضرت یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔ وہ اللہ کے کلام کو سچا ثابت کرنے والا، قوم کا سردار اور ضبط نفس امارہ کرنے والا، نبوت سے سرفراز اور صالحین میں سے شمار کیا جائیگا۔ (3/39)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿٤٠﴾

حضرت ذکریاؑ نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! میرے ہاں لڑکا پیدا کیسے ہوگا؟ جب میں ضعیف العمر ہوں اور میری بیوی بانجھ ہو چکی ہے۔ وحی الٰہی سے جواب ملا ایسا ہی ہوگا وہ جو چاہتا ہے، ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ اس کے اختیارات کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا) (3/40)

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع ١١/١٢

حضرت زکریاؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار و مالک! میرے لئے کوئی نشانی یا کوئی فرمان ہے تو بتا دیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ تمہارے لئے حکم ہے کہ تین ایام چپ کا روزہ رکھیں اگرچہ اشارہ کنایہ سے ایسا کر سکتے ہو اس دوران اپنے پروردگار و مالک اور خالق کی صبح و شام کثرت سے تسبیح و تقدیس کرتے رہنا۔ (3/41)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾

تب فرشتوں نے بتایا کہ اے مریم! اللہ نے تمہیں ایک اہم مقصد کیلئے منتخب کر لیا ہے تجھے برگزیدگی اور پاکیزگی عطا فرمائی۔ نیز خواتین عالم پر تمہیں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ (3/42)

Marfat.com

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اے مریم! اپنی زندگی کو قانون الٰہی کے مطابق بسر کرنا، یعنی اپنے پروردگار کی تابع فرمان بن کر رہنا اور اس کے حضور سربسجود ہو کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتے رہنا۔ (3/43)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

اے رسولؐ! یہ غائب کی خبریں ہیں جو تمہیں بذریعہ وحی بتائی جاتی ہیں کہ تم اس وقت موجود نہ تھے (جب ہیکل کے پجاری) حضرت مریم کو اپنی کفالت میں لینے کیلئے قرعہ اندازی کیلئے اپنے قلم پھینک رہے تھے۔ پھر اس وقت بھی تم وہاں موجود نہ تھے جب اس معاملہ میں وہ آپس میں بحث مباحثہ (جھگڑا) کر رہے تھے۔ (3/44)

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

جب فرشتوں نے کہا، اے مریم! اللہ اپنی طرف سے تمہیں ایک اہم بات یعنی ولادت فرزند کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا و آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندوں میں شمار ہوگا۔ (3/45)

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

لوگوں سے گہوارے یعنی بچپن میں باتیں کریگا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں شمار ہوگا۔ (3/46)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

(بشارت سن کر) حضرت مریم نے عرض کیا باری تعالیٰ! میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا ''ایسا ہی ہو کر رہیگا''۔ مشیت الٰہی

Marfat.com

جو چاہے تخلیق کرسکتی ہے اور جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو وہ فرماتا ہے ہوجا تو وہ معروض وجود میں آنا شروع ہوجاتا ہے۔ (3/47)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ ﴿۴۸﴾

اور اللہ اسے کتاب وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم وتربیت دے گا۔ (3/48)

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۴۹﴾

نیز بنی اسرائیل کی طرف میرا رسول ہوگا۔ (اور رسالت ونبوت سے سرشار ہوکر) کہے گا میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے بصیرت افروز نشانیاں لے کر آیا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شبیہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا وہ اللہ کے حکم سے اڑنے والا پرندہ بن جائیگا۔ اور اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کیے دیتا ہوں۔ نیز اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرسکتا ہوں اور یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا اور پیا ہے اور تم نے اپنے گھروں میں کیا کیا ذخیرہ اندوزی کر رکھی ہے۔ ان نشانات میں تمہارے لئے بصیرت افروز ہدایت ہے اگر تم میں سچے مومن بننے کی تمنا ہو تو۔ (3/49)

(مندرجہ بالا لفظی ترجمہ تمثیلات میں)

نوٹ نمبر 1: انجیل مقدس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی وہ سریانی زبان میں تھی وہ اس وقت دنیا میں نایاب ہے۔ بہرحال تلمیذ القرآن نے اناجیل اربعہ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے جو اقوال چاروں اناجیل میں بکھرے پڑے ہیں وہ زیادہ تر تمثیلات میں کلام یا واعظ فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

مثال کے طور پر:

1۔ انہوں نے فرمایا میں تمثیلوں میں اپنا منہ کھولوں گا (متی باب 13 آیت 35)

2۔ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ٹھہرا (متی باب 21 آیت 23 تا 46)

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمثیلی کلام کو ہو بہو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔

اگر اس آیت بصیرت افروز کو تمثیلی انداز میں سمجھ لیا جائے تو ترجمہ کا انداز بھی بدل جائے گا۔ چونکہ اللہ نے عملی تخلیق اور موت کے بعد زندگی بخشنے کے اختیار کسی نبی یا رسول کو تفویض نہیں فرمائے ہیں نہ کسی فقیہ و ولی اللہ کو، الوہی صفات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اس بنیاد پر یہی قرین قیاس ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام تمثیلی تھا تو پھر تصورات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیت فکر انگیز مفہوم قارئین کی خدمت میں اسی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

تمثیلی مفہوم:

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہونگے اور ان سے فرمائینگے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بصیرت افروز نشانی یا پیغام لے کر آیا ہوں کہ میں تم مردہ جیسی قوم کو وحی الٰہی کے ذریعے حیات نو عطا کرونگا جس سے تم موجودہ پستی سے ابھر کر ترقی کی بلند فضاؤں میں اڑنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اس طرح تمہیں فکر و عمل کی رفعتیں نصیب ہو جائینگی نیز یہ وحی الٰہی کی روشنی تمہاری کور نگاہی کو بصیرت عطا کر دیگی اور تم کج رویوں سے نکل کر زندگی کے صحیح راستے پر گامزن ہونے کی قابل ہو جاؤ گے (یعنی جن باطل پرستی کی امراض میں مبتلا ہو چکے ہو اللہ کے حکم سے شفایاب ہو جاؤ گے) نیز جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں مال و دولت کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہو ان کے متعلق حلال و حرام کی تمیز سے مطلع کر دونگا۔ اگر تم واقعی اللہ پر ایمان بالیقین لانے والے ہو تو یقیناً ان فرمودات میں تمہارے لئے بصیرت افروز نشانی ہے۔ (3/49)

Marfat.com

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۵۰

اور میں اس تعلیم و ہدایت اور قوانین کی تصدیق کرنے آیا ہوں جو میرے زمانے میں موجود ہیں۔ نیز یہ کہ تم پر جو چیزیں حرام کردی گئیں تھیں ان کو اللہ کے حکم سے تمہارے لئے حلال کردوں۔ اور دیکھو! میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس بصیرت افروز نشانی لے کر آیا ہوں۔ لہٰذا اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو۔ (3/50)

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۵۱

یقین جانو! اللہ ہی میرا پروردگار ہے، اور تم سب کا بھی پروردگار اور آقا ہے۔ لہٰذا اسی کے احکام و تعلیمات اور قوانین کے مطابق زندگی بسر کرو۔ سیدھی راہ یہی ہے۔ (3/51)

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل انکار نبوت اور سرکشی پر آمادہ ہیں تو انہوں نے اپنے حواریوں سے پوچھا کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہے؟ ان کے حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ کی جماعت ہیں لہٰذا ہم آپ کے حواری اور مددگار ہیں تم شاہد رہو کہ ہم اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کر چکے ہیں۔ (3/52)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۳

(پھر وہی معروض ہوئے) کہ اے ہمارے پروردگار مالک! جو فرمودات آپ نے نازل فرمائے ہیں (بذریعہ انجیل) ہم نے اس کے احکام و تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرلیا ہے اور تیرے رسول کی پیروی اختیار کرلی ہے اور ہمارا نام حق کی شہادت دینے والوں میں تحریر فرماویں۔ (3/53)

Marfat.com

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

پھر بنی اسرائیل نے (حضرت مسیح کے خلاف مضلوب کرنے کی) چال چلنے کی جو عیارانہ تدبیر کی (تو حضرت عیسیٰ کی خاطر) اللہ نے بھی حکیمانہ تدبیر کی ہے اور اللہ بطریق احسن واکمل حکیمانہ تدبیر کرنے والا ہے۔ (3/54)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تمہیں طبعی عمر تک پہنچا دوں گا (5/117) اور اپنے ہاں بلند مراتب عطا کرونگا اور نظام دین سے انکار کرنے والوں سے بچا کر تمہیں دور لے جاؤنگا اور یوم قیامت تیری پیروی کرنے والوں کے، کفار کے مقابلہ میں، مدارج بلند کرنے والا ہوں آخر الامر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ لہٰذا میں تمہارے باہمی اختلافات کا فیصلہ کردونگا۔ (3/55)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

جن لوگوں نے کفر وانکار کی راہ اختیار کی (اس جرم کی پاداش میں) میرا قانون مکافات عمل ان کو دنیا و آخرت میں شدید ترین عذاب دیگا اور ان کا کوئی بھی حامی و مددگار نہ ہوگا۔ (3/56)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾

بخلاف اس کے جو لوگ ایمان بالیقین لائے اور نیک عمل کیے اللہ اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق ان کو پورا پورا اجر دیگا۔ اللہ بے انصافی اور ظلم وستم کرنے والوں سے قطعاً محبت نہیں کرتا۔ (3/57)

Marfat.com

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

اے رسول! یہ جو تمہیں بذریعہ وحی حکمت سے لبریز تذکرے پڑھ کر سنا رہے ہیں بصیرت افروز تاریخی حقائق ہیں۔ (3/58)

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

یقین جانو! حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی مثال اللہ کے نزدیک حضرت آدم جیسی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر حکم دیا کہ ہو جا تو وہ وجود میں آنا شروع ہو گیا (3/59)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

پھر یہ اٹل حقیقت ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے بذریعہ وحی بتائی جا رہی ہے۔ مبادہ کہ اس بارے میں آپ بھی شک وشبہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ (3/60)

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

یہ علم آ جانے کے بعد اب کوئی (یعنی یہود و نصاریٰ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابنیت و الوہیت کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں تو اے رسولؐ! ان سے کہہ دیجئے: آؤ مباہلہ کر لیں تم بھی اور ہم مسلمان بھی اپنے اپنے اہل وعیال کو بھی لے آئیں اور خود بھی جمع ہو جائیں اور اللہ کریم سے عاجزی سے دعا کریں کہ جو جھوٹے ہوں ان پر اللہ کی لعنت۔ (3/61)

نوٹ نمبر 2: عیسائیوں کی اس گمراہی کا ذکر کہ حضرت مسیح کی الوہیت کا اعتقاد باطل پیدا کر چکے تھے۔ حالانکہ تمام نبی آدم کی طرح وہ بھی انسان تھے اور اللہ نے انہیں اپنی رسالت کیلئے چن لیا تھا چونکہ یہ اعتقاد حقیقت کے خلاف ہے لہٰذا عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت، کہ اگر انہیں الوہیت مسیح کے اعتقاد پر پکا یقین ہے تو رسول اللہ کے مقابلہ میں آئیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی لے

Marfat.com

آئیں اور دونوں فریق اللہ سے دعا مانگیں جو ناحق پر ہو اس پر اللہ کی لعنت۔ اس بارے میں مناظرہ کے لئے نجران سے عیسائی عطاؤں کی ایک جماعت مدینہ منورہ آئی تھی۔ رسول اللہ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی، مگر منہ کی کھا کر اطاعت کا اقرار کر کے واپس چلے گئے

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾

حقیقت حال یہ ہے کہ بیان کیے گئے واقعات بالکل سچے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔ نیز وہی اللہ ہے جو صاحب سطوت وقوت والا ہے اور کمال درجہ کی دانشمندی سے امور کائنات سرانجام دینے والا ہے۔ (3/62)

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾ ع

پھر اگر مقابلہ میں آنے سے روگردانی کریں تو یقیناً اللہ مفسدوں کے احوال وظروف کا بخوبی علم رکھتا ہے۔ (3/63)

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾

اے اہل کتاب! آؤ اس بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی وعبودیت قبول نہ کریں گے اور اللہ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کریں گے نیز ہم اس کے سوا کسی دوسری ہستی کو اپنا کارساز وسرپرست نہ سمجھیں گے۔ اگر پھر بھی روگردانی کریں تو صاف کہہ دو کہ تم گواہ رہنا کہ ہم مسلم یعنی اللہ کے بندگان تسلیم و رضا ہیں۔ (3/64)

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرٰهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٥﴾

اے اہل کتاب! تم حضرت ابراہیم کے بارے میں ہم سے بحث ومباحثہ یا جھگڑا کرتے ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی حالانکہ توریت اور انجیل دونوں کتابیں ان کے بعد نازل ہوئی تھیں (ان کے وقت گروہ بندی کا نام ونشان نہ تھا) کیا اتنی سی بات بھی تمہاری عقل وفکر میں نہیں آتی؟ (3/65)

Marfat.com

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

اس سے پہلے تم ان معاملات میں بحث وتمحیص کر چکے ہو جس کا تمہیں کم وبیش علم تھا۔ (لیکن اب تمہیں کیا ہو گیا ہے) کہ ایسی بات پر مناظرانہ جھگڑا کھڑا کرنے لگے ہو جس کا تمہیں قطعاً علم نہیں ہے (حضرت ابراہیم کے دین وایمان کے متعلق) اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے ہو۔ (3/66)

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

حضرت ابراہیم یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ اللہ کے مواحد بندہ تسلیم رضا تھے اور قطعاً مشرکین میں سے نہ تھے۔ (3/67)

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

بنی نوع انسان میں سے حضرت ابراہیم کے قریبی وہ لوگ تھے جنہوں نے ان کی ملت کا اتباع کیا اور ان کا قریبی یہ نبی اکرم اور جماعت مومنین ہیں (جو مسلک توحید کے علمبردار ہیں) اور اللہ ایسے ہی مومنوں کا دوست اور سرپرست ہے۔ (3/68)

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

اے ایمان والو! اہل کتاب میں سے ایک فریق چاہتا ہے کہ تمہیں گمراہ کر دے مگر حقیقت میں وہ اپنے سوا کسی کو گمراہی میں نہیں ڈال سکتے۔ مگر انہیں اس چیز کا عقل وشعور نہیں ہے۔ (3/69)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اے اہل کتاب تم اللہ کے واضح احکام وتعلیم کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ تم اللہ کی کتابوں توریت وانجیل کی بشارتوں کی بنیاد پر تم خود شاہد ہو (کہ یہ تنزیل بالحق ہے) (3/70)

Marfat.com

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۸ ۱۵

اے اہل کتاب! تم حق پر باطل کا پردا ڈال کر مشتبہ مت بناؤ اور دیدہ دانستہ حق کو چھپاتے ہو۔ (3/71)

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾

اہل کتاب میں سے ایک گروہ اپنوں کو (دھوکے کی چال چلنے کا) مشورہ دیتا ہے کہ مومنوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح کے وقت ایمان لے آؤ اور شام کو (قرآن کی سچی تعلیم کو جھٹلا کر) ماننے سے انکار کر دیا کرو۔ اس ترکیب سے عجب نہیں کہ یہ مسلمان (تمہیں دیکھ کر) اپنے ایمان سے پھر جائیں۔ (3/72)

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے کو ملا ہے۔ اے رسولؐ! ان سے کہہ دو کہ اصل میں ہدایت صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ یہود اپنے لوگوں کو یہ بھی کہتے ہیں (کہ یہ بھی ہرگز نہ ماننا) جو دین تمہیں دیا گیا ہے کسی اور کو بھی مل سکتا ہے یا وہ تمہارے پروردگار کے حضور تمہارے خلاف حجت یا دلیل لا سکتے ہیں۔

تو اے نبی! اعلان کر دیجئے کہ فضل و کرم یا اقتدار و عزت سے نوازنا تو اللہ کے اختیار و ارادہ میں ہے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ وہ بڑی وسعت رکھنے والا ہے اور اہل و نا اہل کو جاننے والا ہے۔ (3/73)

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

وہ اپنی رحمت کیلئے جسے چاہتا ہے مختص یا منتخب کر لیتا ہے اور اس کا فضل تو بڑا ہی فضل ہے۔ (3/74)

Marfat.com

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵

اور اہل کتاب تم میں سے کچھ لوگ ایسے دیانتدار ہیں کہ اگر تم چاندی سونے کے ڈھیر بھی ان کی امانت میں رکھ دو تو وہ جوں کا توں تمہیں ادائیگی کر دینگے۔ لیکن ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ اگر ایک روپے کیلئے بھی ان پر اعتماد کر لو تو وہ کبھی بھی تمہیں واپس نہ کرینگے جب تک (ڈنڈا) لے کر ان کے سر پر کھڑے نہ ہو جاؤ۔ اور ان لوگوں میں بددیانتی اس لئے پیدا ہوگئی ہے کہ ان کا عقیدہ راسخ ہو چکا ہے کہ غیر یہودی یا غیر اہل کتاب کے ساتھ جو جی میں آئے کرو اس سے تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا لیکن (فی الحقیقت ایسا سمجھ کر) اللہ کے خلاف صریحاً کذب وافترا پردازی ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ حقیقت حال کیا ہے؟ (3/75)

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷۶

حقیقت یہ ہے جس شخص نے بھی اپنا عہد پورا کیا اور اللہ کے قوانین وآئین کی نگہداشت کی تو وہی متقی لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ (3/76)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۷

جو لوگ متاع قلیل کے عوض اللہ سے کیے ہوئے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کا سودا کرتے ہیں تو ان کیلئے اخروی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور قیامت کے روز اللہ نہ تو ان سے کلام کریگا اور نہ ان کی طرف نظر التفات کریگا۔ اور نہ ان کا تزکیہ نفس کریگا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ (3/77)

Marfat.com

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

ان میں (مذہبی پیشوا احبار وغیرہ) کا گروہ ایسا ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے ہیں کہ عبادت کا مطلب کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں تا کہ تم سمجھو کہ وہ اللہ کی کتاب سے ہے۔ حالانکہ وہ قطعاً اس کتاب میں سے نہیں ہوتا۔ پھر وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ بتاتے ہیں اللہ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا وہ اللہ کا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں اور دیدہ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں۔ (3/78)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اس کو کتاب وحکومت اور نبوت سے سرفراز فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے تابعدار بندے بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ سچے ربانی بنو، اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس کے درس وتدریس میں مشغول رہتے ہو۔ (3/79)

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۹ ۱۶

ایک ربانی انسان تمہیں کبھی بھی اس بات کا حکم نہیں دیگا کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنا پروردگار بنالو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک ربانی تمہیں کفر کرنے کا حکم دے، جب کہ تم اللہ کے بندگان تسلیم ورضا بن چکے ہو۔ (3/80)

Marfat.com

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعہ یا نبیوں والا ان کی امتوں سے پختہ عہد لیا تھا کہ تمہیں یہ کتاب وحکمت عطا کی گئی ہے اس کے بعد اگر کوئی میری طرف سے کوئی رسول تمہاری طرف آئے اور اسی تعلیم کو سچا کر دکھائے جو تمہیں دی گئی تھی تو اس کی صداقت پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی استعانت ونصرت کرنا ہوگی۔

پھر اللہ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس محکم عہد پیمان کی ذمہ داری اٹھانے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''ہاں'' ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر اس پر گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ رہوں گا۔ (3/81)

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

اس کے بعد پھر جو اپنے عہد سے برگشتہ ہو جائیں تو وہی عہد شکن اور فاسق ہیں۔(3/82)

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اب کیا یہ لوگ اللہ کے دین اسلام یعنی نظام حیات کو چھوڑ کر کوئی اور نظام زندگی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ زمین وآسمان میں جو بھی ہیں چار و ناچار اللہ ہی کے قوانین ونظام کے آگے سربسجود ہیں اور بالآخر اسی کے قانون مکافات عمل کی طرف رجوع کرنا ہے۔ (3/83)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اے رسولؐ! کہہ دیجئے کہ ہم اللہ کی ذات صفات پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں اور اس پر بھی ایمان بالیقین رکھتے ہیں جو ہم پر ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوا ہے۔

Marfat.com

نیز اس ہدایت کو بھی تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو جو انکے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور ہم ان تمام کے درمیان کوئی فرق نہیں ڈالتے (کسی کو امتیازی حیثیت نہیں دیتے) اور ہم اللہ کے بندگان تسلیم رضا ہیں۔ (3/84)

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

دین اسلام کے علاوہ اگر کسی شخص نے کسی اور دین یا نظام زندگی کو اختیار کیا تو وہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور ایسا کرنے والے آخرت میں ناکام و نامراد ہونگے۔ (3/85)

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ اللہ ایک ایسے گروہ پر ہدایت کی راہ کھول دے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہو حالانکہ وہ اس امر کی شہادت دے چکے تھے کہ اللہ کے آخری رسول سچے ہیں نیز ان کے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل و براہین بھی آ چکی تھیں۔ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ وہ ظالموں پر سعادت کی راہ نہیں کھولتا۔ (3/86)

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

ان لوگوں کے اعمال بد کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ کی رحمت و مغفرت سے محروم ہیں اور اللہ کی اسکے فرشتوں کی اور سب بنی نوع انسان کی لعنت کے مستحق ہیں۔ (3/87)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور وہ ہمیشہ اس حالت میں گرفتار رہیں گے۔ ان کے عذاب میں کبھی کمی ہوگی نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ (3/88)

Marfat.com

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾

البتہ وہ لوگ بچ جائیں گے جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر حد درجہ عفو و درگزر کرنے اور اپنی رحمت بے پایاں نوازنے والا ہے۔(3/89)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

لیکن جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کی روش اختیار کی اور سرکشیوں میں بڑھتے ہی گئے تو ان کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو راہ راست سے بھٹک چکے ہیں۔(3/90)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ ۱۱ ۱۷

جن لوگوں نے دین اسلام کے قوانین و احکام سے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ تو وہ اللہ کے قانون مکافات عمل سے نجات پانے کے لئے زمین بھر سونا بھی فدیہ میں دینا چاہیں تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کے لئے اذیت ناک عذاب ہوگا اور ان کا کوئی ناصر و حامی اور شفیع نہ ہوگا۔ (3/91)

Marfat.com

لَن تَنَالُوا

(٤)

Marfat.com

Marfat.com

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

تم ہرگز نیکی کا درجہ کبھی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنا پسندیدہ مال متاع اللہ کی راہ میں (ربوبیت عامہ کیلئے) خرچ نہ کرو گے اور یاد رکھو! جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ (3/92)

نوٹ نمبر 3: اس آیہ مقدسہ میں نفاق بالعفو کا حکم الٰہی ہے (2/219) کہ جو مال و دولت تم محبوب رکھتے ہو جس میں ہر اقسام کی جائیداد، پیداوار، آمدنی وغیرہ شامل ہے۔ کفالت اجتماعیہ کیلئے اسلامی حکومت کو اپنی بنیادی ضرورت سے زائد آمدنی اسٹیٹ یعنی بیت المال میں جمع کرادو۔ جس کا نمونہ حضور رسول اکرمؐ نے قائم کر کے عوام الناس کو دکھا دیا تھا اور چالیس ہجری تک وہ نظام قائم رہا۔ بعد ازاں ملوکیت میں بدل گیا۔ بہر حال اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو وہاں پیداواری مساوی حقوق سے محروم اور مفلوک الحال لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کرنا ہوگا۔ دنیا کی دولت کو صرف اپنے لئے سمیٹ کر یتیموں معذوروں بیوگان کے حقوق کو پامال نہ کرو۔ اس طرح نہ کوئی شخص بھوکوں مرے گا اور نہ کسی کے پاس زائد از ضرورت دولت جمع ہوگی۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مکافات عمل کے بارے میں تذکیر و تنذیر سے بنی نوع انسان کو سمجھانے کا اسلوب اختیار فرمایا ہے

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

کھانے کی اشیاء جو دین اسلام میں حلال ہیں ان کا کھانا بنی اسرائیل پر بھی شرعاً جائز تھا۔ البتہ نزول توریت سے پہلے حضرت یعقوب (اسرائیل) نے ذاتی وجوہ کی بنیاد پر بعض چیزیں توریت نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر حرام قرار دے لی تھیں۔ تو بنی اسرائیل سے کہہ دیجئے: ''اگر تم اپنے

Marfat.com

اعتراض میں سچے ہوتو توریت لے کر آؤ اور ثبوت میں کوئی ایسا حکم بتاؤ تو جانیں"۔ (پھر تمہارے جھوٹ کا خود بخود فیصلہ ہو جائیگا)۔ (3/93)

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾

اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھیں تو وہی درحقیقت میں ظالم لوگ ہیں۔ (3/94)

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾

اے رسولؐ! کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچی بات بتادی ہے اب تم یکسو ہو کر دین ابراہیم کی پیروی کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندۂ تسلیم و رضا تھے یعنی ٹھیک ٹھیک مواحد تھے اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ (3/95)

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ ﴿٩٦﴾

بلاشبہ سب سے پہلا گھر جو بنی نوع انسان کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا وہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ جس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہانوں کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ (3/96)

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾

اس میں دین حق کی روشن نشانیاں ہیں ازاں جملہ مقام ابراہیمؑ ہے جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہ امن و حفاظت میں آ گیا۔ لہٰذا اللہ کی طرف سے ضروری ٹھہرا کہ اگر اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو اس گھر کا حج کریں ان حقائق کے باوجود (اس مقام کی پاکیزگی اور فضیلت کا اگر کوئی اعتراف نہ کرے) تو جان رکھو!" کہ ذات باری تعالیٰ دنیا و مافیا سے بے نیاز ہے" (وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب اسی کے محتاج ہیں) (3/97)

نوٹ نمبر 4: بیوقوف یہودیوں کا ایک یہ بھی اعتراض تھا کہ مسلمانوں نے یوروشلم (بیت المقدس) کی بجائے خانہ کعبہ کو کیوں قبلہ بنالیا ہے۔ (2/142) ان کے اعتراض کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر 3/96 نازل فرمائی۔ "دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا۔ ہم

Marfat.com

اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا!'' قبلہ اس گھر کے علاوہ اور کونسا مقام ہوسکتا تھا، جہاں سے حضرت ابراہیم کو اقوام عالم میں امامت کا بلند ترین مقام حاصل ہوا تھا (2/124-25) اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص اس مرکز میں داخل ہوگیا اسے ہر طرف سے امن وسلامتی حاصل ہوگی۔ (3/97)

اس قبلہ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہوجاتا ہے کہ اس کے اتباع کو قرآن حکیم نے دین کے اتباع سے تعبیر کیا ہے، فرمان الٰہی ہے اور اگر تم اہل کتاب (یہودیوں) کے پاس تمام نشانیاں بھی لے کر آجاؤ تو یہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کرینگے اور تم بھی ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں ہو بلکہ کوئی بھی دوسرے کے قبلہ کی پیروی کیلئے تیار نہیں ہے۔ پھر حکم الٰہی ہوا کہ اے رسولؐ تم سے یہودی اور نصاریٰ کبھی بھی راضی نہ ہونگے جب تک تو ان کی ملت کا اتباع نہ کریگا (2/120) اب تمہارے پاس قرآن کی روشنی آجانے کے بعد اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو یاد رکھئے کہ اللہ کے سوا اس کے قانون مجازات سے تجھے بچانے والا کوئی دوست و مددگار نہ ہوگا۔ ان تمام حقائق سے واضح ہوجاتا ہے کہ قبلہ درحقیقت ملت و دین اسلام کا ایک مخصوص نشان (Symbol) ہے اور اتباع قبلہ سے اتباع دین ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ بیت العتیق تو اس وقت سے قائم ہے جب سے بنی نوع انسان شعور میں آیا ہے۔ معمار حرم، امام الناس جناب حضرت ابراہیمؑ نے اس کی تعمیر نو کی تھی۔ یعنی بنیادیں اٹھائی تھیں اور اس کو مثابة الناس یعنی بنی نوع انسان کا مرجع مرکز اجتماع قرار دیا تھا (2/125) اور ساتھ ہی حکم الٰہی ہوا تھا کہ جہاں حضرت ابراہیمؑ نے عبادت کے لئے قیام فرمایا ہے اس کو مستقل جائے عبادت بنالو اور باپ بیٹے کو تاکید کی تھی کہ میرے اس گھر کو طواف واعتکاف اور سجدہ کرنے والوں کے لئے تمام آلائشوں سے پاک وصاف رکھیو تاکہ اہل ایمان آئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ یہ نظام نوع انسانی کی منفعت کیلئے کیا گیا رول ادا کر رہا ہے۔ (22/29-30) یہود و نصاریٰ تو بہت بعد کی پیداوار ہیں۔

Marfat.com

یادرہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو اپنا گھر کہا ہے تو پھر اللہ کے گھر کو چھوڑ کر یوروشلم کو قبلہ کیسے بنایا جاسکتا تھا۔

اور پھر یہ بات بھی حقیقت سے بعید نہیں ہے کہ امام الناس کی ذریت میں سے جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں انہوں نے اپنے ابا کی اتباع کی ہے تو نبی اکرمؐ کیسے اپنے امام کی اتباع سے تجاوز کر سکتے تھے۔ یوروشلم کو تو حضرت داؤد علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کا صدر مقام قرار دیا تھا اور اس کے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام ہیکل سلیمانی تعمیر فرما کر اسے چار چاند لگائے تھے۔ حضور کی بعثت کے زمانہ میں یوروشلم یہودیوں کا متبرک شہر اور مرکز تھا۔ بیت المقدس کے نام سے اس وقت موسوم ہوا جب حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں مسلمانوں نے یوروشلم کو فتح کرنے کے بعد عبدالمالک بن مروان کے زمانہ میں وہاں مسجد صخرہ 70ھ میں اور پھر مسجد اقصیٰ 72ھ میں تعمیر فرمائیں تھیں۔ مگر قوم بنی اسرائیل نے تعصب کی بنیاد پر اسے اپنا قبلہ بنالیا (صرف بنی اسرائیل کے لئے) تمام بنی نوع انسان کیلئے نہیں تھا۔

جب حضرت محمدؐ رسول اللہ مکہ سے ہجرت فرما کر تشریف لے گئے (9/40) وہاں پر سوائے مسجد قبا کوئی مسجد نہ تھی جس میں 10 یوم تک ٹھہرے رہے اجازت ملنے پر مدینہ بستی میں داخل ہوئے تھے۔ مسجد نبویؐ کی بنیاد انہوں نے اپنے دست مبارک سے رکھی اس کے علاوہ وہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ جہاں انہوں نے شمال کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہو۔ بلکہ جو مسجد ضرار منافقین تعمیر کی تھی اسے بھی نابود کر دیا گیا تھا۔ دیگر تمام مساجد بشمول مسجد قبلہ تین، مسجد علی، مسجد ابوبکر، مسجد عمر اور مسجد الفتح جنگ احزاب کے بہت عرصہ بعد صحابہ اکرام کے جہاں جہاں کمانڈنگ کیمپ تھے ان کی یادگاریں بنائی گئیں۔

بایں ہمہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ اے رسول! ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے دل میں یہ آرزوئیں بار بار کروٹیں لے رہی ہیں کہ جس مقام کعبہ وقبلہ کو ہمارے دین کا مرکز قرار دیا گیا ہے اس

Marfat.com

پر قبضہ وتصرف مشرکین مکہ کا ہے اس پر قبضہ وتصرف ہمارا ہی ہونا ضروری تھا(2/144) ہاں ٹھیک ہے، آخرالامر خانہ کعبہ پر قبضہ وتصرف تمہارا ہی ہوگا۔ 2/144 بحوالہ 48/27 ,17/60۔ جن میں فرمان الٰہی ہے کہ اے رسول! تجھے خواب میں بتادیا گیا تھا کہ تم فاتح کی حیثیت سے مسجد الحرام میں داخل ہوجاؤ گے(48/27) تو اس امر کا بھی انہوں نے مذاق اڑایا۔ حالانکہ اللہ کے فرمودات کا سچ ہونا بعید از قیاس نہ تھا۔ اسی طرح ہم نے قرآن کریم میں شجرۃ الزقوم کی مثال دے کر سمجھایا تھا کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو معتبر اور معزز سمجھ رہے ہیں یہ کس قدر ذلیل وخوار ہونگے(44/44-49) ہم اسی طرح ان پر آنے والی تباہی سے متنبہ اور خائف کرتے آئے تھے۔ لیکن ان کی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی میں اضافہ ہی ہوتا رہا(17/60) مزید برآں یہ بھی حکم ہوا تھا کہ اے رسول تمہارے کرنے کا کام یہ ہے کہ تم دنیا کے کسی گوشے میں بھی چلے جاؤ تو اپنی توجہیات کا رخ قبلہ مقصود کی طرف مرکوز رکھو۔ اسی کو اپنی سعی وکاوش کا محور بنالو۔

"وحیث ماکنتم فولوا و جومعکم شطرہ" (2/144)

اس فرمان الٰہی کی تصدیق وتائید میں علامہ اقبالؔ یوں فرماتے ہیں۔

پرَد در وسعتِ افلاک یگانہ　　نگاہِ او بشاخ آشیانہ

حرم جذ قبلۂ قلب و نظر نیست　　طوافِ او طوافِ بام و در نیست

میانِ ماؤ تو بیت اللہ رمز یست　　کہ جبریل آمیں را ہم خبر نیست

ان تمام مندرجہ صدر حقائق کی بنیاد کے پیش نظر الراقم کی علمائے عالم اسلام سے التماس ہے کہ قرآنی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے بے سند روایات کی پیروی کرتے ہوئے یہود ونصاریٰ کی تصدیق وتائید نہ فرمائیں۔ یہ سراسر قرآنی حقائق سے مہجوری کے مترادف ہے۔

خوار از مہجوری قرآن شدی　　شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شدی!

Marfat.com

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾

اے رسول! اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے پوچھئے کہ تم اللہ کی آیات یعنی اس کے احکام وتعلیمات کو ماننے سے کیوں انکار کرتے ہو۔ یادرکھیئے! جوحرکات تم کرتے پھرتے ہوسب کچھ اللہ کے علم ونظر میں ہے (قانون مکافات عمل سے تم بچ نہیں سکتے) (3/98)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

ان اہل کتاب سے یہ بھی پوچھئے کہ تم لوگوں کو جوایمان لاچکے ہیں یالانا چاہتے ہیں اور راہ راست پر چلنا چاہتے ہیں انہیں کیوں روکتے ہو اورانہیں حدود شکنی پر کیوں مجبور کرتے ہوحالانکہ تم حقیقت کوجانتے ہو۔ جوبھی حرکات تم کرتے ہواللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ (3/99)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾

اے لوگو جوایمان لائے ہو، اگرتم اہل کتاب کے کسی فرقے یا جماعت کا کہا مان کران کے اشاروں پر چلو گے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں پھر سے کافر بنادینگے (مرتد بنا دینگے) (3/100)

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ع ١٠

مسلمانو! تم کیسے منکرحق ہوسکتے ہوجبکہ کہ اللہ کے احکام وتعلیمات تمہیں پڑھ کرسنائے جاتے ہیں اورتمہارے درمیان اللہ کا رسول بھی راہنمائی کیلئے موجود ہو (یہ اصل عظیم یادرکھنے کی ہے) کہ جس نے اللہ سے اپنا رشتہ مضبوطی سے قائم کرلیا یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اورتعلیمات پر پوری صلاحیتوں سے عمل پیرا ہوگیا بلاشبہ وہ ہدایت کی سیدھی راہ پاگیا۔ (3/101)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے ایمان والے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے جب تک کہ تم اللہ کے بندگان تسلیم و رضا نہ بن جاؤ (یعنی تمہیں اگر موت آئے تو بحیثیت مسلمان آئے) (3/102)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

مسلمانو! اجتماعی طور پر نظامِ الٰہی یعنی قرآن حکیم سے وابستگی اختیار کرلو اور دیکھنا کہیں فرقوں میں نہ بٹ جانا (کیونکہ یہ شرک ہے) (30/31-32) اور اللہ کے احسان کو یاد رکھو کہ تم (جاہلیت کی بنا پر) ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسا نظام زندگی عطا فرمایا کہ تمہارے دل ایک دوسرے سے جڑ گئے اور تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے تم اس سے پہلے ہلاکت و تباہی کے آتش کدے کے کنارے پر کھڑے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس میں گرنے سے بال بال بچالیا، اللہ تبارک تعالیٰ اپنی نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ تم منزل مقصود کی راہ راست پالو۔ (3/103)

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

مسلمانو! تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو صاحب اختیار ہو اور انسانوں کو شرف و برتری اور حال و مستقبل کی خوشگواریوں اور خوشحالیوں یعنی نیکی اور بھلائی کی جانب دعوت دے اور قرآنی نظام کے احکام و قوانین پر عمل پیرا ہونے کا حکم دے۔ اور ان قوانین کے خلاف باتوں سے یعنی برائی سے روکے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں۔ (3/104)

Marfat.com

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۱۰۵﴾

مسلمانو! کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں منقسم ہو گئے اور واضح احکام و تعلیمات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہو گئے۔ یہ بڑا سنگین جرم ہے (ظلم عظیم ہے31/13) جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اللہ کے قانون مجازات عمل کے مطابق دردناک عذاب میں مبتلا ہونگے۔(3/105)

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

روز قیامت کچھ لوگوں کے چہرے روشن ہونگے یعنی زندگی کی خوشگواریاں اور مسرتیں ان کو حاصل ہونگی اور کچھ لوگ روسیاہ ہونگے یعنی حزن وغم سے دوچار ہونگے۔ جو روسیاہ ہونگے ان سے کہا جائیگا کہ چونکہ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر وانکار کی روش اختیار کر لی تھی۔ تمہاری منکرانہ چال کی پاداش میں عذاب کا مزا چکھ لو! (3/106)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور جو روئے تاباں ہونگے وہ وفور مسرت سے دمکتے ہونگے اور اللہ کی رحمت بے پایاں سے جنت الفردوس میں ہونگے اور وہاں حیات جاوید کے مزے لوٹیں گے۔ (3/107)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اے رسولؐ! یہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہیں جو ہم تمہیں پڑھ کر سنا رہے ہیں مبنی بحق ہیں تاکہ تم بحیثیت معلم لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دو۔ کیونکہ اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ دنیا والوں پر کسی قسم کا ظلم کیا جائے۔ (3/108)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع ۱۱ ۸ ۲

جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے اور تمام امور کائنات اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ (3/109)

Marfat.com

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰

مسلمانو! تم دنیا میں بہترین امت ہو اور تمہیں بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کیلئے میدان عمل میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی اور بھلائی کا حکم دینے والے اور بدکاری سے روکنے والے ہو اللہ کے احکام وقوانین اور تعلیمات پر ایمان بالیقین لانے والے ہو۔

اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کیلئے بہتری کا شگون تھا۔ ان میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو ایمان لانے کے خواہش مند ہیں مگر اکثریت ان لوگوں کی ہے جو دائرہ رشد وہدایت سے یکسر باہر ہیں یعنی فاسق ہیں۔ (3/110)

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۱

(یہ دشمنان اسلام) یہودی تمہیں معمولی اذیت تو دے سکتے ہیں لیکن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اگر تم سے جنگ کرینگے تو پیٹھ پھیر کر یا دم دبا کر بھاگ جائینگے۔ ان کو کہیں سے کوئی مدد نہ ملے گی۔ (3/111)

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَۗاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۱۱۲

یہ یہودی دنیا میں جہاں بھی پائے گئے ہیں ان کو ذلت وخواری کی مار پڑی ہے۔ محکوم وغلام ہو کر رہے ہیں۔ ہاں البتہ اللہ کے عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں امان مل گئی ہو تو یہ اور بات ہے اللہ تعالیٰ کا غیض وغضب ان پر نازل ہو چکا ہے۔ محتاجی اور بدحالی ان پر مسلط ہو چکی ہے اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ یہ اللہ کے احکام وقوانین اور تعلیمات پر ایمان لانے یا عمل کرنے سے منکر تھے۔ اور انبیاء کو ناحق قتل کر دیتے تھے یہ سب کچھ ان کی نافرمانی اور حدود شکنی کا انجام ہے۔ (3/112)

Marfat.com

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

مگر اہل کتاب سب کے سب ایک جیسے نہیں ہیں ان میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی بھی ہے۔ وہ راہ ہدایت پر قائم ہیں اور رات کے اوقات میں اٹھ کر اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے حضور سربسجود رہتے ہیں۔ (3/113)

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں نیک اعمال کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بدکاریوں سے منع کرتے ہیں نیز احسان اور خیر کے کاموں میں سرگرم عمل رہتے ہیں یہی صالح اور عدل وانصاف کرنے والے ہیں۔ (3/114)

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

اور جو لوگ احسان کرنے والے اور نیکوکار ہیں ان کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا ان کا اجر انہیں ضرور ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ خشیت پسند (متقیوں) کے احوال و ظروف کا علم رکھنے والا ہے۔ (3/115)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

مگر جن لوگوں نے دین حق کا انکار کیا تو ان کا مال ومتاع اللہ کے قانون مکافات سے بچا سکے گا نہ آل اولاد ہی۔ یہی لوگ اہل نار یا اہل جہنم ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہاں رہینگے۔ (3/116)

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور جو مال ودولت وہ اس دنیا کی زندگی کی خاطر خرچ کرتے ہیں اس کی مثال یخ بستہ ہوا جیسی ہے جو ان کی کھیتی پر چلے اور اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔ یاد رکھئے! جو کچھ انہیں پیش آیا اس لئے

Marfat.com

نہیں کہ اللہ نے ان پر ظلم وستم کیا ہو۔ درحقیقت یہ خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔(3/117)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱۸

اے مسلمانو! اپنی جماعت یعنی اہل ایماں کے علاوہ کسی اور کو اپنا رازداں معتمد نہ بناؤ۔ مبادہ کہ وہ تمہارے اندرونی رازدں کو معلوم کرلے تمہارے دشمنوں کا تو یہ حال ہے کہ تمہارے خلافِ فتنہ انگیزی اور سازشوں اور تخریب کاری میں سرگرم عمل رہتے ہیں، تمہیں جن چیزوں سے نقصان پہنچے وہی ان کی محبوب ہیں ان کے دل کا بغض وکدورت تو ان کی باتوں سے عیاں ہوجاتے ہیں اور جو کچھ اپنے سینوں میں مخفی رکھے ہوئے ہین وہ اس سے بھی شدید تر ہیں اگر تم کوئی عقل شعور رکھتے ہوتو ہم نے تمام نشانیاں تم پر واضح کردی ہیں۔ (3/118)

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۱۹

تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم ان سے محبت اور دوستی رکھتے ہو مگر وہ تم سے دوستی بالکل نہیں رکھتے۔ تم اللہ کی کتاب پر ایمان بالیقین رکھتے ہو جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان والے ہیں (یعنی تمہاری کتاب اور رسول پر ایمان لائے ہیں) لیکن جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو مارے حسد وغیض وغصب کے اپنی انگلیاں تک کاٹ کھاتے ہیں۔ تو اے رسول! ان کو کہہ دیجئے کہ صرف غیض وغصب میں انگلیاں ہی نہ کاٹ کھاؤ بلکہ ہلاک ہوجاؤ۔ مگر یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے چھپے رازوں کو خوب جانتا ہے۔ (3/119)

Marfat.com

إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٢ ١١ ٣

اگر تمہیں خوشی نصیب ہوتو وہ غمزدہ ہوجاتے ہیں اگر تم پر کوئی مصیبت کا غم انگیز واقع پیش آجائے تو وہ سن کر شادوفرحاں ہوجاتے ہیں۔ مگر تم یادرکھو! اگر تم مصائب اور مشکلات میں ثابت قدم رہے، تقویٰ کی راہ اختیار کی، تو ان کا مکروفریب تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا کیونکہ اللہ کا قانون مکافات ان کے اعمال پر محیط ہے۔ (3/120)

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾

اے رسول! (اس موقع کی یاد مسلمانوں کو دلائیں) جب صبح سویرے تم گھر سے نکلے تھے اور ایک مقام پر (احد کے میدان کارزار میں) مسلمانوں کو جنگ کے لئے مامور کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (3/121)

نوٹ نمبر 5: شوال 3ھ کا واقع ہے کہ کفار مکہ تقریباً تین ہزار کا لشکر لے کر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے۔ کثرت تعداد کے علاوہ سامان حرب بھی ان کے پاس بہت زیادہ تھا۔ جنگ بدر جو ایک سال پہلے ہوئی تھی اس کے انتقام کا جوش جذبہ بھی موجزن تھا۔ بہرحال حضور اکرمؐ بھی ایک ہزار جنگ جو لے کر میدان کارزار میں آئے مگر عین وقت پر عبداللہ بن ابیٔ جو منافقین کا سردار تھا تین سو ساتھیوں کو لے کر الگ ہوگیا اس کی اس ناپاک حرکت سے مسلمانوں میں اضطراب و پریشانی کی لہر دوڑ گئی۔ حتیٰ کہ بنوسلمہ اور بنوحارثہ بہت دل شکستہ ہوگئے۔ بہرحال حوصلہ بڑھانے سے اضطراب رفع ہوگیا باقی ماندہ سات سو آدمیوں کے ساتھ نبی اکرمؐ آگے بڑھے اور احد پہاڑ جو تقریباً چار کلومیٹر مدینہ سے شمال کی طرف واقع ہے کے دامن میں اپنی فوج کو آراستہ کیا پشت پر ایک درہ تھا جہاں سے حملہ کا خطرہ درپیش تھا وہاں پر آپ نے پچاس تیرانداز بٹھا دیئے اور تاکید کی گئی کہ

Marfat.com

خواہ کچھ بھی پیش آئے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا ہوگا۔ بعدازاں جنگ شروع ہوگئی اور مسلمانوں کو کافی کامیابیاں ہوئیں مگر کامیابیوں کو آخری فتح تک پہنچانے کی بجائے مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ مسلمانوں کی توجہ اس طرف ہونے سے خالد بن ولید جو اس وقت دشمن کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ اس نے موقع غنیمت جان کر پہاڑ کے عقب سے زوردار حملہ کر دیا جس سے مسلمان سراسیمہ ہوگئے اور فتح شکست میں تبدیل ہوگئی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ کی شہادت کی افواہ پھیل گئی اور ماسوائے معدودے چند صحابہ کرام بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ شکست کی تکمیل میں کوئی کسر باقی نہ تھی۔ اس موقع پر ایک معمہ جو حل طلب ہے وہ یہ کہ وہ کیا وجہ تھی جس نے کفار مکہ کو خود بخود واپس ہونے پر مجبور کیا تھا؟ اگر وہ فتح کو درجہ کمال تک پہنچانے کیلئے کھڑے رہتے تو کامیابی بعید از قیاس نہ تھی مگر نامعلوم وہ کس مجبوری کی خاطر آپ ہی آپ میدان چھوڑ گئے۔ بحیثیت مسلمان ایک ہی خیال گزرتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی بقا کی خاطر دشمنوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیئے ہوں، کچھ دکھائی دیا ہو تو وہ حوصلے ہار بیٹھے۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اس وقت آپ کے لشکر میں دو گروہ ایسے بھی تھے جو ہمت ہارنے ہی والے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر تھا۔ اہل ایمان کو ہمیشہ اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔(3/122)

نوٹ نمبر 6: یہ اشارہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ کی طرف ہے جن کی ہمتیں عبداللہ بن ابئ جو منافقین کا سردار تھا اس کے ساتھیوں کی واپسی سے پست ہوگئیں تھیں۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے رسول! (مسلمانوں کو یاد دلائیں) کہ ہم پہلے بھی غزوۂ بدر میں تمہاری امداد کر چکے ہیں اور فتح سے سرشار کر چکے ہیں حالانکہ تم (اس وقت عسکری قوت کے اعتبار سے) کمتر و کمزور تھے۔ بس تم اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اس کی نافرمانی سے بچو تاکہ تم اس کے فضل و کرم کا شکر بجالاؤ۔ (3/123)

Marfat.com

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور پھر آپ مومنوں سے کہہ کر ان کی ہمتیں بڑھا رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تین ہزار ملائکہ نازل فرما کر تمہاری نصرت فرمائے (3/124)

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

الربع الرابع

بلاشبہ اگر تم نے ہمت نہ ہاری اور ثابت قدم رہے اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہے تو دشمن اگر جوش و جذبہ سے تم پر یلغار بھی کر دیں تو اسی وقت اللہ تبارک تعالیٰ (تین ہزار چھوڑ کر) اپنے پانچ ہزار فرشتے تمہاری نصرت کیلئے بھیج دے گا۔ (3/125)

مقام بدر پیدا کر کہ فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۱۲۶﴾

یہ مژدہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلئے سنا دیا ہے تا کہ اس سے وہ تمہارے دلوں میں طمانیت سکنیت پیدا کر دے۔ دیگر فتح و نصرت اللہ کی طرف سے ہے جو بڑی قوت اور سطوت والا اور دانا و بینا ہے۔ (3/126)

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور یہ ایسا اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا ہے تا کہ کافروں کے لشکر کا ایک بازو کاٹ ڈالے یا ان کو ایسی ذلت آمیز شکست سے دوچار کرے تا کہ وہ ناکام و نامراد ہو کر پسپائی اختیار کر جائیں۔ (3/127)

Marfat.com

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

اے پیغمبر! سزا اور جزا کے معاملات سے آپ کا کوئی سروکار نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل سے انہیں معاف کرتا ہے یا سزا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ظالم ہیں۔(3/128)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۳ ۹ ٤

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی ملکیت ہے (وہ اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) جس کو چاہے معاف کر دیتا ہے اور جس کو چاہے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ وہ اپنی حفاظت میں لینے کیلئے رحیم وکریم ہے۔ (2/129)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ج

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، سود مفرد ہو یا مرکب یعنی سود در سود کھانا چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نگہداشت کرو تا کہ تم فلاح وسعادت کی راہ اختیار کرو۔ (3/130)

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ج

اس نار جہنم سے ڈرتے رہو جو حرمت سود کے متعلق احکام ماننے سے انکار کرنے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ (3/131)

نوٹ نمبر 7: معاشرتی تباہی میں سب سے بڑی وجہ ربٰو یعنی سود در سود کی ہے۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اس سے دولت بڑھتی ہے (انفرادی طور پر ایسا ممکن ہے) لیکن دراصل اس سے قومی معیشت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ نے دین اسلام میں ربٰو کو نہ صرف منع بلکہ حرام قرار دیا ہے۔ اگر تم نے محنت سے حق حلال کی دولت پیدا کرنے کی بجائے سرمایہ کے زور پر دوسروں کی محنت کی کمائی ہضم کرنا شروع کر دی تو تمہارا معاشرہ بھی جہنمی بن جائیگا۔

Marfat.com

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے رسول کی بھی پیروی کرو (رسول کا حکم اللہ کا حکم ہے) امید ہے تم دنیا و آخرت میں فلاح پاؤ گے یعنی رحمتوں سے نوازے جاؤ گے۔ (3/132)

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

اپنے پروردگار کی بخشائش کی طرف تیزی سے چلو اس جنت کی طرف جس کی وسعت زمین و آسمان کی وسعتوں جیسی ہے۔ جو متقی لوگوں کیلئے تیار کر رکھی ہے۔ (3/133)

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

وہ (متقی) حضرات خوشحال ہوں یا تنگدست (حتی المقدور) اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں غصے کی حالت میں اعتدال و توازن قائم رکھتے ہیں نیز لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں (یہی لوگ ہیں جو محسن ہیں) اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (3/134)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

نیز وہ لوگ جب کبھی ان سے بے حیائی کا فعل سرزد ہو جاتا ہے تو (پشیماں ہو کر) اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا معصیت کو معاف بھی کون کر سکتا ہے؟ نیز وہ اپنے کئے پر دانستہ اصرار نہیں کرتے۔ (3/135)

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

اس کے عوض ان کا پروردگار ان کو اپنی بخشش و حفاظت میں لے لے گا نیز باغ جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے انہار اور چشمے جاری و ساری ہونگے اور حیات جاوید بسر کرینگے اچھے اعمال بجالانے والوں کیلئے اجر بھی کتنا اچھا ہے۔ (3/136)

Marfat.com

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾

تم سے پہلے قوموں کے عروج وزوال کے بہت سے ادوار گزر چکے ہیں ساری دنیا پھر کے دیکھ لو کہ جو لوگ اللہ کے احکام وقوانین اور تعلیمات کو جھٹلانے والے تھے ان کا پاداش عمل میں بالآخر انجام کیا ہوا؟ (3/137)

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

یہ قرآن حکیم بنی نوع انسان کیلئے کھلا اظہار حقیقت ہے اور متقیوں کیلئے ناصحانہ ہدایت اور زجر وتوبیخ ہے۔ یعنی غلط روش زندگی کے انجام سے متنبہ کیا گیا ہے۔ (3/138)

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

مگر تم شکستہ دل ہو نہ غم کرو۔ اگر تم واقعی سچے مومن ہو (قرآن کریم کے احکام وقوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتے ہو) تو تم ہی غالب آؤ گے۔ (3/139)

خدائے لم یزل کا دست قدرت تو، زباں تو ہے یقین پیدا کر اے غافل! کہ مغلوب گماں تو ہے

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾

اگر تم نے غزوۂ (احد) میں کاری زخم کھایا ہے تو دشمن کو بھی ویسا ہی زخم غزوہ (بدر) میں لگ چکا ہے تو پھر اس حادثہ پر غمگین اور دل برداشتہ نہ ہو جاؤ، یہ تو زمانے کے تغیر وتبدل ہیں ایسے واقعات قوموں کے درمیان گردش کرتے رہتے ہیں۔ یہ حادثہ تو اس لئے تھا تا کہ اس بات کی آزمائش ہو جائے کہ کون ایمان بالیقین لانے والا ہے دیگر تم میں سے بعض کو شاہد بنانا مقصود تھا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ (3/140)

Marfat.com

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

اس سے مقصود یہ تھا کہ اہلِ ایمان کے دلوں کو تمام کمزوریوں اور دیگر امراض سے پاک و صاف کر دیا جائے۔ اور منکرین حق کو دین اسلام کے اہل ایمان کی مزید قوت وسطوت کے ذریعے نیست ونابود کر دیا جائے۔ (3/141)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

مسلمانو! کیا تم اس گمان یا خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تمہیں ایسے ہی جنت میں داخل کر دیگا۔ (یعنی ایمان وعمل کی آزمائشوں سے تمہیں گزرنا نہیں پڑیگا) حالانکہ وہ موقع ابھی پیش ہی نہیں آیا کہ اللہ تمہیں آزمائش میں ڈال کر نمایاں کر دیتا کہ تم میں سے کون جان ومال سے جہاد کرنے والے ہیں اور کتنے مصائب ومشکلات میں ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ (3/142)

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع ۱۴/۱۴/۵

تم شہادت کی موت سے دوچار ہونے سے پہلے ان کی تمنا کیا کرتے تھے پھر تم نے اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو (جنگ احد میں) شہید ہوتے دیکھ لیا۔ (3/143)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

مسلمانو! (سچا عقیدہ یہ ہے) کہ محمد سلام علیہ فقط اللہ کے رسول یا پیغمبر ہیں اور آپؐ (حضور) سے پہلے بھی رسول مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اگر آپ فوت ہو جائیں یا ہلاک کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں راہ حق سے پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھریگا اپنا ہی نقصان کریگا اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ جو اللہ کے شکرگزار بندے ہیں اللہ انہیں اپنے قانون مکافات عمل سے جزا دیگا۔ (3/144)

Marfat.com

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر مر نہیں سکتا۔ موت کا وقت معین ہے جو لوگ اپنے اعمال کا صلہ دنیا میں لینا چاہتے ہیں انہیں دنیا ہی میں مل جائیگا اور جو آخرت میں لینے کی آرزو رکھتے ہیں انہیں وہاں دے دیا جائیگا۔ (3/145)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

اور سنو! بہت سے انبیاء گزر چکے ہیں جن کی معیت میں اللہ والوں نے یعنی ربانیوں نے (دشمنان حق سے) جنگ کی ہے اور اللہ کی راہ میں بہت سے مصائب کا سامنا کرتے رہے ہیں تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزوری دکھائی، اور نہ شکست کھائی اللہ تعالیٰ ایسے ہی جرات مندی سے ثابت قدم رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (3/146)

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِىْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور ان کی زبانوں پر یہی دعا ہوتی تھی کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری غلطیوں کوتاہیوں اور لغزشوں سے جو ہم سے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرزد ہوتی رہی ہیں ان کو نظر انداز فرما۔ ہمیں ثابت قدم رکھ اور منکرین اسلام پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔ (3/147)

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع ۱۵

اس سے اللہ نے انہیں دنیا میں بھی اچھا معاوضہ دیا اور آخرت میں بھی بہتر صلہ دیگا اللہ تعالیٰ کو ایسے ہی نیک افعال لوگ پسند ہیں۔ (3/148)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم منکرین دین کا کہا مانوں گے تو وہ تمہیں راہ حق سے الٹے پاؤں پھرا دینگے اور تم متاع دین و ایمان کھو بیٹھو گے۔ (3/149)

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اے ایمان والے لوگو! یاد رکھو! اللہ تبارک تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار اور سرپرست ہے اور وہی بہترین معاون و مددگار ہے۔ (3/150)

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی یعنی اسلام کے نظام زندگی سے انکار کیا ہے، ہم عنقریب ان کے دلوں میں تمہاری دہشت بٹھا دینگے اس بنا پر کہ وہ اللہ کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہراتے تھے۔ جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی دلیل محکم یا سند نازل نہیں کی۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ (3/151)

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور دیکھو! اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ جب تم تائید الٰہی سے دشمنوں کو تہ تیغ کر رہے تھے (لیکن جب ہم نے تمہیں فتح مندی کا جلوہ دکھایا) تو تم نے کمزوری دکھائی اور اپنے فریضہ میں باہم اختلاف کیا اور جونہی کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی، جس کی محبت میں گرفتار تھے (یعنی مال غنیمت) تو تم اپنے سردار کے حکم کی نافرمانی کر بیٹھے، اس لئے کہ تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طالب

Marfat.com

تھے اور کچھ آخرت کی آرزو رکھتے تھے۔ تب تمہیں کافروں کے مقابلہ میں پسپائی دکھائی تا کہ تمہاری آزمائش کرے۔ مگر اللہ نے پھر بھی تمہیں معاف ہی کر دیا کیونکہ مومنوں پر اللہ نظر عنایت رکھتا ہے۔(3/152)

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵۳

جنگ احد کی شکست میں بدحواسی سے منہ اٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر دیکھتا نہ تھا حالانکہ تمہارا رسول تمہیں پیچھے پکار رہا تھا۔ یوں تمہیں نقصان پر نقصان پہنچا اس کا مقصود یہ تھا کہ تم آئندہ کیلئے عبرت پکڑو کہ اپنے مقام سے از خود ہٹنا نہیں چاہیے۔ اگر تم دیکھتے ہو کہ کوئی چیز تمہارے ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے تو اس کا حزن وغم نہ کرو۔ یا اگر کسی سخت مصیبت کا سامنا ہو تو اس سے گھبرا کر اپنا مقام نہ چھوڑو بلکہ اپنی جگہ جمے رہو، اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ (3/153)

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۵۴

اس طرح حزن وغم کے بعد تم پر اطمینان اور سکون کی فضا طاری ہوگئی اور ایک گروہ پر ہلکی سی اونگھ طاری ہوگئی، منافقوں کے گروہ کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اور ان کے دل اللہ کے متعلق جہالت کی بنا پر عجیب وغریب قیاس آرایوں کی اماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ کبھی وہ کہتے کہ جنگ کے معاملہ میں ہمارا بھی اختیار ہونا چاہیے تھا۔ اے رسول! ان کو کہہ دیجئے کہ ہر قسم کا اختیار اللہ کو

Marfat.com

ہے۔ انہوں نے بہت سی باتیں اپنے دلوں میں چھپا رکھی تھیں، جس کو آپ پر ظاہر نہیں کرتے تھے (ان کے دلوں میں دین کے بارے بھی شک تھا) وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ اختیار دیا جاتا تو ہم کبھی مارے نہ جاتے۔ تو اے رسول! ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں رہنے کا بھی فیصلہ کر لیتے تو جنہوں نے مارا جانا تھا وہ خود ہی قتل گاہ پر پہنچ جاتے اور یہ معاملہ اس لئے پیش آیا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں چھپا ہے اللہ اسے آزمانے اور جو آلائشیں اور کدورتیں تمہارے دلوں میں پیدا ہو چکی تھیں انہیں پاک وصاف کر دے اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔ (3/154)

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۙ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ ع ٧ ١٦

(جنگ احد کے دن) جب حق و باطل کی دو جماعتیں آپس میں برسر پیکار ہوئیں تو تم میں سے جن لوگوں نے راہ فرار اختیار کی تھی۔ بعض کمزوریوں (خواہش نفس) کی وجہ سے شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا بلاشبہ اللہ بڑا درگذر کرنے والا اور بردبار ہے۔ (3/155)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا ۚ لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم بھی کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا۔ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور جن کی ذہنیت یہ تھی کہ اگر ان کے بھائی بند سفر میں لٹے ہوں یا لڑائی میں مشغول ہوں اور انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو کہنے لگتے ہیں اگر یہ لوگ گھر سے نہ نکلتے تو کبھی نہ مرتے یا مارے جاتے۔ مسلمان کا یہ نظریہ بالکل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ باطل نظریہ رکھنے والوں کے دلوں میں حسرت اور پشیمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اللہ ہی زندگی بخشتا ہے، اور وہی موت دیتا ہے۔ جو بھی اچھے یا برے اعمال تم کرتے ہو اللہ کے قانون مکافات عمل کی نظر میں ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(3/156)

نوٹ نمبر 6: اسی مفہوم کو علامہ اقبال نے کچھ اس طرح پیش کیا ہے۔

موت ہے عیش جاوداں ذوق طلب اگر نہ ہو — گردش آدمی ہے اور گردش جام اور ہے
رازِ حیات پوچھ لے خضر خجستہ گام سے — زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے

مندرج بالا قانون کی رو سے حیات، مرگ باشرف کو کہتے ہیں اور موت، حیات بے شرف کا نام ہے، زندگی مجاہدانہ تگ وتاز سے عبارت ہے اور بے عملی کا دوسرا نام موت ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(اس اصل عظیم کو) یاد رکھو! کہ اگر اللہ کی راہ میں ہلاک ہو جاؤ یا طبعی موت مر جاؤ تو اللہ کی طرف سے جو رحمت تمہارے حصے میں آئیگی یقیناً وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہوگی جنہیں یہ لوگ جمع کر کے رکھتے ہیں۔ (3/157)

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اور خواہ تم طبعی موت مر جاؤ یا مارے جاؤ ہر حال میں اس کے حضور پیش ہونا ہے۔ (3/158)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

اے رسول! اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کیلئے بڑے نرم مزاج واقع ہوئے ہو اگر تم سخت مزاج ہوتے تو سب لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جاتے۔ بس ان لوگوں کے قصور معاف فرمائے اور اللہ سے بھی ان کے حق میں دعائے مغفرت اور دین کے معاملہ میں شریک مشورہ کر لیا کرو۔ پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو اللہ تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں جو اسکے بھروسہ پر زندگی گزارتے ہیں۔ (3/159)

Marfat.com

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

یاد رکھو! اگر اللہ کی مدد تمہارے شامل حال ہے تو کوئی بھی تم پر غالب نہیں آ سکتا جس کا ساتھ اللہ چھوڑ دے پھر اس کی کوئی مدد نہیں کرسکتا پس جو مومنین ہیں ان کا بھروسہ اللہ ہی پر ہوتا ہے۔(3/160)

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

کسی نبی سے یہ ممکن نہیں یا اس کے شایان شان نہیں کہ وہ (فرض نبوت ادا کرنے میں) کسی طرح کی بھی خیانت کرے (وحی اللہ کو مخفی رکھے) جو لوگ بھی خیانت کرتے ہیں قیامت کے روز خیانت کی ہوئی چیز ضرور ان کے ساتھ آئیگی۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا قانون مکافات عمل کے مطابق پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہوگی۔ (3/161)

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾

کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودی کی راہ اختیار کر رکھی ہو اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے۔ ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہے جو بدترین ٹھکانا ہے۔(3/162)

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

اللہ کے نزدیک ان دونوں اقسام کے آدمیوں میں بڑا فرق ہے اور اللہ سب کے اعمال پر گہری نظر رکھتا ہے۔ (3/163)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

بلا شبہ اللہ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اس نے انہی میں سے اپنا ایک رسول مبعوث فرمایا وہ اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ہر طرح کی برائیوں سے پاک کرتا ہے اور کتاب

Marfat.com

حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تم کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (3/164)

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

جب (جنگ احد میں) تم پر مصیبت آ پڑی تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ گئی۔ حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دوگنا تمہارے ہاتھوں دشمنوں پر پڑ چکی تھی۔ اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہہ دو کہ مصیبت خود تمہارے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہے۔ (اگر تم کمزوری نہ دکھاتے اور احکام حق کی اطاعت کرتے رہتے) تو کبھی مصیبت نہ آتی۔ یاد رکھو! اللہ کی قدرت کاملہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔ (3/165)

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ﴿۱۶۶﴾

اور (غزوہ احد میں) دو حریف جماعتوں کے باہم تصادم کے دن جو مصائب تم پر ٹوٹ پڑے تھے وہ اللہ کے حکم سے تھے (کیونکہ تم استقامت و استقلال نیز اطاعت کا نظم و ضبط کھو بیٹھے تھے) اس سے مقصود مومنوں کی آزمائش کرنا تھی۔ (3/166)

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ ﴿۱۶۷﴾

نیز اس سے منافقوں کا نفاق ظاہر کرنا بھی مقصود تھا۔ چنانچہ جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو" یا شہر کا دفاع کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمیں یقین ہوتا کہ جنگ ضرور ہوگی تو ہم یقیناً تمہارا ساتھ دیتے" اس روز وہ ایماں کی بہ نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے اور اپنی زبانوں سے جو کچھ وہ کہتے تھے وہ ان کے دلوں میں نہ تھا اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے تھے اللہ اسے بخوبی جانتا تھا۔ (3/167)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

جو منافق لوگ گھروں میں بیٹھے رہے تھے۔ اپنے بھائی بندوں کے متعلق کہتے تھے کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو مارے نہ جاتے۔ اے رسول! ان سے کہہ دیجئے، اگر تم یہ کہنے میں حق بجانب ہو تو پھر تم آئی موت کو ٹال کر دکھانا۔ (3/168)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں انہیں مردہ مت شمار کرو بلکہ درحقیقت وہ زندہ جاوید ہیں اور اپنے پروردگار کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ (3/169)

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وقف لازم

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جن نعمتوں سے انہیں نوازتا ہے اس پر وہ مسرور ہیں، اور جو لوگ ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں، ابھی ان سے ملے نہیں، ان کے لئے بھی وہ خوش و خرم ہیں کہ ان کیلئے بھی کسی خوف و رنج کا موقع نہیں ہے۔ (3/170)

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۱۷/۱۶/۸

وہ اللہ کی نعمت اور فضل و کرم کے عطیوں سے مسرور و شادماں ہیں نیز یہ بھی انہوں نے دیکھ لیا کہ اللہ ایمان بالیقین رکھنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (3/171)

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾

جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دیا۔ (اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے) ان میں سے جو نیک کردار ہیں اور پرہیزگار ہیں ان کے کیلئے بڑا اجر ہے۔ (3/172)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

جب ان کولوگوں نے بتایا کہ تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے کافروں نے لشکر جرار جمع کر رکھا ہے۔ لہٰذا ان سے ڈرو تو یہ سن کر انکا ایمان اور قوی و مستحکم ہو گیا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے جو کارساز و معتمد ہے۔ (3/173)

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

بالآخر وہ اللہ کی نعمت اور فضل و کرم پا کر واپس لوٹ آئے ان کو کسی قسم کا گزند بھی نہ پہنچا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر چلنے کا شرف بھی حاصل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہایت احسن فضل و کرم کرنے والا اور نوازنے والا ہے۔ (3/174)

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

(اور یہ جو دشمنوں کا بھیجا ہوا مخبر تمہیں بہکانا چاہتا تھا) بلاشبہ وہ شیطان تھا۔ جو تمہیں اپنے ساتھیوں سے ڈرانا چاہتا ہے۔ اگر تم ایمان بالیقین رکھنے والے ہو، تو شیطان کے ساتھیوں سے مت ڈرو اللہ سے ڈرو۔ (3/175)

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

اے پیغمبر! جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ان کے رویے کے باعث آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ اس لئے کہ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ اللہ کے قانون مکافات عمل کی رو سے اپنے ہاتھوں خود اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے لئے مستقبل کی نعمتوں یا خوشگواریوں میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے۔ بالآخر ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ (3/176)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الۡکُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡئًا ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۷﴾

جن لوگوں نے ایمان کی پونجی اڑا کر کفر و سرکشی کا سودا چکایا وہ اللہ کے نظام حیات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ان کے لئے اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق دردناک عذاب ہے۔ (3/177)

وَ لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ خَیۡرٌ لِّاَنۡفُسِہِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾

جن لوگوں نے کفر و سرکشی کی راہ اختیار کی ہے ہمارا قانون امہال ان کو باز آنے کی مہلت دے رہا ہے وہ اس سے یہ خیال نہ کریں کہ مہلت ان کے حق میں باعث خیر ہے۔ ہم انہیں اس لئے مہلت دے رہے ہیں کہ وہ اچھی طرح بار گناہ سمیٹ لیں بالآخر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (3/178)

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡہِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ۚ وَ اِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَلَکُمۡ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۹﴾

اللہ مومنوں کو اس حالت زار میں ہرگز نہ رہنے دیگا جس حال میں آج اپنے آپ کو پا رہے ہیں وہ ناپاک کو پاک سے الگ چھانٹ دیگا (تاکہ منافقوں اور مومنوں کی الگ پہچان ہو سکے) امور غیب کی باتوں کی اطلاع دینا اللہ کی سنت نہیں ہے۔ البتہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے منتخب کر لیتا ہے۔ لہٰذا امور غیب کے بارے میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان بالیقین رکھو۔ اگر تم ایمان بالیقین اور تقویٰ الٰہی پر چلو گے تو بلاشبہ تم اس دنیا اور آخرت دونوں میں احسن وارفع اجر پاؤ گے۔ (3/179)

Marfat.com

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸ ۹

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مال ودولت سے نوازہ ہے۔ اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل سے کام لیتے ہیں۔ تو وہ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ یہ جمع کردہ مال و دولت ان کے لئے خیر کا باعث ہوگا، بلکہ ان کے لئے موجب ضرر ہے اور قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائیگا۔ زمین وآسماں کا تمام مال واسباب اللہ ہی کی میراث ہے اور جو کچھ دنیا میں تمہاری کارکردگی ہے اللہ اس سے بخوبی آگاہی رکھنے والا ہے۔ (3/180)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ وقف لازم

اللہ نے ان کی بات سن لی ہے جو کہتے ہیں اللہ محتاج ہے اور ہم مستغنی اور مالدار ہیں وہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم لکھتے جاتے ہیں نیز انبیاء کا ناحق قتل کیا جانا بھی ان کے نامہ اعمال میں ثبت ہے (بوقت قانون مکافات عمل) ہم ان سے کہیں گے لو، اب تباہ کن عذاب کا مزا چکھو۔ (3/181)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ج

یہ آتش عذاب وہی ہے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اعمال بد کے ارتکاب سے اپنے لئے تیار کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے (تم اپنے آپ پر خود ظلم کرتے ہو) (3/182)

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے اقرار کر رکھا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائینگے جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی لاکر نہ دکھائے جسے غیب سے آگ آکر کھا

Marfat.com

جائے اے رسول! ان سے پوچھئے! مجھ سے پہلے تمہارے پاس کتنے ہی رسول محکم دلائل براہین اور تمہاری مطلوبہ (سوختی قربانی) بھی لے کر آئے تھے اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو بتاؤ ان رسولوں کو تم نے قتل کیوں کیا؟ (3/183)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

اے رسول! اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) آپ سے پہلے بھی پیغمبروں کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ وہ واضح ومحکم دلائل براہین اور صحیفوں اور علم وحکمت کی روشنی دینے والی الکتاب ساتھ لائے تھے۔ (3/184)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

ہر ایک متنفس نے موت کی لذت چکنی ہے اور روز قیامت تمہارے اعمال کا پورا پورا اجر دیا جائیگا۔ کامیاب دراصل وہ شخص ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچا رہے اور جنت الفردوس میں داخل ہوجائے۔ جہاں تک دنیا کی زندگی کا تعلق ہے وہ محض فریب سامان عشرت ہے۔ (3/185)

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

مسلمانو! تم کو جان ومال کی قربانی دینا ہوگی (ظلم وستم سہنا ہونگے) نیز تمہیں اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اور مشرکین کی نازیبا، تکلیف دہ باتیں سننا پڑینگی لیکن اگر تم نے ثابت قدمی سے سب کچھ برداشت کرلیا اور قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہے تو بلاشبہ یہ بلند حوصلگی اور عزم وہمت کے کام ہیں۔ (3/186)

Marfat.com

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

جب ایسا ہوا تھا کہ جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان سے اللہ نے عہد و پیمان لیا تھا کہ جو کچھ اس کتاب میں ہے لوگوں پر واضح کرتے رہنا اسے پوشیدہ نہ رکھنا لیکن (عہد پورا کرنے کی بجائے) انہوں نے کتاب ہی کو پس پشت ڈال دیا اور اسے حقیر قیمت کے عوض بیچ ڈالا (یعنی دنیا کے مفاد عاجلہ کے عوض حق فروشی کی) کس قدر خسارے کا سودا تھا جو انہوں نے چکایا۔ (3/187)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

اے پیغمبر! جو لوگ اپنی کرتوتوں بدکاریوں سے خوش ہو رہے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ان کی کارکردگی کی تعریف تحسین کی جائے جو کبھی انہوں نے نہ کی ہو، تم ہرگز ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ کے قانون مکافات سے بچ جائینگے یقیناً ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ (3/188)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع ۱۹ ۱۰

آسمانوں اور زمین کی فرماں روائی کا اختیار صرف اللہ کو ہے نیز اللہ کی قدرت کاملہ سب پر حاوی ہے۔ (3/189)

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

جو لوگ عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں ان کے لئے تخلیق کائنات اور گردش لیل و نہار میں حکمت الٰہی کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ (3/190)

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اہل عقل وبصیرت وہ لوگ جو کھڑے، لیٹے ہر حالت میں اللہ کی صفات حسنہ تعلیمات اور قوانین واحکام میں تفکر بالحق کرتے رہتے ہیں، اور حکیمانہ وتدریجی انداز میں زمین وآسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں، کہ اے اللہ یہ سب کچھ جو تو نے کائنات میں پیدا فرمایا ہے وہ بلاشبہ بے کار اور بلا مقصد نہیں پیدا کیا ہے۔ تیری ذات پاک بلند وبالا ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس استدعا ہے کہ اے اللہ ہمیں آتش دوزخ سے بچائے رکھیو! (3/191)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

اے ہمارے پروردگار! اس امر میں قطعاً کوئی شک شبہ نہیں کہ جسے تو نے اپنے قانون مکافات کے مطابق جہنم کی آگ میں جھونک دیا۔ تو تو نے اسے ذلیل وخوار کر دیا، ظالموں کا کوئی مددگار ہوگا نہ شفیع (خود کردہ را علاج نیست) (3/192)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۤ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کی دعوت ایمان کو سنا۔ کہ ایمان کی طرف بلا وہ تھا ہم نے اپنے پروردگار کے عقیدہ توحید کو تسلیم بالیقین کر لیا ہے، چنانچہ ہم ایمان بالیقین لے آئے ہیں۔ لہٰذا اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہم سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں انہیں معاف فرما اور ہمیں اگر وفات بھی دینا تو ان لوگوں کی رفاقت اور معیت میں دنیا جو وسیع القلب اور کشادہ ظرف ہوں۔ (3/193)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اے ہمارے پروردگار! تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے جو وعدہ کیا ہے (نعمتیں عطا کرنے کا) وہ ہمیں برحمت فرما تاکہ روز قیامت یا ظہور نتائج کے روز ذلیل وخوار نہ ہونے پائیں۔ یقیناً تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (3/194)

Marfat.com

روز محشر خوار و رسوا مکن مرا بے نصیب را بوسۂ پا کن مرا

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

ان کے پروردگار نے ان کی التجا قبول فرمائی اور ارشاد ہوا۔ میں کسی کے حسن عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت کیونکہ تم ایک دوسرے کی جنس ہو چنانچہ جن لوگوں نے میری راہ میں ہجرت کی یا اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا نیز جہاد کیا اور ہلاک ہوگئے تو ان کے اعمال کبھی رائیگاں جانے والے نہیں۔ یقین جانو کہ میں ان کی خطائیں معاف کردونگا اور ان کو ایسے ابدی باغات میں داخل کرونگا جن کے نیچے نہریں، چشمے رواں دواں ہونگے اور یہ اللہ کے قانون مکافات عمل کا اجر ہوگا۔ بہترین اجر اللہ ہی کے پاس ہے۔ (3/195)

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ؕ
مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

اے رسول! نظام دین اسلام کے منکرین کی چہل پہل شہروں اور بستیوں کی گہما گہمی تمہارے لئے فریب نظر نہ بن جائیں۔ یہ منفعتیں، عشرتیں محض قلیل عرصہ کیلئے مفاد عاجلہ ہیں۔ بالاخران کا ٹھکانا جہنم ہے جو بدترین جائے قرار ہے۔ (3/196-97)

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

برعکس اس کے جو لوگ اللہ کے قانون مکافات سے ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے نہریں، چشمے رواں دواں رہتے ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہینگے یہ ان کے لئے

Marfat.com

اللہ کی طرف سے تواضع ہوگی. اور اللہ کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ نیکوکاروں کے لئے بہتر ہے۔(3/198)

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹۹

اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو عقیدہ توحید کو بالیقین تسلیم کرتے ہیں اور اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی ہے۔ نیز اس کتاب پر جو ان پر نازل ہوئی تھی ایمان بالیقین رکھتے ہیں اور اللہ کے حضور خشوع وخضوع کرتے ہیں اور اللہ کی آیات کو حقیر قیمت پر نہیں بیچ ڈالتے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے۔یقین جان رکھو! کہ اللہ حساب لینے میں تاخیر سے کام نہیں لیتا۔(3/199)

ع ٢٠ ١١ ١١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر وتحمل، استقامت اور قوت برداشت کا مظاہرہ کرتے رہو اور دوسروں کو بھی ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کرتے رہو اور اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو تاکہ تم مشکلات پر قابو پا کر ترقی اور کامیابی سے ہمکنار ہوسکو۔(3/200)

اٰیاتھا ١٧٦ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ رکوعاتھا ٢٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ

Marfat.com

وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ①

اے بنی نوع انسان اپنے پروردگار کے قانون مجازات (Law of Retribution) سے ڈرتے رہو جس نے تمہاری نفس واحد (یعنی صرف ایک حیاتیاتی جرثومے سے تخلیق کی ابتدا کی، بعدازاں یہ جرثومہ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا) جس سے نر اور مادہ وجود میں آئے اور یوں دونوں کے اختلاط سے اس نے کثیر التعداد مرد اور عورتیں پیدا کر کے ان کو روئے زمین پر پھیلا دیا۔ لہٰذا اس کے نظام کی نگہداشت کرو جس کے ذریعے تمہاری ضروریات زندگی پوری ہوتی ہیں اور جن کے لئے تم ایک دوسرے کے محتاج بھی ہو۔ قرابت داری اور خونی رشتوں کا احترام کرو (یعنی صلہ رحمی کی پاسداری کرو) اگر تم ایسا کرتے رہے تو اللہ تمہارا نگران ہوگا (4/1)

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

اور یتیموں اور بے کسوں کا مال (جو تمہاری تحویل میں ہو) اس کو من وعن انہیں واپس کر دو۔ اور ان کا اچھا مال ومتاع اپنے نکمے اور ناکارہ مال سے ہرگز تبدیل نہ کرو اور نہ ان کے مال واسباب کو اپنے مال واسباب میں ملا کر کھاؤ۔ یقین جانو! یہ ایک جرم عظیم اور گناہ کبیرہ ہے۔ (4/2)

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ بے سہارا عورتوں کے معاملے میں تم (معاشرتی طور پر) عدل و انصاف نہ کر سکو گے تو ان سے نکاح نہ کرو بلکہ دوسری عورتوں میں سے حسب پسند جو تمہارے حصار نکاح میں آنا چاہیں تو دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کر لو۔ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل و انصاف نہ کر سکو گے تو صرف ایک بیوی کرو یا پھر ان لونڈیوں پر جنہیں تم اپنے نکاح میں لا چکے ہو اکتفا

Marfat.com

اور یتیموں کی نگہداشت کرتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ سن بلوغت اور نکاح کے قابل
ہو جائیں پھر اگر ان میں صلاحیت و اہلیت پاؤ تو ان کا مال و متاع ان کے حوالے کر دو۔ اور اس ڈر
سے کہ کہیں وہ بڑے ہو کر اپنا مال واپس لینے کا مطالبہ نہ کریں۔ اسے جلدی جلدی فضول
خرچی میں ضائع نہ کرو۔ ہاں ان کے سرپرست جو آسودہ حال اور بے احتیاج ہوں، ان کو یتیموں

Marfat.com

کے مال میں سے کچھ لینے سے گریز کرنا چاہیے۔ البتہ جو سرپرست غریب اور محتاج ہوں وہ دیانتداری سے خرچ کرنے کے مجاز ہیں۔ پھر جب ان کا مال ومتاع واپس کرنے لگو تو گواہ بنالیا کرو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے میں کافی ہے۔ (4/6)

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝٧

والدین اور عزیز واقارب کے ترکے میں (جو مال ودولت چھوڑ مریں) مردوں کا حصہ ہے اسی طرح والدین اور عزیز اقارب کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ چاہے ترکہ کم ہو یا زیادہ اور یہ حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں۔ (4/7)

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝٨

اور میراث کی تقسیم کے وقت اگر رشتے دار، اور یتیم یا بے سہارا لوگ اور اہل احتیاج آموجود ہوں تو احسان کے طور پر ترکے میں سے ان کو بھی کچھ دو۔ اور ان کے ساتھ شائستہ اور شیریں کلام سے پیش آؤ۔ (4/8)

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝٩

لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے ناتواں اور بے بس اولاد چھوڑ کر مرتے تو اس وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں ناانصافی کے بارے کیا کیا اندیشے لاحق ہوتے۔ لہٰذا انہیں اللہ کے قانون مجازات سے ڈرنا چاہیے اور انہیں حق وانصاف کی بات کرنا چاہیے۔ (4/9)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝١٠

جو لوگ یتیموں کا مال ودولت ظلم وتعدی سے کھا جاتے ہیں دراصل وہ بلاشبہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں وہ بھڑکائی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔ (4/10)

Marfat.com

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ
وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑪

اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں ضروری ہدایات دیتا ہے۔

مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ اگر (میت کے وارث) دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو کل ترکے میں ان کا حصہ دو تہائی ہوگا اگر لڑکی ایک ہی ہو تو وہ آدھے ترکے کی حق دار ہوگی۔ اگر متوفی صاحب اولاد نہ ہو تو اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کا حصہ 1/3 ہوگا اور اگر اس کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کا حصہ چھٹا ہوگا اور ان حصوں کی تقسیم تب ہوگی جب متوفی کی وصیت پوری کر دی جائے اور اگر قرض میت کے سر ہو تو ادا کر دیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔ یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے اور انتہائی دانشمندی سے تمام امور سرانجام دینے والا ہے۔ (4/11)

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ
لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ⑫

تمہاری بیویاں جو مال و متاع ترکے میں چھوڑ جائیں اور ان کی اولاد بھی نہ ہو تو تمہارے (شوہر کا) حصہ نصف ہوگا لیکن اگر ان کی اولاد ہو تو پھر ترکے میں سے چوتھا حصہ تمہارا ہوگا جبکہ جو وصیت اس نے کر رکھی ہو پوری کر دی جائے اور جو قرض انہوں نے چھوڑا ہو بیباق کر دیا جائے۔

Marfat.com

تمہارے ترکے میں تمہاری اولاد نہ ہونے کی صورت میں بیویوں کا حصہ 1/4 ہوگا لیکن اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر ان کو ترکے کا آٹھواں (1/8) حصہ ملے گا۔ بشرطیکہ تمہاری وصیت کی تعمیل ہو چکی ہو اور اگر قرض ہو تو بیباک ہو چکا ہو اور اگر کوئی مرد یا عورت ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ ہو یعنی اس کا باپ ہو نہ بیٹا اور اس کے بھائی بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو 1/4 حصہ ملے گا۔ اور اگر بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکے کا ایک تہائی میں وہ شریک ہونگے۔ بشرطیکہ متوفی کی وصیت پوری ہو چکی ہو اور واجب الادا قرض بیباک ہو چکا ہو۔ نیز اس سے کسی حق دار کو نقصان نہ پہنچتا ہو (ترکے کی تقسیم کے متعلق) اللہ کی طرف سے محکم حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا ور بینا ہے اور اپنے قانون کے مطابق ٹھیک ٹھیک فیصلے کرنے والا ہے (یعنی جذباتی فیصلے نہیں کرتا) (4/12)

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑬

یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حد بندیاں ہیں چنانچہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کریگا اسے اللہ تبارک تعالیٰ ایسے باغات میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں اور چشمے رواں دواں ہونگے اور وہ وہاں حیات جاوداں بسر کرینگے اور یہی عظیم الشان کامیابی (Supreme Achievement) ہے۔ (4/13)

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑭ ع ۲ ۱۳

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور اس کی مقرر کردہ حدود شکنی کریگا وہ آتش جہنم میں ڈالا جائیگا وہ وہاں ہمیشہ رہیگا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔ (4/14)

Marfat.com

کرو۔ یہ امر، اس بات کے زیادہ قرین صواب ہے کہ تم کثیر العیال ہو کر حصول معاش کے بوجھ تلے دب جاؤ۔ (4/3)

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝۴

اور عورتوں کے مہر خوش دلی سے اور اظہار محبت کے طور پر ادا کرو (جس طرح شہد کی مکھی بلا معاوضہ شہد لا کر چھتے میں انڈیل دیتی ہے) البتہ اگر وہ خود اپنی مرضی سے مہر میں سے تمہارے لئے کچھ چھوڑ دے تو شوق، مزے سے کھا سکتے ہو (اپنے استعمال میں لا سکتے ہو)۔ (4/4)

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

اور اپنے مال و دولت کو جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری بقا اور معیشت کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ نادان اور جاہل افراد کے ہاتھوں میں نہ دیا کرو (مبادہ کہ فضول خرچی سے ضائع کر دیں) البتہ انہیں خورد و نوش اور پہننے کے لئے لباس دینے کے لئے خرچ کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور ان کے ساتھ شائستگی سے پیش آنا بھی لازم ہے۔ (4/5)

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝۶

اور یتیموں کی نگہداشت کرتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ سن بلوغت اور نکاح کے قابل ہو جائیں پھر اگر ان میں صلاحیت و اہلیت پاؤ تو ان کا مال و متاع ان کے حوالے کر دو۔ اور اس ڈر سے کہ کہیں وہ بڑے ہو کر اپنا مال و دولت واپس لینے کا مطالبہ نہ کریں۔ اسے جلدی جلدی فضول خرچ کرنا نہ شروع کر دو۔ ہاں ان کے سرپرست جو آسودہ حال اور بے احتیاج ہوں، ان کو یتیموں

Marfat.com

کے مال میں سے کچھ لینے سے گریز کرنا چاہیے۔ البتہ جو سرپرست غریب اور محتاج ہوں وہ دیانتداری سے خرچ کرنے کے مجاز ہیں۔ پھر جب ان کا مال ومتاع واپس کرنے لگو تو گواہ بنالیا کرو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے میں کافی ہے۔ (4/6)

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝٧

والدین اور عزیز واقارب کے ترکے میں (جو مال ودولت چھوڑ مریں) مردوں کا حصہ ہے اسی طرح والدین اور عزیز اقارب کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ چاہے ترکہ کم ہو یا زیادہ اور یہ حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں۔ (4/7)

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝٨

اور میراث کی تقسیم کے وقت اگر رشتے دار، اور یتیم یا بے سہارا لوگ اور اہل احتیاج آموجود ہوں تو احسان کے طور پر ترکے میں سے ان کو بھی کچھ دو۔ اور ان کے ساتھ شائستہ اور شیریں کلام سے پیش آؤ۔ (4/8)

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝٩

لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے ناتواں اور بے بس اولاد چھوڑ کر مرتے تو اس وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں ناانصافی کے بارے کیا کیا اندیشے لاحق ہوتے۔ لہٰذا انہیں اللہ کے قانون مجازات سے ڈرنا چاہیے اور انہیں حق وانصاف کی بات کرنا چاہیے۔ (4/9)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝١٠

جو لوگ یتیموں کا مال ودولت ظلم وتعدی سے کھا جاتے ہیں دراصل وہ بلاشبہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں وہ بھڑکائی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔ (4/10)

Marfat.com

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ﴿۱۵﴾

تمہاری عورتوں میں سے جن پر بے حیائی اور بدکاری کی مرتکب ہونے کا الزام ہو تو چار چشم دید گواہوں کی شہادت لینا ہوگی اور اگر وہ ان پر الزام کی تصدیق کر دیں تو پھر انہیں گھروں میں پابند کر دو۔ یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا پھر اللہ ان کیلئے کوئی بہتر راہنمائی کر دے۔ (4/15)

وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۱۶﴾

اور جو دو شخص آپس میں بدچلنی کے مرتکب ہوں (یعنی فعل اِغلام بازی کے) تو انہیں ذہنی اور جسمانی سزا دینی لازم ہے۔ پھر اگر وہ دونوں پشیمان ہو کر توبہ کر لیں اور بدعلت سے باز رہنے کا عہد کر لیں تو انہیں معاف کر دو، ان سے صرف نظر کر لو۔ بلاشبہ اللہ تبارک تعالیٰ بڑا ہی شفقت کرنے والا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم اور کریم ہے۔ (4/16)

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىِٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۷﴾

البتہ یاد رکھیے! کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی قبولیت ان کے لئے ہے جو غلطی یا نادانی سے کسی فحش یا قبیح فعل کا ارتکاب کر لیتے ہیں پھر ساتھ ہی پشیمان ہو کر توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے رجوع بہ شفقت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امور کی خبر رکھنے والا ہے کیونکہ اس کا قانون علم و حکمت پر مبنی ہے۔ (4/17)

وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾

مگر ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی جو عادی مجرم ہوں اور اپنی حرکات بد پر اس وقت نادم و پشیمان ہوں جب موت ان کے سرہانے آ کھڑی ہوتی ہے۔ تو پھر فریاد کرتا ہے کہ اے اللہ!

Marfat.com

میں توبہ کرتا ہوں اور اعمال قبیح سے باز آتا ہوں تو اس وقت ایسے لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان لوگوں کی بھی توبہ قبول نہیں ہوتی جو منکرین دین حق ہی مرجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ہم نے اذیت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے (جو انہیں پاداش عمل میں پیش آئے گا)۔ (4/18)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝۱۹

اے لوگو تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم عورتوں کی رضامندی کے بغیر زبردستی ان کے وارث بن بیٹھو۔ اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ انہیں تنگ کر کے ان کا مہر جو انہیں تحفے کے طور پر دے چکے ہو اس کا کچھ حصہ ہتھیانے کی کوشش کرو۔ البتہ اس صورت میں روا ہوگا کہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں۔ اور ان کے ساتھ احسن طریقہ سے زندگی بسر کرو اگر وہ کسی وجہ سے تمہیں ناپسند ہوں تو (صبر سے کام لو) عین ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسی میں بہت سی بھلائیاں رکھی ہوں۔ (4/19)

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۲۰

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کی ٹھان رکھی ہو تو تم اسے سونے کا ڈھیر ہی کیوں نہ (مہر میں) دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لینے کے مجاز نہیں ہو۔ کیا تم بہتان لگا کر صریحاً ظلم سے لے لو گے؟ (ایسا کرنا عذاب کا موجب ہوگا) (4/20)

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۲۱

اور تم وہ مال کیسے واپس لے سکتے ہو جبکہ تم آپس میں اختلاط مرد و زن کر چکے ہو اور تمہاری بیویاں نکاح کے وقت تم سے اپنے حقوق کے تحفظ کا پختہ عہد لے چکی ہوں۔ (4/21)

Marfat.com

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ ع ٣ ع ٨ ١٤

اور تم ان عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں۔ ماضی میں جو ہو چکا سو ہو چکا۔ ایسا کرنا یقیناً بے حیائی ہے اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ (4/22)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾ لا

تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری ہمشیرائیں، تمہاری پھپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری دودھ پلانے والی مائیں (Foster Mother)، تمہاری دودھ شریک بہنیں (Foster Sister) تمہاری بیویوں کی مائیں، تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہو البتہ اگر تم نے ابھی اپنی منکوحہ عورتوں سے زن شوئی نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی مواخذہ نہیں ہے، اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں یعنی بہو رانیاں، دو سگی بہنوں کو بذریعہ نکاح ایک وقت میں جمع کرنا بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے، پیشتر ازیں جو ہو چکا سو ہو چکا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (4/23)

Marfat.com

وَالْمُحْصَنٰتُ

(۵)

Marfat.com

Marfat.com

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

نیز تم پر شوہر والی عورتیں بھی حرام ہیں، البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو جنگ میں اسیر ہو کر تمہاری کفالت میں آئیں تو ان سے نکاح کر لینا جائز ہے۔ محصنات عورتوں کو یعنی حصار نکاح والی عورتوں کو اللہ نے تم پر ہمیشہ کیلئے قانوناً حرام قرار دیا ہے۔ ان کے علاوہ جس قدر عورتیں ہیں ان سے نکاح کرنا تمہارے لئے شرعاً جائز ہے۔ بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو بالمال ومہر حاصل کرنے کی سعی کرو، نہ کہ ازاد شہوت رانی کرنے لگو پھر جن عورتوں سے تم نے ازدواجی زندگی کا لطف اٹھایا ہے تو جو مہر مقرر ہوا تھا ان کے حوالے کر دو پھر اگر باہم رضا مندی سے تم اس میں کمی بیشی کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یقین جان لو! کہ اللہ علیم بالذات ہے اور کمال دانشمندی سے تمام امور سرانجام دیتا ہے۔ (4/24)

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع ۴/۳

جس شخص کے پاس محصنہ یا آزاد مومن عورت سے نکاح کرنے کی مالی استطاعت نہ ہو تو قیدی لونڈیوں میں سے جو مومنہ ہوں ان سے نکاح کرے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کی کیفیت کو بخوبی جانتا

Marfat.com

ہے۔ تمہیں یاد رہے! کہ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ ان کے کفیل سرپرستوں کی اجازت سے نکاح کرلو اور ان کا حق مہر احسن طریق پر ادا کردو بہت ممکن ہے کہ وہ محصنات بن کر رہنے والی ہوں نہ کہ آزاد شہوت رانی یا چوری چھپے آشنائی رکھنے والی۔ قید نکاح میں آجائیں اور جنسی بدکاری کر بیٹھیں تو محصنات کے مقابلہ میں انہیں نصف سزا ہوگی۔ قیدی یا لونڈی عورت سے نکاح کی اجازت ان کو دی گئی ہے جنہیں لغزش کھا جانے یا تقویٰ ٹوٹ جانے کا اندیشہ لیکن اگر تم صبر یعنی ضبط نفس سے کام لو تو تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ (4/25)

نوٹ نمبر 1: اسیران جنگ میں سے جو عورتیں قبضہ میں آجائیں انہیں اس لئے حقیر و ذلیل نہ سمجھو کہ وہ دوسری قوم کی عورتیں ہیں یا جنگ میں قیدی ہو کر آئی ہیں انسان ہونے کے ناطے سے ہر آدمی دوسرے آدمی کا ہم جنس ہے اور انسانیت کا رشتہ تمام رشتوں سے زیادہ قابل لحاظ و احترام ہے۔ ان میں سے جو عورتیں مسلمان ہوگئی ہیں تم ان سے نکاح بخوشی کر سکتے ہو۔ نزول قرآن کریم سے پہلے غلامی کی رسم تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طاقتور قوم کمزور قوم کے افراد کو غلام بنا لیتی تھی اور ان کے ساتھ نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ برتاؤ کرتی تھی۔ قرآن کریم نے جو اس بارے میں اصلاحات کیں انہیں دو اقسام میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

1۔ یہ کہ غلامی صرف اسیران جنگ میں محدود کردی، وہ بھی اس طرح کہ کم سے کم امکان اس کا باقی رکھا۔ (47/4) (محمدؐ) کے ذریعہ اعلان عام کردیا گیا کہ اگر مصالح جنگ کے خلاف نہ ہوں تو چاہیے کہ اسیران جنگ کو فدیہ لے کر یا احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا جائے۔

(2) غلاموں کے حقوق کی رعایت پر اس قدر زور دیا اور ان کے لئے ایسے احکام و قوانین نافذ کئے گئے کہ غلامی، غلامی نہیں رہی بلکہ سوسائٹی یا معاشرے کا مساویانہ حصہ بن گئی چنانچہ آیت زیر بحث میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ لونڈیوں سے نکاح کرنے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ انسان ہونے کے ناطے سے تمام بنی نوع انسان کے حقوق برابر ہیں اور افضلیت و قومیت اور فضیلت کا معیار صرف ایمان و عمل صالح ہے

Marfat.com

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾

اللہ چاہتا ہے اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات تم پر واضح کر دے اور انہی طور طریقوں اور راہ ورسم کی طرف تمہاری راہنمائی کرے جس کی پیروی تمہارے اسلاف کرتے رہے تھے (تاکہ تم متقی اور صالح بن جاؤ) تاکہ وہ تم سے رجوع برحمت ومغفرت کرے اور اللہ تعالیٰ عالم بالذات اور انتہائی دانشمندی سے تمام امور سرانجام دے رہا ہے۔ (4/26)

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

اور مشیت الٰہی یہ ہے کہ تم سے رجوع برحمت فرمائے۔ مگر جو لوگ اپنے جذبات کے پیچھے چلتے ہیں اور اعتدال وتوازن کی راہ چھوڑ کر افراط وتفریط کی راہ اختیار کرتے ہیں اور راہ راست سے ہٹ کر دور نکل جاتے ہیں۔ (4/27)

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾

اور مشیت الٰہی یہ بھی ہے کہ تمہارے خود ساختہ رسم ورواج کی قیود کا بوجھ ہلکا کر دے (تاکہ تمہارے لئے آسانیاں ہوں) کیونکہ انسان فطرتاً کمزور پیدا ہوا ہے۔ (4/28)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو آپس میں ایک دوسرے کا مال واسباب باطل طریقوں سے مت کھاؤ۔ البتہ باہم رضامندی سے نفع کا سودا طے پا جائے تو شرعاً جائز ہے اور اپنا معاشی استحصال کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (یعنی اپنی تباہی نہ کرو) یقین جان لو! کہ اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ (4/29)

Marfat.com

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣٠

جو شخص جبر و ظلم سے ایسا کرے گا (یعنی باطل طریقوں سے کھائے گا) وہ ضرور حزن وخوف اور آتش جہنم میں جھونکے جائیں گے اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان ہے (انجام کار جہنم میں گرنا قدرت کے قانون مجازات کی رو سے ہو کر رہتا ہے) (4/30)

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝٣١

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔ باز آجاؤ تو ہم تمہاری لغزشوں اور غلط کاریوں کے اثرات تم پر سے محو یا ساقط کر دینگے اور تمہیں حسن المآب میں داخل کر دینگے۔ (بڑے بڑے گناہوں سے مراد شرک، اکابر پرستی، پیر پرستی، فرقہ پرستی، روضہ پرستی، فتنہ، فساد، قتل وغارت وغیرہ وغیرہ ہیں) (4/31)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٣٢

اللہ تعالیٰ نے جو ایک دوسرے پر فضیلت اور فوقیت دی ہے اس کی حرص وتمنا نہیں کرنی چاہیے (کہ کاش ہمیں بھی ویسا ہی دیا ہوتا) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ کمایا ہے انہی کا حصہ ہے، اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے بخشائش وانعام واکرام کی طلب وجستجو کرتے رہو یقیناً اللہ علیم بالذات ہے۔ (4/32)

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝٣٣ ع ٥ ٨ ٢

ہم نے ہر اس ترکے کے حقدار مقرر کر دیئے (منقولہ اور غیر منقولہ Moveable and immovable property) جو والدین یا رشتہ دار چھوڑ کر مر جائیں نیز ان کو بھی ان کا حصہ دو جن سے تم عہد و پیمان کر چکے ہو (جیسے عورتوں سے عقد نکاح) یقین کر لو! کہ اللہ حاضر و ناظر ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ (4/33)

Marfat.com

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

مرد عورتوں کے قوام و کفیل ہیں بدیں وجہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت وفوقیت بخشی ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ ان پر اپنا مال وزر خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ جو صالح اور نیک سیرت عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں۔ نیز مردوں کی عدم موجودگی میں شوہر کے (حقوق وامانت) کی حفاظت کرتی ہیں جن کی حفاظت کرنا اللہ نے ان پر فرض قرار دیا ہے۔

اور جن عورتوں کے متعلق تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ سرکشی کا رجحان رکھتی ہیں تو انہیں ناصحانہ انداز سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ (اگر باز نہ آئیں) تو ان کی خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو (پھر بھی راہ راست پر نہ آئیں) تو ان کو (گھروں میں روک لو یا بند کردو) پھر اگر وہ اطاعت شعار بن جائیں تو ان پر بیجا پابندیاں عائد کرنے کے لئے بہانے نہ تراشو۔ یاد رکھو! اللہ جل شانہ جلیل و اکبر ہے۔(3/34)

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ میاں بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا تو مرد کے کنبہ سے ایک حکم اور ایک حکم عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔ وہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ (4/35)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾

Marfat.com

اور تم صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتے رہو اور اس کی ذات، صفات میں کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اپنے والدین کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ، خواہ قرب والے ہوں خواہ اجنبی، تمہارے بیٹھنے اٹھنے والوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اپنے زیر دست غلاموں کے ساتھ احسان اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یاد رکھو! اللہ اترانے والے مغرور لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ (4/36)

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾

جو لوگ بخل کرتے ہیں (اللہ کے دیئے ہوئے میں سے اسکی راہ میں خرچ نہیں کرتے) اور دوسروں کو بخیل بننے کی ترغیب دیتے اور جو کچھ مال دولت اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں دے رکھا ہے اسے لوگوں کی نظروں سے چھپاتے ہیں۔ ایسے کافر نعمت لوگوں کیلئے قانون مکافات عمل کی رو سے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4/37)

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾

جو لوگ اپنا مال و دولت لوگوں کی نمود کی خاطر خرچ کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ حقیقت یہ ہے جس کسی کا دوست یا ساتھی شیطان ہو، اسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔ (4/38)

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ مستقل اقدار کی صداقت اور قانون مکافات عمل پر یقین رکھتے اور اپنی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تو ان پر کون سی آفت آ جانی تھی؟ اللہ تعالیٰ ان کے تمام احوال و ظروف کو جانتا ہے۔ (4/39)

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر تم نے احسان کیا ہوگا تو وہ تمہیں اجر حسنہ کئی گناہ زیادہ دیگا۔ اللہ جل شانہ اپنی طرف سے بہت بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ (4/40)

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾

پھر سوچو تو سہی قیامت کے روز بنی نوع انسان کا کیا حال ہوگا جب ہر امت میں سے ایک گواہ لایا جائیگا۔ تو اے رسول! آپ کو بھی گواہ کی حیثیت سے لایا جائیگا۔ (4/41)

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْأَرْضُ ۚ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ ع

اس روز اللہ کے نظام حیات کا انکار کرنے والے اور رسول کی نافرمانی کرنے والے حسرت اور ندامت سے تمنا کرینگے کہ کاش زمین پھٹ جاتی اور وہ اس میں ملیا میٹ ہو چکے ہوتے۔ نیز وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات بھی نہیں چھپا سکیں گے۔ (4/42)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾

اے ایمان والے لوگو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو صلوٰۃ (نماز) کے قریب مت جاؤ صلوٰۃ اس وقت ادا کرنی چاہیے جب تم سمجھنے کے قابل ہو جاؤ کہ کیا کہہ رہے ہو۔ نیز جنابت کی حالت میں بھی صلوٰۃ کے قریب نہ جاؤ۔ جب تک تم غسل نہ کر لو۔ استثنیٰ اس صورت میں ہے جب تم راہ نورد ہو یا بیمار ہو یا پھر سفر میں ہو یا رفع حاجت کر کے آئے ہو یا عورتوں سے جنسی اختلاط کر چکے ہو تو پھر پانی نہ ملے تو پاک صاف مٹی اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر کے تیمّم کر لو بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشنے اور حفاظت میں لینے والا ہے۔ (4/43)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

کیا تم نے ان لوگوں کے احوال وظروف پر غور وفکر نہیں کیا؟ جنہیں اللہ کی کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا تھا۔ مگر وہ ہدایت کی بجائے ضلالت کی خریداری کرتے رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ۔ (4/44)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

مگر جان رکھو! اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہارے لئے اللہ کی دوستی اور مددگاری کافی ہے۔ (4/45)

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

اے رسول! یہود میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کلمات کو اصل محل سے پھیر کر مفہوم بدل دیتے ہیں اور اسے تضحیک کی خاطر زبانوں کو توڑ مروڑ کر ذو معنی الفاظ استعمال کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں ''سمعنا و عصینا'' اسی طرح ''اسمع غیر مسمع اور راعنا'' حالانکہ وہ سمعنا واطعنا اور اسمع اور انظرنا کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور بات درست ہوتی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی لعنت پڑ گئی۔ ان میں معدود چند ہی ایمان لانے والے ہیں (یعنی نظام الٰہی کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں) (4/46)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

Marfat.com

اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے ہماری نازل کردہ کتاب (قرآن) پر ایمان لے آؤ۔ یعنی عقائد جلیلہ اور محرکہ کو تسلیم بالیقین کرلو جو تمہاری کتاب کے من جانب اللہ کی تصدیق وتعید کرتی ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہمارا قانون مجازات تمہارے چہرے مسخ کر کے پیچھے کی طرف پھیر دے مراد ہے تمہارا نام ونشان تک مٹا دے یا تم کو اس طرح لعنت زندہ کر دے (یعنی اپنی رحمت اور مغفرت سے محروم کر دے) جس طرح سبت والوں کے ساتھ ہم نے کیا تھا اور یاد رکھو! اللہ کا قانون مکافات عمل نافظ ہو کر رہے گا۔ (4/47)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

اللہ تبارک تعالیٰ شرک ہی تو معاف نہیں کرتا۔ شرک کے علاوہ جتنے جرم وگناہ ہیں معاف فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک وسہیم ٹھہراتا ہے وہ یقیناً بہتان تراشی کرتا ہے اور گناہ عظیم کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ (4/48) اور (4/116)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

اے رسول! تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی طہارت کا دم بھرتے ہیں حالانکہ طہارت تو اللہ ہی جسے پسند کرتا ہے عطا کرتا ہے اس کا قانون مکافات عمل تو یہ ہے کہ وہ رائی کے دانے کے برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ (4/49)

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع ۸ ۷ ٤

اے رسول! دیکھو تو سہی! یہ لوگ اللہ پر بھی افترا پردازی سے باز نہیں آتے اور یہ اختر ایا بہتان تراشی صریحاً گناہ ہونے کے لئے کافی ہے۔ (4/50)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

Marfat.com

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا تھا۔ ان کا حال یہ ہے کہ بے جا مشرکانہ عقائد اور تواہم پرستانہ رسومات پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ سرکش اور نافرمانی کا شعار رکھتے ہیں نیز کہتے ہیں جو لوگ نظام حیات کی تکفیر و تکذیب کرتے ہیں وہ اہل ایمان کی نسبت زیادہ سیدھے راستے پر ہیں۔ (4/51)

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝۵۲

اے رسول! یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے اور جس کسی پر اللہ کی لعنت پڑ جائے تو اس کا کوئی حامی و ناصر نہیں پاؤ گے۔ (4/52)

أَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝۵۳

کیا اللہ کی بادشاہت میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ہوتا تو وہ بنی نوع انسان کو کوڑی بھی نہ دیتے۔ (4/53)

أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۵۴

پھر کیا دوسروں سے اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازہ ہے؟ اگر یہی بات ہے (تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے اسلاف) حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کو کتاب حکمت عطا کی تھی اور عظیم سلطنت بھی عطا کی تھی۔ (4/54)

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵

مگر کوئی ان میں سے اس پر ایمان بالیقین نہ لایا اور کوئی اس سے روگردانی کر گیا۔ تو پھر روگردانی کرنے والوں کیلئے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ (4/55)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۵۶

Marfat.com

جن لوگوں نے ہماری آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیم کو ماننے سے انکار کیا ہے ہمارا قانون مجازات انہیں مستقبل قریب میں دوزخ کی آگ میں دھکیل دے گا۔ جب ان کی کھالیں گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائیگی تو ان کو نئی کھالوں سے بدل دیا جائیگا تا کہ وہ کرب مسلسل کا مزہ چکھتے رہیں۔ یاد رہے کہ اللہ نہایت دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (4/56)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝۵۷

اور جنہوں نے ایمان بالیقین لا کر اللہ کے دین کو قبول کر لیا اور نیک عمل بجالائے ان کو ہم ایسے باغات میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی وہاں وہ حیات جاوداں بسر کرینگے اور وہاں ان کو پاکیزہ خصائل بیویاں دی جائینگی اور (راحت آمیز) سدا بہار سائیوں میں رکھیں گے۔ (4/57)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۵۸

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کر دیا کرو اور لوگوں کے درمیان (نزعی امور) کا فیصلہ کرنے لگو تو عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بڑی عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ ہر بات سننے اور دیکھنے والا ہے۔ (4/58)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۵۹ ع ۸ ۹

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور حکام اور ارباب اقتدار کی ہدایات پر عمل کرو، پھر اگر تمہارے درمیان کسی

Marfat.com

معاملے میں نزع ہوتو فیصلے کیلئے اللہ کی کتاب اور سنت رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم واقعی اللہ اور روز جزا پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق اور نتائج بھی موجب خیر ہیں۔ (4/59)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

اے نبیؐ! تم نے غور نہیں کیا؟ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں تھیں لیکن وہ چاہتے ہیں کہ اپنے نزعی معاملات کا فیصلہ کرانے کے لئے طاغوت کی طرف رجوع کریں حالانکہ حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت تکفیر کریں تو (ان کے فیصلوں سے انکار کردیں) کیونکہ شیطان سرشت لوگوں کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کو گمراہ کر کے راہ راست سے بہت دور لے جائیں (4/60) (جو لوگ اپنے فیصلے اللہ کی کتاب کے مطابق نہیں کرتے وہی کافر، ظالم اور فاسق ہوتے ہیں) (5/44-47)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱ۚ

اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ (اپنے اختلافی معاملات کا فیصلہ کرانے کیلئے) اللہ تعالیٰ کی کتاب (القرآن) اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ آپ سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور ان کے قدم رک جاتے ہیں۔ (4/61)

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۚ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲

جب ان کی شامت اعمال کے سبب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں۔ کہ (ہم طاغوت کی طرف رجوع کرتے ہیں) تو اس سے ہمارا مقصود بھلائی اور یک جہتی ہے۔ (4/62)

Marfat.com

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۣ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾

اے رسول! اللہ تعالیٰ (منافقوں) کے دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ ان سے درگزر کرو۔ انہیں سمجھاؤ، پند و نصیحت کرو ایسی کہ ان کے دلوں میں اتر جائے تیری بات۔ (4/63)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

اور ہم نے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے رسول بھی بھیجا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اس کی اطاعت اور پیروی کی جائے جو لوگ نافرمانی کر کے اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے ہیں اگر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے مغفرت و بخشش کی دعا مانگتے تو اللہ کے رسول بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو از بس رجوع برحمت کرنے والا اور درگزر کرنے والا پاتے۔ (4/64)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

ہرگز نہیں اے رسولؐ! آپ کے پروردگار کی قسم وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے درمیان اختلافی معاملات میں آپ کو حکم یا منصف نہیں مان لیتے۔ پھر جو آپ فیصلہ کریں اس پر اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سر تسلیم خم کر دیں۔ (4/65)

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾

اگر ہم ان کو حکم دیتے کہ حصول مقصد کیلئے اپنی جانوں کی بازی لگا دو یا پھر اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر جاؤ تو ان میں سے معدودے چند کے سوا ایسا کرنے والے نہ ہوتے۔ اگر یہ نصیحت پر

Marfat.com

عمل پیرا ہو جاتے تو یہ ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا کیونکہ ان میں استحکام اور ثابت قدمی بھی پیدا ہو جاتی۔ (4/66)

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾

جب وہ ہمارے حکم کی تعمیل کر لیتے تو ہمارے قانون انعام و فضل کے مطابق انہیں بہت بڑا اجر و معاوضہ ملتا۔ (4/67)

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾

اور ہم انہیں توازن بدوش راہ راست کی رہنمائی کرتے جو انہیں زندگی کی منزل مقصود تک پہنچا دیتی۔ (4/68)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ؕ

اور جس کسی نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی۔ بلاشبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوگا جن پر اللہ نے اپنا انعام و اکرام فرمایا۔ وہ انبیاء اور صدیقین، شہدا اور صالحین ہیں اور یہ بڑے ہی حسین اور پیارے رفیق ہم سفر ہوتے ہیں۔ (4/69)

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ ع ۱۱/۶

اور یہ (حسین رفاقت) اللہ کا فضل خاص ہے اور حقیقت حال جاننے کے لئے اللہ کا علم کافی ہے۔ (4/70)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾

اے اہل ایمان! چوکس رہا کرو۔ اپنی حفاظت کا پورا پورا سامان ہر وقت تیار رکھو عندالضرورت جنگ (جہاد) کے لئے پیش قدمی کرو۔ الگ الگ دستوں کی صورت میں یا سب کے سب جمعیت کی صورت میں جیسا کہ حالات کا تقاضا ہو۔ (4/71)

Marfat.com

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾

ہاں، تم میں کئی آدمی ایسے کاہل، ہڈحرام بھی ہیں جو جنگ سے لیت ولعل کر کے جی چراتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی سست و کاہل بنا دیتے ہیں۔ اور (لڑائی میں) اگر تم پر کوئی مصیبت یا مشکل پیش آئے تو کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ ہم ان کے ساتھ (میدان کارزار میں) موجود نہ تھے۔ (4/72)

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾

اگر تم پر اللہ کا فضل ہو تو یوں کہتا ہے گو تم میں اور اس میں کبھی کوئی تعلق اور رابطہ نہ تھا۔ اور دل میں یہ بھی ضرور کہتا، کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو مجھے بھی عظیم نعمت اور کامرانی حاصل ہو جاتی۔ (4/73)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾

یاد رکھو! جو لوگ اپنی دنیوی زندگی (اللہ کی راہ میں) قربان کر کے آخرت کی زندگی خریدنا چاہتے ہیں ان کو سبیل اللہ جہاد و قتال کرنا لازم ہے اور جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے یا غالب آ جائے تو ہم جلد ہی اسے عظیم الشان صلہ دینگے۔ (اس سے ثابت ہوا کہ شہید اور غازی کا درجہ برابر ہے) (4/74)

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

اور مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے؟ حالانکہ کتنے ہی بے بس مرد ہیں، کتنی ہی عورتیں ہیں اور کتنے ہی بچے ہیں جو (ظالموں کے ظلم سے عاجز آ کر) فریاد

Marfat.com

کررہے ہیں کہ یا اللہ! ہمیں اس شہر سے جس کے باشندے ظالم وغاصب ہیں نکال کر کہیں لے جا۔ اور اپنی رحمت بے پایاں سے ہمارا کوئی حامی وناصر بھیج دے۔ (4/75)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع ١٠ ٦ ٧

جو اہل ایمان ہیں، وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور جو نظام اسلام کو ماننے سے انکار کرتے ہیں وہ طاغوت و باطل کی راہ میں لڑتے ہیں (یعنی دشمنان نظام اسلام کی راہ میں) لہٰذا شیطان یا دشمن اسلام کے خلاف جہاد بالسیف کرو۔ یقین جانو! شیطان (باطل) کی عیارانہ چالیں کمزور ہوتی ہیں۔ (4/76)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾

تم ان لوگوں کے حالات وظروف پر غور کرو جنہیں ناموافق حالات کی بنا پر حکم دیا گیا تھا کہ تم جنگ کرنے سے ابھی اپنے ہاتھ روکے رکھو۔ فی الحال نظام صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ جب انہیں جنگ کرنے کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق (دشمن) سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ کے قانون مجازات سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوف کھانے لگا اور کہنے لگا پروردگار! ہمیں جہاد کا حکم کیوں دیا گیا؟ ہمیں مزید مہلت کیوں نہ دی گئی۔ اے رسول! ان سے کہہ دیجئے کہ دینوی زندگی کے فوائد اور مزے تھوڑے وقت کیلئے ہیں۔ اور آخرت کی زندگی میں ابدی نعمتیں ہیں۔ جو لوگ قوانین الٰہی کی نگہداشت کرتے ہیں ان کے لئے اجر میں رائی کے دانے کے برابر بھی کمی نہ کی جائیگی۔ (4/77)

Marfat.com

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

یاد رکھو! تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہارا پیچھا کریگی چاہے تم مضبوط قلعوں میں جا رہو۔ اے رسول! جب ان لوگوں کو کوئی فائدے کی بات پیش آتی ہے تو کہتے ہیں اللہ کی دین ہے۔ اور اگر کوئی نقصان پہنچ جائے تو کہتے ہیں تمہاری بدولت ہے۔ انہیں مطلع کر دیجئے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے اس کے قانون مکافات عمل سے پیش آتا ہے۔ آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات انکے عقل و فکر میں نہیں آتی (یہ عزت کی موت کو ذلت کی زندگی پر ترجیح کیوں نہیں دیتے) (4/78)

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

اے بنی نوع انسان تمہیں بھلائی ملتی ہے تو وہ اللہ کی خاص عنایت ہوتی ہے اور جو نقصان اٹھاتے ہو تو وہ خود تمہاری بدعملیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اے محمدؐ! ہم نے تم کو لوگوں کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے اس پر اللہ کی شہادت کافی ہے۔ (4/79)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾

جو لوگ رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین کی تعمیل کرتے ہیں لیکن جو لوگ ایسا کرنے سے روگردانی کرتے ہیں (وہ نتائج کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں) ہم نے تم کو ان لوگوں کا پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ (4/80)

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۖ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۗ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾

Marfat.com

اور یہ لوگ آپ کے سامنے تو آپ کی اطاعت کا اظہار کرتے ہیں لیکن جب آپ سے الگ نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ اپنے گھروں میں آپ کی باتوں کے خلاف سرگوشیاں کرتے ہیں (آپ کے خلاف منصوبہ بندی کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان کی ساری سرگوشیاں لکھ رہا ہے (17/10) آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ کی تدبیر پر بھروسہ کئے جاؤ آپ کیلئے اللہ تعالیٰ کا کارساز و محافظ ہونا کافی ہے۔ (4/81)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝۸۲

کیا یہ لوگ قرآن کریم پر تفکر بالحق نہیں کرتے؟ اگر اللہ کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بکثرت اختلافات اور تضادات پائے جاتے۔ (4/82)

وَاِذَا جَاۗءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳

یہ لوگ جب کوئی امن و اطمینان کی خبر سن پاتے ہیں تو (بغیر کسی تحقیق و تفتیش کے) فوراً نشر کر دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے رسول یا اپنے ہم کیش لوگوں کے سامنے جو ان میں حکم و اختیار رکھتے ہیں پہنچا دیتے ہیں، جو علم و بصیرت رکھتے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کر کے صحیح نتیجہ اخذ کر لیتے تو (تشویش نہ ہوتی) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم تمہارے شامل حال نہ ہوتا تو اس کی شفقت و رحمت، معدودے چند کے سوا باقی سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔ (4/83)

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝۸۴

اے رسول! تم اللہ کی راہ میں قتال و جہاد کرو۔ تم اپنی ذات کے سوا کسی اور کے ذمہ دار نہیں ہو۔ البتہ آپ اہل ایمان کو قتال و جہاد کیلئے اکساتے رہو، بعید نہیں کہ اللہ کافروں کو شکنجے میں جکڑ کر رکھ دے کیونکہ اللہ کی قوت انتہائی شدید اور تعزیر بھی بے حد اذیت ناک ہے۔ (4/84)

Marfat.com

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾

جو بھی نیکی اور بھلائی کی سفارش کریگا تو اسے اس کام کے (اجر ونتائج) میں حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی کی سفارش کریگا تو اس کیلئے برائی میں حصہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا محافظ ونگران ہے۔(4/85)

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

النصف

مسلمانو! جب کوئی شخص تمہیں سلامتی کی دعا دے (السلام وعلیکم کہے) تو تم اس سے بہتر انداز میں دعائے سلامتی (یعنی وعلیکم السلام رحمت اللہ وبرکاتہ) کہا کرو یا پھر جواب میں ویسی ہی دعا دے دیا کرو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔ (4/86)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ ع ١١

وہی اللہ ہے جس کے بغیر کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں (نہ کوئی لائق عبادت ہے) اس میں کسی شک واضطراب کی گنجائش نہیں پائی جاتی کہ وہ قیامت کے روز تم سب کو جمع کریگا۔ اپنے قول واقرار میں اللہ سے بڑھ کر اور کس کی سچی بات ہوسکتی ہے۔ (4/87)

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾

مسلمانو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں آرار کھنے میں دو فریق بن گئے ہو حالانکہ اللہ نے ان کی بدعملیوں کی وجہ سے انہیں (کفر کی طرف) الٹا پھیر دیا ہے۔ کیا تم انہیں راہ راست پر لانا چاہتے ہو جن پر اللہ نے راہ گم کردی ہے؟ یاد رکھو! جس کسی پر اللہ راہ گم کردے (یعنی قانون مجازات کا) فیصلہ صادر فرمادے وہ راہ نہیں پا سکتا تو پھر تم ان کو راہ راست لانے کا کوئی طریقہ نہیں پاسکتے۔ (4/88)

Marfat.com

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿٨٩﴾

وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی نظام اسلام کے منکر ہو جاؤ۔ جس طرح وہ منکر ہو چکے ہیں تا کہ تم بھی کفر و انکار میں ان کے برابر ہو جاؤ۔ ان میں سے کسی کو اپنا معاون دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کر جائیں لیکن اگر وہ ایسا کرنے سے گریزاں ہوں تو ان کو جہاں پاؤ پکڑ کر قتل کر دو۔ ان میں سے کسی کو اپنا دوست بناؤ نہ معاون مددگار۔ (4/89)

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

البتہ وہ منافقین اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو یا وہ لوگ جو جنگ سے دل برداشتہ ہو کر تمہارے پاس چلے آئیں۔ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو بھی تم پر مسلط کر سکتا تھا۔ اس صورت حال سے وہ تم سے ضرور جنگ کرتے اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں، اور جنگ بھی نہ کریں بلکہ تم سے صلح اور آشتی کا ہاتھ بڑھائیں تو پھر اللہ نے ان سے لڑنے کا تمہارے پاس کوئی وجہ جواز نہیں رکھا۔ (4/90)

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع ١٢ ٤ ٩

تمہیں ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑے گا جو تم سے صلح و آشتی اور اپنی قوم سے بھی صلح و آشتی سے رہنا چاہتے ہیں لیکن جب کبھی فتنہ و فساد کا موقع مل جائے تو کود پڑیں گے اگر وہ تم سے کنارہ کش

Marfat.com

نہیں ہوتے اور نہ صلح وآشتی تمہارے آگے پیش کرتے ہیں، اور نہ دست درازی سے باز آتے ہیں تو پھر انہیں جہاں پاؤ تہ تیغ کر ڈالو اور ہم نے ان سے جہاد کرنے کی تمہارے لئے واضح حجت قائم کر دی ہے۔ (4/91)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۹۲

کسی بھی مومن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص غلطی سے کسی مومن کو قتل کر دے تو وہ اس کے (کفارہ) میں ایک مومن غلام آزاد کرے۔ اور مقتول کے وارثوں کو اس کا خون بہا ادا کرے۔ الا یہ کہ وہ ایثار کر کے خون بہا معاف کریں۔ اگر مقتول تمہاری حریف ومتحارب قوم کا مومن فرد ہو تو تمہیں صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا لیکن وہ ایسی قوم کا فرد ہو جس کا تمہارے ساتھ معاہدہ امن ہو چکا ہو تو قاتل کو مقتول کے ورثا کو کفارہ وقصاص ادا کرنا بھی لازم ہے اور ایک مومن غلام آزاد کرنا بھی۔ اگر غلام میسر نہ ہو تو اسے دو ماہ متواتر روزے رکھنا ہونگے اس گناہ پر توبہ کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم وحکیم بالذات ہے۔ (4/92)

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝۹۳

اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیگا۔ نیز وہ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی گرفت وتعزیر کا موجب اور اس کی رحمت ومغفرت سے محروم ہو جائیگا۔ اللہ نے اس کے لئے شدید ترین عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4/93)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلو، تو دوست دشمن میں تمیز کرلیا کرو۔ جو شخص تمہاری طرف سلامتی کی دعا کی تقدیم کرے تو اسے (مال غنیمت کے لالچ میں) فوراً یہ نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے۔ یاد رکھو! اللہ کے پاس دینے کے لئے بہت زیادہ مال غنیمت اور معنوی فوائد ہیں۔ پیشتر ازیں تم بھی ایسے ہی مال غنیمت کی خاطر جنگیں لڑتے رہے ہو۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (یعنی جہاد کا حکم دیا) لہٰذا کوئی قدم اٹھانے سے پہلے تحقیق و تفتیش کرلیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (4/94)

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾

مومنوں میں سے جو لوگ کسی معذوری کے بغیر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرتے ہیں دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی نسبت مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو درجات میں فضیلت دی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ تمام مومنوں کو خیر و برکت عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ گریزاں اور ترساں رہنے والوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ (4/95)

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ ع ١٣ ٥ ١٠

ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجات ہیں اور باران مغفرت و رحمت ہے۔ اللہ بڑا ہی بخشش فرمانے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ (4/96)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿٩٧﴾

یقین جان لو! اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والوں کو بوقت وفات فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ دنیا میں تم نے کن احوال وظروف میں زندگی کی (بتا اے خاک کے پتلے دنیا میں کیا کیا ہے؟) تو وہ جواب دینگے ہم دنیا میں کمزور اور بے بس تھے۔ فرشتے جواب دینگے کیا تمہارے لئے اللہ کی زمین کشادہ ووسیع نہ تھی۔ تم وہاں سے ہجرت یا نقل مکان کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بڑا براٹھکانا ہے۔ (4/97)

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿٩٨﴾

اس سے وہ کمزور و بے بس مرد اور عورتیں مستثنیٰ ہیں جو ہجرت کرنے کی کوئی چارہ جوئی نہیں کر سکتے تھے ورنہ انکو ذریعہ ہجرت ہی میسر ہے (یعنی جائے ماندن نہ پائے رفتن والی حالت میں ہوں) (4/98)

فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾

ان لوگوں سے اللہ سبحانہ درگزر فرمائیگا۔ اللہ کی تو صفات ہی یہی ہیں وہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (4/99)

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾

ع ٤ ١١ ١٠٠

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت یا ترک وطن کر جاتا ہے اسے دنیا میں بہت سی پناہ گاہیں مل جائیں گی۔ جہاں سے اسے وسعت اور فراخی حاصل ہوگی نیز جو شخص اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ اور اس

Marfat.com

کے رسول کی طرف ہجرت کر جاتا ہے اور راستے میں انتقال کر جاتا ہے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا اللہ تعالیٰ بخشش فرمانے والا اور رحیم و کریم ہے۔ (4/100)

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

اے رسول! جب تم دنیا میں کہیں جہاد کیلئے یا سراغ رسانی کے لئے راہ روی کر رہے ہو تو تمہیں کافروں سے نقصان یا ایذا رسانی کا خوف و خطر لاحق ہو تو قیام صلوٰۃ میں قصر کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یاد رکھو! کافرین تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (4/101)

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۭ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

اے رسول! جب تم اپنی جماعت کے ساتھ ہو، اور قیام صلوٰۃ کا انتظام کرو، تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار سنبھالے رکھے اور جب یہ سجدہ کر چکیں تو تمہارے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی صلوٰۃ ادا نہیں کی آپ کے ساتھ کھڑا ہو کر صلوٰۃ ادا کرے مگر احتیاط کے ساتھ اپنے ہتھیار سنبھال رکھیں۔ اس لئے کہ کافر تو چاہتے ہیں کہ ذرا تم اپنے اسلحہ و سامان حرب سے غافل ہو جاؤ، تو وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں (لہٰذا تمہیں اپنے ہتھیاروں سے غافل نہیں ہونا چاہیے) البتہ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم مریض ہو پھر ہتھیاروں کو الگ رکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن حفظ ماتقدم کا سامان کر لینا اور چوکنے رہنا از بس ضروری ہے۔ یقین جانو کہ اللہ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) کافروں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4/102)

Marfat.com

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

پھر جب تم قیام صلوٰۃ سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ اور پھر جب تمہیں (دشمن کے حملے سے) اطمینان ہو جائے تو پھر صلوٰۃ معمول کے مطابق ادا کرو۔ درحقیقت صلوٰۃ ایک ایسا فریضہ ہے جو پابندیٔ وقت کے ساتھ مومنین پر عائد کیا گیا ہے۔ (4/103)

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع ١٥ ٤ ١٢

اور (دوران جنگ) دشمن کا تعاقب کرنے میں تساہل سے کام نہ لو، اگر تمہیں (جنگ میں) دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے، تو تمہارے دشمنوں کو بھی ویسا ہی دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے۔ مگر (تمہیں فضیلت یہ ہے) کہ (اللہ کی خوشنودی کی خاطر لڑ رہے ہو) اور اللہ سے (کامیابی و اجر کی) ایسی ایسی امیدیں ہیں جن کے وہ امیدوار نہیں ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور تمام امور بڑی خوبی اور دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔ (4/104)

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾

اے رسول! ہم نے یہ کتاب (قرآن حکیم) صحیح اور سچے مقصد کے ساتھ تم پر نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے نزاعی امور کے فیصلے اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے اور ایسا نہ ہونے پائے کہ آپ امانت میں خیانت کرنے والوں کے وکیل اور حامی بن جائیں۔ (4/105)

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ ج

اور اللہ سے (اپنی لغزشوں، خطاؤں کی) بخشش و حفاظت کی درخواست کرتے رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور حفاظت میں لینے والا ہے اور شفقت و رحمت کرنے والا ہے۔ (4/106)

Marfat.com

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝۱۰۷

اے رسول! جولوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی طرف سے بحث مباحثہ نہ کرو۔ یادرکھو! اللہ تعالیٰ امانت میں خیانت کرنے والوں کواوراپنے آپ کورہین اضطراب وذلت کرنے والوں کو پسندنہیں کرتا۔ (4/107)

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝۱۰۸

ایسے خیانت کرنے والے اپنی خیانت کولوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے چھپا نہیں سکتے وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کواپنے گھروں میں ایسی باتیں کرتے ہیں جنہیں وہ پسندنہیں کرتا۔ (4/108)

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝۱۰۹

تم وہی لوگ ہو جو دینوی زندگی میں ان مجرموں کی طرف سے بحث مباحثہ تو کر لیتے لیکن قیامت کے روز کون اللہ کے حضوران کی طرف سے بحث مباحثہ کریگا؟ کون ہے جوان کی حمائت اوروکالت کریگا؟ (4/109)

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۱۰

اگر کوئی شخص برافعل کر بیٹھے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے (تو پشیمان ہوکر خلوص دل سے) اللہ تعالیٰ سے بخشش وحفاظت کی درخواست کرے تو اللہ تعالیٰ کو درگزر کرنے والا اور رحمت کرنے والا پائے گا۔ (4/110)

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱۱

جوکوئی برے فعل کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ دراصل اپنے نفس کے لئے برائی کماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کا علم رکھنے والا اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (4/111)

Marfat.com

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾

اور جو شخص قصور و جرم تو خود کرے اور (اپنے بچاؤ کی خاطر) اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھونپ دے (یعنی کارے برتو خود اور لعنت کرے شیطان پر تو اس نے دو گناہ کئے) بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنی گور گردن پر اٹھالیا۔ (4/112)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾

اے رسول! اگر اللہ آپ پر اپنا فضل و کرم نہ کرتا اور اس کی رحمت و شفقت، مغفرت و نصرت آپ کے شامل حال نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ آپ کو راہ راست سے بھٹکانے کے لئے مضطرب اور بے قرار تھا، حالانکہ وہ آپ کو بھٹکا نہیں سکتے بلکہ خود اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں آپ کو نقصان پہنچانا ان کے بس کی بات نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل فرمائی ہے پھر آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ جانتے نہیں تھے، اور اس کا بے انتہا فضل و کرم آپ کے شامل حال ہے۔ (4/113)

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾

ان لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر خیر و بھلائی نہیں ہوتی۔ البتہ جو لوگ پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات یعنی حسن عمل کی تلقین کرتے ہیں یا لوگوں کے معاملات میں صلح و آشتی کے منصوبے بناتے ہیں اور رضائے الٰہی کے لئے اس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ (4/114)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾

Marfat.com

مگر جو شخص رسول کی مخالفت ومزاحمت پر کمر بستہ ہو، باوجود اس کے کہ اس پر اللہ کی ہدایت یا راہ راست واضح طور پر منکشف ہو چکی ہو، اور مومنوں کی راہ مستقیم کے علاوہ کسی اور کی راہ پر سفر زندگی کرتا ہو تو ہم (اس کی آرزو کے مطابق) اسی راہ پر چلنے دیتے ہیں جو اسے جہنم میں لے جائیگی جو بدترین جائے قرار ہے۔ (4/115)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۱۶

یقین کرو! جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک ٹھہراتا ہے اس کی بخشش نہیں ہے۔ (5/1, 4/48) شرک کے علاوہ اور سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں جنہیں وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے بھی اللہ کی ذات وصفات میں کسی دوسری ہستی یا شخصیت کو شریک وسہیم بنایا۔ وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ (5/72) (4/116)

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝۱۱۷

وقف لازم

یہ مشرکین اللہ سبحانہ کو چھوڑ کر دیویوں کو اپنی حاجت روائی ومشکل کشائی اور کارسازی کیلئے پکارتے ہیں گویا وہ سرکش ورجیم، لعین شیطان کو معبود قرار دے کر اس سے استعانت کی استدعا کرتے ہیں۔ (4/117)

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۱۱۸

اللہ تعالیٰ شیطان پر لعنت کر چکا ہے اسے مایوس اور محروم کر چکا ہے (مشرکین اسی شیطان کی اطاعت کرتے ہیں) جس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔ (4/118)

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝۱۱۹

Marfat.com

میں اپنی وسوسہ اندازی سے، فریب کاری سے انہیں راہ راست سے بھٹکاتا رہونگا۔ انہیں اپنی خواہشات کا پرستار بناتا رہونگا، اور انہیں جانوروں کے کان چیرنے کی تاکید کرتا رہونگا۔ اور میں انہیں حکم دونگا کہ اللہ کے تخلیق کردہ خلق و خلق میں تبدیلی کرنے کی تلقین کرتا رہونگا۔ اور جس نے شیطان لعین کو اللہ کی بجائے اپنا ولی یا سرپرست بنالیا وہ خاص خسارے میں پڑ گیا۔ (4/119)

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾

کیونکہ وہ ان لوگوں کو جھوٹے وعدے اور جھوٹی امیدیں دلاتا ہے۔ شیطان پیر یا پیشوا کے سارے وعدے بجز سراب و فریب کاری کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ (4/120)

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾

ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہاں سے راہ فرار نہیں پاسکیں گے۔ (4/121)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾

(برعکس اسکے) جو لوگ ایمان بالیقین لائے اور صالح عمل کئے (عدل احسان کے امور سرانجام دیتے رہے) ہم انہیں ایسے باغات میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اور وہاں حیات جاوید بسر کرینگے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات کا پکا اور سچا ہوسکتا ہے؟ (4/122)

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾

حصول جنت نہ محض تمہاری آرزوں پر موقوف ہے اور نہ ہی اہل کتاب کی خواہشات پر۔ جو بھی برے عمل بجالائیگا اللہ تعالیٰ کے اٹل قانون مکافات عمل کے مطابق اس کا صلہ بھی ایسا ہی پائیگا۔ نیز وہ سوائے اللہ کے کسی اور کو اپنا دوست و حامی و مددگار نہ پائیگا۔ (4/123)

Marfat.com

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

اور جولوگ اچھے عمل بجالاتے ہیں یعنی عدل واحسان کے کام کرتے ہیں خواہ مرد ہوں یا عورتیں مگر وہ ہوں مومن تو ایسے لوگ جنت الفردوس میں داخل ہونگے اوران کے اجر میں ذرہ برابر کمی نہ ہوگی۔ (4/124)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

اس شخص سے بہتر کس کا طریق زندگی ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے حضور سر تسلیم خم کردیا ہو اور حسن عمل بھی سرانجام دیتا ہو اور یکسو ہوکر حضرت ابراہیم کے طریق زندگی کی پیروی کی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا ہوا تھا۔ (4/125)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

اور جو کچھ بھی سماوی کرات میں اور کرہ عرض میں ہے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ (4/126)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

اے رسول! لوگ آپ سے مستورات کے (حقوق ومعاملات بارے) فتویٰ یا فیصلہ مانگتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے: کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان امور کے متعلق تمہیں ان احکام کے تسلسل میں جو تمہیں پہلے دیئے جاچکے ہیں۔ مزید حکم دیتا ہے کہ یتیم لڑکیوں یا بیوگان کے حقوق تو تم پورے نہیں کرتے جو قانون الٰہی نے تمہارے لئے مقرر کئے ہیں۔ اور خواہش کرتے ہو کہ انہیں اپنے نکاح میں

Marfat.com

لے آئیں یہ (بڑی ناانصافی کی بات ہے) ان کے واجبات وحقوق انہیں ضرور دیئے جائیں۔ یہی حکم ان یتیم وناتواں لڑکوں کے متعلق ہے۔ حتیٰ کہ یتیم کوئی بھی ہو، عورتیں ہوں، لڑکیاں یا لڑکے ان کے ساتھ ہمیشہ انصاف کرو۔ اور یقین کرو! کہ احسان یا حسن عمل جو بھی تم کرو گے وہ اللہ کے علم ونظر میں ہے۔ (4/127)

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

اگر بیوی کو اپنے شوہر سے بے اعتنائی و بے وفائی کا اندیشہ ہو تو مصالحت کا کوئی پہلو نکال کر آپس میں صلح صفائی کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ صلح صفائی بہرحال بہتر ہے۔ انسان کا نفس امارہ فطرتاً خودغرض ہوا کرتا ہے۔ لیکن اگر تم احسان وایثار سے کام لو۔ اگر مشیت الٰہی کی خوشنودی کیلئے طلب وجستجو کرتے ہوئے اس کے قانون مجازات سے ڈرتے تو یقین رکھو! اللہ تعالیٰ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔ (4/128)

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

(یہ فطری اصول یاد رکھو!) خواہ تم کتنا بھی کشادہ دلی سے چاہو کہ تم اپنی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرو گے مگر نفسیاتی طور پر اس پر قدرت رکھنا ناممکن ہے۔ لہٰذا ایک ہی بیوی کی طرف مائل ہو کر نہ رہ جاؤ۔ اور دوسری کو درمیان میں لٹکائے رکھو (کہ کہیں دوسری جگہ جا کر نکاح نہ کر لے) اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی تو صفات ہی یہی ہیں کہ وہ بڑا تحفظ دینے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (4/129)

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

لیکن اگر باہمی نباہ کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر اس کا علاج طلاق کے سوا اور کوئی نہیں (اللہ ہی مسبب الاسباب ہے) وہ اپنے فضل وکرم کی کشائش اور قدرت بے قیاس دونوں کو ایک

Marfat.com

دوسرے سے بے نیاز اور مطمئن کردیگا۔ اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے وہ دانائے کل اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دے رہا ہے۔ (4/130)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝۱۳۱

جو کچھ بھی آسمان وزمین میں ہے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو جنکو (اپنی) کتاب دی تھی انہیں تاکیداً حکم دیا گیا تھا اور اب تمہیں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو، تاکہ قانون الٰہی کی کماحقہ نگہداشت کرتے رہو اور اگر تم یہ حقیقت تسلیم بالعمل کرنے سے انکار کرتے ہو (کہ جو کچھ تمہارے پاس جو مال متاع ہے اللہ کی ملکیت نہیں بلکہ تمہاری اپنی ملکیت ہے) تو یاد رکھو! کہ جو کچھ افلاک وعرض پر ہے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ وہ بے نیاز ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام صفات حمیدہ کا مالک ہے۔ (4/131)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۱۳۲

(پھر تمہیں اس حقیقت کبرہ سے آگاہ کیا جاتا ہے) کہ آسمان وزمین یعنی کائنات میں جو کچھ بھی ہے اس کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کارسازی کے لئے بس وہی اکیلا کافی ہے۔ (4/132)

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝۱۳۳

اگر وہ چاہے تو تمہیں (اس منظر زماں ومکاں سے) ہٹا کر تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے اور یقیناً اللہ ایسا کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (4/133)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۱۳۴ ع ۱۹ ۸ ۱۶

Marfat.com

جو شخص محض ثواب دنیا یعنی مفاد عاجلہ کا طالب ہو تو اسے جاننا چاہیے ہمارے قوانین کی اطاعت سے تمہیں دنیاوی مفاد بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور آخرت کی زندگی کی کامیابیاں اور خوشگواریاں، بھی اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ (4/134)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ہر حال میں عدل و انصاف کے علمبردار اور ہمیشہ حق کیلئے شہادت دینا چاہیے، اگرچہ وہ تمہارے خلاف ہو یا تمہارے والدین اور عزیز و اقارب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، نہ کسی امیر کی رورعایت کرنا نہ محتاج کی۔ اللہ تعالیٰ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے اپنے جذبات اور میلانات کا پاس ولحاظ نہ کرنا مبادہ کہ وہ تمہیں شہادت حقہ سے باز رکھیں۔ گواہی زبان کو موڑ تروڑ کر، ادر نہ جھوٹ وافترا کر کے دنیا اور نہ پہلو ہی کرنا۔ یاد رکھو! جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ علیم خبیر ہے (یعنی جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے) (4/135)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان بالیقین وتسلیم ورضا لاؤ، اللہ پر اس کے رسول پر، اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائی ہے، اور ان تمام کتابوں پر ایمان بالیقین لاؤ جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائیں تھیں۔ جو شخص اللہ، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر اور حیات اخروی پر ایمان بالیقین نہیں رکھتا بلکہ انکار کرتا ہے وہ زندگی کی راہ راست سے بہت دور نکل گیا۔ (4/136)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

جولوگ دین اسلام پر ایمان لائے پھر کفر کر کے دائرہ اسلام سے نکل گئے، پھر ایمان لائے اور پھر کفر کیا اور دین اسلام کا انکار کر کے دور نکل گئے تو اللہ تعالیٰ کا (قانون مجازات) بخشش اور تحفظ کا کوئی سامان نہیں کریگا۔ اور نہ کبھی راہ راست دکھائے گا۔ (4/137)

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ﴿۱۳۸﴾

اے رسول! منافقین کو یہ مژدہ سنادو کہ ان کو یقیناً کرب ناک عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔ (4/138)

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

جولوگ مومنوں کو نظر انداز کر کے کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں کیا وہ ان سے عزت اور قوت حاصل کرنا چاہتے؟ یاد رکھیں! کہ عزت وقوت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ (4/139)

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڰ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ﴿۱۴۰﴾

اے مومنو! تمہیں اس کتاب (قرآن کریم) میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات مبارکہ کے ساتھ کفر اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے، تو تم وہاں ہرگز نہ بیٹھو۔ جب تک کہ وہ دوسری باتوں میں نہ لگ جائیں وگرنہ تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے، یہ بات بالکل یقینی اور حتمی ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مجازات کے مطابق) منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔ (4/140)

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ ع ۲۰ ۷ ۱۷

یہ منافقین تمہارے معاملات میں (انجام کار) منتظر رہتے ہیں کہ (اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے) اگر اللہ کے فضل وکرم سے تمہیں فتح ہوئی تو کہتے ہیں، کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ لیکن اگر کامیابی کفار کے حصے میں آ گئی (تو ان پر احسان کی خاطر) کہیں گے "کیا ہمیں تم پر غلبہ حاصل نہ تھا، کیا ہم نے اہل ایمان سے تمہیں تحفظ فراہم نہ کیا تھا؟" اللہ تعالیٰ یقیناً قیامت کے روز تمہارے درمیان فیصلہ کریگا۔ اے مومنین! اطمینان رکھو، اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) کافروں کو مومنوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔ (4/141)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ ۙ

یہ منافقین اپنے زعم میں اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں، حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں مبتلائے فریب کر رکھا ہے اور جب وہ صلوٰۃ قائم کرنے لگتے ہیں، تو بادل نخواستہ کرتے ہیں (یعنی ناگواری سے) صرف لوگوں کے دکھاوے کے لئے نیز بہت ہی کم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ (4/142)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۡ لَآ اِلٰٓى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

وہ اسلام اور کفر کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے وہ حالت تذبذب میں رہتے ہیں (یعنی نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے) اللہ تعالیٰ جس پر راہ راست گم کر دے، اسے راہ راست پر لانے کیلئے تمہاری کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ (4/143)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

Marfat.com

اے لوگو! جو ایمان بالیقین لے آئے ہو، مومنوں کو چھوڑ کر اہل اسلام کے دشمن کافروں کو اپنا رفیق ہمدم یا دوست مت بناؤ کیا تم اللہ کو اپنے خلاف واضح ثبوت پیش کرنا چاہتے ہو؟ (4/144)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ﴿۱۴۵﴾

یاد رکھو! یہ منافقین دوزخ کے تحت الثرای طبقے میں جائینگے اور تم وہاں کسی کو انکا حامی اور مددگار نہ پاؤ گے۔ (4/145)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں۔ اور آئندہ کے لئے اپنے طرز عمل میں اصلاح کر لیں اور اس ضابطہ حیات (القرآن) کو مضبوطی سے تھام لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لیں تو ان کی رفاقت اور صحبت مومنوں کے ساتھ ہوگی اور اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) مستقبل قریب میں مومنین کو عظیم الشان اجر دیگا۔ (4/146)

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

اگر تم اللہ سبحانہ کی نعمتوں کے شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان بالیقین رکھو تو اللہ تعالیٰ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں سزا سے دوچار کرے وہ تو نہایت قدردان اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (4/147)

Marfat.com

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

(٦)

Marfat.com

Marfat.com

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی انسان ماسوائے اس شخص کے جو مظلوم ہو کسی برائی کی تشہیر کرتا پھرے۔ یادرکھو! اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (4/148)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾

اگر تم کھلے طور پر یا پوشیدہ اعمال حسنہ کرتے جاؤ اور برے کاموں سے درگزر کرتے رہو تو اللہ کی تو صفت ہی یہی ہے کہ وہ تحفظ دینے والا ہے حالانکہ سزا دینے میں وہ پوری قدرت رکھتا ہے۔ (4/149)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ ﴿١٥٠﴾

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے ہیں نیز تفریق بالرسل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں (2/285) اور اس طرح اقرار وانکار کے بین کوئی تیسری راہ اختیار کرنے کی تدبیر سوچتے ہیں (4/150)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾

یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے (اپنے قانون مجازات کی رو سے) کافروں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4/151)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع ١١ ٢١

بخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان بالیقین لائے اور ان میں سے کسی میں فرق روا نہ رکھا۔ وہی لوگ ہیں جنکو ہم مستقبل قریب میں حسین اعمال کے ثمرات عطا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ بڑا تحفظ دینے والا اور رحم وکرم فرمانے والا ہے۔ (4/152)

Marfat.com

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾

ع ١١ ٢١

اے رسولؐ یہ اہل کتاب (یہودی) آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم تمہیں اس صورت میں اللہ کا سچا رسولؐ تسلیم کرینگے کہ آپ ایک بنی بنائی کتاب آسمان سے اتار کر دکھاؤ۔ (چنانچہ آپ انکی احمقانہ باتوں پر رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔) انہوں نے تو اس مطالبے سے بڑھ کر مطالبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا اور کہا تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرا کر دکھاؤ تو مانیں گے (2/55) ان کے اس ظالمانہ مطالبہ کے نتیجہ میں بجلی سی کڑک نے انہیں آلیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔ (2/92) باوجودیکہ اس سے قبل ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی واضح تعلیم و احکام آچکے تھے۔ پھر بھی ہم نے صرف نظر سے کام لیا اور حضرت موسیٰ کو ہم نے واضح غلبہ واقتدار عطا فرمایا۔(4/153)

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾

اور پھر ہم نے اتباعِ حق کیلئے عہد و پیماں کا کوہِ گراں ان پر ڈال دیا تھا کہ شہر کے دروازہ سے فرمانبردار اور سجدہ ریز ہو کر گزرنا، علاوہ ازیں انہیں یہ بھی حکم دیا تھا کہ سبت سے متعلق احکام وضوابط کی خلاف ورزی مت کرنا (2/65) اور ہم نے ان سے ان تمام احکام کا پکا عہد لیا تھا۔ (4/154)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾

لیکن انہوں نے اپنے کسی عہد کی بھی پابندی نہ کی بلکہ ہر ایک کو توڑا اور احکام الٰہی کا کھلا انکار کیا اور انبیاء علیہم السلام کو ناحق قتل کیا اور بعض کی تحقیر و تذلیل بھی کی گئی، انہیں جب کبھی کسی قانون الٰہی کی طرف دعوت دی گئی تو انہوں نے اس دعوت کو نہایت (فخر و تکبر) سے ٹھکرا دیا کہ اس سے بے

Marfat.com

نیاز ہیں اور یہ بھی کہتے ہمارے قلب ودماغ پردوں میں محفوظ ہیں۔علاوہ ازیں انہوں نے نظام دین کی تکفیر وتکذیب کی تھی۔پھر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کے دلوں پر مہر ثبت کردی۔اس کے نتیجہ میں سوائے معدودے چند کوئی بھی ایمان نہیں لایا تھا۔ (4/155)

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾

اور بدیں وجہ انہوں نے حق وصداقت کا انکار کیا اور نخوت وخودستائی میں یہاں تک آگے بڑھ گئے کہ انہوں نے مریم جیسی پاکباز خاتون کے خلاف سخت بہتان لگایا۔ (4/156)

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾

اور حضرت عیسیٰ جیسے جلیل القدر پیغمبر کے متعلق بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ ہم نے اسے قتل کیا ہے۔حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ ہی صلیب پر چڑھایا بلکہ معاملہ مشتبہ کردیا گیا تھا اور جن لوگوں (نصاریٰ) نے اس بارے میں اختلاف کیا وہ بھی اس معاملہ میں شک وشبہ میں مبتلا ہیں انہیں قطعاً اس کا علم نہیں، وہ بھی محض ظن وقیاس کی بنا پر باتیں بناتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ (یہود) نے حضرت عیسیٰ کو ہرگز قتل نہیں کیا۔ (4/157)

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾

بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت عیسیٰ) کے مدارج کو بلند کردیا تھا اور تدبیر الٰہی سے صحیح سلامت ہجرت کرگئے تھے (کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کا محافظ ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ تو ہے ہی صاحب عزوشرف اور بڑی دانشمندی سے امور سرانجام دینے والا۔ (4/158)

''حیات مسیح کی حقیقت''

نوٹ نمبر 2: اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہودیوں اور عیسائیوں کے اس باطل عقیدہ کی تردید کردی ہے کہ حضرت مسیح کو مصلوب کیا گیا تھا۔باقی رہا عیسائیوں اور علمائے اسلام

Marfat.com

کا بھی عقیدہ ہے کہ آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔قرآن اس کی تائید وتصدیق نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن کریم میں ایسے شواہد موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے دوسرے رسولوں کی طرح ہجرت کی اور اپنی عمر پوری کرنے کے بعد اللہ کے طبعی قانون کے مطابق وفات پائی (5/117)۔سورۃ ال عمران کی آیت نمبر 55 میں وفات مسیح کا ذکر واضح طور پر آیا ہے۔

اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیك ور افعك اِلَیَّ و مطھرك من الذین کفروا (3/55)

جب ایسا ہوا کہ اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تیرا وقت پورا کرونگا یعنی وفات دیدونگا اور تیرے درجات کو اپنی طرف سے بلند کردونگا۔اور تیرے دشمنوں کی تہمتوں اور طعن تشنیع سے پاک کردونگا۔ عربی لغت میں لفظ وفات کا مادہ ہے و۔ف۔ی۔جس کے معنے ہیں وقت پورا ہوجانا۔ ''الوفات'' کے معنی ہیں موت۔یعنی دنیا میں زندگی کے دن پورے کرنے کے بعد تو رفعہ اللہ۔اللہ نے اسکے درجات بلند کردیئے۔

سورۃ المائدہ میں فرمان الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے دریافت فرمائینگے کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ تیری اور تیری والدہ ماجدہ کی پرستش کیا کریں۔تو وہ جواب میں کہیں گے کہ معاذ اللہ میں کیسے یہ کہہ سکتا تھا؟ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تیرے علم میں ہوتا باقی رہے یہ لوگ

''و کنت علیھم شھیداً مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرّقیب علیھم''(5/117)

جب تک میں دنیا میں موجود رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا (کہ مشرکانہ عقائد پیدا نہ ہوں) لیکن جب تو نے مجھے وفات دیدی تو اس کے بعد ان کے نگران تو آپ ہی ہوسکتے تھے۔وفات کا تعین کرنے کیلئے دیکھئے۔ 3/193 (العمران۔ 7/126 (الاعراف) 47/27 (محمدؐ) 2/234 (البقر) 2/240 4/15 (النسا) 22/5 (لحج) 32/11 (السجدہ)

(2) مرفع الی السما: اب دیکھئے رفع الیّ کا مفہوم اس کے لئے درج صدر آیت انّی متوفیك و رافعك اِلَیَّ (3/55) اور دوسری سورۃ نسا کی آیت بل رفعہ اللہ الیہ، (4/158) اس کے

Marfat.com

لئے دیکھئے 13/2 (رعد) 12/100 (یوسف) 94/4 (نشرح) 7/176 (اعراف) 19/27 (مریم) تو صاف واضح ہے کہ ''رفع'' کے معنے بلندیٔ درجات، عروج مراتب، عروج مقامات و مراتب، شرفِ انسانیت کے ہیں۔ یہی مطلب عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ جلیلہ میں ''رافك الٰھی' 'اور ''رفعه الله اليه'' کا ہے۔ جب درج صدر آیات میں 'رفع' کا مطلب بلندیٔ درجات لیا جاتا ہے۔ تو پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ علمائے اسلام رافعك الٰہی کے معنی زندہ اٹھا لینے کے کر کے کیوں نصاریٰ کے باطل عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہیں؟ دوسری آیت 5/117 میں خود حضرت عیسیٰ اپنی موت کی تصدیق فرماتے ہیں ''کہ جب تم نے مجھے موت دے دی تھی'' تو پھر زندہ اٹھا لینے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

حضرت عیسیٰ مسیح ابنِ مریم کی آمد کے بارے میں جس قدر بھی روایات یا احادیث لکھی گئی ہیں بے معنی ہو جاتی ہیں

(3) باقی رہا معاملہ ''و ما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم'' (4/157 النساء)

حضرت عیسیٰ قتل ہوئے اور نہ مصلوب ہوئے بلکہ معاملہ مشتبہ کر دیا گیا۔ بعثت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت یہودیہ کا بادشاہ ہیرودیس تھا جو بڑا ظالم تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی تبلیغ حق سے بغاوت ہو جائیگی اور اس کی بادشاہت خطرے میں پڑ جائیگی لہٰذا اس نے منادی کرا رکھی تھی کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کی مخبری کرے یا پکڑ لائے گا اس کو انعام و اکرام سے نوازا جائیگا۔ چنانچہ یہودا اسخریوطی حضرت مسیح کے بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ وہ 30 مثقال (سکوں) کی خاطر بے ایمان ہو گیا تو اس نے حضرت عیسیٰ کو پکڑوانے کی ناکام کوشش کی کیونکہ اللہ کی مخفی تدبیر سے مدّعا اس پر پڑ گیا کیونکہ حضرت عیسیٰ کی جو سزا مقرر ہوئی تھی اس کو ملی۔ انجیل برنباس کا بیان ہے کہ جب سپاہی یہودا اسخریوطی کے ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جہاں یسوع تھا۔ اس نے ایک بھاری جماعت کو

Marfat.com

اپنی طرف آتے سنا تب وہ ان سے بچنے کے لئے گھر میں چلا گیا جہاں اس کے گیارہ شاگرد سو رہے تھے پس جب اللہ نے اپنے بندے کو خطرہ میں دیکھا تو اپنے سفیر جبریل کو حکم دیا کہ یسوع کو نکال لے جا۔تب پاک فرشتے نے یسوع کو دکھن کی طرف کھلنے والی کھڑکی سے نکال لیا گویا کہ ہجرت کر گئے اور یہودا اسّخریوطی زور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں سے یسوع کو نکال لیا گیا تھا اور شاگرد سب کے سب سو رہے تھے۔ تب اللہ نے اپنی حسن تدبیر سے یہ کیا کہ یہودا کی بولی اور چہرے کو بدل کر یسوع کی مانند کر دیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اعتقاد کیا کہ وہی یسوع ہے لیکن اس نے ہم کو جگانے کے بعد تلاش کرنا شروع کیا تا کہ دیکھے معلم یعنی یسوع کہاں ہے اس لئے ہمیں تعجب ہوا اور جواب میں ہم نے کہا اے سید! تو ہی تو ہمارا معلم ہے کیا اب تو ہم کو بھول گیا؟

مگر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیا تم احمق ہو یہودا اسّخریوطی کو نہیں پہنچانتے اور اس اثنا میں سپاہی اندر داخل ہو گئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ یہودا پر ڈال لئے کیونکہ وہ یسوع کے مشابہ ہو گیا تھا۔مگر جب ہم لوگوں نے یہودا کی بات سنی اور سپاہیوں کا گروہ دیکھا تو ہم دیوانوں کی طرح بھاگ نکلے۔

پس سپاہیوں نے یہودا کو پکڑا اور اس سے مذاق کرتے ہوئے اسے باندھ لیا۔تو اس نے اپنے یسوع ہونے کا انکار کیا حالانکہ وہ سچ کہہ رہا تھا تب سپاہیوں نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ ڈرو نہیں اس لئے کہ ہم تمہیں اسرائیل پر بادشاہ بنانے آئے ہیں۔ یہودا بولا شاید کہ تم دیوانے ہو گئے ہو تم تو ہتھیاروں اور چراغوں کو لے کر یسوع ناصری کو پکڑنے آئے ہو۔تو کیا تم مجھی کو باندھ لے جاؤ گے جس نے تمہیں راہ دکھائی تھی۔

اس وقت سپاہیوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو انہوں نے اسے مکوں اور ڈنڈوں سے مارنا شروع کر دیا اور اسے کھینچ کر یروشلم کی طرف لے گئے تب یہودا نے بہت سی دیوانگی کی باتیں کیں۔ یہاں تک ہر ایک آدمی نے یہ خیال کیا کہ وہ موت کے ڈر سے بناوٹی جنوں کا اظہار کر رہا ہے۔لہٰذا

Marfat.com

کاہنوں نے اس کی دونوں آنکھوں پر ایک پٹی باندھ دی اور اس کے گال پر تھپڑ مارے اور اس کے منہ پر تھوکا اور تختہ دار پر لٹکا دیا۔ (انجیل برنباس صفحات 215-217)

پس انجیل برنباس کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ برنباس کا بیان قرآن کریم کی تعلیم کے بین بین ہے کہ عیسیٰ نہ قتل ہوئے اور نہ مصلوب ہوئے بلکہ معاملہ مشتبہ کر دیا گیا۔ مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ علمائے دین اسلام احادیث کو قرآن کے مقابلہ میں حجت گردان کر دور از کار روایات گھڑ لیتے ہیں اور عیسائیوں کے اعتقادات کی ترجمانی کرتے ہیں اور حقیقت حال سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔

"سبحان ربك رب العزة عما يصفون ○"

علامہ اقبالؔ نے ٹھیک ہی فرمایا تھا۔

مسلمان ہے توحید میں گرم جوش — مگر دل ابھی تک ہے زنار پوش
تمدّن، تصوّف، شریعت کلام — بتان عجم کے بجاری تمام
حقیقت خرافات میں کھو گئی — یہ امت روایات میں کھو گئی
عجم کے خیالات میں کھو گیا — یہ سالک مقامات میں کھو گیا
بجھی عشق کی آگ، اندھیر ہے — مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

علما حضرات حضرت مسیح کو زندہ اٹھا لیتے ہیں مگر ان کی واپسی بارے میں قرآن کریم سے کوئی آیت پیش نہیں فرماتے اور نہ ہی یہ بھی پیش فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو بمع جسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھایا گیا ہے بلکہ عیسائیوں نے تو یہاں تک مبالغہ سے کام لیا ہے کہ حضرت مسیح اللہ تعالیٰ کے دائیں پہلو میں بیٹھے ہیں اور اللہ سبحانہ نے جو کام کرنا ہوتا ہے تو حضرت مسیح سے مشورہ لیتا ہے کیونکہ اللہ کا پیارا بیٹا جو ٹھہرا۔ علامہ محمد اقبال رحمت اللہ 12 اپریل 1935ء ایک محفل میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت اور رفع سماوی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ دو چیزیں

Marfat.com

نومسلم عیسائیوں کی بدولت اسلامی عقائد میں داخل ہوئیں ہیں۔ (ملفوظات اقبال، ص30)

14 اپریل 1935ء کی ایک محفل میں دوسری دفعہ فرمایا کہ نومسلم عیسائیوں نے اپنے غیر معقول اور غیر فانی عقائد مسلمانوں میں شائع کر دیئے۔ سادہ لوح مسلمانوں نے ان کو اجزائے اسلام سمجھ کر آنکھوں پر بٹھالیا۔ (ملفوظات اقبال، ص72)

علامہ اقبال کے عقیدے کے مطابق مہدی کی آمد، مسیح کا دوبارہ ظہور اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ پرانی اور عجمی تخیلات کی سازش ہیں۔ عربی تخیلات اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم سے ان کا کوئی سروکار نہیں۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ اس ہزار سالہ عجمی اثرات کو پھٹک کر الگ کر دیا جائے اور قرآن کو اپنی نگاہ سے دیکھا جائے تو بات واضح ہو جائیگی۔ اگر ہم نے قرآن کو اس طرح سمجھ لیا تو یہ تمہارے شعور میں انقلاب پیدا کر دیگا اور انقلاب شعور سے خارجی دنیا میں خود بخود اختلاف پیدا کر دیتا ہے۔

؎ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ﴿۱۵۹﴾

اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے پہلے (عالم نزع میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت پر اور دعوت توحید پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے روز وہ ان اہل کتاب کے متعلق شہادت دینگے۔ (5/116-17) (4/159)

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ﴿۱۶۰﴾

اور یہودیوں کے اس قسم کے ظلم تعدی کی وجہ سے وہ بہت سی خوشگواریاں اور طیب چیزیں جو پہلے ان پر حلال تھیں سزا کے طور پر ان پر حرام کر دی گئیں کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے تھے۔ (4/160)

Marfat.com

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾

باوجودیکہ انہیں منع کیا گیا تھا وہ لوگوں سے سود لیتے تھے اور لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے تھے۔ ان میں سے جو لوگ ظلم و تعدّی سے احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) دردناک عذاب تیّار کر رکھا ہے۔ (4/161)

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ع ١٠ ٢٢

لیکن ان میں سے جو لوگ راسخ العلم ہیں اور سچے مومن ہیں، اور جو آپ پر نازل ہوئی اور جو آپ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں ان پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں اور نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ نیز توحید والوہیت اور آخرت کے یوم حساب کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں ان لوگوں کو ہم بلا تاخیر اجر عظیم عطا کر دینگے۔ (4/162)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ ج

اے رسول! ہم نے آپ پر وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور اس کے بعد مبعوث ہونے والے انبیاء پر وحی بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور اولادِ یعقوب، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف بھی وحی بھیجی تھی اور داؤد کو زبور عطا کی تھی۔ (4/163)

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ ج

اور ہم نے ان رسولوں پر بھی وحی نازل کی تھی جن کی سرگذشت ہم بیان کر چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور جس طرح تمام انبیاء کو خطاب کیا گیا تھا اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کو بھی خطاب کیا گیا ہے۔ (4/164)

Marfat.com

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

اور یہ سارے رسول (نیکوکاروں) کو نوید جنت (اور کافروں، مشرکوں کو جہنّم کے عذاب سے) تنبیہ کرنے والے تھے تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے کہ ان کو خبردار نہ کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بڑا عزت وسطوت رکھنے والا اور کمال دانشمندی سے اپنے امور حکمرانی سرانجام دینے والا ہے۔ (4/165)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿١٦٦﴾

اے پیغمبر! اگر یہ لوگ تمہاری سچائی کا (انکار کرتے ہیں تو کریں) لیکن اللہ تعالیٰ (اپنے حسن کلام سے) اور ملائکہ (کائنات میں کارگذاریوں کے ذریعے) شہادت دیتے ہیں کہ جو نازل ہوا ہے (قرآن) ان کے علم کے ساتھ نازل ہوا ہے حالانکہ صرف اللہ کی شہادت کافی تھی۔ (4/166)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾

جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور دوسروں کیلئے اللہ کا راستہ روکتے ہیں وہ راہ راست سے بہت دور بھٹک گئے ہیں۔ (4/167)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ۙ

جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ظلم وسرکشی پر آمادہ ہوگئے (یعنی شرک کیا) ان کو اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہرگز ہرگز تحفظ نہ دیگا اور نہ معاف فرمائیگا۔ اور نہ راہ راست کی طرف ان کی راہنمائی کریگا۔ (4/168)

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾

اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مجازات کے مطابق) سوائے جہنم کے انہیں کوئی راستہ نہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہینگے اور ایسا کرنا اس کے لئے معمولی فعل ہے۔ (4/169)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾

اے افراد نسل انسانی۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول بالحق آ گیا ہے۔ لہٰذا اس پر ایمان بالیقین لا کر اس کے دین میں داخل ہو جاؤ تو تمہارے لئے موجب خیر و بھلائی ہوگا۔ اگر تم نے کفر و انکار کی روش اختیار کی تو یاد رکھو! جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور تمام امور انتہائی دانشمندی و حکمت سے سرانجام دینے والا ہے۔ (4/170)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ۬ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع

وقف لازم ع ٢٣ ٩ ٣

اے اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) کے متعلق سچ کے سوا کچھ نہ کہو۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول تھا۔ اور نفخہ روح (بحوالہ 32/9) جو حضرت مریم پر القا کیا گیا تھا۔ لہٰذا اس کے رسولوں پر ایمان بالیقین لاؤ۔ اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں (یعنی عقیدۂ تثلیث) اسی میں تمہاری بھلائی اور خیر ہے۔ یقین جان لو! کہ اللہ ہی کل صفات میں صاحب اختیار اور اقتدار وحدہ لاشریک ہے۔ وہ بلند تر ہے اس سے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو اور جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے اسی کے اختیار میں ہے اور وہ اکیلا ہی مدبر الامور کافی ہے۔ (4/171)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾

حضرت عیسیٰ مسیح اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے میں یا کہلانے میں ہرگز عار و انقباض محسوس نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اللہ کے مقرب اللہ کے بندے ہونے میں کوئی برائی یا عار محسوس کرتے ہیں۔ اگر

Marfat.com

کوئی شخص اس کی بندگی اور فرمانبرداری سے عار محسوس کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو یاد رکھو! وہ سب کو (بھیڑ بکریوں کی طرح) ہانک کر اپنے حضور (محاسبہ) کے لئے جمع کریگا۔ (4/172)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۷۳﴾

(برعکس اس کے) جو لوگ ایمان بالیقین لا کر نیک اعمال بجا لائینگے تو ہم ان کو پورے پورے اجر و ثمرات سے نوازینگے اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے بطور احسان مزید اجر سے نوازیگا۔ لیکن جنہوں نے اس کی بندگی میں عار محسوس کی اور تکبر و غرور کیا تو ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) اذیت ناک عذاب کا مزا چکھائینگے پھر وہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنا کوئی دوست و ہمدم یا شفیع نہ پائینگے۔ (4/173)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۴﴾

اے افراد نسل انسانی! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل محکم آ چکی ہے (قرآن کریم) واضح رہنمائی کرنے والی روشنی یعنی تفصیل کل شئ ء (بحوالہ 12/111) (4/174)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۱۷۵﴾

اب جو لوگ اللہ پر ایمان بالیقین لائینگے اور اس روشن ضابطہ ہدایت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیں گے ان کو اللہ تعالیٰ اپنے دامن رحمت میں لے لے گا اور اس پر راہ ہدایت کھول دے گا۔ (4/175)

یَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع ۲۴ ۵ ٤

Marfat.com

اے رسول! لوگ تم سے کلالہ کے متعلق پوچھتے ہیں۔تو کہو اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ

1۔ اگر کوئی شخص بے اولاد فوت ہو جائے تو اس کی صرف ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کا حصہ نصف ہوگا۔

2۔ اگر متوفیہ عورت بے اولاد ہو تو اس کے ترکہ کا وارث اس کا بھائی ہوگا۔

3۔ اگر ایک بہن کی بجائے دو بہنیں ہوں تو ان کے لئے ترکہ کا 2/3 حصہ ہوگا۔

4۔ اگر بہن بھائی ملے جلے ہوں تو ایک مرد، دو عورتوں کے برابر حصے کا وارث ہوگا (4/11)

اللہ تعالیٰ تمہیں یہ احکام کھول کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا صحیح صحیح علم رکھنے ولا ہے۔ (4/176)

اٰیاتھا ۱۲۰ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ رکوعاتھا ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المنزل ۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے عہد پیمان پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چرنے والے، چگالی کرنے والے مویشی (کھانے کیلئے) حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کے متعلق (آگے چل کر) تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ دیگر احرام کی حالت میں شکار کو حلال نہ سمجھ رکھنا۔ یہ احکام اللہ کے اس قانون کی رو سے دیئے گئے ہیں جنہیں وہ خود اپنے اختیار و ارادہ سے متعین کرتا ہے۔ (5/1)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى

وقف لازم

Marfat.com

الرابع

الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے شعار کی بے حرمتی مت کرو۔ (مناسک حج واثار و علامات) اور نہ ہی حرمت کے مہینوں کی، اور نہ قربانی کے جانوروں کی، جنگی گردنوں میں (بطور علامت نذر الٰہی) پٹے ڈالے گئے ہوں۔ نیز ان لوگوں کی بھی بے حرمتی یا ان کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالو جو بیت الحرام یا خانہ کعبہ کا قصد کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کے فضل ورضوان کے طلبگار ہیں۔ البتہ جب تم (حج وعمرہ سے فارغ ہوکر جاؤ) تو احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور دیکھو! ایسا نہ ہو کہ ایک جماعت کی دشمنی تمہیں دست درازی کرنے پر آمادہ نہ کردے کیونکہ (صلح حدیبیہ کے وقت) انہوں نے تمہیں مسجد احرام سے روکا تھا۔ (یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے) کہ نیکی اور تقویٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ ظلم وتعدی کے کاموں میں ایک دوسرے سے ہرگز تعاون نہ کرو۔ اور اللہ کے قانون مکافات عمل سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ یاد رکھو! اللہ کا قانون مجازات سزا دینے میں بڑا ہی سخت ہے۔ (5/2)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳

(اے اولاد نسل انسانی) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درج ذیل اشیاء کھانے کے لئے حرام وممنوع کردی گئی ہیں۔

(1) مردار جانور (جو بغیر ذبح کئے مرگیا ہو) (2) جما ہوا خون (3) سور کا گوشت (4) وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو (5) گلا گھونٹ کر مرا ہوا جانور (6) چوٹ کھا کر

Marfat.com

مراہوا جانور (7) وہ جانور جو بلندی سے گر کر مر گیا ہو۔ یا کسی کی ٹکر اور سینگ مارنے سے مر جائے (8) جسے درندے پھاڑ کھائیں (9) مگر وہ حرام نہیں جسے تم مرنے سے پہلے ذبح کر لو (10) وہ جانور جو کسی مزار، آستانے پر چڑھاوے کے طور پر ذبح کیا گیا ہو (11) اسی طرح وہ گوشت یا کوئی چیز بھی حرام ہے جو جوا پر یا قرعہ اندازی سے تقسیم کی گئی ہو (12) یہ سب افعال فاسق ہیں (یعنی حدود شکنی کے مترادف ہیں)

مسلمانو! جو لوگ دین اسلام کے منکر ہیں، وہ آج مایوس ہو گئے ہیں لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو بلکہ میرے قانون مجازات سے ڈرتے رہو اور آج میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تمام کر دی ہے۔ نیز تمہارے لئے تمہارے دین کو (بطور ضابطہ حیات) پسند کر لیا ہے۔ البتہ اگر کوئی (شخص) سخت بھوک سے لاچار ہو جائے تو وہ جان بچانے کی خاطر کوئی حرام چیز کھا لے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ دانستہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ 5/3 (2/173)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤

اے نبیؐ! لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے کونسی اشیاء حلال ہیں؟ آپ انکو فرما دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ اشیاء حلال کر دی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کی بنا پر شکار کی تربیت دے رکھی ہو تو جو شکار تمہارے لئے وہ پکڑ رکھیں اسے کھا سکتے ہو بشرطیکہ اس پر اللہ کا نام لے لو (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو) اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو کیونکہ اس کو حساب لینے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ (5/4)

Marfat.com

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ ع ١٠

آج کے دن تمام کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال کر دیا گیا ہے۔ نیز محصنات یعنی محفوظ اور پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاکیزہ عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں۔ بشرطیکہ تم انکا حق مہر ادا کر کے حصار نکاح میں لے لو نہ کہ محض ازاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے تعلقات قائم کرنے لگ جاؤ۔ (4/24) نیز جس کسی نے ایمان کے تقاضے پورے کرنے سے انکار کیا تو اللہ کے قانون مجازات کے مطابق اس کے تمام اعمال حسنہ بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں وہ گھاٹے میں رہیگا۔ (5/5)

نوٹ نمبر 1: جس نے ایمان بالیقین لانے سے انکار کیا تو اس کے تمام اعمال ضائع ہو جائینگے لیکن اجب اس میں ایمان بالیقین پیدا ہو جائے تو انہی بازوؤں کی پرواز حدود فراموش اور انہیں ہاتھوں کی قوتیں وسعت نا آشنا ہو جاتی ہیں۔

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقین پیدا تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

قرآن کریم میں انہی لوگوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

یقیناً وہ لوگ کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ اور اس پر یقین محکم سے جم کر کھڑے ہو گئے تو ان پر اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو انہیں بشارت دیتے) ہیں کہ مت ڈرو تمہارے لئے خوشخبری ہے اس جنت الفردوس کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (41/30 حم السجدہ) جب انسان میں ایمان بالیقین کی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پھر اس کی نگاہ کا زاویہ بدل جاتا ہے۔ وہ ہر شے کو نئے

Marfat.com

نئے انداز سے دیکھا ہے۔ یہاں پہنچ کر حضرت علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میان آب وگل خلوت گزیدم ز افلاطون وفارابی بریدم
نہ کردم از کسے دریوزۂ چشم جہاں را جز بہ چشم خود نہ دیدم!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦

اے ایمان والو! جب تم اقامت صلوٰۃ کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ تو تم اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں سمیت دھولیا کرو۔ اور اپنے سر کا مسح کرلیا کرو، اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اور اگر حالت جنابت میں ہو تو غسل کرلیا کرو، اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو، یا اپنی بیویوں سے ہم آغوش ہوئے ہو، یا جنسی لمس کیا ہو اور تمہیں (غسل کے لئے) پانی دستیاب نہ ہو سکے تو پاک وصاف مٹی سے تیمّم کرلیا کرو۔ زمین پہ ہاتھ مار کر اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلیا کرو۔ یاد رکھو! مشیت ایزدی تمہیں مشقت یا تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتی جبکہ وہ تمہیں پاک و صاف رکھنا چاہتی ہے۔ نیز یہ کہ (تمہیں ایک شائستہ جماعت بنا کر) تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے تا کہ تم نعمت الٰہی کے قدر شناس بن جاؤ۔ (5/6)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

اللہ تعالیٰ نے تم پر نعمتوں کی فراوانی فرمائی ہے۔ لہٰذا اس کی یاد سے غافل نہ ہو جاؤ اور اس مضبوط عہد و پیمان کو یاد کرو جو تم سے اس نے لیا تھا اور تم نے کہا تھا کہ ہم نے گوش دل سے تیرے

Marfat.com

پیغامات واحکام سن لئے ہیں، اور کشادہ دلی سے تسلیم بالرضا وعمل کرلیا ہے۔ اور سن لو! اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سینوں یعنی دلوں کے اسرار ورموز اور عزائم کو بخوبی جانتا ہے۔ (5/7)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم دنیا میں عدل وانصاف کے شاہد اور اس کے قیام کے محافظ رہو، مبادا کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اکتساب جرم پر آمادہ نہ کردے، کہ اس سے عدل وانصاف نہ کرو، ہمیشہ عدل وانصاف کرتے رہو، کیونکہ تقویٰ اور عدل دونوں لازم ملزوم ہیں، لہٰذا اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو، یادرکھو! جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے۔ (5/8)

نوٹ نمبر 2: آیات 8,7 سورۃ کے آغاز میں اللہ نے فرمایا تھا کہ اے ایمان والو! تم اپنے عہد وپیمان پورے کرو یعنی احکام وتعلیمات حق کی اطاعت کرو۔ یہاں پر پھر ایمان والوں یعنی مسلمانوں کو ان کا عہد ایمان یاد دلایا جارہا ہے کہ دین اسلام مکمل ظہور میں آچکا ہے۔ اتمام نعمت بھی ہوچکا ہے۔ اب تمہارا فرض اولین ہے کہ تذکیر نعمت سے غفلت نہ کرو۔ اطاعت الٰہی میں اخلاص واستقامت کے ساتھ سعی پیہم کرتے رہو۔

بعدازیں فرمایا کہ تکمیل دین اور اتمام نعمت کا مطلوب ومقصود یہ ہے کہ سیرت واخلاق میں سرتاسر حق وصداقت کا پیکر بن کر رہو۔ تمہیں ''قاموں اللہ'' اور شہداء بالقسط ہونا چاہیے۔ اپنا ہو یا پرایا، موافق ہو یا مخالف، دوست ہو یا دشمن، جس کے ساتھ معاملہ کرو انصاف کے ساتھ کرو۔ اور جس کے حق میں کوئی بات کرو تو انصاف کی کرو۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩

جو لوگ ایمان بالیقین لائیں اور نیک عمل کریں۔ اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور بہت بڑا اجر ملے گا۔ (5/9)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩

(برخلاف اسکے) جولوگ نظام دین کی تکفیر کرینگے اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم واحکام کو جھٹلائینگے وہ (سمندر سرشت) اہل جہنّم ہیں۔ (یعنی وہ جرم وگناہ کرتے اور اپنے اندر خوف وحزن کا آتش کدہ بناتے رہتے ہیں یوں وہ آگ کے کیڑے کی طرح جلتے رہتے ہیں) (5/10)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ ع ٢ ٦

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے (حال ہی میں) تم پر کیا جب ایک قوم نے (تمہیں نابود کرنے کیلئے) دست درازی کرنے کا پختہ ارادہ کیا تھا لیکن ہم نے ان کے ہاتھ تم پر دست درازی کرنے سے روک دیئے تھے۔ لہٰذا اللہ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو۔ نیز اس کی رحمت ونصرت پر اعتماد ویقین رکھو۔ (5/11)

نوٹ نمبر 3: اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ یہودیوں نے نبی صلعم اور آپکے صحابہ اکرام کو مدعو کیا تھا اور سازش یہ تھی کہ جب کھانے میں مصروف ہو جائیں تو اچانک حملہ آور ہو کر صفایا کردیں۔ جس سے اسلام کا نام مٹ جائیگا لیکن عین وقت پر اللہ نے اپنے بندے کو بذریعہ وحی مطلع کردیا تھا اور آپ اس دعوت میں تشریف ہی نہ لے گئے جس سے سب بال بال بچ گئے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ⑫

اور اسی طرح اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا۔ اور ہم نے ان میں بارہ نقیب یعنی پیشوا یا سردار مقرر کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے ارشاد فرمایا تھا۔ میں تمہارے ساتھ ہونگا (یعنی

Marfat.com

میری رحمت ونصرت تمہارے شامل حال ہوگی) بشرطیکہ تم نظام صلوٰۃ قائم کرو۔ اورزکوٰۃ دیتے رہے۔ اور میرے رسولوں پر ایمان بالیقین لاتے رہے اور تعظیم وتحریم کے ساتھ مدد کرتے رہے اور فی سبیل اللہ اہل احتیاج بندوں کو قرض حسنہ (بلاسود) دیتے رہے تو یادرکھو! میں تمہاری تمام برائیاں دور کردونگا۔ نیز ان کو صدا بہار باغات میں داخل کردونگا، جس کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی۔ لیکن اس کے بعد تم میں سے جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی تو وہ کان کھول کر سن لیں! کہ وہ جنت الفردوس کو جانے والی راہ سے بھٹک گئے (انکے لئے جہنم میں جانا ناگزیر ہوگیا) (5/12)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳

انہوں نے اپنے عہد وفاداری کو توڑ دیا اور ہم نے اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق انہیں اپنی رحمتوں سے دور کردیا (ملعون کردیا) اور سنگ دل بنادیا گیا چنانچہ اللہ کی کتاب میں موضوعی اور ملفوظی تحریف کردیتے تھے اور جو تعلیم واحکام انہیں دیئے گئے تھے اس کا بڑا حصہ فراموش کر بیٹھے تھے۔ اور آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کی خبر ملتی رہتی تھی۔ ان میں بہت کم لوگ ہیں جو اس عیب سے بچے رہے تھے، لہٰذا آپ ان سے درگزر اور صرف نظر فرماویں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ احسان اور حسن عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (5/13)

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۱۴

اسی طرح ہم نے ان لوگوں سے بھی پختہ عہد و پیمان لیا تھا جنہوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں مگر انہوں نے بھی اس ضابطہ حیات کا ایک حصہ فراموش کردیا تھا، جس کے نتیجے میں انکی وحدت پارہ پارہ ہوگئی اور کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئے (جیسا کہ فرقہ پرستی کا خاصہ ہے) ان میں باہمی عداوت

Marfat.com

کی آگ بھڑک اٹھی جو قیامت تک رہے گی اور عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں بتادیگا جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔(5/14)

نوٹ نمبر4: (1) عیسائیوں نے بھی ایمان عمل کا عہد فراموش کردیا اور راہ راست سے بھٹک گئے کیونکہ وہ بہت سے فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور ہر فرقہ دوسرے فرقے کی دشمنی میں سرگرم عمل ہوگیا۔باہمی دشمنی اس حد تک بڑھ گئی کہ ختم ہونے والی نہیں، چنانچہ عیسائیوں میں صدیوں تک مذہبی فرقہ آرائی قائم رہی اور جس فرقہ کی بن پڑی اس نے دوسرے فرقہ کو خاک وخوں میں ملادیا یہاں تک کہ ایک دوسرے کو کڑاہوں میں تل دیا گیا

(2) مسلمانوں کو قرآنی روشنی سے عبرت پکڑنا چاہیے تھی کہ وہ فرقہ آرائی کی لعنت سے بچ جاتے مگر بڑے گہرے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ مسلمان بھی وحی الٰہی کو فراموش کرکے اس لعنت میں گرفتار ہوکر ایک دوسرے کے جانی دشمن بن بیٹھے ہیں اور کشت وخون کا بازار گرم ہے۔ یہاں تک عبادت گاہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ جہاں تک قرآن کریم کے نزدیک فرقہ بندی کا تعلق ہے وہ اسے نہایت خطرناک اور تباہ کن گردانتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے کہ انبیاء حضرات کو جو دین دیا گیا تھا اس میں تاکید کی جاتی تھی کہ وہ دین اسلام کو قائم کریں اور اس میں تفرقہ پیدا نہ کریں (42/12-14 الشوریٰ) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مومن ہوجانے کے بعد مشرکوں میں سے نہ ہوجانا۔اور نہ ان میں سے جنہوں نے تفرقہ پیدا کیا (30/31-32 الروم) بلکہ یہاں تک فرمایا ''جو مسجد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنیکے لئے بنائی گئی ہو اس میں قدم تک نہ رکھو'' اور پھر ساتھ ہی متنبہ کردیا گیا کہ ''جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور گروہ در گروہ بن گئے تو اے رسول تمہارا ان سے کوئی واسطہ نہیں (6/160 الانعام) یہ ایک الگ معاملہ ہے کہ ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو عاشق رسول گردانے لگا ہے۔

(3) پھر ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے کہ تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن حکیم) کو مضبوطی سے

Marfat.com

تھامے رکھواور آپس میں تفرقہ پیدانہ کرو۔ (3/103 العمران)

اور یہ بات بھی یادرکھنے کی ہے کہ رسول اکرم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنی امت کیلئے صرف ایک کتاب چھوڑی تھی (قرآن کریم) جولاریب ہے اللہ کی سند موجود ہے (2/2 البقر) اور دنیا کی کوئی کتاب لاریب نہیں ہے اور نہ ہی دین اسلام کے لئے حجت ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمانوں نے مندرجہ بالا آیات قرآنی کا کبھی مطالعہ نہیں کیا ہے؟ اگر کیا ہے۔ تو پھر تفرقہ پیدا کرنے کی وجہ سے منکرین آیات قرآن ہیں۔ ایسی صورت میں دنیائے اسلام میں کون ہے جو مسلمان رہ جاتا ہے؟

(4) اسی ضمن میں محمد اشرف ظفر صاحب اپنی مشہور کتاب ''مذہبی اور سیاسی فرقہ بندی'' کے صفحہ 38 پر فرماتے ہیں کہ آخر انسان میں فرقہ بندی کا مرض پیدا کیونکر ہوتا ہے؟ تو اس کا جواب بھی قران کریم کے الفاظ میں یہ ہے کہ ''یہ فرقہ بندی پیدا ہی باہمی تعصب اور عناد کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (42/14 الشوریٰ) یہ تھے فرقہ بندی کے وہ نتائج جن کے متعلق قرآن حکیم نے پندرہ سو سال پہلے ہی سب کچھ واضح کر رکھا تھا۔ مگر افسوس صد افسوس ہم نے اللہ کے اس دیئے ہوئے نور سے کوئی راہنمائی حاصل نہیں کی بلکہ اس کے برعکس اس قدر جھوٹ بولا کہ وہ سچ نظر آنے لگا۔ اور آہستہ آہستہ فرقہ بندی اور حزب اختلاف کا تصور ذہنوں میں کچھ اس طرح پختہ ہوا کہ توحید کے تحت ملت واحدہ کے عملی مفہوم سے پوری امت اسلامیہ محروم ہو کر رہ گئی۔ اور یہ زوال ملت اسلامیہ پر اسی وقت شروع ہو گیا تھا جب خلافت ملوکیت میں بدل گی اور قرآنی قوانین واحکام پر عمل کروانے والی کوئی مرکزی اتھارٹی باقی نہ رہی وہ مرکزی اتھارٹی جس نے دین ودنیا کو یکجا کر رکھا تھا۔ ملوکیت نے اپنا کاروبار سیاست الگ کرتے ہوئے انسان کو سیاسی طور پر اپنا محکوم بنالیا اور مذہبی پیشواؤں نے اللہ کے نام پر اس کی الگ دنیا بنالی۔ ملوکیت کے پجاریوں نے انسان کے جسموں پر حکومت کی تھی۔ جبکہ مذہبی پیشواؤں نے بغیر کسی مشینری کے ان کے دلوں پر قبضہ کرلیا۔ اور انسانی عقل وفکر مفلوج کرتے ہوئے

Marfat.com

گروہ در گروہ مندانہ نظریات کے تحت خود ساختہ تصورات کے پردے کچھ اس طرح لٹکائے کہ مرکز ملت کی طرف جانے والے تمام راستے آنکھوں سے ہی اوجھل ہوکر رہ گئے اور سرزمین اسلام میں فرقہ بندی اس اجنبی پودے کی آبیاری اس طرح کی کہ یہ ایک سایہ دار درخت کی صورت اختیار کرگیا۔ جس کے پتے پتے پر اسباب زوال امت کی تاریخ رقم تھی اور اب حالت یہ ہے کہ اس کی ہر شاخ مفاد پرستی اور عناد پسندی کے بوجھ سے جھکی ہوئی ہے اور اس کا پھل دیکھنے میں بڑا جاذب نظر ہے لیکن ذائقہ میں اتنا ہی ترش اور کڑوا واقع ہوا ہے اور اس کی تاثیر میں سوائے بغض وعناد، حسد، محکومی محتاجی، خوف، حزن کا زہر ملا ہے اور عزت نفس کی تباہی اصول پرستی کی بجائے شخصیت پرستی میں انتہا پسندی پختہ دل گرفتی و پریشان خیالی، یاس و نا امیدی اور جنگ و جدل کے سوا کچھ نہیں لیکن اس کے باوجود کہ یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا رہا اور ہو رہا ہے، ہم برابر اس کا پھل کھائے چلے گئے اور اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ اس دوزخ کی آگ سے نکلنے کی خاطر خالص قرآنی حکومت کے قیام کے لئے عہد رفتہ کو آواز بار بار دیتے ہیں۔

(5) اس مقصد کے لئے کتنی فقہیں مرتب ہوئیں اور فقہوں کی بنیادوں پر کئی فرقوں کا وجود مستقل طور پر قائم کر دیا گیا۔ اور آہستہ آہستہ یہ بعد اور یہ دوری کفر کے فتوؤں تک جا پہنچی حتیٰ کہ ہر مسجد کی پیشانی پر فرقہ بندی کے بت کا بورڈ چسپاں کر دیا گیا ہے اور بالکل بھول ہی گئے کہ قرآن کریم نے تو فرقہ پرستی کو شرک عظیم قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کتاب اللہ کی بجائے انسان کے بنائے ہوئے قوانین کی اطاعت نہ کرتا تو آج نہ کوئی شیعہ ہوتا نہ سنی، حنفی نہ دیوبندی، نہ بریلوی نہ اہل حدیث اور نہ کوئی نقشبندی، قادری، صابری، اویسی، نظامی اور سہروردی ہوتا بلکہ سب کے سب ربانی ہوتے اور یہی مقصود دین الٰہی ہے

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾

Marfat.com

اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو بہت سے حقائق کو واضح اور بلیغ انداز میں بیان کرتا ہے جنہیں تم ہماری کتاب (توریت و انجیل) میں سے چھپاتے رہے ہو۔ اور بہت سے باتوں کی جن کی چنداں اہمیت نہیں نظر انداز کر دیتا ہے (تم پر زندگی کی تمام راہیں تاریک ہو چکی تھیں) ان حالات میں تمہارے اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی یعنی روشن کتاب (قرآن حکیم)۔ (5/15)

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾

اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں کو جو (ماسوائے نفس کے بجائے) اللہ کی خوشنودی کے طالب ہیں ان پر سلامتی کی راہیں کھول دیتا ہے اور اپنے حکم سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور صراط المستقیم کی راہنمائی کرتا ہے۔ (5/16)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا مسیح ابن مریم اللہ ہے۔ اے رسولؐ ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور اسکی والدہ اور تمام مخلوقات کو نیست و نابود کر دینا چاہتا تو کون اس مختار کل کو ایسا کرنے سے روک سکتا تھا؟ (یاد رکھو!) تمام آسمانی کروں اور کرۂ عرض اور جو کچھ اس کے درمیان ہے ان پر حکمرانی کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے (عیسائیوں کی گمراہی، کہ الوہیت مسیح کا باطل عقیدہ پیدا کر لیا) (5/17)

Marfat.com

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ⑱

یہود و نصاریٰ دونوں کا دعویٰ ہے کہ ہم اللہ کے چہیتے بیٹے ہیں۔ اے رسول! ان سے کہو کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اللہ تمہیں کیوں تمہارے جرائم کی سزا دیتا رہتا ہے۔ درحقیقت تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے اور انسان اللہ نے پیدا کئے ہیں، وہ جس کو چاہتا ہے تحفظ دیتا ہے اور جسے چاہے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جو کچھ بھی آسمانی کروں اور زمین کے درمیان ہے اس کے قبضہ اختیار میں ہے یا قبضہ قدرت میں ہے۔ انجام کار سب نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (5/18)

نوٹ نمبر 5: یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گمراہی کہ وہ اللہ کے پیارے بیٹے ہیں وہ جو کچھ بھی کریں نجات یافتہ ہیں (2/80 (بقرہ) 3/24 (العمران) حضرت مسیح نے یہودی تصور کی سختی اور قہرمانی کی جگہ رحمت و شفقت کا تصور پیدا کرنے کے لئے اللہ کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ شریعت کے ظواہر و رسوم کسی کام کے نہیں اگر دل میں نیکی اور محبت کا جذبہ نہ ہو۔ عیسائیوں نے اس بات کے کئی کئی افسانے بن لئے انہوں نے عقیدہ بنالیا کہ نجات کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ کفارۂ مسیح پر ایمان لے آئیں اور یہ سمجھ لیں کہ اللہ ہمارا باپ ہے وہ کبھی بھی اپنے بیٹوں پر آسمان کی بادشاہی کا دروازہ بند نہیں کرتا۔ قرآن ان کے اسی زعم باطل کا جواب دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے کسی کو بھی نجات کا پروانہ لکھ کر نہیں دیا ہے تمام انسانوں کی طرح تم بھی انسان ہی ہو اور سرشتہ نجات صرف اللہ کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہیگا بخش دیگا اور جسے چاہیگا عذاب میں مبتلا کر دیگا

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑲ ع ۳ ۸ ۷

اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) رسولوں کی بعثت کا سلسلہ ایک مدت سے منقطع تھا اس کے بعد اب ہمارا آخری رسول تمہارے پاس آچکا ہے جو تمہیں دین کے روشن دلائل پیش کرتا ہے تاکہ

Marfat.com

(روز حساب) تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا ہے۔ اب وہ بشیر و نذیر تمہارے پاس آ گیا ہے (لہٰذا اس کا اتباع کرو) وہی اللہ قادر مطلق ہے۔ (5/19)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور یاد کرو کہ جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرو جس سے تمہیں نوازہ گیا تھا۔ اس نے تم میں بہت سے انبیاء مبعوث فرمائے اور تمہیں فرماں روا بنایا اور تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جو اقوام عالم میں کسی کو نہیں دی گئیں تھیں۔ (5/20)

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ اٹھو! فلسطین کی بابرکت سرزمین میں فاتحانہ داخل ہو جاؤ۔ جسے اللہ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور دیکھو! کہیں (دشمنوں کے مقابلے میں) میدان کارزار سے نہ بھاگ جانا۔ اگر ایسا کرو گے تو سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ (5/21)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾

انہوں نے جواب دیا وہاں تو بڑے بڑے جابر لوگ رہتے ہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم وہاں قدم نہیں رکھ سکتے۔ ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور وہاں داخل ہو جائینگے۔ (5/22)

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

یہ جواب قوم بنی اسرائیل کی طرف سے اجتماعی طور پر تھا بجز دو آدمیوں کے جو اللہ تعالیٰ کے (قانون مکافات عمل) سے ڈرتے تھے۔ جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازہ تھا۔ انہوں نے اپنی

Marfat.com

قوم کے لوگوں سے کہا (بزدل نہ بنو) ہمت کرو اور (شہر کے) دروازہ میں داخل ہو جاؤ۔ اگر تم داخل ہو گئے تو پھر تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ کہ تم میں ایمان بالیقین ہو تو اللہ سبحانہ پر بھروسہ رکھو (5/23)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

لیکن قوم کے لوگوں نے پھر وہی جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب وہ وہاں ہیں ہم ہرگز نہ جائینگے۔ پس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہینگے۔ (5/24)

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

ان کی اس بزدلی اور نافرمانی سے دل برداشتہ ہو کر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی کہ اے میرے پروردگار! میں اپنے آپ اور اپنے بھائی کے علاوہ کسی پر اختیار نہیں رکھتا لہٰذا ہمارے اور اس نافرمان قوم کے راستے جدا جدا کر دے۔ (5/25)

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع ٤ ٧ ٨

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ ان پر یہ ملک چالیس سال تک کے لئے حرام کر دیا گیا ہے۔ یہ چالیس سال تک اس بیاباں میں سرگرداں رہینگے تم ان کی حالت زار پر افسردہ خاطر نہ ہو۔ (5/26)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾

اے رسول! آپ ان کو آدم کے بیٹوں کا قصہ بے کم و کاست سنا دیجئے (شاید کہ عبرت حاصل کریں) جب دونوں نے اللہ تعالیٰ کے تقرب کیلئے اس کے حضور نذریں مانی تھیں۔ ان میں سے ایک کی نذر قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (جس کی قبول نہ ہوئی) اس نے دوسرے بھائی کو دھمکی دی کہ میں تمہیں قتل کر دونگا۔ دوسرے نے جواب دیا یاد رکھو! کہ اللہ صرف متقیوں کا نذرانہ قبول کیا کرتا ہے۔ (5/27)

Marfat.com

لَئِنۡۢ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡكَ لِاَقۡتُلَكَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾

اگر تو مجھے قتل کرنے کی خاطر مجھ پر دست درازی کریگا تو میں تجھے قتل کرنے کی خاطر تجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاؤنگا۔ میں تو رب العالمین کے (قانون مکافات عمل) سے ڈرتا ہوں۔ (5/28)

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓءَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾ ۚ

میں تو چاہتا ہوں کہ زیادتی ہو تو تمہاری طرف سے ہو۔ میری طرف سے نہ ہو اگر میری مدافعت میں تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو میرے گناہ کا بوجھ بھی تیری گورگردن پر ہوگا اور تو آتش جہنم کا مستحق بن جائے ظالموں کی سزا یہی ہوا کرتی ہے۔ (5/29)

نوٹ نمبر 6: حضرت آدم کے جن بیٹوں کا ذکر ہوا ہے توریت کے مطابق ان کے نام قابیل اور ہابیل تھے۔ یہ روایت خطبات جمعہ اور خطبات عیدین میں اکثر سنتے آئے ہیں کہ حضرتِ مائی حوا کے بطن سے توام پیدا ہوتے تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ حسب ضرورت ایک بطن کے لڑکے کو دوسرے بطن کی لڑکی سے اور اس بطن کی لڑکی کو دوسرے بطن کے لڑکے سے شادی کر دیتے تھے۔ اتفاق کی بات ہے کہ قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بہت خوبصورت تھی اور ہابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بدصورت تھی۔ تو قابیل نے چاہا کہ اس کی بہن کا عقد ہابیل سے نہ ہو بلکہ خود اسی سے ہو۔ حضرت آدم نے کہا کہ تم دونوں اللہ کے حضور نذرانے پیش کرو۔ جس کا نذرانہ قبول ہو تو وہ اس کو ملے۔ ہابیل نے مینڈھے یا بکرے کی نذر پیش کی جو قبول ہوگئی اور قابیل نے اناج کی جو قبول نہ ہوئی۔ تب قابیل کو اپنے بھائی سے حسد اور بغض پیدا ہوا اور ہابیل سے کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کر دونگا چنانچہ اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ یہی روایت مندرجہ صدر آیات کی تشریح کرتے ہوئے مولانا فتح محمد جالندھری صاحب نے تحریر فرمائی ہے۔ جو قرآنی حقائق کے منافی ہے۔ کیونکہ آدم سے مراد خود انسان ہے کوئی خاص فرد نہیں۔ اور انسانوں کو ہر دو اصناف (مذکر و مونث) کا ذکر ہے اس لئے

Marfat.com

آدم نمائندہ آدمیت ہے نہ کوئی خاص مرد۔ قرآن کریم میں ایک مقام پر آدم کا لفظ اس انداز سے بھی آیا ہے۔

''ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً و اٰل ابراھیم و آل عمران علی العلمین O ذریۃ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیمO'' (3/33 العمران)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو (اپنے عہد) کی اقوام پر فضیلت بخشی یعنی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے''۔ پھر دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے۔

''ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا'' (35/32 فاطر)

''پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا۔ جنہیں اپنے بندوں سے برگزیدہ کیا تھا''۔

سورۃ العمران میں متذکرہ آیت نمبر 3/37 میں چونکہ حضرت آدم کا ذکر نوح اور ابراہیم کے ساتھ آیا ہے اور تینوں کیلئے اصطفیٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے گمان یہ ہے کہ حضرت آدم بھی نبی تھے۔ اور نبی ہمیشہ اپنی قوم کی طرف آتا ہے جس کا اللہ کا پیغام دینا ہوتا ہے۔ اکیلا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ حضرت آدم کے وقت اور بھی نسل انسانی موجود تھی۔ جس کی ہدایت کیلئے وہ مبعوث ہوئے کسی بھی نبی کی شریعت میں بہن بھائی کی شادی جائز نہ تھی۔ لہٰذا یہ روایت قابل اعتنا نہیں سمجھی جاسکتی۔

خلیفہ فی الارض: جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں قصہ آدم کی ابتدا ان الفاظ سے ہوئی۔

''اذ قال ربك للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ'

خلیفے کے معنی جانشین کے ہیں۔ لہٰذا آدم (نوع انسانی) کے خلیفہ فی الارض سے مفہوم ہے۔ اپنے سے پہلی مخلوق کی جانشینی لہٰذا خلیفہ کا مفہوم واضح ہے۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں عموماً جو عقیدہ مروج ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنا خلیفہ یا نائب بنایا بہت سے علما اکرام نے یہی معنے کئے ہیں مگر اس عقیدے کی کوئی سند قرآن کریم سے نہیں ملتی۔ لہٰذا اللہ کا جانشین ہونا نہ صرف معنی خیز ہے بلکہ گمراہ

Marfat.com

کن تصور ہے۔ کیونکہ نیابت اس کی ہوسکتی ہے جو موجود نہ رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے۔ اس لئے اس کا نائب ہونا چہ معنی دارد۔ خلیفہ صرف احکام الٰہی کو دنیا میں نافذ کرنے پر مامور کیا جاتا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات بھی اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ وہ اپنی منشا کے مطابق کام کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ اکہ اس کا کام مالک کی منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے اگر وہ خود اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھے اور تفویض کردہ اختیارات کو من مانے طریقے سے استعمال کرنے لگے یا اصل مالک کے سوا کسی اور کو مالک تسلیم کر کے اس کی منشا کی پیروی اور اس کے احکام کی تکمیل کرنے لگے تو یہ سب غداری اور بغاوت کے افعال ہونگے

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

آخر کار اس کے جذبات (نفس امارہ) نے اسے بھائی کے ہلاک کرنے پر آمادہ کرلیا (قابیل نے ہابیل) کو قتل کر دیا۔ اور وہ اقدام قتل سے خسارہ پانے والے لوگوں میں ہوگیا۔ (5/30)

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۚ﴿۳۱﴾

پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کریدنے لگا تا کہ اسے بتائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے زمین میں چھپائے (دفن کرے) یہ دیکھ کر وہ پکار اٹھا، ہائے، افسوس! کہ میں اس کوے جیسا ہی ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش کو دفن کر دیتا وہ اپنے کئے پر نادم اور پشیمان ہوا۔ (5/31)

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

اس بنیاد پر ہم نے بنی اسرائیل کے لئے قانون نافذ کر دیا تھا کہ جو شخص کسی بے گناہ انسان کو قتل کریگا سوائے اس کے کہ اس نے کسی انسان کو ہلاک کر دیا ہو یا زمین میں سرکشی اور فساد برپا کیا

Marfat.com

(یعنی تخریب کاری کر کے نظم وضبط درہم برہم کیا ہو) تو اس نے گویا کل افراد نسل انسانی کو ہلاک کر ڈالا (بخلاف اس کے) جس شخص نے کسی ایک انسان کی جان بچائی ہو تو گویا اس نے کل بنی نوع انسان کی جان بچائی اور جب ان کے پاس ہمارے رسول واضح اور محکم براہین کے ساتھ آ چکے ہیں پھر بھی اس کے بعد ان میں اکثریت زمین میں ظلم وفساد کرنے والوں کی ہے۔ (5/32)

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ﴿۳۳﴾

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف نبرد آزمائی یا جنگ کرتے ہیں اور دنیا میں فساد پھیلانے کی کوشش کریں تو (اللہ کے قانون مجازات کے مطابق انکی سزا یہ ہے کہ) ان کو قتل کر دیا جائے یا صلیب پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا پھر جلاوطن کر دیا جائے (کالے پانی بھیج دیا جائے) یہ ذلت ورسوائی ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کو بڑا عذاب ہوگا۔ (5/33)

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ع ۵

مگر (ہاں) ان میں سے جو لوگ قبل اس کے کہ ان پر غلبہ ڈال لو (گرفتار کر لو) توبہ تائب کر لیں تو پھر جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (5/34)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور اس کے تقرب کا وسیلہ تلاش کرو۔ نیز اس کے نظام حیات کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرتے رہو تا کہ تمہیں دنیا میں کامیابی وکامرانی حاصل ہو۔ (5/35)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾

جان لو! جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کیا تو اگر انکے قبضے میں زمین کا کل مال وزر بھی آجائے اور اتنا ہی ان کے پاس اور بھی ہو تو وہ روز قیامت کے عذاب سے بچ نکلنے کے لئے فدیہ کے طور پر دینا چاہیں گے تو ان سے قبول نہیں کیا جائیگا اور ان کو (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) کربناک عذاب مل کر رہیگا۔ (5/36)

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾

وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے بھاگ نکلیں مگر نہ نکل سکیں گے اور ان کیلئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہوگا۔ (5/37)

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾

اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک ایک ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے جرم کا بدلہ اور (انسداد جرم کے لیے) عبرت ناک سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحب قوت وغلبہ ہے اور اس کا یہ غلبہ مبنیٰ برحق ہے۔ (5/38)

فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٩﴾

پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرے تو اللہ اس پر رجوع برحمت فرمائیگا۔ کیونکہ وہ بہت درگزر کرنے والا ہے۔ (5/39)

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾

کیا تمہیں (اس حقیقت کا) علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کی سلطنت کا مالک کل ہے وہ جسے چاہے اس کے کئے کی سزا دے اور جس کو چاہے معاف کردے وہ ہر بات کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (5/40)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾

اے رسول! جولوگ دین اسلام سے انکار میں تیز تراری سے آگے بڑھتے جارہے ہیں ان سے آپ ازردہ خاطر نہ ہوں۔ خواہ یہ ان لوگوں میں ہوں جو منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم دین پر ایمان لائے حالانکہ ان کے دل ایمان لائے ہوتے۔ اور خواہ یہ یہود میں سے ہوں جو تمہارے حالات کی جاسوسی ان لوگوں کیلئے کرتے ہوں جن کے ساتھ تمہارا رابطہ نہیں۔ اللہ کے قوانین واحکام کا مفہوم ان کے اصل Context یعنی سیاق وسباق سے بدل دیتے ہیں۔ اپنے لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ رسول اس طرح کے محرف احکام دے تو مان لو اور اگر ایسا نہ کرے تو احکام ماننے سے انکار کردو۔ اور اگر اللہ ایسے لوگوں کو سزا دینے کا ارادہ کرلے تو آپ اللہ کی گرفت سے ان کو بچا نہیں سکتے اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق انکے دل اس قسم کی خباثتوں سے پاکیزہ نہیں ہوسکتے انکے لئے دنیا میں ذلت ورسوائی ہے اور حیات اخروی میں عذاب عظیم ہے۔ (5/41)

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾

یہ جھوٹ سننے کے گرویدہ اور حرام خوری کرنے والے ہیں اگر وہ آپ کے پاس (اپنے مقدمات کا فیصلہ) کرانے آئیں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کردیں۔ یا پہلوتہی

Marfat.com

کرلیں تو یہ لوگ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اگر آپ فیصلہ کرنے لگیں تو عدل وانصاف سے فیصلہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (5/42)

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۳

یہ یہودی کیسے اور کیونکر آپ کو حکم یا منصف بناتے ہیں جب انکے پاس توریت موجود ہے جس میں اللہ کے احکام درج ہیں اور یہ ان سے روگردانی کرتے ہیں درحقیقت وہ مومن ہی نہیں ہیں۔ (5/43)

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴

یقیناً ہم نے توریت نازل کی ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ تمام انبیاء جو کہ اللہ کے بندگان تسلیم ورضا تھے۔ علما اور فقہا یہود کے تنازعات ومقدمات کے فیصلے اسی کے مطابق کرتے تھے کیونکہ انہیں کتاب الٰہی کا امین اور اس کی صداقت کے شاہد ٹھہرائے گئے تھے۔ پس اے گروہ فقہائے یہود اتباع حق کی راہ میں لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ قانون مجازات سے ڈرو نیز میری آیات کو مفاد عاجلہ کے لئے حقیر قیمت پر نہ فروخت کردو اور سنو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین واحکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی دراصل فاسق وکافر ہیں۔ (5/44)

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵

اور ہم نے (یہود کیلئے توریت میں) قانون نافذ کردیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اسی طرح

Marfat.com

دیگر تمام زخموں کا قصاص ہے لیکن جو شخص قصاص لینے سے درگزر کریگا وہ اس کے (گناہوں) کا کفارہ ہوگا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ (قوانین واحکام) کے مطابق فیصلہ نہیں کریگا وہی ظالموں میں سے ہوگا۔ (5/45)

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٦

اور ہم نے انبیاء سابقہ کے نقش قدم پر عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو توریت کے قوانین واحکام اور تعلیمات میں سے جو اس وقت موجود تھا ان کی تائید وتصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے انکو انجیل بھی عطا کی تھی جس میں ہدایت اور روشنی تھی (جو صراط مستقیم دکھانے والی تھی) اور وہ بھی توریت میں جو کچھ تھا اس کی تائید وتصدیق کرنے والی تھی۔ نیز اس میں متقی لوگوں کے لئے ہدایت اور پند ونصیحت تھی۔ (5/46)

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤٧

ہم نے اہل انجیل کو بھی حکم دیا تھا کہ وہ اپنے معاملات ومقدمات کا فیصلہ اسکے مطابق کیا کریں۔ جسے اللہ نے نازل کیا ہے اس لئے کہ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ فاسقین میں شمار کئے جائینگے۔ (5/47)

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٤٨ۙ

پھر اے رسول! ہم نے آپ پر یہ کتاب بالحق نازل کی ہے جو تمام سابقہ کتب سماوی کی تصدیق وتائید کرتی ہے اور انکی محافظ اور نگہبان ہے۔ لہٰذا آپ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق

Marfat.com

لوگوں کے (معاملات ومقدمات) کے فیصلے کیا کریں اور جو حق آپ کے پاس آچکا ہے اس سے روگردانی کر کے ان کی خواہشات کی پیروی مت کرنا۔ تم میں سے ہر ایک گروہ کے لئے ہم نے شریعت اور راہ عمل مقرر کر دی تھی۔ اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تا کہ جو کچھ تمہاری ضروریات کے مطابق تمہیں دیا گیا ہے تا کہ اس میں تمہیں آزمائے (کہ کون اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور کون بخل سے کام لیتا ہے) لہٰذا احسان حسنہ اور نیکی میں ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش کرو تم سب کو بالآخر اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے رہے ہو اس کی اصل حقیقت تم پر آشکار کر دیگا۔ (5/48)

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور ہمارا یہ بھی حکم ہے کہ اللہ کے نازل کردہ قوانین واحکام کے مطابق لوگوں کے تنازعات اور اختلافات کے فیصلے کیا کریں اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا نیز ان سے محتاط وہوشیار رہیں۔ مبادا کہ آپ کو فریب دے کر اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے کرنے سے تمہیں ڈگمگا دیں۔ اگر آپ کے فیصلوں سے روگردانی کریں یعنی تسلیم نہ کریں تو یقین جانو! کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مجازات کے مطابق ان کے بعض گناہوں کے باعث ان کو مصیبت میں مبتلا کر دینے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر فاسق ہیں۔ (5/49)

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۷ ۱۱

اگر یہ اللہ کے قوانین سے روگردانی کرتے ہیں تو کیا یہ زمانہ جاہلیت کے قوانین واحکام چاہتے ہیں حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین بالایمان رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔ (5/50)

Marfat.com

وقف منزل وقف لازم غفران عند البعض

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے دوست اور کارساز نہ بناؤ۔ یہ صرف آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں لہٰذا تم مسلمانوں میں سے جو اس حکم کی سرتابی کریگا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی ہدایت و رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ (5/51)

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ ﴿٥٢﴾

اے رسول! تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی دوستی کی طرف بھاگ کر جاتے ہیں اور (جواز پیدا کرتے ہیں) کہ انکی دوستی کی محرومی سے ہم کہیں گردش دوراں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ مگر بعید نہیں کہ اللہ تمہیں فتح و نصرت سے ہمکنار کریگا۔ یا اپنی طرف سے کوئی حکم بھیج دیگا۔ جس کے باعث وہ اپنے کئے پر پشیمان ہونگے۔ جو اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ (5/52)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

الثلثة

اس وقت اہل ایمان کہیں گے کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ (حالانکہ وہ دشمنوں کے ساتھ تھے) انکے تمام اعمال (اس نفاق کی وجہ سے) ضائع ہو گئے اور بالآخر وہی تباہ و برباد اور نامراد ہو کر رہینگے۔ (5/53)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾

Marfat.com

اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائیگا (تو اس کے پھر جانے سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا) بعید نہیں کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دیگا جو اللہ کو محبوب ہوگا اور اللہ ان کو محبوب ہوگا جو مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت گیر ہوگا۔ جو اللہ کی راہ میں مسلسل سعی و جہد کرتے رہنا انکا شعار زندگی ہوگا۔ وہ کسی طعن و تشنیع کرنے والوں کے طعن و تشنیع سے نہیں ڈرے گا یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا کر دے تو وہ بڑا وسعت رکھنے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔ (5/54)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾

مسلمانو! تمہارا دوست و مددگار اگر کوئی ہے تو وہ اللہ اور اس کا رسول ہے یا وہ لوگ ہیں جو ایمان بالیقین رکھتے ہیں۔ جن کا شیوہ یہ ہے کہ اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا عظیم فریضہ سرانجام دینے میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور جو ہمیشہ قوانین الٰہی کے آگے سر تسلیم خم رکھتے ہیں۔ (5/55)

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ٨ ٦ ١٢

یاد رکھو! جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کو اپنا دوست و حامی بناتے ہیں تو بلاشبہ وہی گروہ اللہ کا گروہ ٹھہرا اور وہی غالب رہنے والا ہے۔ (5/56)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

اے ایمان والو! جنہیں تم سے پہلے الکتاب دی گئی تھی (یہود و نصاریٰ) اور دوسرے کفار میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق سمجھ رکھا ہے اور اس کی تحقیر و تذلیل کے لئے ہنسی اڑاتے ہیں انہیں اپنا دوست مت بناؤ اگر تم مومن ہو تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو۔ (5/57)

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

Marfat.com

اور جب تم اجتماع صلوٰۃ کے لئے پکارتے ہو (اذان دیتے ہو) تو یہ اسے تماشا بناتے اور تضحیک کرتے ہیں کیونکہ وہ عقل وبصیرت سے عاری ہیں۔ (5/58)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٥٩

اے رسول! ان سے پوچھو! کہ اے اہل کتاب تم اس لئے ہمیں ناپسند کرتے ہو کہ جو اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوا ہے نیز جو پہلے نازل ہو چکا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ تم میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو عہد شکن اور کجرو ہیں (فاسق ہیں)۔ (5/59)

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠

پھر یہ بھی پوچھو! کہ کیا میں ان لوگوں کی نشان دہی کردوں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت برسائی اور جن پر اللہ کا غضب ٹوٹا اور جن کو بوزنہ یا قردیت سرشت اور خنزیر سرشت بنادیا تھا۔ (یعنی اسفل مسافلین میں داخل کردیا تھا) نیز جنہیں سرکش اور مستبد قوتوں کا غلام بنادیا تھا۔ ان لوگوں کی آخرت بھیانک ہے۔ اس لئے کہ جنت الفردوس کو جانے والے راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل گئے۔ (5/60)

وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١

اور (منافق) لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن وہ دلوں میں کفر لئے ہوئے داخل ہوتے ہیں اور کفر بقلب ہی نکل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو جو یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں بخوبی جانتا ہے۔ (5/61)

Marfat.com

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

تم ان لوگوں میں اکثریت ان لوگوں کی دیکھو گے جو جرم و گناہ، ظلم و سرکشی اور حرام خوری میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور یہ نہایت برے کام ہیں جو شب و روز یہ کرتے ہیں۔ (5/62)

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾

اہل کتاب کے مشائخ اور علما کیوں انہیں گناہ کی باتوں اور حرام خوری سے منع نہیں کرتے؟ افسوس کیا ہی بری کارگزاری ہے جو یہ کرتے ہیں۔ (5/63)

وقف لازم

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بند ہو گئے ہیں (نہ تو توریت کے بعد دوسری کتاب بھیج سکتا ہے اور نہ ہی بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکات دے سکتا ہے) حالانکہ حقیقت حال یوں ہے کہ ان کے ہاتھ بندھ گئے ہیں اور جو انہوں نے بیہودگی کی باتیں کی ہیں ان کی وجہ سے ان پر لعنت پڑی ہے۔ اللہ کے تو دونوں ہاتھ (بخشش و کرم) کیلئے کھلے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے اپنا فضل و کرم نچھاور کرتا ہے۔ اللہ کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا بجائے اس کے کہ ان کیلئے موجب ہدایت اور نصیحت ہو۔ ان میں سے اکثریت کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم (انکے مختلف فرقوں کے) درمیان عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے کہ قیامت تک مٹنے والا نہیں۔ جب کبھی جنگ و جدل کی آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے (یعنی کامیاب نہیں ہونے دیتا) یہ لوگ ملک میں فساد پھیلانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (5/64)

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

اگر اہل کتاب نظام اسلام کو تسلیم بالیقین کر لیتے اور اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہتے تو ہم ضرور ان کی خطائیں اور کوتاہیاں معاف کر دیتے اور ضرور انہیں نعمت بھری جنتوں میں داخل کر دیتے (مگر انہوں نے ایمان و عمل کی جگہ سرکشی اور نافرمانی کی راہ اختیار کی اس لئے اللہ کی بخشائش سے محروم ہو گئے) (5/65)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع ١٠ ١٣

اگر یہ توریت اور انجیل کی حقیقی تعلیم پر کاربند رہتے تو ان پر زمین و آسمان کی برکات کے دروازے کھل جاتے اور ہر مقام سے رزق کے چشمے ابلتے چلے آتے (لیکن انہوں نے توریت اور انجیل کی تعلیم ضائع کر دی) ان میں سے ایک گروہ ضرور میانہ رو ہے لیکن انکی اکثریت بدعمل ہے۔ (5/66)

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

بایں ہمہ اے رسول! تم اس ضابطہ حیات کو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ بنی نوع انسان تک کما حقہ پہنچاتے رہو۔ آپ کا فریضہ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔ (13/40) اگر ایسا نہ کیا گیا تو حق رسالت ادا نہ ہوا۔ اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے وہ ان لوگوں پر (کامیابی) کی راہ نہیں کھولتا۔ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی۔ (5/67)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

اے رسول! آپ اہل کتاب پر واضح کر دیں کہ تمہارا کوئی دین ہے نہ ایمان (تم کہیں کے بھی نہیں ہو) جب تک تم توریت اور انجیل نیز جو آپ پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے

Marfat.com

قائم نہ کرو گے۔ اگر تمہاری عداوت اور عصبیت کا یہ عالم ہے کہ جواب تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ تم میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور انکار دین اسلام اور زیادہ کر دیتا ہے۔ لہٰذا آپ اسلام کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں کے مآل پر تاسف نہ کریں۔ (5/68)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

جو لوگ قرآنی تعلیم احکامات پر ایمان لائے ہیں، وہ ہوں یا وہ لوگ جو یہودی، صابی اور نصاریٰ غرضیکہ کوئی بھی ہوں اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے گا اور نیک عمل بجا لائے گا۔ بلاشبہ اس کے لئے نہ کسی قسم کے خوف و حزن کا مقام ہے اور رنج و غم کا۔ (5/69)

لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾

ہم نے بنی اسرائیل سے مضبوط عہد لیا تھا اور انکی طرف اپنے رسول بھی بھیجے تھے مگر جب کوئی رسول انکے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو انکی نفسانی خواہشات کے خلاف تھا تو انہوں نے ان میں سے بعض کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کر دیا۔ (5/70)

وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾

وہ اپنے ہاں سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے پر کوئی فتنہ رونما نہیں ہوگا (کوئی مواخذہ نہ ہوگا) اس لئے وہ اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ ان میں سے اکثر لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ (یعنی عقل و بصیرت اور دلائل و براہین سے محروم ہو گئے) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی بصیرت رکھتا ہے۔ (5/71)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

Marfat.com

جن لوگوں کا عقیدہ اور قول ہے کہ (حضرت عیسیٰ) ابن مریم ہی اللہ ہے تو انہوں نے یقیناً کفر کیا۔ حالانکہ (عیسیٰ) مسیح تو یہ دعوت دیا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت کرو۔ جو میرا پروردگار اور تمہارا بھی پروردگار اور آقا ہے۔ جس کسی نے بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا، تو اس پر بلاشبہ جنّت حرام کردی گئی اور اس کا آخری ٹھکانا جہنم ہے ایسے ظالموں یعنی مشرکین کا کوئی حامی ومددگار نہیں ہوا کرتا۔ (5/72)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

وقف لازم

جن لوگوں کا کلمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں میں سے ایک ہے (باپ، بیٹا اور روح القدس) وہ یقیناً کفر کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار اور عبادت کے لائق نہیں ہے وہ یکتا ہے اگر وہ ایسا ماننے اور کہنے سے باز نہ آئے تو (یاد رکھیں) انہیں دردناک عذاب کا مزا چکھنا ہوگا۔ (5/73)

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾

انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے؟ اس سے بخشش طلب نہیں کرتے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بے حد شفقت ورحمت سے نوازنے والا۔ (5/74)

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾

مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اللہ کے ایک رسول تھے۔ اس سے پہلے بھی کتنے رسول مبعوث ہو چکے ہیں اور اسکی والدہ ماجدہ ایک صدیقہ تھی۔ (بڑی راست باز خاتون) دونوں عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے۔ دیکھو! کس طرح ہم ان لوگوں کیلئے دلائل اور براہین واضح طور پر بیان کرتے ہیں پھر یہ کدھر الٹے پھرے جاتے ہیں۔ (5/75)

Marfat.com

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

اے رسول! ان لوگوں سے پوچھو! کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہیں نہ تو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع ہی پہنچانے میں اختیار رکھتی ہیں حالانکہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا بس اللہ ہی تو ہے۔ (5/76)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع ۱۱/۱۰/۱۴

اے رسول! ان سے کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف بیجا مبالغہ نہ کرو (حد سے نہ بڑھ جاؤ) اور اس فرقے کی خواہشات کا اتباع نہ کرو جو اس سے پہلے خود بھی گم کردہ راہ راست ہوئے اور دوسرے بہت سوں کو گمراہ کر دیا تھا اور وہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل گئے۔ (5/77)

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت پڑ چکی ہے اور وہ اسلئے ہوا کہ وہ نافرمانی میں حد سے گزر چکے ہیں۔ (5/78)

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

وہ جو غیر فطری اور ناروا حرکات کرتے تھے ان سے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے جو بھی وہ کرتے تھے بلاشبہ قبیح حرکات تھیں۔ (5/79)

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

دیکھو تو! ان میں سے بہت سے اکثریت نے کافروں کے ساتھ رفاقت کا رشتہ جوڑ رکھا ہے۔ وہ اپنے لئے جو آگے (روز جزا کیلئے) بھیج رہے ہیں انتہائی ناپسندیدہ اور تباہ کن ہے۔ نتیجہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی گرفت میں آچکے ہیں اور ہمیشہ عذاب میں رہینگے۔ (5/80)

Marfat.com

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

اور اگر فی الواقع وہ لوگ اللہ کے نبی اور اس کی (کتاب) پر جو اس پر نازل ہوئی تھی ایمان بالیقین لے آتے تو وہ کافروں کو رفیق و مددگار نہ بناتے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ ان میں سے اکثریت فاسقین کی ہے (جو اللہ کی اطاعت سے نکل چکے ہیں)۔ (5/81)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

تم اہل ایمان کی عداوت میں سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے اور مومنوں کے ساتھ دوستی میں قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں زاہد، عالم اور تارک الدنیا فقیر پائے جاتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ (5/82)

Marfat.com

Marfat.com

وَاِذَا سَمِعُوْا

(۷)

Marfat.com

Marfat.com

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

الجزء ۷

یہی وجہ ہے کہ جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول اللہ پر نازل ہوا ہے (یعنی قرآن حکیم) تو جوش گریاں سے انکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں کیونکہ ان آیات میں انہیں حقیقت بے نقاب نظر آتی ہے۔ تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس پر ایمان لاتے ہیں ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔ (5/83)

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ پر اور اس حق و صداقت پر جو ہمارے پاس آیا ہے ایمان نہ لائیں نیز وہ کہتے ہیں اور اسکی توقع یا آرزو نہ رکھیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں صالحین کے زمرہ میں شامل کرے گا۔ (5/84)

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

اللہ نے انکے ایسا کہنے سے ان کو ایسی جنتیں عطا فرمائیں جس کے نیچے پانی کی نہریں رواں دواں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہینگے۔ یہی جزا ہے نیک کرداروں کے لئے۔ (5/85)

ع ۱۱ ۹ ۱

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾

لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی جہنم کے مستحق ہیں۔ (5/86)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

اے لوگو جو ایماں بالیقین لائے ہو! جو پاکیزہ اشیاء تمہارے لئے حلال فرمائی ہیں انہیں

Marfat.com

اپنے لئے حرام نہ کرلو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(5/87)

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور اللہ تعالیٰ نے جو حلال اور پاکیزہ رزق تمہیں دے رکھا ہے اسے کھاؤ اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ (5/88)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

تمہاری قسموں میں سے جو قسمیں لغو اور مہمل ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کوئی مواخذہ نہیں کریگا۔ جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور مواخذہ کریگا (اگر کوئی قسم توڑ دے) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو کھلانا ہوگا۔ یا انہیں کپڑے پہناؤ یا پھر ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو تین ایام کے روزے رکھے۔ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم جان بوجھ کر توڑ ڈالتے ہو۔ مگر چاہیے یہ کہ اپنی قسموں کی نگہداشت کرو۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی آیات واضح کرتا ہے تاکہ تم شکرگزار بنو۔ (5/89)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

اے لوگو جو ایمان بالیقین لائے ہو! یہ شراب اور جوا اور معبودان باطل کے آستانے اور پانسے یہ سب غلیظ و ناپاک اور شیطانی کام ہیں ان سے اجتناب کرو۔ امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔ (5/90)

Marfat.com

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب یا مسکرات اور قمار بازی کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض یا کینہ ڈلوادے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نظام صلوٰۃ سے روک دے (ان تصریحات کے باوجود) کیا تم باز آؤ گے؟ (5/91)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

اور اللہ تعالیٰ کے (احکام کی) اطاعت اور اس کے رسول کی پیروی کرتے رہو اور انکی (نافرمانی) سے ڈرتے رہو اگر تم یہ حکم ماننے سے روگردانی کروگے تو یاد رکھو! (اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی) کیونکہ ہمارے رسول کے ذمہ ہمارے احکام کو واضح طور پر بیان کردینا ہے۔ (5/92)

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۲ ۷ ۲

جولوگ ایمان بالیقین لائے اور عدل وانصاف کے کام کرتے ہیں انہوں نے حرمت سے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی بشرطیکہ آئندہ حرام کی چیزوں سے بچتے رہیں اور احکام الٰہیہ مانتے رہیں پھر جس جس چیز سے روکا جائے رک جائیں اور نیک عمل بجالاتے رہیں (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ نیک کرداروں کو ہی پسند فرماتا ہے۔ (5/93)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس شکار کے ذریعہ تمہیں اچھی طرح آزمائے گا جو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہو، یہ جاننے کے لئے کہ کون اللہ تعالیٰ کے (قانون مجازات سے) غائبانہ طور پر ڈرتا ہے۔ پھر اس کے بعد بھی جو شخص تجاوز کریگا تو اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (5/94)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو۔ لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گذرے گا تو اس جانور کے ہم پلہ جو اس نے مارا ہو مویشیوں میں سے ایک جانور کا نذرانہ کعبہ میں (لوگوں کے کھانے کیلئے) پہنچانا ہوگا اور اس کی مالیت کا تخمینہ دو انصاف پسند آدمی لگائیں گے اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائیگا یا پھر اس کے کفارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے بقدر روزے رکھنے ہونگے تاکہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھے۔ پہلے جو ہو چکا اسے اللہ نے معاف فرما دیا یعنی اس کے بعد بھی کوئی شخص ایسی حرکت کا اعادہ کریگا تو اللہ تعالیٰ کا (قانون مجازات) اس سے بدلہ لیگا اللہ تعالیٰ غالب وبدلہ لینے میں مقتدر ہے۔ (5/95)

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹۶

تمہارے لئے سمندر کا شکار اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی کھا سکتے ہو اور قافلے کا زاد راہ بھی بنا سکتے ہو، البتہ خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام کیا گیا ہے پس ڈرو اللہ کے قانون مکافات عمل سے جس کے حضور تمہیں (محاسبے اور جزا کے لئے) جمع کیا جائے گا۔ (5/96)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۗىِٕدَ ۭ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۹۷

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ حرمت یعنی مقدس گھر ہے، بنی نوع انسان کیلئے (امن اور جمعیت کے) قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ نیز حرمت کے مہینوں کو اور حج کی قربانی کے لئے جانوروں کو بھی جن کے گلوں

Marfat.com

میں علامت کے طور پر پٹے ڈال دیئے جاتے ہیں، یہ اس لئے کیا گیا تا کہ تم جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کو سب کے احوال ظروف کا علم ہے اور ساتھ ہی بخشنے والا اور ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ (5/97)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

جان رکھو! کہ اللہ تعالیٰ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے اور ساتھ ہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (5/98)

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کا وظیفہ رسالت صرف تبلیغ کرنا ہے (لیکن وہ اس بات کا ذمہ دار نہیں کہ تبلیغ کے مطابق عمل کرتے ہو یا نہیں) اور جو کچھ تم کھلے بندوں کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ (5/99)

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۳ ۷ ۳

اے پیغمبر! ان لوگوں کو کہہ دو کہ پاک اور ناپاک (اشیاء) برابر نہیں ہیں خواہ ناپاک (اشیاء) کی بہتات تمہارے لئے کتنی ہی جاذب نظر کیوں نہ ہوں۔ پس اے ارباب دانش اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو امید ہے تم فلاح پاؤ گے۔ (5/100)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

اے لوگو جو ایمان بالیقین لائے ہو! ایسی باتوں کے متعلق دریافت نہ کیا کرو کہ وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں اور اگر وہ قرآن حکیم کے نزول کے دوران دریافت کی جائیں تو تم پر ضرور منکشف کر دی جائینگی اب تک اللہ تعالیٰ نے ایسے سوالات کرنے پر تم سے درگزر فرمایا ہے آئندہ احتیاط کی جائے وہ درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔ (5/101)

Marfat.com

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

تم سے پہلے ایک قوم کے لوگوں نے (یعنی بنی اسرائیل نے) اسی قسم کے سوالات کئے تھے (پھر جب انکا جواب دیا گیا) تو وہ کفر میں مبتلا ہو گئے۔ (5/102)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی بحیرہ کی اختراع کی ہے، نہ سائبہ، نہ وصیلہ، اور نہ حام، یہ باطل اختراع کافروں کی تھی۔ جنہوں نے اسے اللہ سے منسوب کر کے اس پر بہتان باندھا تھا۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو عقل فکر سے عاری ہیں (کہ ایسے تو اہمات کا عقیدہ رکھتے ہیں) (5/103)

نوٹ نمبر 8: بحیرہ اس اونٹنی یا بکری کو کہتے ہیں جو دس بچے جن چکی ہو، اس کا کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، چنانچہ کوئی اس کا دودھ دوہ نہیں سکتا تھا نہ ہی اونٹنی سے کوئی مشقت لی جاتی تھی، نہ اس کی اون اتاری جاتی تھی، نہ ہی ذبح کیا جاتا تھا۔

سائبہ: وہ جانور جو بتوں کے نام پر کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس سے کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا جیسے ہندو قوم دیوتا کے نام سانڈ چھوڑ دیتے ہیں۔

وصیلہ: وہ بکری جو چھ بار اوپر تلے دو دو مادہ بچے جنے، اور ساتویں بار ایک نر اور ایک مادہ تو وہ اس نر بچے کو ذبح نہیں کرتے تھے اور اس بکری کا دودھ نہیں پیا جاتا تھا اور بکری کو بھی بتوں کے نام پر کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا۔

حام: وہ اونٹ جس کی نسل سے پوتا سواری کے قابل ہو جاتا ہے تو اس بوڑھے اونٹ کو کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا نیز اگر اسکے نطفہ سے دس بچے پیدا ہو جاتے تو اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کتاب کی طرف جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو تو جواب دیتے ہیں کہ جس مسلک پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے

Marfat.com

وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ خواہ انکے آباؤ اجداد علم وبصیرت کے حامل نہ ہوں اور نہ ہی اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر ہوں۔ (5/104)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر فقط اپنی جانو کی ذمہ داری ہے۔ کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اگر تم خود راہ راست پر ہو، تو تمہارے اعمال اللہ کے قانون مکافات عمل کے سامنے پیش ہونگے اور وہیں پر یہ فیصلہ ہوجائیگا کہ کس کے اعمال کس قسم کے ہیں۔ (5/105)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ﴿١٠٦﴾

اے ایمان لانے والو! جب تم میں سے کوئی قریب المرگ ہو تو شہادت (کا نصاب) یہ ہے کہ وصیت کے وقت گواہی کے لئے تم میں سے دو معتبر عادل افراد کو گواہ بنالیا کرو۔ کیونکہ وصیت کرنا ہے (2/180) اگر سفر کی حالت میں موت کی آفت آ کھڑی ہو (مسلمانوں میں سے تم کوئی گواہ نہ ہو) تو غیر مسلموں میں سے دو افراد کو گواہ بنالیا کرو۔ اگر تمہیں شک پڑ جائے کہ سچی گواہی نہیں دینگے تو انہیں صلواۃ کے بعد (مسجد) میں روک لو۔ وہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں، کہ ہم نے اپنی قسم کسی معاوضہ کے بدلے فروخت نہیں کی ہے۔ اگرچہ ہماری قرابت دار ہی کیوں نہ ہو، نیز ہم اللہ کے لئے سچی گواہی کبھی نہیں چھپائیں گے ہم نے اگر ایسا کیا تو ہم گناہ گاروں میں سے ہونگے۔ (5/106)

Marfat.com

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

پھر اگر علم ہو جائے کہ ان دونوں گواہوں نے حق کے خلاف گواہی دے کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ تو جن لوگوں کی حق تلفی کرنا چاہی تھی، ان میں سے دو گواہ مقرر کئے جائیں جو فریق مظلوم کے قرابتداروں میں سے ہوں۔ پھر یہ دونوں اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں کہ ہماری شہادت پہلے دونوں گواہوں کی شہادت کی بہ نسبت زیادہ سچی ہے، اور ہم نے گواہی دینے میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ایسا کیا ہو تو ہم ظالموں میں سے ہونگے۔ (5/107)

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع ۱۴/۸/۴

اس طریقہ سے زیادہ امید کی جاسکتی ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک شہادت دینگے۔ یا کم از کم اس بات کا خوف کھائیں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہو جائے بہر حال اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے راہ روی کرنے والوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔ (5/108)

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۖ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

یوم (حساب) اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے دریافت فرمائے گا، لوگو نے تمہاری دعوت حق کا کیا جواب دیا تھا؟ وہ جواب دینگے ہمیں اس کا قطعاً علم نہیں، وہ تیری ذات بابرکت ہے جو غیب کی باتیں جاننے والی ہے۔ (پس ثابت ہوا کہ کوئی بشر خواہ امتی ہو یا رسول، علم غیب رکھتا تھا نہ رکھتا ہے)۔ (5/109)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۖ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

وقف لازم

Marfat.com

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

اس روز اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم سے فرمائے گا، ان انعامات کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ ماجدہ پر کئے تھے۔ میں نے روح القدس سے تمہیں تقویت دی تھی اور تم اوائل عمر میں اور جوان عمر میں لوگوں سے حکمت اور دانائی کی باتیں کرتا تھا۔

پھر تمہیں کتاب وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم دی تھی۔ پھر تم ان لوگوں کو جو محض بے جان پیکران آب وگل تھے، میرے قوانین واحکام سے ان میں زندگی کی روح پھونک دیتے تھے اور وہ طاقت کے پروں پر اڑنے لگتے تھے۔ اور میرے احکام وتعلیم کے ذریعے قلب کے اندھوں کو بینا اور شرک کے اور برص جیسے موزی یا گھناؤنے مرض میں مبتلا لوگوں کو شفایاب کر دیتے تھے۔ نیز میرے احکام وتعلیم کے ذریعے مردہ یعنی بے شعور و بے بس لوگوں کو اس حالت سے نکال کر (علم وشعور کی روشنی میں لاتے تھے) اور پھر ایسا ہوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم پر زیادتی کرنے سے روک دیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ تم ان کے پاس (حق کی) واضح دلیل و براہین لے کر گئے تھے جو ان میں سے حق و صداقت کے منکر تھے کہنے لگتے یہ تو صاف جادو ہے۔ (5/110)

نوٹ نمبر 9: یہ آیت مقدسہ انجیل مقدس کے مثل تمثیلی انداز میں نازل فرمائی گئی ہے مفہوم بیان کرتے وقت اسی انداز کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اور جب میں نے حواریوں کو وحی کے ذریعہ حکم دیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، تو وہ کہنے لگے کہ (اے پروردگار) ہم ایمان لائے آپ شاہد ہیں کہ ہم بندگان تسلیم و رضا ہیں۔ (5/111)

Marfat.com

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

بعدازاں حواریوں نے کہا، اے عیسیٰ ابن مریم کیا ایسا ممکن ہے کہ تمہارا پروردگار آسمان سے ہمیں روزی نازل فرمائے، اس نے جواب میں انہیں تنبیہاً فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو اس کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو۔ (5/112)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

الربع

حواریوں نے عرض کیا کہ ہماری تمنّا ہے کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل احتیاج و دست نگری سے فارغ ہو جائیں اور ہمیں علم ہو جائے کہ تم نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس کے گواہ بن جائیں۔ (5/113)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

حضرت عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی ''کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں آسمان سے روزی نازل فرما تاکہ جو پہلے ایمان لائے اور جو بعد ایمان لائے ہیں انکے لئے عید یعنی جشن مسرت کا دن ٹھہرے، اور سب کے لئے تیری ربوبیت کی دلیل بن جائے اور ہمارے لئے روزی کا اہتمام فرمادے کیونکہ تو بہترین روزی دینے والا ہے''۔ (5/114)

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع

۱۵ ع ۷ ۵

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا۔ ''میں روزی تو تم پر فراہم کردونگا (لیکن یاد رکھئے گا) جو اس کے بعد بھی تم میں سے کفر کی روش اختیار کریگا تو میرا قانون مجازات اسے عبرتناک سزا دیگا کہ اقوام عالم میں سے پہلے کسی کو نہ دی گئی ہو۔ (5/115)

Marfat.com

نوٹ نمبر 10: تمام حواری چونکہ متقی تھے اس لئے انتباہ الٰہی سے ڈر کر اس مطالبے سے دست بردار ہو گئے۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

وقف النبی

اور اس بصیرت افروز واقع سے عبرت حاصل کرو جبکہ روز حساب پیش ہوگا دفتر عمل، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ وہ جواب دینگے (پاک ومنزہ ہے ہر نقص سے) تیری ذات گرامی، میں بھلا وہ بات کیسے کہہ سکتا تھا، جسے کہنے کا میں مجاز نہیں تھا۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو یقیناً تیرے علم میں ہوتا۔ (حقیقت تو یہ ہے) کہ میرے دل کی ہر بات اور راز کو تو جانتا ہے۔ لیکن جو تیرے دل میں ہے اس کا مجھے قطعاً علم نہیں، بلاشبہ تو ہی اسرار مخفی کا علم رکھنے والا ہے۔ (5/116)

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾

میں نے اس کے سوا انہیں اور کچھ نہیں کہا تھا، جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی پروردگار ہے، اور تمہارا بھی پروردگار ہے، اور جب تک میں انکے درمیان رہا تو میں انکا نگران رہا، پھر جب آپ نے مجھے وفات دے دی تھی تو آپ ہی انکے نگران حال تھے۔ آپ ہر ایک شے کے شاہد اور علم رکھنے والے ہیں۔ (5/117)

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو آپ کے بندے ہیں یا اگر آپ انکے ظلم عظیم کی وجہ سے درگزر فرمائیں کیونکہ آپ ہی مقتدر اور ہر چیز کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ (5/118)

Marfat.com

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

اللہ تعالیٰ فرمائیگا آج کے روز سچوں کا سچ انہیں نفع دیگا۔ ان کے لئے ایسے سرسبز باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔ اور ہمیشہ وہاں رہینگے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش اور یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔ (5/119)

ع ۱۲ ۵ ۶

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (5/120)

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۱۶۵ رکوعاتھا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾

کائنات کا گوشہ گوشہ، ذرہ ذرہ اپنے پیدا کرنے والے کی حمد وثنا کا زندہ پیکر ہے۔ (1/1)

وہی اللہ ہے جس نے زمین وآسمان پیدا کئے، تاریکی اور اجالے کی نمود اس کے قانون کے مطابق ہے، پھر بھی یہ لوگ جنہوں نے دعوت حق ماننے سے انکار کر دیا، اور اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی برابر کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ (6/1)

نوٹ نمبر 1: مندرجہ بالا آیت مقدسہ میں مخاطب وہ مشرکین عرب ہیں کہ جب تم مانتے ہو کہ زمین وآسمان اور ساری کائنات کا خالق اور گردش لیل ونہار کا خالق اللہ ہے تو پھر دوسرے کون ہوتے ہیں، جن کے آگے سجدے کرتے ہو نذریں مانتے ہو اور اپنی حاجتیں پیش کرتے ہو۔

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲

وہی اللہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا مادے یعنی مٹی سے کی، پھر تمہارے لئے زندگی کی ایک مدت مقرر کردی، اور ایک دوسری معیاد بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے (یعنی قیامت کا وقت جب پہلی معیاد کے نتائج کا فیصلہ ہوگا) لیکن پھر بھی تم لوگ اسی حقیقت پر غور نہیں کرتے۔ شک و شبہ میں مبتلا ہو۔ (6/2)

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳

وہی اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے۔ جو تمہارے کھلے اور چھپے احوال و ظروف کو جانتا ہے اور جو برائی یا بھلائی تم کرتے ہو اس کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ (6/3)

وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝۴

(کافروں اور مشرکین کی سرشت اس درجہ بگڑی ہوئی ہے کہ) جب انکے پروردگار کی کوئی نشانی یعنی قانون اور حکم ان کے پاس آتا ہے تو اس سے وہ منہ پھیر لیتے ہیں یعنی سننے اور ماننے سے گریز کرتے ہیں۔ (6/4)

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

چنانچہ اب جبکہ ان کے پاس الحق (قرآن حکیم) آ گیا ہے تو وہ اسے جھٹلاتے ہیں لیکن جلد ہی انہیں اسکے نتائج معلوم ہو جائینگے جس کی وہ تضحیک کرتے رہے ہیں۔ (6/5)

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝۶

کیا وہ دیکھتے نہیں یعنی غور و فکر نہیں کرتے؟ کہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی اقوام کو ہلاک و نیست و نابود کر چکے ہیں۔ انہیں ہم نے ایسا اقتدار بخشا تھا جو تمہیں نہیں دیا گیا۔ ان پر ہم نے آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور انکے نیچے نہریں رواں دواں ہو گئیں (اور رزق کی فراوانی ہو گئی) جب

Marfat.com

انہوں نے کفران نعمت کیا تو انکے گناہوں کی پاداش میں (ہمارے قانون مجازات نے) انہیں نیست ونابود کر دیا اور انکی جگہ ہم دوسری اقوام کو لے آئے۔ (6/6)

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

اے پیغمبر! (ان منکرین حق کی ہٹ دھرمی دیکھئے) کہ اگر ہم آپ کو کوئی لکھی لکھائی کاغذوں پر کتاب بھی نازل کر دیتے اور یہ اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تو (پھر اس حق ویقین کے بعد بھی) منکران حق کہتے کہ یہ تو صریحاً جادو ہے۔ (6/7)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعی نبی ہے تو ان پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ (تاکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے) اگر ہم فرشتے کو بھی نازل کر دیتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہو جاتا۔ پھر انہیں قطعاً مہلت ہی نہ دی جاتی۔ (6/8)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹

اور اگر بالفرض، ہم فرشتہ بھی نازل کرتے تو اسے انسانی شکل وصورت میں نازل کرتے اور اس طرح یہ پھر اشتباہ میں مبتلا رہتے جس میں اب ہیں۔ (6/9)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع ۱۰/۷

اے رسول ایسے لوگ آپ سے پہلے بھی ہمارے بہت سے رسولوں کی تضحیک کرتے رہے ہیں مگر ان تضحیک کرنے والوں کو اس تباہی نے آگھیرا جس کی وہ تضحیک کرتے تھے یا حقیر سمجھتے تھے۔ (6/10)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱

ان سے کہو! ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو (یعنی سیاحت بالحق کرو) تو پھر دیکھو ان جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (6/11)

Marfat.com

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

اے رسول! ان سے پوچھئے کہ آسمان وزمین یعنی کائنات میں جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت ہے؟ پھر ان کو بتادیں کہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اس نے رحم وکرم کا فریضہ اپنے ذمے لے لیا ہے۔ وہ قیامت کے روز تم سب کو جمع کریگا۔ اور اس واقع میں قطعاً کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ لیکن ان لوگوں نے اپنے آپ کو خود تباہی کے خطرے میں ڈال رکھا ہے۔ وہ اس واقع کو تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں ہیں۔ (6/12)

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

رات کی تاریکیوں اور دن کے اجالے میں جو کچھ ٹھہرا ہوا ہے سب اللہ کا ہے۔ وہ سب کی سننے والا اور سب کے احوال وظروف کو جاننے والا ہے۔ (6/13)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾

اے رسولؐ! اس حقیقت کو واضح کردو ''کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو سرپرست، ولی یا کارساز بنالوں؟ جبکہ وہ زمین وآسمان کی تخلیق کی ابتدا کرنے والا ہے۔ وہ سب کو روزی دیتا ہے (کیونکہ وہ رب العالمین ہے) لیکن خود کسی سے روزی نہیں لیتا'' یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں اس کے سب محتاج ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کردو'' کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود اس کے سامنے سر تسلیم خم کردوں اور اس کی حاکمیت میں کسی کو شریک نہ کرو''۔ (6/14)

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

اس حقیقت کا بھی اعلان کردو، کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں (تو پاداش عمل میں قیامت کے) انتہائی بھارے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (6/15)

Marfat.com

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ⑯

اس روز جس شخص کے سر سے عذاب ٹل گیا تو (سمجھ لیجئے) کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم وکرم کیا ہے۔ یہی عظیم کامیابی، کامرانی ہوگی۔ (6/16)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑰

اور (اے انسان) اگر اللہ تعالیٰ کا (قانون مکافات عمل) مجھے کسی دکھ تکلیف میں مبتلا کردے تو اس کے سوا تمہیں کوئی نجات نہیں دے سکتا۔ اگر وہ تمہیں کسی خیر و بھلائی سے بہرہ مند کردے تو وہ قادر مطلق ہے۔ (6/17)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ⑱

اور وہ اپنے بندوں پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ وہ انتہائی دانشمند اور اپنے امور کمال دانائی سے سرانجام دے رہا ہے۔ (6/18)

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۫ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ⑲

وقف لازم باختلاف

اے رسول! ان سے پوچھئے (اللہ کے دین کے بارے میں) سب سے بڑی (معتبر) گواہی کس کی ہے؟ ان کو بتا دیجئے کہ اللہ کی، جو میرے اور تمہارے درمیان شاہد ہے (اور اسکی عظیم الشان شہادت یہ قرآن کریم ہے) جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور جس تک اسکی روشنی پہنچے (اللہ کے قانون مکافات عمل سے) متنبہ کردوں۔ کیا تم لوگ یہ شہادت دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے بھی لائق عبادت ہیں؟ کیونکہ اس کی شہادت میں ہرگز نہیں دے سکتا ہوں۔ یہ اعلان کردو کہ یکتا اور یگانہ وہی لائق عبادت ہے۔ اور جن ہستیوں کو تم اللہ کے شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے لاتعلق و بیزار ہوں۔ (6/19)

Marfat.com

وقف لازم ع ۲ ۸ ۱۰

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ اسے یعنی قرآن مجید کو ایسے یقین سے پہنچانتے ہیں جس یقین سے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ مگر جنہوں نے اپنے آپ کو خود گھاٹے میں ڈال رکھا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ (6/20)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے۔ یا اللہ کی آیات کو جھٹلائے؟ یقیناً ظالم (اللہ کے قانون مکافات عمل کی رو سے) کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ (6/21)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور یوم حساب ہم سب کو جمع کریں گے اور مشرکین سے پوچھیں گے اب وہ تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریک کدھر گئے ہیں جن کے بارے تم بے سند باتیں کرتے تھے۔ (6/22)

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

اس وقت کوئی معقول بات ان کے کہنے کی نہیں ہوگی۔ بجز اسکے کہ وہ اللہ کی (جھوٹی) قسمیں کھا کھا کر یقین دلائیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا کرتے (مشرکین ہمیشہ یہی کہتے ہیں)۔ (6/23)

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۭ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

دیکھو! اس وقت یہ کس طرح اپنے آپ پر جھوٹ گھڑیں گے لیکن جو افترا پردازیاں وہ کیا کرتے تھے سب کی سب گم ہو جائینگی یا دور ہو جائینگی۔ (6/24)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

Marfat.com

ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر تمہاری باتیں سنتے ہیں مگر حقیقت حال یہ ہے کہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں وہ کوئی بات سمجھ ہی نہیں سکتے۔ نیز انکے کانوں میں گرانی پڑ چکی ہے (کہ سب کچھ سنتے ہوئے بھی کچھ نہیں سنتے) اگر وہ اپنی آنکھوں سے حق نما نشانیاں دیکھ بھی لیں تو پھر بھی ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ حد یہ ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آ کر جھگڑا کرتے ہیں تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار کا شعار بنالیا ہے (سب کچھ سن لینے کے بعد) پھر بھی یہی کہیں گے کہ یہ ایک داستان پارینہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ (6/25)

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وہ دوسروں کو بھی (قرآن کریم) کے قریب جانے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے گریزاں رہتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیتے ہیں مگر اس کا انہیں شعور نہیں ہے۔ (6/26)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

ذرا اس منظر کو سامنے لاؤ اور سوچو کہ جب وہ آتش کدہ یعنی جہنم کے کنارے کھڑے ہونگے تو اس وقت (حسرت و یاس سے) کہیں گے کہ کاش ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تو ہم اپنے پروردگار کی آیات کی ہرگز تکذیب نہیں کرینگے بلکہ ایمان لانے والوں میں شمار ہونگے۔ (6/27)

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

مگر ایسا نہیں ہے بلکہ جو بات پہلے چھپایا کرتے تھے آج ان پر ظاہر ہوگئی ہے۔ اگر یہ پھر (دنیا) میں بھیج دیئے جائیں، تو پھر بھی وہی کچھ کرینگے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ یقیناً یہ دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں یعنی جھوٹے ہیں۔ (6/28)

Marfat.com

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی بس یہی دنیا کی زندگی ہے لہٰذا ہم ہرگز دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائینگے۔ (6/29)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۹ ۱۰

غور کرو! جب انہیں انکے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اس وقت وہ پوچھے گا، کیا یہ سب کچھ حقیقت پر مبنی نہیں ہے؟ وہ جواب دینگے ہاں ہمارے پروردگار! یہ حق ہے۔ وہ فرمائیگا ''اچھا! اب انکار حق کی پاداش میں عذاب کا مزا چکھو۔ (6/30)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

جن لوگوں نے اللہ کے حضور پیش ہونے کی تکذیب کی انہوں نے نقصان اٹھایا۔ جب اچانک مرگ مفاجات کی گھڑی آ جائیگی وہ پکار اٹھیں گے ''ہائے افسوس! ہم سے اس معاملہ میں تقصیر ہوگئی اور (اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) اس کے نتائج وعواقب کا بارگراں اپنی پیٹھوں پر اٹھائینگے۔ دیکھو! کتنا بارگراں ہے جو وہ اپنی پیٹھوں پر اٹھائینگے۔ (6/31)

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔ لیکن جو متقی لوگ ہیں ان کے لئے آخرت کا مقام بہتر ہے۔ افسوس ہے تم پر کیا تم عقل وفکر سے کام نہ لوگے؟ (6/32)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

اے رسول! ہمیں معلوم ہے جو باتیں یہ (منکرین حق) کرتے ہیں ان سے تمہیں دکھ پہنچتا ہے (تمہیں ناگوار گزرتی ہیں) لیکن سمجھ لیجئے! یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے یہ ظالم دراصل دیدہ دانستہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ (6/33)

Marfat.com

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

(دنیا کی تاریخ شاہد ہے) تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے، لیکن انہوں نے ان سب کو صبر اور ثابت قدمی سے برداشت کیا ہے۔ یہاں تک کہ انکو ہماری مدد آ پہنچی (یہ اللہ کا قاعدہ اور دستور ہے) کہ اللہ کے قاعدے اور دستور کو کوئی بدل نہیں سکتا اور پہلے رسولوں کو جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تم پر پہنچ چکی ہیں۔ (6/34)

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

النصف

تاہم اے رسول! اگر ان لوگوں کی بے رخی آپ پر گراں گزرتی ہے، تو پھر تم میں مقدور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لیں۔ یا پھر آسمان پر کوئی سیڑھی لگا کر عالم بالا تک پہنچ جاؤ اور اس طرح انہیں کوئی (معجزاتی) نشانی دکھاؤ۔ اگر مشیت الٰہی کو منظور ہوتا تو سب کو راہ راست پر اکٹھا کر سکتا تھا۔ (مگر تم دیکھ رہے ہو کہ ایسا نہیں ہوا) پس دیکھو: تم ان میں سے نہ ہو جانا جو حقیقت ناشناس ہیں۔ (6/35)

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

وقف منزل عند البعض "یسمعون" ۱۳

دراصل آپ کی دعوت حق پر وہی لوگ لبیک کہہ سکتے ہیں جو سننے سمجھنے والے ہیں لیکن مردے نہیں، اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ان کو زندہ کر کے اٹھائے گا اور پھر اس کے حضور جوابدہی کے لئے پیش کئے جائینگے۔ (6/36)

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾

(پھر یہ ہٹ دھرم لوگ) کہتے ہیں کہ اس رسول پر کوئی (معجزانہ) نشانی کیوں نازل نہیں کی گئی؟ اے رسول کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ نشانی نازل کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ نادانی میں مبتلا ہیں۔ (6/37)

Marfat.com

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

زمین میں جو بھی چلنے پھرنے والے جانور ہیں اور جو بھی بال و بر پر اڑنے والے جانور ہیں سب کے سب تمہاری طرح امتیں یا ہم کیش ہیں اور ہم سب کے احوال وظروف کو الکتاب یا لوح محفوظ (یعنی قرآن حکیم) میں درج کرنے سے قطعاً کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انجام کار سب کی سب نوع کو ہجوم کی شکل میں ان کے پروردگار کی طرف ہانک کر لے جایا جائیگا۔ (6/38)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

جو لوگ ہماری آیات یعنی قوانین واحکام کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے گونگے ہیں (وہ کفر وشرک اور جہل ونفاق) میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مشیت ایزدی جسے چاہے گمراہ کر دیتی ہے (کیونکہ وہ راہ ہدایت کی طلب نہیں رکھتے) اور جو لوگ راہ راست کی طلب وجستجو رکھتے ہیں انہیں اس پر چلا دیتا ہے۔ (6/39)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

اے رسولؐ ان مشرکین سے پوچھئے! کہ کیا تم نے اس واقعیت میں کبھی غور وفکر کیا ہے؟ کہ اگر (اللہ کے قانون مجازات کے مطابق تمہاری بے راہ روی کے نتیجہ میں) تم پر اللہ کا عذاب ٹوٹ پڑے یا ناگہاں موت کی گھڑی آ کھڑی ہو تو اس وقت بھی اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارو گے؟ جواب دو اگر تم سچے ہو۔ (6/40)

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۱۱/۱۰

یقیناً تم (مصیبت کے وقت) اللہ ہی کو پکارتے ہو۔ پھر جس مصیبت کے ٹالنے کو اسے پکارتے ہو تو اللہ اپنی مشیت وتدبیر کے مطابق اسے ٹال بھی دیتا ہے پھر اس وقت تم اپنے مفروضہ شریکوں کو بھول جاتے ہو (تم عقلاً اور فطرۃً جانتے ہو کہ وہی اللہ مستجیب اور مشکل کشا وسازگار ہے)۔ (6/41)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

اے رسول تم سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف ہم نے (اپنے رسول بھیجے) جب ان کو انکے اعمال کی وجہ سے (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) مصائب اور آلام میں مبتلا کیا گیا تو انہوں نے اس وقت کیوں نہ ہماری اطاعت اختیار کی۔ (6/42)

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

جب انکو مصائب وشدائد نے گھیر لیا تو انہوں نے کیوں نہ عاجز ہو کر ہماری اطاعت اختیار کی (لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے) انکے دل اور زیادہ سخت ہو گئے اور شیطان نے اعمال بدان کی نظروں میں حسین بنا کر دکھاتا تھا۔ (6/43)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

جب انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے احکام وتعلیم) کو فراموش کر دیا تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے ان پر کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ہماری عطا کردہ آسائشوں پر اترانے لگے تو ہمارے قانون مکافات عمل نے دفعتاً ان کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ تو اب وہ ہر خیر سے ابدی طور پر مایوس ہو کر رہ گئے۔ (6/44)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

تو (پھر ہمارے قانون مجازات کے مطابق) اس قوم کی جڑ کاٹ دی گئی۔ جو ظلم کرنے والی تھی۔ تعریف وستائش کا سزاوار وحقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے جو کل کائنات کا پروردگار ہے۔ (6/45)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے رسولؐ! ان سے پوچھو کیا تم نے کبھی اس حقیقت پر غور وفکر کیا، اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت وبصارت کو سلب کرے اور قلب ودماغ یعنی ذہنی صلاحیتوں کو سلب کرے تو کیا کوئی الٰہ یا مقتدر ایسا ہے جو ان صلاحیتوں کو واپس دلا سکتا ہو؟ دیکھو ہم کس طرح مختلف دلائل وبراہین کو پھیر پھیر

Marfat.com

کرانکے سامنے لاتے ہیں۔لیکن اس کے باوجود حق وصداقت سے منہ موڑے رکھتے ہیں۔(6/46)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

پھران سے پوچھو! کیاتم نے اس امر پر تفکر بالحق کیا ہے کہ اگر تم پر اچانک یا علانیہ اللہ کا عذاب آجائے تو کیا ظالموں کے علاوہ کوئی اور بھی ہلاک ہوگا۔ (4/47)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

اے نبیؐ! (ہمارا قانون تو یہ ہے) کہ ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اس لئے بھیجتے ہیں کہ ایمان وعمل کی برکات کی خوشخبری سنائیں۔اور بدعملی کے نتائج سے متنبہ کریں پھر جو کوئی ایمان لایا اور اپنی طرز عمل کی اصلاح کرلی تو اس کے لئے نہ کسی قسم کا خوف ہوگا نہ غم وحزن۔ (6/48)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

مگر جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو اپنی خلاف ورزیوں، بدعملیوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ عذاب کی لپیٹ میں آجائیں۔ (6/49)

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵ ۹ ۱۱

اے نبی! ان سے کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب دان ہوں اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اسی وحی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے پھران سے پوچھو! کیا اندھا اور بینا برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور وفکر نہیں کرتے۔ (6/50)

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

Marfat.com

اے محمدؐ! تو اس وحی الٰہی کی رو سے ان لوگوں کو پر خطر راستوں سے مطلع کر دے جو اللہ کے قانون مکافات عمل پر یقین رکھتے ہیں یعنی خائف ہیں کہ جب اپنے پروردگار کے سامنے اس حال میں پیش ہونگے تو نہ ان کا کوئی رفیق و مددگار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جو زندگی کے خطرات سے بچا سکے۔ شاید کہ اس تنذیر سے پرہیزگار ہو جائیں۔ (6/51)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

اے نبی! آپ ان لوگوں کو جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں (ذکر کرتے ہیں) غربت اور مفلوک الحالی کی بنا پر انہیں اپنے سے دور نہ رکھیں۔ ان کے دفتر اعمال میں سے کسی کے بھی آپ ذمہ دار نہیں اور نہ وہ آپ کے اعمال کے ذمہ دار ہیں اگر آپ نے انہیں اپنے سے دور رکھا تو پھر آپ ظالموں میں سے ہونگے۔ (6/52)

نوٹ نمبر 12: روایتاً کہا جاتا ہے کہ یہ آیت کریمہ چھ اشخاص کے حق میں نازل ہوئی یعنی مقداد ابن مسعود، صہیب، بلال، عمار، حباب اور مسعود۔ یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو قریب ہو کر بیٹھتے اور انکے فرمودات سنتے۔ کفار قریش کو یہ بات ناگوار گزری انہوں نے آپ سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے فرمودات سنیں۔ لیکن ہم کو ان حقیر، نادار اور غلاموں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہمارے آنے پر ان کو اٹھا دیا کریں۔ آپ نے ان کی بات کو تسلیم کر لیا۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ آپ ہمیں اس مضمون کی تحریر لکھ دیجئے۔ آپ نے کاغذ اور قلم دوات منگوائی اور حضرت علیؑ کو تحریر کے لئے بلایا گیا۔ اتنے میں حضرت جبریل اس آیت کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہا گو کہ طالبان الٰہی غریب ہیں لیکن ان کو مقدم رکھنا چاہیے۔ تب آپ انکی خاطر مدارات کرنے لگے۔

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝٥٣

اس طرح ان لوگوں میں سے ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں ''کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل وکرم ہوا ہے؟'' ہاں! کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا ہے؟ (اللہ تعالیٰ طبقاتی امتیاز کی اجازت نہیں دیتا)۔ (6/53)

وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥٤

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات واحکام کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں تو ان سے کہو ''تم پر سلامتی ہو'' تمہارے پروردگار نے رحمت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ امید رکھو! کہ تم میں سے اگر کوئی شخص نادانی سے کسی برائی کا مرتکب ہوگیا ہو تو پھر توبہ تائب کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو وہ ہے ہی بخشنے والا اور تحفظ دینے والا، محبت اور شفقت کرنے والا۔ (6/54)

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٥٥ ع ١٢

اور اس طرح ہم اپنے قوانین واحکام کو شرح اور بسط سے بیان کرتے ہیں تاکہ مجرمین کی راہ جدا ہوجائے (اور راست بازوں کی راہ انکی راہ سے متمیز ہوجائے) (6/55)

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝٥٦

اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ تم لوگ اللہ کے علاوہ جن دوسروں کو پکارتے ہو مجھے انکی عبادت، اطاعت وبندگی کرنے سے منع کردیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیجئے کہ ہرگز تمہاری (گمراہ کن) خواہشات کی پیروی نہیں کرونگا اگر میں نے ایسا کیا تو گمراہ ہوجاؤنگا اور ہدایت کی راہ پانے والوں میں نہیں رہوں گا۔ (6/56)

Marfat.com

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾

پھر ان سے کہہ دیجئے: کہ میں یقیناً اپنے پروردگار و آقا کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہوں جس کی تم تکذیب کرتے ہو اب میرے پاس وہ نہیں جس کے لئے تم جلدی مچاتے ہو (یعنی مجھ میں عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے) فیصلے کا سارا اختیار اللہ کو ہے۔ وہی امر حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ (6/57)

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾

ان کو یہ بھی واضح کر دیں کہ اگر وہ چیز جس کے لئے تم جلدی مچاتے ہو (یعنی عذاب و سزا) میرے اختیار میں ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (6/58)

وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾

دراصل غیب کی کنجیاں صرف اللہ کے پاس ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ نیز جو چیزیں بحر و بر میں ہیں وہ سب کا علم رکھتا ہے اور درخت کا کوئی پتہ تک نہیں گرتا جس کا اسے علم نہ ہو۔ اور زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ اور کوئی خشک و تر نہیں جو ایک کھلی کتاب میں درج نہ ہو (یعنی لوح محفوظ میں)۔ (6/59)

وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

وہی اللہ ہے جو تمہیں رات کو وفات دیتا ہے اور دن میں جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔ پھر اس راحت کے بعد دوسرے دن تمہیں بیدار کر کے کام کاج کے لئے فعال کرتا ہے تاکہ زندگی کی مدت

ع ۵ ۶۰ ۱۳

Marfat.com

پوری کرو۔ بالآخر (تمہیں جواب دہی کیلئے) اس کے حضور لوٹ کر جانا ہے۔ تب تم پر وہ سب کچھ آشکار کر دے گا جو تم کرتے رہے ہو۔ (6/60)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور وہ اپنے بندوں پر پوری قدرت رکھتا ہے اور تم پر محافظ (فرشتے) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو اس کے فرستادہ موت دیتے ہیں (یعنی جان قبض کرتے ہیں) وہ اپنے فرائض میں قطعاً کوتاہی نہیں کرتے۔ (6/61)

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

پھر سب کے سب اپنے حقیقی والی سرپرست کے حضور (محاسبہ) کے لئے لوٹائے جائینگے۔ خبردار! فقط ایک ہی حکم اور صاحب اختیار و اقتدار ہے۔ وہ حساب لینے میں بڑا تیز ہے۔ (6/62)

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾

اے محمد ﷺ! ان سے پوچھئے: ''بحر و بر کی تاریکیوں میں کون تمہیں مصائب و خطرات سے بچاتا ہے؟ تم اس وقت اپنی بے بسی کی حالت میں گڑگڑا کر اور کبھی چپکے چپکے اسی کی مدد کے لئے پکارتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات بخشے تو ہم ہمیشہ اس کے شکرگزار ہونگے۔ (6/63)

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

کہو! اللہ ہی تمہیں ہر قسم کے مصائب و خطرات سے نجات دیتا ہے۔ پھر کہ دوسروں کو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ (6/64)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے رسول ان کو کہہ دیجئے: اللہ ہی ایسا کرنے پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمہارے اوپر (فضاؤں) سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے تم پر عذاب مسلط کر دے۔ (بادو باراں) اجرام فلکی

Marfat.com

کے انتشار کے تصادم سے یا زلزلوں سے یا تم کو فرقوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرے سے بھڑا دے یا ٹکرا دے اور تمہیں خانہ جنگی کے شدائد کا مزا چکھا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح بار بار مختلف طریقوں سے اپنی آیات انکے سامنے لاتے ہیں شاید کہ حقیقت کو بخوبی سمجھ سکیں۔ (6/65)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾

اے رسول! بالآخر آپ کی قوم کے لوگوں نے بھی اسے یعنی قرآن حکیم کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق اور سچ ہے۔ انہیں کہہ دیجئے: ''کہ میں تم پر حوالدار یا داروغہ نہیں بنایا گیا ہوں'' (نہ تمہارے اعمال کا ذمہ دار ہوں)۔ (6/66)

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

(جس کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے) یاد رکھو! ہر چیز کے آنے میں ایک وقت مقرر ہے چنانچہ عنقریب تم کو انجام معلوم ہو جائیگا۔ (6/67)

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

اے رسول! جب دیکھو کہ ہماری آیات یعنی احکام قوانین کے متعلق نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان سے کنارا کش ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں۔ اگر شیطان تمہیں ایسا کرنے سے بھلا دے تو یاد آنے پر ایسی ظالم قوم کے لوگوں کی محفل میں ہرگز نہ بیٹھیں۔ (6/68)

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

ان کے حساب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری متقی لوگوں پر نہیں ہے۔ البتہ ان میں تقویٰ کا احیاء یا تازہ کرنے کی خاطر انہیں پند و نصیحت کرتے رہنا متقیوں پر لازم ہے۔ (6/69)

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع ۸ ۱۰ ۱۴

Marfat.com

اے پیغمبر! جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں، فریب میں ڈل رکھا ہے (اور آخرت سے غافل کر رکھا ہے) ایسے لوگوں کو انکے حال پر چھوڑ دو۔ البتہ انہیں نصیحت بالقرآن کرتے رہو تا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے اعمال بد کی وجہ سے (قرآن کی برکات) سے محروم رہ جائے کیونکہ اگر نظر انداز کر دیا گیا تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کا مددگار و رفیق ہوگا۔ یا شفاعت کر کے اسے بچا سکے گا۔ اگر یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی پاداش میں کائنات کی سب اشیاء فدیہ میں دے دیں تو پھر بھی قبول نہیں کی جائینگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو بداعمالیوں کی پاداش میں ہلاکت میں ڈال دیا گیا ہے۔ ان کے لئے انکار حق کی وجہ سے کھولتا ہوا پانی پینے کو ہوگا اور سہنے کے لئے کرب ناک عذاب ہوگا۔ (6/70)

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿٧١﴾

اے محمدؐ! مشرکوں سے کہہ دیجئے "کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کو پکاریں جو ہمیں فائدہ پہنچا سکتی ہیں نہ نقصان تو کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں؟" (یعنی پھر سے جہالت و ضلالت کی زندگی اختیار کر لیں) جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کی راہ دکھا چکا ہے۔ کیا ہم اپنی حالت اس شخص کی سی کر لیں جسے شیطانوں نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو (گمراہ لوگوں نے خواہشات نفس کے سبز باغ دکھا کر گمراہ کر دیا ہو) اور وہ زمین میں مارا مارا پھر رہا ہو۔ حالانکہ اس کے ساتھی پکار رہے ہوں کہ ادھر آ یہ سیدھی راہ ہے۔ اے پیغمبر! ان لوگوں پر حقیقت واضح کر دو کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کل عالم کے پروردگار کے احکام و قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ (6/71)

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور نظام صلوٰۃ قائم کرو (یعنی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے آئین کے مطابق زندگی بسر کرو) اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اور وہ اللہ ہی ہے جس کے حضور تم سب (محاسبہ)

Marfat.com

کیلئے جمع کئے جاؤ گے۔ (6/72)

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۷۳﴾

وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور کرہ ارضی کو برحق تخلیق کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا کہ ہوجا تو قیامت آجائیگی۔ اس کا فرمان عین حق ہے اور جس دن وہ صور پھونکا جائیگا اس دن بادشاہی اسی کی ہوگی، وہ غیب اور مشہود یعنی مرئی اور غیر مرئی اشیاء اور واقعات وحقائق کا علم رکھتا ہے اور وہ کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دے رہا ہے۔ (6/73)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾

اور (اس انقلاب آخریں واقع کو یاد کرو) جب حضرت ابراہیم نے اپنے (مشرک) باپ آذر سے کہا تھا کہ (حیرت) ہے کہ تم (خودتراشیدہ) مجسموں اور مورتیوں کو بناتے ہو اور انکی بندگی کرتے ہو۔ میرے نزدیک تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔ (6/74)

وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾

اور ہم نے حضرت ابراہیم کو کائناتی نظام کا مشاہدہ کرایا تھا۔ تاکہ وہ (براہین قاطع کے ذریعہ) یقین محکم رکھنے والوں میں ہوجائے (تاکہ گمراہ لوگوں پر وثوق سے حجت قائم کرسکے) (6/75)

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾

پھر جب کائنات رات کی تاریکی میں ڈوب گئی۔ تو اس نے ایک روشن ستارہ دیکھا جس پر اس نے (لوگوں سے کہا) کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ لیکن جب وہ غروب ہوگیا تو بولا میں تغیر پذیر (ہستی) کی اطاعت نہیں کرتا (اس آیت میں نجوم پرست قوم کے مشرکانہ عقائد کا بطلان ہے) (6/76)

Marfat.com

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾

پھر جب ابراہیم نے چاند کو طلوع ہوتے دیکھا تو اس نے (نجوم پرستوں سے) کہا تو پھر یہ ہے میرا پروردگار چنانچہ وہ بھی غروب ہوگیا تو (ان سے) کہنے لگا اگر میرے پروردگار نے میری راہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شمار ہوگیا ہوتا۔ (6/77)

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

پھر جب سورج کو طلوع ہوتے دیکھا تو (نجوم پرستوں سے) کہا تو پھر یہ ہوگا میرا پروردگار کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جو غروب ہوگیا تو ابراہیم پکار اٹھا۔ اے میری قوم کے لوگو! میں ان سب سے بیزار اور متنفر ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ (دراصل یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشاہداتی طریق واستدلال تھا جس کے ذریعے وہ نجوم پرستوں کے خلاف جہاد کرتے تھے) (6/78)

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾

میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف پھیر لیا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا ہے۔ میں حنیف ہوں اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ (6/79)

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی تو اس نے جواب میں کہا۔ کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے بحث وتکرار کرنے لگے ہو؟ اور اپنے خود ساختہ شریکوں سے ڈراتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ راست دکھا دی ہے۔ نیز جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا رکھا ہے، میں ان سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وتدبیر کے مطابق ایسا کرسکتا ہے، میرے پروردگار کا علم کل موجودات پر محیط ہے، پھر کیا تم حقائق کی (وضاحت کے باوجود) نصیحت نہیں پکڑتے؟ (6/80)

Marfat.com

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

وقف لازم

اور میں تمہارے بنائے ہوئے شریکوں سے کیسے اور کیوں ڈروں جن کو تم نے خود ہی اللہ کے شریک اور معاون بنا رکھا ہے؟ جبکہ تم نے اللہ کے ساتھ شریک و معاون ٹھہراتے ہوئے نہیں ڈرتے حالانکہ شرک کرنے کے لئے تم پر کوئی علمی دلیل محکم نازل نہیں ہوئی۔

تم خود ہی بتلاؤ، ہم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن وسلامتی کی راہ ہے اگر تم عقل و بصیرت کے حامل ہو؟ (6/81)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۹ ۱۲ ۱۵

جو لوگ اللہ پر ایمان بالیقین لائے اور اپنے اعمال کو ظلم سے بھی (شرک سے) پراگندہ نہیں کرتے انہی لوگوں کے لئے امن اور سلامتی ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں (حقیقت یہ ہے کہ توحید کی راہ ہی صراط المستقیم ہے)۔ (6/82)

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

یہ ہے ہماری وہ حجت جو ہم نے حضرت ابراہیم کو اس کی قوم پر قائم کرنے کیلئے دی تھی۔ ہم جس کے مراتب بلند کرنا چاہتے ہیں، اسے علم و دلیل کا عرفان دیکر بلند کرتے ہیں۔ یقیناً تمہارا پروردگار دانا اور بینا ہے۔ (6/83)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے حضرت ابراہیم کو اسحاق اور اس کا بیٹا یعقوب عطا کئے۔ ہم نے ان سب کو سیدھی راہ دکھائی تھی اور ابراہیم سے پہلے حضرت نوح کو دکھا چکے تھے اور اسی یعنی حضرت ابراہیم کی نسل سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون سب ہدایت کی راہ پر تھے۔ ہم حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ (6/84)

Marfat.com

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿۸۵﴾

(پھر اسی کی اولاد سے) زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کا شمار ہے یہ سب صالحین میں سے تھے۔ (6/85)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾

نیز (اسی خاندان سے) اسمٰعیل، الیسع، یونس، اور لوط اسی زمرہ میں شامل ہیں ان سب کو اقوام عالم پر فضیلت حاصل تھی۔ (6/86)

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

اور انکے آباؤ اجداد اور ان کی نسل سے اور انکے بھائی بندوں میں سے بھی کتنوں کو ہم نے برگزیدہ کیا۔ اور زندگی کی متوازن راہ پر چلایا۔ (6/87)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے راہنمائی فرماتا ہے۔ اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان سب کا کیا کرایا غارت جاتا۔ (6/88)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

اے پیغمبر! یہ ہیں وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب، حکومت اور نبوت (کی نعمت عطا فرمائی تھی) اگر یہ لوگ (کفار) اس قرآن حکیم کو تسلیم بالعمل کرنے سے انکار کرتے ہیں (تو کریں) ہم نے اسے ایک ایسی قوم کے سپرد کر دیا ہے جو اس کے احکام و تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے سے انکار نہیں کرتی۔ (6/89)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۱۰ ۸ ۱۶

اے محمدؐ! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے راہ حق دکھا دی تھی۔ پس تم بھی انہیں کی راہ کی پیروی

Marfat.com

کرو۔ انہیں یعنی کفار کو تم کہہ دو میں اس راہنمائی پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا ہوں۔ یہ (قرآن حکیم) تو ایک نصیحت ہے تمام جہانوں کیلئے۔ (6/90)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۹۱

یہ لوگ اللہ کے متعلق صحیح اندازہ نہیں لگا سکے۔ جب انہوں نے کہا اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا۔ تو پھر اے رسول! ان سے پوچھو! وہ کتاب کس نے حضرت موسیٰ پر نازل کی تھی جو تمام بنی نوع انسان کیلئے مشعل راہ اور ہدایت تھی جسے تم ورقہ ورقہ (غیر مربوط) کر کے رکھ دیا تھا؟ اس میں سے کچھ دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو۔ حالانکہ اس کتاب میں ان امور کا علم دیا گیا تھا جنہیں تم جانتے تھے نہ تمہارے آباؤ اجداد۔ ان سے کہو! کہ اس کتاب کو بھی اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا (پھر بھی اگر یہ ہٹ دھرمی نہیں چھوڑتے) تو پھر انہیں آپ لغویات سے کھیلتے رہنے کو چھوڑ دو۔ (6/91)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹۲

یہ کتاب (قرآن کریم) جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ بڑی خیر و برکت والی ہے، اور اس کی تصدیق تائید کرتی ہے جو تمہارے ہاتھوں میں ہے (مقصود تنزیل یہ ہے) کہ اے رسول! اس سے مرکزی مقام مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات میں رہنے والوں کو تنبیہ کرتے رہیں۔ جو لوگ قیامت کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں وہی اس قرآن کریم کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں نیز وہی فرائض صلوٰۃ کا تحفظ کرتے ہیں۔ (6/92)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳

Marfat.com

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے؟ جو اللہ جل شانہ پر جھوٹا بہتان گھڑے یا دعویٰ کرے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ اس پر وحی نہیں کی گئی۔ نیز دعویٰ کرے کہ میں بھی ایسا کلام دے سکتا ہوں جیسا اللہ نے نازل کیا ہے۔ کاش! آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھ سکتے۔ جب وہ سکرات موت کے شدائد کی سختیاں جھیل رہے ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے کہہ رہے ہونگے ''نکالو اپنے نفوس'' اس وقت (تمہاری بدکرداریوں کی پاداش میں کہ) تم جو اللہ تعالیٰ پر تہمتیں لگاتے تھے اور اس کی آیات وتعلیمات اور قوانین پر عمل کرنے کو کسر شان سمجھتے تھے یعنی غرور نفس کی بنا پر ذلّت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ (6/93)

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ ع ١١ ١٧

(جب تم اللہ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے) تو وہ فرمائیگا آج تم ہمارے حضور اکیلے اکیلے آ گئے ہو جس طرح تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا گیا تھا اور جو سامان آسائش تمہیں عطا کیا تھا۔ اسے اپنے پیچھے (دنیا میں) چھوڑ آئے ہو۔ اور اب تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کو تم اپنے معاملات میں ہمارے شریک سمجھتے تھے۔ تمہارے ہر قسم کے باہمی تعلقات منقطع ہو چکے ہیں اور اب سب تم سے گم ہو چکے جس کا تم گمان باطل کیا کرتے تھے۔ (6/94)

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۹۵

اللہ تعالیٰ کی (تخلیقی فضیلت کا مشاہدہ ذرا بالحق کرو) وہ زمین کے اندر بیج کے دانے کو شق کرتا ہے۔ اللہ کا قانون موت سے زندگی پیدا کرتا ہے اور زندگی کو موت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ کرنے والا تو اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔ (6/95)

Marfat.com

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾

وہی اللہ شب کی تاریکیوں کو پھاڑ کر صبح کو نمودار کرنے والا ہے۔ اسی نے رات کو آرام و سراحت کا موجب بنایا ہے۔ اور مہر و ماہ کو طلوع و غروب اور قانون تقدیر شمار کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ وہ سب پر غالب اور مقتدر ہے وہ ہر چیز کی حقیقت سے اچھی طرح علم رکھنے والا ہے۔ (6/96)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ ان کے ذریعے تم بحر و بر کی تاریکیوں میں اپنے راستے کا پتہ لگا سکو۔ ہم نے علم و بصیرت سے کام لینے والوں کے لئے اپنے قوانین کو مفصل اور واضح کر دیا ہے۔ (6/97)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾

اور وہی ہے (اے نوع انسانی!) جس نے تمہیں (اپنے قانون ارتقاء کے مطابق) ایک حیاتیاتی جرثومے سے مرحلہ وار تخلیق کیا۔ پھر منزل بہ منزل ٹھہرایا اور تمہارا آخری مقام ارتقاء بشریت مقرر کر دیا۔ ہم نے اپنے قوانین ان لوگوں کیلئے تفصیل سے بیان کر دیئے ہیں جو سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہیں۔ 4/1 (6/98)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کی ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اگائیں۔ ان میں سے ہم سرسبز کونپلیں نکالتے ہیں اور ان سے تہ بہ تہ دانے پیدا کرتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں

Marfat.com

سے پھلوں کے گچھے پیدا کرتے ہیں جو بوجھ کے مارے جھک پڑتے ہیں۔ انگور، زیتون اور انار کے باغات اگائے ہیں۔ جن کے پھل باہم دگر ملتے جلتے ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔ پھر یہ درخت جب پھلتے ہیں تو ان میں پھل آنے اور پھر انکے پکنے کی کیفیت کا مشاہدہ بالحق کرو۔ کہ ان چیزوں میں کتنی بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان بالیقین لاتے ہیں۔ (6/99)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۲ ۶ ۱۸

اس پر بھی لوگوں نے جنوں یعنی غیر مرئی ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک و معاون ٹھہرا رکھا ہے حالانکہ وہی ان کا خالق ہے۔ نیز انہوں نے نادانستہ اس کے بیٹے بیٹیاں بنا رکھی ہیں حالانکہ وہ ان چیزوں سے منزہ و پاک اور مبرہ ہے جو اس سے منسوب کرتے ہیں۔ (6/100)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ جبکہ اس کی کوئی شریک حیات ہی نہیں ہے۔ پھر اسی نے تمام (مادی اور غیر مادی) اشیاء پیدا کی ہیں اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (6/101)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾

وہ اللہ ہی تمہارا پروردگار ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت یا صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا نگران حال ہے (6/102)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾

انسان کا علم محسوسات تک محدود ہے۔ اس کی نگاہیں غیر محدود و غیر محسوس ذات کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتیں مگر وہ تمام نگاہوں کو محیط ہے کیوں کہ وہ نہایت باریک بیں اور خبیر ہے۔ (6/103)

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِىَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

Marfat.com

اے پیغمبر! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بصیرت افروز نظام حیات آچکا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کو بتادیں کہ اب جو کوئی بصیرت سے کام لیگا تو اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو کوئی آنکھیں بند کر رکھے گا اپنا ہی نقصان کریگا۔ اور میں تم پر کوئی پاسبان نہیں ہوں۔ (6/104)

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اور اس طرح ہم اپنے احکام وقوانین کو مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ اعترافاً بول اٹھیں کہ آپ نے انہیں دل نشیں انداز سے پڑھایا ہے جو لوگ علم وبصیرت رکھتے ہیں حقیقت کو پالیتے ہیں۔ (6/105)

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اے رسول! اس وحی کی اتباع کئے جاؤ جو تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں ہے۔ لہٰذا مشرکین سے اعراض برتو (کنارہ کشی اختیار کرو)۔ (6/106)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾

اور اگر مشیت الٰہی کو منظور ہوتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے۔ آپ کو ان پر نگران مقرر کیا گیا ہے نہ ہی آپ ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ (6/107)

نوٹ نمبر 13: اس آیت کریمہ میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دنیا میں اختلاف فکر وعمل ناگزیر ہیں اور تم تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی رائے پر متفق نہیں کر سکتے۔ پس جس بات کو تم حق سمجھتے ہو اس کی دعوت دیتے جاؤ۔ لیکن اس کی کوشش نہ کرو کہ سب لوگ تمہاری بات ضرور ہی مان لیں تم لوگوں پر پاسبان نہیں بنائے گئے ہو کہ ان کے فکر وعمل کی پاسبانی کرو اور نہ ہی تمہاری ذمہ داری ہے کہ سب کو ضرور ہی راہ راست پر گامزن کردو۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

Marfat.com

اور مسلمانو! یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو (مدد و مشکل کشائی کے لئے) پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی حد سے تجاوز کر کے جہالت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنے لگ جائیں۔ ہم نے تو اسی طرح ہر امت یا فرقے کے اعمال کو انکی نظروں میں خوشنما و نظر افروز بنا رکھا ہے۔ لیکن انجام کار جب وہ اپنے پروردگار کے حضور لوٹ کر جائینگے اس وقت وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں (اور پوچھے گا)

(بتا اے خاک کے پتلے! دنیا میں کیا کیا ہے؟) (6/108)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور یہ لوگ بڑی بڑی اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر انہیں کوئی محسوس نشانی دکھا دی جائے (اور وہ مطمئن ہو جائیں) تو وہ ضرور ایمان لے آئینگے۔ اے رسول! انہیں کہو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔

مسلمانوں! (تمہیں ان لوگوں کا حال کیا معلوم) کہ انہیں اگر نشانیاں لا بھی دیں تو یہ ایمان لانے کے نہیں ہیں۔ (6/109)

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ ۱۰ ۱۹

اور ہم پھر بھی ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹا کر دینگے۔ یعنی ان کے قلبی اور جنسی نظام کو الٹا چلا دینگے۔ جس طرح وہ پہلی بار ایمان نہیں لائے تھے۔ (اب بھی ایمان نہیں لائینگے) اور ہم انہیں چھوڑ دینگے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ (6/110)

Marfat.com

Marfat.com

وَلَوْاَنَّنَا

(۸)

Marfat.com

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾

اور اگر ہم فرشتہ بھی ان کی طرف نازل کر دیتے، اور مردے بھی ان سے باتیں کرتے اور دنیا بھر کی چیزیں بھی ان کے سامنے جمع کر دیتے، تو پھر بھی ایمان لانے والے نہیں تھے۔ الا یہ کہ مشیت ایزدی کو منظور ہوتا۔ مگر اکثریت جاہلین کی ہے۔ (6/111)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

اور (اے نبیؐ جس طرح) آپ کے دشمن ہیں اسی طرح ہمیشہ ہم نے شیطان سرشت جن و انس کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ جو ایک دوسرے کو ملمع سازی یا مکر و فریب کی باتیں سمجھاتے تھے۔ اے رسولؐ! اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے۔ پس تم ان کو ان کی حرکات پر چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیاں کرتے رہیں۔ (6/112)

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾

(تاکہ جو لوگ آخرت یعنی روز قیامت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے) ان کے دل اس فریب کاری کی طرف مائل رہیں اور وہ اس پر راضی رہیں اور ان برائیوں کا اکتساب کرتے رہیں جن کا اکتساب وہ کرنا چاہتے ہیں۔ (6/113)

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾

Marfat.com

پھر جب حال یہ ہے تو اے نبیؐ! ان سے پوچھو کہ کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو تمہارے معاملات کے فیصلے کرنے والا تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمہاری طرف ایک واضح اور مفصل ضابطہ حیات نازل فرمایا ہے۔ جن لوگوں کو ہم نے تم سے پہلے کتاب دی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ خوب جانتے ہیں، کہ یہ کتاب (قرآن کریم) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے بالحق ہے۔ مگر تم شک کرنے والوں میں نہ ہو جاؤ۔ (6/114)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾

اور آپ کے پروردگار کا کلام صداقت وعدالت اور انصاف میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے فرامین بالکل اٹل ہیں، ان میں کوئی بھی تغیر و تبدل نہیں کر سکتا۔ بے شک وشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (6/115)

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

اے محمدؐ! اگر تم ان لوگوں کی اکثریت کا اتباع کرو گے، جو روئے زمین پر بستے ہیں تو یہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا کر گمراہ کر دینگے (کیونکہ وہ خود راہ گم کردہ ہیں) یہ تو ظن وتخمین کے پیچھے چلتے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ (6/116)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

دراصل آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے ہٹا ہوا یا بھٹکا ہوا ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے۔ (6/117)

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اگر تم اس کے احکام وقوانین پر ایمان رکھتے ہو تو صرف ذبیحہ یعنی جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کا گوشت کھاؤ۔ (6/118)

Marfat.com

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو؟ حالانکہ جن چیزوں کا استعمال بحالت اضطرار کے سوا دوسری تمام حالتوں میں حرام کر دیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل بھی وہ تمہیں بتا چکا ہے لیکن اکثر لوگ علم کے بغیر اپنی خواہشات اور میلان طبع کی بناء پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ یاد رکھو! آپ کا پروردگار اس کے قوانین کی حدود شکنی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (5/3) (6119)

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

لوگو! گناہ کے ظاہری یا مخفی سب پہلوؤں کو ترک کر دو۔ جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں وہ یاد رکھیں! ان کو اللہ کے قانون مجازات کے مطابق ان کی کمائی کا بدلہ ضرور ملے گا۔ (6/120)

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۱ ۱۴

جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو (وہ حرام ہے) اس میں سے ہرگز گوشت نہ کھاؤ کیونکہ یہ فعل غیر فطری اور حدود شکنی کے مترادف ہے۔ چنانچہ شریر و فتنہ پرداز لوگ اپنے ساتھیوں دوستوں کے دلوں میں فتنہ انگیز اور گمراہ کن باتیں ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے تکرار و حجت بازی قائم کریں اگر تم انکی باتیں مان لوگے تو انکی طرح تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ (6/121)

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

Marfat.com

کیاوہ شخص جو پہلے مردہ تھا (بے شعور) پھر ہم نے اس کو زندگی بخشی اور اس طرح اس کو قلب ونظر کی روشنی بخشی جس کے ذریعے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اندھیروں میں گھرا ہوا ہے اور کسی طرح ان سے نہ نکل سکتا ہو۔ اس طرح کافروں کو سیاہ کاریاں ہی خوشنما ونظر فریب لگتی ہیں۔ جو وہ کرتے رہتے ہیں۔ (6/122)

نوٹ نمبر 3: اس آیت مقدسہ میں موت سے مراد جہالت و بے شعوری کی حالت ہے اور زندگی سے مراد قلب ونظر کی روشنی ہے جس کو صحیح اور غلط کی تمیز نہیں وہ طبیعیات کے نقطہ نظر سے چاہے ذی حیات ہے۔ مگر حقیقت کے اعتبار سے اس کو انسانیت کی زندگی میسر نہیں وہ زندہ حیوان تو ضرور ہے مگر زندہ انسان نہیں۔ زندہ انسان درحقیقت وہ ہے جس کو حق و باطل اور نیکی و بدی کی تمیز ہو۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور دیکھو! (جس طرح آج مکہ کے بڑے بڑے رئیس دعوت حق کی مخالفت میں سرگرم عمل ہیں) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بدکار آدمیوں کے سردار بنادیئے ہیں تاکہ وہاں مکروفریب کے جال پھلائیں اور فی الحقیقت وہ مکروفریب نہیں کرتے۔ مگر اپنے ہی ساتھ کرتے ہیں۔ لیکن انہیں عقل وشعور نہیں ہے۔ (6/123)

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

وقف لازم وقف منزل

اور جب اللہ کی طرف سے کوئی آیت یا واضح فرمان آتا ہے تو کہتے ہیں ہم کبھی بھی یقین لانے والے نہیں جب تک ہمیں بھی ویسی ہی رسالت نہ دی جائے۔ جو اللہ کے رسول کو مل چکی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو تفویض کرے۔ جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب ہوتے ہیں جلد ہی اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کی رو سے ذلیل وخوار ہونگے اور ان کی

Marfat.com

مکاریوں کی پاداش میں سخت عذاب ہوگا۔ (6/124)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

پس (یہ مسلمہ حقیقت ہے) جس کسی کو اللہ چاہتا ہے کہ (اس پر فلاح سعادت کی) راہ کھول دیتا ہے۔ اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کسی پر فلاح سعادت کی راہ گم کر دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ کر دیتا ہے گویا وہ بڑا زور لگا کر بلندی پر چڑھ رہا ہو (مگر بے دم ہو کر رہ جائے) اس طرح جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت کے مطابق ان کے لئے غم واندوہ کی نجاستیں مسلط کر دیتا ہے۔ (6/125)

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

اور تمہارے پروردگار کا راستہ سیدھا ہے ہم نے احکام وقوانین واضح طور پر بیان کر دیئے ہیں، ان لوگوں کے لئے (جو قوانین فطرت پر) غور وفکر کرنے والے ہیں۔ (6/126)

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

(ایسے عقل سلیم رکھنے والوں) کے لئے ان کے پروردگار کے پاس امن وسلامتی کا گھر ہے اور ان کے حسن عمل کے سبب وہ ان کا رفیق کار ساز ہے۔ اس صحیح طرز عمل کی وجہ سے جو انہوں نے اختیار کیا۔ (6/127)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

Marfat.com

اور روز حساب (قیامت) اللہ کل جنات یعنی شیاطین اور بنی نوع انسان کو (جزا وسزا کیلئے اپنی عدالت میں) جمع کریگا۔ پھر فرمائیگا کہ اے گروہ جنات تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد کو (وسوسہ اندازیوں سے) اپنے پیچھے لگایا تھا۔ انسانوں میں سے ان کے دوست اعتراف حقیقت پر مجبور ہو کر عرض کرینگے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم میں سے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ ہماری میعاد کی حد ختم ہوگئی جو تم نے مقرر فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائینگے اب تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ اسی میں ہمیشہ رہو گے سوائے ان کے جن کو مشیت ایزدی نجات دینا چاہے گی۔ اے رسول! آپ کا پروردگار اپنے امور میں حکمت والا اور جاننے والا ہے۔ (6/128)

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵ ۸ ۲

اور اس طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کی پاداش میں جو وہ کرتے تھے بعض دوسرے ظالموں کو مسلط کر دیتے ہیں۔ (6/129)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس تم میں سے ہمارے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم کو میری آیات یعنی احکام وقوانین بیان نہیں کرتے تھے اور تمہیں آج کی ملاقات سے نہیں ڈراتے تھے؟ وہ عرض کرینگے، ہم اپنے خلاف شہادت دیتے ہیں کہ دراصل دنیا کی زندگی کے مشاغل نے انہیں مبتلائے فریب کر رکھا تھا اور اب خود اپنے اوپر گواہی دیتے ہیں کہ ہم دین یعنی نظامِ حیات کی تکفیر کرنے والے تھے۔ (6/130)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

(اپنے بندوں کو قانون مکافات عمل سے متنبہ کرنے کے لئے رسولوں کو مبعوث کرنا) سنت الٰہی چلی آئی تھی۔ کیونکہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کے باسیوں کو ان کے ظلم وتعدی کی پاداش میں ہلاک کر دیوے جبکہ وہ قوانین واحکام الٰہی سے نابلد ہوں۔ (6/131)

Marfat.com

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

ہر شخص کو اس کے اعمال کی کیفیت وکمیت کے مطابق درجات ملتے ہیں (یہ ہمارا قانون عدل وانصاف ہے) اور آپ کا پروردگار ان لوگوں کے اعمال کی کیفیت وکمیت سے بے خبر نہیں ہے۔

(6/132)

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ؕ

تمہارا پروردگار بڑا بے نیاز اور رحمت والا ہے اگر مشیت ایزدی چاہے تو تمہیں منظر عام سے ہٹا کر تمہارے بعد جن لوگوں کو چاہے تمہارا جانشین بنادے جس طرح تمہیں دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا کیا گیا ہے۔ (6/133)

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

یقین جانو! کہ جس (روز سزا و جزا) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ وہ یقیناً وقوع پذیر ہو کر رہے گا اور تم اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے پر قادر نہیں ہو۔ (6/134)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

اے رسولؐ! کہہ دو کہ اے لوگو! تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ اور میں اپنی جگہ عمل کرتا جاؤں گا۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس کا مآل حسن کا رانا ہے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ظالم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکتے۔ (6/135)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

ان لوگوں نے اللہ کے لئے خود اسی کی پیدا کی ہوئی کھیتیوں اور چار پاؤں میں سے ایک حصہ بزعم خویش اللہ کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اور ایک حصہ ان کے ٹھہرائے ہوئے اللہ کے شریکوں کے

Marfat.com

لئے ہے۔ پھر جو حصہ اللہ کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کس قدر برے فیصلے ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں۔(6/136)

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۷

اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے لئے جن کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے ان کی نظروں میں قتل اولاد جیسا وحشیانہ فعل بھی خوشنما بنا کر رکھا ہے تا کہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے ان پر ان کے دین کی راہ مشتبہ کر دیں۔ اے رسول! اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو یہ ایسا نہ کرتے انہیں چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیوں میں لگے رہیں (ہم خود نپٹ لیں گے)۔ (6/137)

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ڰ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَاۗءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاۗءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۸

اور یہ کہتے ہیں کہ مویشی اور یہ کھیت ممنوع ہیں۔ انہیں صرف وہی کھا سکتا ہے جسے ہم کھلانا چاہیں (یعنی جن بتوں کی نیاز کر دیں ان کے مجاور ہی کھا سکتے ہیں دوسروں کیلئے جائز نہیں) اسی طرح کچھ جانور بزعم خویش جن کی پیٹھ پر سواری اور بار برداری حرام اور کچھ جانور ہیں جن پر ذبحہ کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ پر افترا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہی (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انہیں ان کی افترا پردازیوں کا بدلہ دیگا۔ (6/138)

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓي اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَاۗءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۳۹

اور (باطل عقیدے کی بنا پر) کہتے ہیں کہ فلاں چوپائے کے پیٹ میں سے جو بچہ زندہ پیدا

Marfat.com

ہوگا تو وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے مخصوص وحلال ہے مگر ہماری عورتوں کیلئے حرام ہے۔ ہاں اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو اس کے کھانے میں سب (مرد وزن) شریک ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس مشرکانہ تقسیم وعلامت پر انہیں (اپنے قانون مجازات کے مطابق) قرار واقعی سزا دے گا۔ یقیناً وہ دانا وبینا ہے۔ (6/139)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع

١٦ ع ١١ ٣

الربع

یقیناً وہ لوگ سخت خسارے میں پڑ گئے ہیں جنہوں نے جہالت کی بنا پر بغیر جانے بوجھے اپنی اولاد کو ہلاک کر دیا نیز اللہ پر بہتان باندھ کر اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو حرام ٹھہرایا۔ چونکہ انہوں نے ضلالت کی راہ اختیار کی تھی لہٰذا وہ راہ راست پانے والے نہیں۔ (6/140)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ لا

وہی اللہ جس نے ٹیٹوں پر چڑھانے والے اور بغیر ٹٹیوں والے باغات اور نخلستان پروان چڑھائے۔ نیز مختلف انواع واقسام ماکولات کی کھیتیاں اگائیں اور ہم شکل اور ہم مزہ اور مختلف شکل ومزہ کے زیتون اور انار کے پودے اگائے۔ چنانچہ جب وہ پھل لائیں تو ان کی پیداوار کھاؤ۔ اور جب فصل کاٹو تو اللہ کا حق ادا کرو (یعنی عشر یا غربا اور مساکین کا حصہ چھوڑ دو) (70/24) لیکن اسراف میں حد سے نہ گزر جاؤ کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (6/141)

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ لا

اور پھر وہی ہے جس نے تمہارے لئے مویشی پیدا کئے ہیں۔ بڑے قد وقامت کے بار برداری کرنے والے (جیسے اونٹ، گھوڑے اور بیل وغیرہ) اور پست قامت جیسے بھیڑ بکری وغیرہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمہاری روزی کے لئے جو جانور پیدا کئے ہیں ان میں سے (شوق وذوق) سے کھاؤ مگر شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (6/142)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـــُٔـوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۴۳

یہ آٹھ انواع کے نر اور مادہ ہیں دو بھیڑ کی قسم کے جوڑے اور دو بکری کی قسم کے جوڑے۔ اے رسول! ان سے پوچھو! کیا ان دونوں نر اور مادینوں یا ان دونوں بچوں کو جو مادینوں کے رحم میں ہیں حرام کیا گیا ہے؟ اگر تم سچے ہو تو کوئی علمی یا تنزیلی سند لا کر دکھاؤ۔ (6/143)

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۴ ع

اور اسی طرح دو اونٹ کی قسم سے اور دو بیل اور گائے کی قسم سے یعنی نر اور مادہ۔ اے رسول! تم ان سے پوچھو! کیا ان میں سے نر کو حرام کیا گیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جو ان دونوں کی مادنیوں کے رحم میں ہے؟ تو پھر کیا تم اس وقت اللہ کے پاس موجود تھے جب تمہیں اس بارے میں حکم دیا گیا تھا؟ پھر خود ہی بتلاؤ اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر افترا پردازی کرے اور اس کے پاس (اس کے بارے میں) کوئی علمی دلیل بھی نہ ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ (6/144)

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴۵

Marfat.com

اے نبی! ان سے کہہ دو، جو وحی مجھ پر بھیجی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام کی گئی ہو۔ الا یہ کہ مردار ہو، یا بہایا ہوخون ہو، یا سور کا گوشت ہو کیوں کہ وہ ناپاک ہے یا ناجائز چیز ہو کہ بوقت ذبح اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ پھر ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور مقصود نافرمانی نہ ہو نہ حد ضرورت سے گزرنا ہو تو (جان بچانے کی خاطر ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھالے) تو بلا شبہ تمہارا پروردگار بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (5/3, 2/173), (6/145)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۱۴۶

اور ہم نے یہودیوں پر تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے نیز گائے اور بکری کی چربی بھی حرام کر دی تھی۔ بجز اس کے جو اس کی پیٹھ پر لگی ہو، یا انتڑیوں میں ہو یا ہڈی کے ساتھ لگی رہ جائے۔ یہ ہم نے انہیں ان کی سرکشی کی سزا دی تھی۔ بلاشبہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں۔ (6/146)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۴۷

پھر اے رسولؐ! یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں، تو ان سے کہہ دو: کہ تمہارا پروردگار بڑی ہی وسیع رحمت رکھنے والا ہے مگر مجرمین پر سے اس کا عذاب کبھی ٹلنے والا نہیں ہے۔ (6/147)

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝۱۴۸

یہ مشرکین لوگ کہیں گے کہ اگر اللہ کی رضا ہوتی تو ہم شرک کرتے نہ ہمارے آباؤ اجداد، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ایسی ہی حجتیں بنا کر، قبل لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا تھا بالآخر ہمارے

Marfat.com

عذاب کا مزا انہوں نے چکھ لیا۔ اے نبی! ان سے پوچھو! کیا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل ہے جسے تم ہمارے سامنے پیش کر سکو؟ جو کچھ بھی کہتے ہو تم صرف ظن وتخمین کی پیروی کرتے ہو۔ (6/148)

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اے پیغمبر! تم کہہ دو، اللہ ہی کے پاس مستند دلیل ہے (یعنی وحی الٰہی) بلاشبہ اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو تم سب کو ہدایت کی راہ پر گامزن کر دیتا۔ (6/149)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع ۱۸ ۱۰ ۶

اے پیغمبر! ان سے کہہ دو، کہ لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے پھر اگر وہ (جھوٹی) گواہی دیدیں تو تم ان کے ساتھ ہرگز گواہی نہ دینا اور نہ ہی ان کی خواہشات کے پیچھے چلنا جنہوں نے ہمارے احکام وقوانین کو جھٹلایا ہے اور جو روز قیامت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے اور دوسروں کو اپنے پروردگار کے ہمسر وہم پلہ ٹھہراتے ہیں۔ (6/150)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ۖ وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اے رسول! ان لوگوں کو کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں (کلام الٰہی میں سے) پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔

1۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک وسہیم نہ بنانا۔

2۔ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ (انہیں ہر حال میں خوش وخرم رکھنا)

3۔ غربت اور مفلوک المالی کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا (انہیں جاہل اور بے ہنر نہ رکھنا تاکہ معاشرہ میں ذلیل وخوار نہ ہوتے پھریں) ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی

Marfat.com

دینگے۔

4۔ نیز بے حیائی کے مناظر اور جنسی فعلیت وحرکات کے ظاہری اور باطنی پہلوؤں سے اجتناب کرنا۔

5۔ اور کسی متنفس کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے اس کو قتل نہ کرنا البتہ حکم الٰہی کے مطابق (یعنی قصاص وغیرہ کی صورت میں) یہ وہ احکام ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کی تمہیں تاکید کی گئی ہے تاکہ عقل وفکر سے کام لو۔(6/151)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۵۲

6۔ اور یتیم اور بے سہارا بچوں کے مال کے پاس نہ پھٹکنا البتہ حسن نیت سے انتظام وانصرام کی خاطر ایسا روا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سن بلوغت کو پہنچ جائیں۔

7۔ اور ناپ تول، عدل وانصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی متنفس پر ذمہ داری کا اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہو۔

8۔ اور جب کسی کے ساتھ بات زبان سے یا قلم سے کرو تو انصاف سے پوری کرو۔ خواہ اس کی زد تمہارے کسی رشتہ دار، دوست یار رفیق پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔

9۔ اور اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو۔

10۔ ان سب احکام پر عمل کرنے کی تمہیں تاکید کی جاتی ہے تاکہ انہیں تم ذہن نشین کرلو۔(6/152)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۵۳

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ اسی پر چل کر سفر زندگی کی منازل کو طے کرو لیکن دوسرے راستوں پر سفر زندگی نہ کرنا مبادہ کہ انتشار وتفرقات میں بٹ جاؤ۔ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگے۔

Marfat.com

یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے پروردگار نے تمہیں کی ہے شاید تم کج روی سے بچ جاؤ۔ (6/153)

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

بعد ازاں ہم نے حضرت موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی (توریت) کہ جو کوئی نیک عمل ہو اس پر اپنی نعمت پوری کر دیں۔ اور ہر احکام و قوانین کی تفصیل بیان کر دیں اور (بنی اسرائیل) کیلئے ہدایت اور رحمت تھی۔ تاکہ اپنے پروردگار کی ملاقات پر ایمان بالیقین لائیں۔ (6/154)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

اور اسی طرح یہ کتاب (قرآن کریم) ہم نے نازل کی ہے جو مبارک اور برکت والی ہے اس کی اتباع و پیروی کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تاکہ تم مغفرت اور رحمت سے نوازے جاؤ۔ (6/155)

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾

(اے اہل عرب! اس کتاب یعنی قرآن کے نازل کرنے کی غرض و غایت یہ تھی) مبادا کہ تم یہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے ان دو قوموں (یہود و نصاریٰ) پر نازل کی گئی تھی اور ہم تو اس کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ (6/156)

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اب تم عذر پیش نہیں کر سکتے، کہ اگر ہم پر الکتاب نازل کی گئی ہوتی تو ہم ان سے (یہود و نصاریٰ) سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ پس اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نہایت واضح آ گئی ہے جو ہدایت اور رحمت ہے، لہٰذا اب ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو ہماری

Marfat.com

اللہ کی آیات سے روگردانی کریں گے تو انہیں بلاوجہ روگردانی کی پاداش میں اپنے قانون مجازات کے مطابق سخت عذاب دینگے۔ (6/157)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا (خود) تمہارا پروردگار آئے یا ان کے سامنے تمہارے پروردگار کی بعض صریح نشانیاں ظہور پذیر ہوں؟ یاد رکھو! جس وقت تمہارے پروردگار کی صریح نشانیاں ظہور پذیر ہوگئیں تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان قطعاً فائدہ نہیں دیگا۔ جو پہلے ایمان لایا ہو یا اس سے حالت ایمان میں کوئی حسن عمل نہ کیا ہوگا۔ تو اے محمدؐ! ان کو بتادو کہ تم انتظار کرتے رہو ہم (تمہارے انجام کا) انتظار کرتے ہیں۔ (کفر کی حالت میں حسن عمل کا اثر جہنّم کی آگ کو بجھا نہیں سکتا) (6/158)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اے میرے رسول! جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ میں بٹ گئے۔ یقیناً ان سے آپ کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ان کا معاملہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ (روز قیامت) وہی ان کو ان کی کارستانیوں کی حقیقت سے آگاہ فرمائے گا۔ (6/159)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئیگا اس کو دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئیگا اسے اتنا ہی بدلہ ملے گا۔ جتنا اس نے گناہ کیا ہوگا اور اس کے ساتھ کسی قسم کی بے انصافی نہیں ہوگی۔ (6/160)

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

Marfat.com

اے رسولؐ! آپ فرما دیجئے، میرے پروردگار نے بالیقین مجھے توازن بدوش راستہ دکھا دیا ہے۔ دین ابراہیم کی طرف میری راہنمائی فرما دی ہے (جو غلط روش زندگی کو چھوڑ کر یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کے قوانین کی طرف آ گیا تھا) اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا۔ (6/161)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

پھر یہ بھی کہہ دیجئے کہ دین کے ساتھ میری وابستگی اس دین کے قیام و استقام کے لئے میرے طور طریقے، میرے تمام فرائض زندگی، عقائد و عبادت، جینا، مرنا اللہ تعالیٰ کے (Cause) کے لئے وقف ہے جو کائنات کی ہر چیز کی پرورش اور تکمیل کا ذمے دار ہے۔ (6/162)

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے　　کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے جام رہے

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک و ہمسر نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس کا شریک نہ ٹھہراؤں اور میں اس کے احکام و قوانین کے سامنے سب سے پہلے جھک کر یعنی سر تسلیم خم کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بنتا ہوں۔ (6/163)

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

ان سے پوچھئے کہ کیا (تم چاہتے ہو کہ) میں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کو چھوڑ کر کسی اور پروردگار کو تلاش کروں جبکہ وہ کل کائنات کی ہر چیز کا نشو و نما دینے والا ہے۔ ہر شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود آپ ہے۔ کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دنیا و آخرت میں دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تم سب کو (قانون مکافات عمل کے مطابق) اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے۔ پھر وہ تم پر حقائق آشکار کر دیگا۔ جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (6/164)

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع ۲۰ ۱۱ ۷

اور وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں ایک دوسرے کا جانشین مقرر کیا اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں فضیلت اور بلند درجات دیئے تا کہ جو کچھ تم کو اس نے دے رکھا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا پروردگار سزا دینے میں بڑا تیز ہے۔ نیز وہ بے انتہا ترس کھانے والا اور رحمت سے نوازنے والا ہے۔ (6/165)

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۰۶ رکوعاتھا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾

علیم وحکیم اور بصیر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (7/1)

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾

اے محمدؐ! ہم نے مکمل ضابطہ قوانین واحکام تمہاری طرف نازل فرمایا ہے تا کہ آپ غلط راستے پر چلنے والوں کے تباہ کن نتائج سے مطلع کر دیں، مگر آپ کے دل میں کسی قسم کی تنگی واضطراب اور حراس محسوس نہ ہو۔ اس کے نازل کرنے کا مقصد بلیغ یہ ہے کہ مومنین کو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی یاد دہانی ہوتی رہے۔ (7/2)

Marfat.com

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣

اے جماعت مومنین! تم اسی ضابطہ حیات کی اتباع کرو، جسے تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف نازل فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں کسی اور کارساز ورفیق کا اتباع مت کرو (بنی نوع انسان کے لئے صحیح روشن زندگی ہے تو یہی ہے) مگر بہت کم لوگ ہیں، جو اس حقیقت کبرا کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ (7/3)

نوٹ نمبر 1: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی دوسری ہستی کی رہنمائی کی طرف رجوع کرنا شرک ہے جس کے نتائج نہایت تباہ کن ہیں اس آیت مقدسہ میں ''اولیاء'' لفظ کے معنے سرپرست یا ساتھی کے ہیں جس کی راہنمائی میں چلنا درحقیقت اسے اپنا ولی وسرپرست بنانا ہے۔ مگر یہ نام نہاد مسلمان ہر روز پانچ وقتہ صلوٰۃ میں اگر مروجہ سنتیں اور نوافل بھی ادا کریں تو 48 دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اور اڑتالیس ہی دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر اس سے عہد و پیمان اور اقرار کرتے ہیں ''ایاك نعبد و ایاك نستعین'' ''جس کا مطلب ہے اے اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم (اپنی حاجت روائی ومشکل کشائی اور فتح ونصرت کے لئے) صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف غوث، قطب اور ابدال کے بت بھی تھامے ہوئے ہیں ان سے مختلف اقسام کی حاجت روائی کی مدد طلب کرتے ہیں

درج صدر آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے مولانا عبدالکلام آزاد ترجمان القرآن حصہ اول صفحہ نمبر 196 پر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے توحید فی الصفات ایسا نقشہ کھینچ دیا ہے کہ اس طرح مشرکانا لغزشوں کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں صرف توحید ہی پر زور نہیں دیا بلکہ شرک کی تمام راہیں بھی بند کر دی ہیں۔ وہ کہتا ہے، ہر طرح کی عبادت ونیاز کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ پس اگر تم نے عابدانہ عجز ونیاز کے ساتھ کسی دوسری ہستی کے سامنے سر جھکایا تو توحید الٰہی کا اعتقاد جاتا رہا۔ وہ کہتا ہے اُس کی ذات گرامی ہے جو انسان کی پکار اور ان کی دعائیں سنتی اور قبول کرتی

Marfat.com

ہے۔ لہٰذا اگر تم نے اپنی دعاؤں اور طلبگاریوں میں کسی دوسری ہستی کو بھی شامل کرلیا تو گویا تم نے اسے اللہ کی الوہیت میں شریک کرلیا۔ وہ کہتا ہے کہ دعا استعانت، رکوع وسجود، عجز ونیاز، اعتماد وتوکل اور اسی طرح کے تمام عبادات گزارانہ اور نیاز مندانہ اعمال ہیں جو اللہ کے بندوں کا اس سے رشتہ جوڑتے ہیں پس اگر ان اعمال میں کسی دوسری ہستی کو بھی شریک کرلیا تو اللہ کے رشتہ عبودیت کی یگانگی باقی نہ رہی بلکہ اللہ کا شریک ٹھہرالیا اور توحید کا اعتقاد درہم برہم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ''ایاك نعبدو ایاك نستعین'' کی تلقین حصر کے ساتھ فرمائی جس میں عبادت کے ساتھ استعانت کا بھی ذکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں قران کریم میں اس کثرت کے ساتھ توحید فی الصفات اور ردِ اشتراک پر زور دیا گیا ہے کہ شاید ہی کوئی سورۃ بلکہ کوئی صفحہ اس سے خالی ہو۔ حتیٰ کہ جب بھی وحی الٰہی کا نزول ہوا ہے شرک ہی کے خلاف ہوا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا۔ (4/48) کیونکہ یہ ظلم عظیم ہے (31/13) (لقمٰن)

1۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''وہ کافر لوگ جو اللہ کے بندوں کو اپنا ولی یا کارساز ٹھہراتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ انہیں بخشوالینگے ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنّم تیار کر رکھی ہے۔ (18/102)

2۔ اے ایمان والو! مشرکین ناپاک ہیں اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ جانے پائیں۔ (9/28 التوبہ)

3۔ مزید برآں، مشرکوں کو زیبا نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد آباد کریں جبکہ وہ آپ اپنے کفر کی گواہی دینگے ان کے اعمال صائع ہوجائینگے اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ (9/84 التوبہ)

4۔ اے رسول! فاسقیں میں سے اگر کوئی مرجائے تو اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھی جائے اور کبھی قبر پر کھڑے ہوکر دعائے مغفرت نہ مانگنا۔ یوں تو سارے قرآن میں مشرکین کے بارے کثرت سے فرمودات ہیں صرف مندرج بالا چند معروضات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اہل عقل ودانش کے لئے یہی کافی ہے۔

Marfat.com

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝۴

(ان سے پہلے) کتنی ہی بستیاں تھیں جن کو (ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ہمارے قانون مکافات عمل نے) ہلاک کر دیا۔ اور ان پر یہ تباہی ایسے وقت میں آئی تھی جبکہ وہ رات کو محوِ خواب تھے یا دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔ (7/4)

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵

جب ہمارا عذاب ان پر آ گیا تو ان کے دلوں کی صدا صرف یہ تھی کہ بلاشبہ ہم ظالم تھے (مگر عذاب یا مرگ مناجات کے وقت اعتراف گناہ یا ایمان لانا بے سود ہے) (7/5)

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶

(یاد رہے) کہ جن لوگوں کی طرف ہم نے اپنے رسول بھیجے تھے۔ ان سے باز پرس ہوگی کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت پر کان دھرا یا نہیں۔ پھر یقیناً رسولوں سے بھی باز پرس ہوگی کہ انہوں نے حق رسالت ادا کیا تھا یا نہیں۔ (7/6)

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۷

پھر ہم ان کی تمام سرگذشت حیات اپنے علم کی بناء پر انہیں سنا دینگے کیونکہ ہم کہیں غائب تو نہ تھے (بلکہ ہم ان کی شہ رگ سے بھی قریب تھے) (7/7)

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸

یہ ایک حقیقت ہے کہ روز حساب و جزا ہمارے (قانون مکافات عمل) کی میزان عدل ہوگی جس کا صلاحیّت بخش اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہی کامیاب و کامران ہوگا۔ (7/8)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹

لیکن جن لوگوں کا پلڑا وزن میں ہلکا ہوگا وہی زیاں کار ہونگے کیونکہ وہ ہمارے احکام و قوانین سے سرکشی کرتے تھے۔ (7/9)

Marfat.com

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ ع ١٠

(اس حقیقت سے بھی انکار نہیں) کہ ہم نے تمہیں زمین میں تمکّن بخشا اور تمہارے لئے سامان زیست فراہم کیا لیکن تم میں سے بہت کم ہیں جو قدر شناس ہیں۔ (7/10)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝١١

اور دیکھو! ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہاری صورت گری کی، پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تعمیل حکم میں سب سجدہ میں گر گئے۔ بجز ابلیس کے کہ وہ جھکنے والوں میں سے نہ تھا۔ (7/11)

نوٹ نمبر 2: یہاں نوع انسانی کی صورت گری کے بیان کے بعد قصہ حضرت آدم شروع کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم اس مقام کا مظہر ہے جہاں زندگی درجہ حیوانیت سے نکل کر وادی انسانیت میں پہنچتی ہے اور جہاں سے انسان کی شعوری اور تمدنی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے اور کشمکش حیات کا آغاز ہوا۔

سورۃ البقر کی آیت نمبر 34 میں حکم سجدہ کا ذکر جن الفاظ میں آیا ہے۔ ان سے شبہ ہو سکتا ہے کہ فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم صرف حضرت آدم کی یکتا شخصیت کے لئے دیا گیا تھا مگر آیت زیر بحث میں وہ شبہ دور ہو جاتا ہے۔ موضوع سخن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر سجدہ کا حکم آدم ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ نوع انسانی کا نمائندہ یا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے تھا۔ اور جو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی اور پھر تمہاری صورت گری کی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اس آیت کی تشریح خود قران کریم دوسرے مقامات پر کر دیتا ہے۔ مثلاً سورۃ ص میں آیات نمبر 72-71 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ وقت یاد کرو جبکہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں ایک بشر مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں جب میں اس کا تسویہ یعنی شکل صورت تیار کر لوں اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔

Marfat.com

اسی حقیقت کو اک دوسری سورۃ الحجرا کی آیات نمبر 29-28 میں ارشاد ہوا ہے۔ کہ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں ایک سڑی ہوئی مٹی، طین اور لازیب بھی کہا گیا ہے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں جب میں اسے اچھی طرح تیار کرلوں اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دوں یعنی عقل وشعور اور اختیار وارادہ کی صلاحیتیں عطا کردوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔

(تخلیق آدم اور روح پھوکنے تک ایک لامتناہی مدت ہے)

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے دریافت کیا: کہ جب میں نے تجھے حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو وہ کونسی بات مانع تھی جس نے تمہیں تعمیل حکم سے باز رکھا۔ ابلیس نے جواب میں کہا کہ (میں انسان سے زیادہ خلافت عرضی کا مستحق ہوں) کیونکہ میں اس سے بہتر ہوں اس لئے کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔ (7/12)

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

حکم باری تعالیٰ ہوا: اب تو یہاں سے دور ہوجا (Get Out) تجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے۔ لہٰذا تو ملائکہ کے زمرے سے نکل جا اصل میں تو ان میں سے ہے جو خود ذلیل و خوار ہونا چاہتے ہیں۔ (7/13)

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

(ابلیس نے چیلنج کیا) کہ مجھے یوم یبعثون یعنی روز نشاۃ ثانیہ تک مہلت چاہیے پھر میرے کرتب دیکھنا کہ میں کیا گل کھلاتا ہوں۔ (7/14)

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! جا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ (7/15)

Marfat.com

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿١٦﴾

ابلیس بولا۔ اچھا جس طرح تو نے مجھے گمراہ اور تباہ و برباد کیا ہے میں بھی اب انتقاماً اولاد آدم کی گھات میں بیٹھوں گا کہ وہ توازن بدوش صراط المستقیم سے بھٹک جائیں جو جنت الفردوس کو جاتی ہے۔ (7/16)

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾

پھر میں ان کو ورغلانے کیلئے ان کے آگے سے پیچھے سے اور دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کا گھیراؤ کرونگا اور تو ان میں سے اکثریت کو ناشکر گزار پائیگا۔ (7/17)

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾

فرمان الٰہی ہوا، دفعہ ہو جا یہاں سے ذلیل خوار، ٹھکرایا ہوا۔ یاد رکھ! کہ ان میں سے جو بھی تیرے نقش قدم پر چلے گا میں اپنے قانون مجازات کے مطابق تیرے سمیت سب سے جہنم بھر دونگا۔ (7/18)

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

اور حکم دیا، اے نوع انسان! تم اور تیری زوجہ اس باغ جنت میں رہو اور اس میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ پیو۔ مگر یاد رکھو! باہمی افتراق و اختلاف (یعنی مشاجرت) کے قریب مت جانا ورنہ تم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے۔ (7/19)

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

پھر اس کے سرکش جذبات (شیطانی اور خودغرض خیال و ارادہ) نے ان دونوں میں خودغرضی کے خیالات کو اجاگر کیا تاکہ ان کے ظاہری اور باطنی ہر وہ قول و فعل جس کی حقیقت و اصلیت ظاہر

Marfat.com

ہونے پر شرم محسوس ہو آشکارا ہو جائیں۔ (Sexual or Private Parts) اور پھر ان سے کہا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں باہمی افتراق واختلاف پیدا کرنے سے صرف اس لئے منع کیا تھا کہ تم کہیں قوت واقتدار اور بقائے دوام حاصل نہ کرلو۔ (7/20)

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ۙ﴿۲۱﴾

اور اس نے قسم کھا کر ان سے کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں یعنی تم دونوں میں موافقت اور ہم آہنگی پیدا کرنے والا ہوں۔ (7/21)

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۲﴾

لہٰذا وہ ان دونوں کو اپنے دام فریب میں لے آیا پھر جب ان میں اختلافات پیدا ہوئے تو دونوں کی شخصیت وکردار کے وہ گوشے ظاہر ہو گئے جن کے ظاہر ہونے سے ندامت محسوس ہوتی ہے پھر وہ جنتی معاشرے کے ساز وسامان، سماجی حیثیت سے چھپانے لگے ان کے پروردگار نے ان سے کہا کہ کیا ہم نے تمہیں اس باہمی مشاجرت واختلاف سے منع نہ کیا تھا؟ اور تمہیں آگاہ کر دیا تھا کہ سرکش یعنی شیطانی جذبات تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (7/22)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

(بعد ازاں دونوں اپنی لغزش کا اعتراف کرنے لگے) کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی ذات کا نقصان کر لیا ہے۔ اگر آپ ہمیں سامانِ حفاظت اور سامانِ نشو نما عطا نہیں فرمائینگے تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائینگے۔ (7/23)

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۲۴﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم نے اپنے آپ کو اس مقام بلند سے گرالیا ہے۔ اب تم ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہو (یعنی فرقوں میں بٹ گئے ہو) اب تم نے یہاں زمین میں ایک مدت معین تک رہنا ہے اور سامان زیست سے فائدہ اٹھانا ہے۔ (7/24)

Marfat.com

ع ۱۵ ۹ ۲

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾

مزید فرمایا اب اسی زمین میں تم نے رہنا ہے اور یہیں تمہیں موت بھی آئیگی اور یہیں سے پیوندے خاک ہونے کے بعد زندہ اٹھائے جاؤ گے۔ (7/25)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اے اولاد آدم! ہم نے تمہیں بذریعہ وحی لباس تقویٰ یعنی سامان حفاظت عطا کیا تھا جس سے تمہارے قول و فعل اور کردار کے شر کے پہلو بھی مٹ گئے تھے۔ اور تمہیں سامان زیست، فراخی اور معاشی خوشحالی بھی مل گئی تھی۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہونے کے نتیجے میں ملنے والی حفاظت سب سے بہتر حفاظت ہے یہ اللہ تبارک تعالیٰ کے قوانین ہیں تا کہ رہنمائی کے لئے تم زندگی کے ہر گوشے میں اپنے پیش نظر رکھو۔ (7/26)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

اے اولاد آدم! دیکھنا کہیں تمہارے سرکش جذبات (خودغرض خیال و ارادہ) تمہیں راہ راست سے ہٹا نہ دیں جس طرح انہوں نے تمہارے آباؤ اجداد کو جنت سے نکلوا دیا تھا کہ ان کی شخصیت و کردار کے ان پہلوؤں کو عریاں کر دیا جن کے ظاہر ہونے سے وہ شرم و حیا محسوس کرتے تھے۔ ان کو شرف انسانیت کے لباس سے عریاں کر دیا تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی (یعنی شیطنت سرشت انسان) ایسے ایسے مقامات سے تمہاری گھات میں رہتے ہیں جنہیں تم نہیں جان سکتے۔ جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان نہیں رکھتے ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق یہ جذبات ان کے رفیق اور کارساز و دمساز بن جاتے ہیں۔ (7/27)

Marfat.com

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

ایسے لوگ جب بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو جواز میں دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے اسلاف کو ایسا ہی کرتے پایا ہے اور اللہ کا بھی ایسا ہی حکم ہے۔ اے رسول! انہیں واضح کر دو کہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ تم اللہ تعالیٰ سے ایسی باتیں کیوں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ (7/28)

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾

اے رسول! آپ فرما دیجئے: کہ اے میرے پروردگار! عدل و انصاف اور اعتدال (Justice and balance) کی زندگی بسر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ لہٰذا تم اپنی تمام توجہات کو قوانین الٰہی پر مرکوز رکھو، ان کے سامنے فرمانبرداری میں اپنا سر تسلیم خم کر دو اور اطاعت کو اسی کیلئے مخصوص کر دو، اس میں اور کسی کو شریک نہ کرو۔ (7/29)

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

ہم جانتے ہیں کہ تم میں دو قسم کے گروہ ہیں ایک گروہ ہمارے احکام و قوانین کا اتباع کر کے زندگی کی سیدھی راہ پر گامزن رہے گا اور دوسرا اندھی تقلید کی روش اختیار کریگا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کی بجائے اپنے سرکش جذبات کی وجہ یعنی شیطانی قوتوں کو اپنا سرپرست رفیق و حامی بنا لیا ہے۔ بزعم خویش سمجھ رہے ہیں کہ ہم بالکل راہ راست پر چل رہے ہیں۔ (7/30)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۲ ۳ ۱۰

اے بنی نوعِ انسان! ہر عبادت کے موقع پر اپنے جسم کی زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو۔ اور (حلال و طیّب) چیزیں کھاؤ پیو مگر اسراف میں حد سے نہ بڑھ جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (7/31)

Marfat.com

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳۲

اے رسولؐ! آپ (ان مسلک خانقیت والوں سے پوچھئے) وہ کون ہے جس نے ان زیب وزینت کی چیزوں کو اور خوش گوار خوش ذائقہ اشیائے خوردونوش کو حرام قرار دیا ہے جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے استعمال کے لئے پیدا کیا ہے؟ اور یہ بھی واضح کردیں کہ اس دنیا کی زندگی میں مومنوں اور دوسروں سب کے لئے ہیں۔ اور روز قیامت یہ پاکیزہ نعمتیں اللہ کے مکافات عمل کے نتیجے میں خالصتاً اہل ایمان کیلئے ہونگی۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم وبصیرت رکھتے ہیں اپنے قوانین واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔ (7/32)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۳

اے رسول! آپ ان لوگوں پر واضح کردیں کہ میرے پروردگار نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔

1۔ فواحش اور بے حیائی:

ہر قسم کی بے حیائی کی باتیں یا حرکات وسکنات کھلم کھلا کی جائیں یا پوشیدہ۔ مراد ہے گناہ کی محسوس وغیر محسوس شکلیں ان میں نگاہ کی خیانت اور دل میں گزرنے والے خیالات بھی آجاتے ہیں۔

2۔ تغافل اور نافرمانی:

کسی کا حق معلوم غصب کرنا۔ اللہ کے بندوں کے حقوق پر دست درازی کرنا۔

3۔ بلاسند شرک باللہ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک ومعاون ٹھہرانا۔ جس کی کوئی

Marfat.com

سند اللہ تعالیٰ نے نازل نہ فرمائی ہو۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کرنا جن کا تمہیں علم نہ ہو (جیسے اکثر لوگ غلط بات کر کے فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ قرآن میں لکھا ہے) (7/33)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہر ہم مشرب قوم کے لئے ایک مدت مقرر ہوا کرتی ہے۔ اس کارگاہ عمل میں وہی قوم باقی رہتی ہے جس میں باقی رہنے کی صلاحیت ہو۔ ایک قوم کی راکھ کے ڈھیر سے دوسری قوم وجود کوش ہوتی ہے۔ ہر وہ قوم اپنے عمل صالحہ سے زیادہ اور اعمال سوء سے مدت کم کر سکتی ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی میں بذریعہ وحی بتادی تھی۔ (کسی قوم کے اعمال میں خیر و شر کا تناسب دیکھا جاتا ہے جب شر بڑھ جاتا ہے تو وہ قوم اپنی موت آپ مر جاتی ہے اور قصہ پارینہ بن کر رہ جاتی ہے) (7/34)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے بنی آدم! اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے میرے رسول آئیں، اور تم سے میرے احکام و قوانین بیان کریں، تو جو کوئی ان کی نافرمانی سے بچے گا اور اپنی اصلاح یعنی نظام کا توازن درست رکھے گا تو اس پر نہ کوئی خوف و خطر مسلط ہوگا اور نہ ہی وہ رہین غم و اضطراب ہی ہوگا (7/35)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

لیکن جو لوگ میرے احکام و قوانین کو جھٹلائینگے اور مقابلہ میں سرکشی کریں گے تو وہی دوزخی ہونگے اور ہمیشہ وہاں رہینگے۔ (7/36)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

پھر خود ہی تم بتلاؤ: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان لگائے؟ اور اللہ تعالیٰ کی آیات یعنی احکام و قوانین کو جھٹلائے۔ ایسے لوگ اپنے نوشتہ تقدیر کے

Marfat.com

مطابق حصہ پالیں گے یہاں تک کہ وہ گھڑی آ پہنچے گی جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کو وفات دینے کے لئے پہنچ جائینگے۔ اور پوچھیں گے کہ بتاؤ کہاں وہ تمہارے مشکل کشا و کارساز جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے۔ وہ سب کہاں غائب ہو گئے؟ اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دینگے کہ وہ کافر تھے (یعنی اللہ کے دین یا نظام حیات کا انکار کرتے تھے) (7/37)

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۸

اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جن وانس میں سے جو ہم مشرب قومیں تم سے گذر چکی ہیں تم بھی ان کے ہمراہ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ جب کوئی ہم کیش قوم جہنّم میں داخل ہوگی تو اپنے پیش رو قوم پر لعنت بھیجے گی حتیٰ کہ جب وہاں پہنچ جائینگے تو ہر بعد والی قوم پہلے والی قوم کے حق میں کہے گی کہ اے پروردگار! یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تو انہیں دوزخ کی آگ کا دوچند عذاب دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا: تم میں سے ہر ایک کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تمہیں (حقیقت حال کا) علم نہیں ہے۔ (7/38)

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۳۹ ع

اس پر ان کے معتقدین اپنے متاخرین سے کہیں گے "تمہیں ہم پر کوئی فضیلت وفوقیت نہیں مل سکتی اس لئے کہ اب اپنے کئے کی سزا کا مزا چکھو"۔ (7/39)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۰

دراصل جن لوگوں نے ہماری آیات یعنی تعلیمات اور قوانین واحکام کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی۔ ان پر آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائینگے (یعنی کبھی بھی مغفرت

Marfat.com

اور رحمت الٰہی نہ ہوگی) نیز ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی محال ہے جیسا کشتی کا موٹا رسہ سوئی کے ناکے سے گزرنا (یعنی ناممکن) چنانچہ ہم (اپنے قانون مجازات کی رو سے) ظلم و جبر کرنے والوں کو ایسا ہی عبرتناک صلہ دیا کرتے ہیں۔ (7/40)

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱

ایسی ظالم قوم کا اوڑھنا بچھونا عذاب جہنم ہوا کرتا ہے۔ ظلم و سرکشی کے نتیجے میں اللہ کے قانون مجازات کے مطابق ایسا ہی اجر دیا جاتا ہے۔ (7/41) (یہ ہماری سنت ہے جو کبھی بدلا نہیں کرتی) (35/43)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۴۲

اس کے برعکس جو لوگ دین یا نظام حیات پر ایمان بالیقین لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں وہی اہل جنت ہیں اور ہمیشہ اس میں رہینگے۔ یاد رہے کہ ہم کسی متنفس کو اس کی مقدور سے بڑھ کر کسی بات کا مکلّف نہیں ٹھہراتے۔ (7/42)

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳

ہم اس جنتی معاشرہ کے دلوں سے ہر قسم کی عصبیت، حسد و بغض، عداوت اور مکر و فریب نکال دینگے۔ ان کے نیچے شفاف پانی کی نہریں رواں دواں ہونگی۔ جنہیں دیکھ کر وہ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر حمد و ستائش اور تشکر کے لائق ہے وہ ذات گرامی جس نے ہمیں جنت الفردوس کے لئے رہنمائی کی ہے۔ اگر ہمیں اس طرف سے رہنمائی نہ ملتی تو ہم منزل مقصود تک کبھی نہ پہنچ سکتے۔ ہمارے پروردگار کے بھیجے ہوئے رسول حقیقی تعلیم، احکام و قوانین لے کر آئے تھے۔ ان کو علی الاعلان مژدہ سنایا جائے گا کہ یہی وہ جنت ہے جس کے اب تم حسن اعمال کے بدلے میں وارث بنائے گئے ہو۔ (7/43)

Marfat.com

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

وقف لازم

پھر اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے: ہمارے پروردگار نے جو ہم سے وعدے کئے تھے ہم نے ان سب کو سچا پایا ہے (تم بتاؤ) کیا تمہارے پروردگار نے جو وعدے تم سے کئے تھے تم نے انہیں سچا پایا؟ وہ جواب دینگے: ہاں پھر ایک منادی کرنے والا ان کے درمیاں پکارا اٹھے گا ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ان ظالم لوگوں پر جو لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور ان کے راستہ میں ناہمواریاں اور پیچیدگیاں پیدا کرنا چاہتے تھے اور روز حساب جزا و سزا کے منکر تھے۔ (7/44-45)

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

ان دونوں گروہوں یعنی اہل جنت اور اہل نار کے درمیان (نا قابل ادراک) ایک پردہ ہوگا کچھ لوگ اعراف یعنی بلند مقام پر ہونگے یہ ہر ایک کو ان کی علامات سے پہچان لیں گے اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ ابھی جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہونگے مگر اس کے آرزومند ہونگے۔ (7/46)

ع ۵ ۱۲ ۸

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

پھر جب وہ اپنی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیریں گے تو (دھشت زدہ ہوکر) پکار اٹھیں گے کہ ''اے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کی معیّت میں شامل نہ کیجیو'' (7/47)

Marfat.com

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور اہل اعراف جہنّم والوں سے جنہیں وہ آثار وعلامت سے پہچان لیں گے، پکار کر کہیں گے کہ دیکھو! آج تمہارے ساز وسامان نہ ہی سرمایہ داری تمہارے کسی کام آسکی نہ ہی وہ قوت و اقتدار اور جتھے بندیاں جن کے بل بوتے پر تم غرور وتکبر سے اللہ کے احکام وقوانین سے سرکشی کیا کرتے تھے۔ (7/48)

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾

(پھر اہل جنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جہنّم والوں سے کہیں گے) کیا یہ وہی لوگ نہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ انہیں کبھی بھی اللہ کی رحمت نصیب نہیں ہوسکے گی۔ (مگر دیکھو! آج) انہیں لوگوں سے کہا جارہا ہے کہ (تمہارے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں) داخل ہوجاؤ اس میں تمہیں اس میں کسی قسم کا خوف ہوگا نہ حزن۔ (7/49)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿٥٠﴾

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾

اور اہل دوزخ اہل جنت کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو (تاکہ شدت آتش کم ہوجائے) یا جو رزق اللہ نے تمہیں عطا کر رکھا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی عنایت کردو۔ اہل جنت جواب دینگے اللہ تعالیٰ نے یہ سب نعمتیں کافروں پر حرام کردی ہیں۔ جنہوں نے اپنے دین کو تفنن طبع اور مشغلہ بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں مبتلائے فریب کیا ہوا تھا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آج انہیں ہم اس طرح فراموش کردینگے جس طرح انہوں نے اس

Marfat.com

دن کی ملاقات کو طاق نسیاں میں رکھ چھوڑا تھا اور ہماری آیات یعنی قوانین واحکام کا دانستہ انکار کرتے تھے۔(7/50-51)

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

اے رسول! ان سے کہہ دو بلاشبہ ہم نے انہیں ایک ایسا ضابطہ حیات دیا ہے جو ہر بات کو علم و حقیقت کی بنیادوں پر تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ ان لوگوں کیلئے جو اس کی صداقت پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (7/52)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۶ ۱۳

یہ لوگ (جو اس قدر واضح حقائق پر بھی ایمان نہیں لاتے) تو کیا اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کی غلط روش زندگی کے جس تباہ کن انجام کی انہیں خبر دی جارہی ہے جس روز وہ انجام سامنے آجائیگا تو وہی لوگ جنہوں نے نظر انداز کر رکھا تھا کہیں گے کہ واقعی ہمارے پروردگار کے رسول ہمارے پاس ''الحق'' یعنی سچی تعلیمات لے کر آئے تھے۔ کیا کوئی ہمارے شفارشی ہیں جو ہماری شفاعت کریں یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ پہلے اعمال سوء ہم کرتے تھے اس کے برعکس اعمال حسنہ کر دکھائیں؟ یقیناً ہم نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا تھا۔ ان کا ساختہ پرداختہ ان کے کسی کام نہ آیا (یعنی معبودان باطلہ جو بنا رکھے تھے سب نابود ہو گئے) (7/53)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾

(اے رسول) ان سے کہہ دو۔ تمہارے پروردگار نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو چھ مراحل یا ادوار میں پیدا کیا اور بعد ازاں اس کا مرکزی کنٹرول خود اپنے دست قدرت میں رکھا۔ اس

Marfat.com

کے اٹل قانون کے مطابق آسمانی کرے اس طرح گردش کرتے ہیں کہ رات کی تاریکیاں دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہیں اور پھر رات دن کے پیچھے پیچھے چلی آتی ہے اور سورج، چاند اور ستارے (تمام اجرام فلکی) سب اس کے قانون کے مطابق اپنے اپنے کام میں مصروف عمل ہیں کس قدر بابرکت ہے وہ ذاتِ گرامی جس نے کائنات کی نشو ونما کیلئے ایسا محیّر العقول انتظام کر کر رکھا ہے۔ (7/54)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵

لوگو! اپنے پروردگار کے قانون ربوبیت کی طرف تنہائی میں رجوع کرو (یعنی آرزومندی کے اور عاجزی کے ساتھ تنہائی میں دعا مانگا کرو)۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ حدود شکنی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (7/55)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

اور زمین میں فساد و بدنظمی نہ پھیلانا، جبکہ اس میں اصلاح ہو چکی ہے (اس کے قانون مجازات سے) ڈرتے ہوئے اس سے مغفرت و رحمت کی آرزومندی سے دعا مانگتے رہنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکار لوگوں کے قریب ہے۔ (7/56)

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷

اسی اللہ کی کارفرمائی ہے کہ وہ باران رحمت سے پہلے خوشگوار ہوائیں بھیجتا ہے جو باران رحمت کی خوشخبری لاتی ہیں پھر جب وہ ہوائیں پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو لے کر اڑتی ہیں تو وہ اپنے قانون کے مطابق انہیں مردہ یا بنجر زمین کی طرف اٹھا لاتا ہے۔ وہاں ان بادلوں سے پانی برستا ہے۔ جس سے (اسی مردہ زمین سے) ہر قسم کے پھل پھول نکل آتے ہیں۔ اس طرح ہم مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں تاکہ تم (قدرت کی کرشمہ سازیوں میں) غور و فکر کر کے سبق سیکھو۔ (7/57)

Marfat.com

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۵ ۷ ۱۴

زرخیز زمین میں سے پروردگار کے قانون کے مطابق خوب نباتات (فصل) اگتی ہے۔ اور جو زمین ناقص اور نکمی ہوتی ہے اس سے فضول اور نکمی اشیاء کے سوا کچھ نہیں اگتا (مشقت زیادہ اور حاصل کم) اس طرح ہم حکمت وعبرت کی آیات کو دھراتے رہتے ہیں تا کہ لوگ شکر گزار اور قدر شناس بن جائیں۔ (7/58)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

ہم نے حضرت نوح کو اس کی قوم کی طرف (اپنا رسول بنا کر) بھیجا اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا "اے برادران قوم اللہ کی عبادت کرو، کیونکہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود مقصود ہے نہ کوئی صاحب اقتدار و اختیار ہے۔ مجھے تمہارے بارے بڑے عذاب کا ڈر ہے" (7/59)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

(حضرت نوح کی دعوت توحید کے جواب میں) اس کی قوم کے اکابر اور سرداروں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ تم صریحاً گمراہی میں مبتلا ہو۔ (7/60)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

حضرت نوح نے کہا: اے برادران قوم! میں کسی گمراہی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ تمام کائنات کے پروردگار کی طرف سے فرستادہ ہوں۔ (7/61)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

میں تو اپنے پروردگار کا پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں۔ اور تمہارے لئے خیر خواہی، چارہ سازی اور سازگاری کیلئے آیا ہوں۔ اور مجھے اللہ کی طرف سے جو کچھ معلوم ہے وہ تم نہیں جانتے۔ (7/62)

Marfat.com

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمہارے پروردگار کی طرف سے یاددہانی کرانے والا نوشتہ آیا ہے تاکہ تمہیں (قدرت کے مکافات عمل سے) متنبہ کرے جس کے نتیجے میں تم اللہ تعالیٰ کے قانون کی نگہداشت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (7/63)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع ٨ ٦ ٥

لیکن انہوں نے حضرت نوح کی ہر بات کو جھٹلایا بالآخر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک کشتی میں سوار کر کے بچالیا۔ اور جنہوں نے ہمارے احکام وقوانین کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کر دیا گیا۔ درحقیقت وہ لوگ عقل وخرد کو کھو کر بالکل اندھے ہو گئے تھے۔ (حالانکہ حضرت نوح ان کے سامنے کشتی بنا رہا تھا اور آنے والے طوفان سے انہیں آگاہ کر رہا تھا) (7/64)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾

اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی بندوں میں سے حضرت ہود کو بھیجا اس نے بھی اپنی قوم کو یہی پیغام دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔ یعنی اس کے احکام وقوانین کی اطاعت بجالاؤ اس کے سوا کوئی الٰہ یا حاکم نہیں جس کی بندگی کی جائے پھر کیا تم (انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرتے نہیں ہو؟ (7/65)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

اس کی قوم کے اکابر اور سرداروں نے جو اس کی تعلیم وہدایت کو ماننے سے انکار کرتے تھے۔ حضرت ہود کی دعوت حق کے جواب میں کہا، کہ ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل وخرد کھو بیٹھے ہو اور ہمارا گمان ہے کہ تم جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو۔ (7/66)

Marfat.com

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

حضرت ہود نے فرمایا! اے برادران قوم! میں عقل وخرد نہیں کھو بیٹھا ہوں میں اللہ جل شانہ کی طرف سے رسول ہوں جو عالمگیر انسانیت کا پروردگار ہے۔ (7/67)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾

میں تمہیں پروردگار کی طرف سے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ یقین کرو کہ میں تمہیں دیانتداری سے نصیحت کرتا ہوں۔ (7/68)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

کیا تمہیں اس بات پر حیرت وتعجب ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک ایسے شخص کے ذریعے نصیحت یا ہدایت نامہ آیا ہے جو خود تمہیں میں سے ہے جو تمہیں (قدرت کے قانون مجازات سے) متنبہ کرتا ہے۔ اے برادران قوم! اللہ کا احسان یاد کرو کہ قوم نوح کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تمہاری نسل کو فروغ وترقی دی۔ اور تمہیں خود قوتیں اور فراخیاں دیں۔ پس تم اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (7/69)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾

انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو تو پھر لے آؤ وہ عذاب جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔ (7/70)

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

Marfat.com

حضرت ہود نے کہا کہ قصہ یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تباہی تمہارے سر پر منڈلا رہی ہے۔ جس اضطراب اور ہیجان میں تم مبتلا ہو اللہ کے عذاب کی علامات ہیں۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تسمیہ بالباطل کے ذریعہ وضع کر رکھے ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی ہے؟ لہٰذا انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ (ساعت عذاب) کا انتظار کرتا ہوں۔ (7/71)

نوٹ نمبر 3: تسمیہ بالباطل سے مراد ابلیسی فن ہے جس کے ذریعے وہ کسی ہستی کو ایسی صفت یا صفات سے موسوم کرتے ہیں جو اس میں حقیقتاً نہ ہوں یعنی کسی کو بارش، کسی کو ہوا، کسی کو دولت اور کسی کو بیماری کا رب یا دیوتا کہتے ہیں حالانکہ کوئی بھی حقیقت میں ایسی صفات کا مالک نہیں ہوتا۔ اس کی مثالیں ہمارے ہاں نام کے مسلمانوں میں بھی بکثرت ملتی ہیں۔ جیسے کوئی مشکل کشا ہے۔ کوئی گنج بخش ہے۔ کسی کو داتا کہا جاتا ہے۔ کسی کو غریب نواز، کسی کو غوث، قطب اور ابدال وغیرھم درحقیقت ایسے سب نام خود وضع کردا ہیں ان کے بارے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند نہیں ہے۔ کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے۔

؎ گل شرک و الحاد پھولے ہوئے ہیں — کوئی سہروردی کوئی صابری ہے
کوئی وارثی ہے، نظامی ہے کوئی — ہے کوئی چشتی، سلطانی ہے کوئی
یہ کیا ہے اگر یا وہ کوئی نہیں ہے؟ — مسلمان سے پوچھو تو کوئی نہیں ہے
سفیہوں کو خالق کہہ رہے ہیں — لباس بشر میں خدا کہہ رہے ہیں
ہیں یہ راہزن مگر راہنما کہہ رہے ہیں — ہیں یہ محتاج حاجت روا کہہ رہے ہیں
سجدوں کا مسجود سجدہ کناں ہے — کہ انسانی عظمت کا مدفن یہاں ہے
اشاروں میں سجدے نگاہوں میں سجدے — یہاں اور وہاں خانقاہوں میں سجدے
تشخص پرستی کا پامال سجدہ — مزاروں پہ جا جا کے ہر سال سجدہ

Marfat.com

ستم ہیں، یہ تعظیمی سجدے تمہارے — بھڑکتے ہیں دوزخ کے ان سے شرارے
بتوں کو عام پوجیں تو کافر — جو ہندو کہیں رام پوجیں تو کافر
وہ مشرک ہیں جو دیوتاؤں کو مانیں — خدا کے علاوہ خداؤں کو مانیں
مگر عین ایمان ہے قبہ پرستی — ذرا دیکھئے شیخ کی چیرہ دستی
جو مائل بخواب اجل ہو چکے ہیں — لحد میں جو آرام سے سو چکے ہیں
جو کروٹ بھی بدلنا نہیں جانتے — انہیں اپنا حاجت روا مانتے ہیں

(نفیس خلیلی)

"روائتی مسلمان"

جو کرے غیر، بت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پہ بہر سجدہ تو کافر — کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
قبروں پہ جا کر نذریں چڑھائیں — شہیدوں سے جا جا مانگیں دعائیں

نہ توحید میں خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(مولانا الطاف حسین حالی)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع ٩ ٨ ١٦

(عذاب تو شدنی تھا) مگر ہم نے اپنے رحم وکرم سے حضرت ہود اور اس کے رفقاء کو بچالیا اور ان لوگوں کو بیخ دبن سے اکھاڑ پھینکا جنہوں نے ہماری آیات یعنی احکام وتعلیم کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔ (7/72)

Marfat.com

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۳

پھر قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے حضرت صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا ''اے برادران قوم! صرف اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ یعنی معبود نہیں ہے'' دیکھو! تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی جو تمہارے لئے اعجازی نشانی ہے۔ اسے اللہ کی سرزمین میں آزاد چھوڑ دو۔ جہاں جی چاہے چرتی پھرے۔ اسے کوئی ایذا پہنچانے کی خاطر نہ چھیڑے۔ ورنہ تم پر ایک کرب ناک عذاب ٹوٹ پڑے گا۔ (7/73)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۷۴

اور اس وقت کو یاد کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوم عاد کے بعد اس کا جانشین بنایا تھا۔ اور زمین کو تمہارے لئے ہموار و سازگار بنایا اور اب اس کے ہموار میدانوں میں محلات تعمیر کرتے ہو۔ اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعامات کو پیش نظر رکھو۔ اور زمین میں فساد و انتشار نہ پھیلاؤ۔ (7/74)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵

اس قوم کے اکابر اور سرداروں نے اپنوں میں سے کمزور اور زیردست لوگوں میں سے جو ایمان لائے تھے پوچھا ''کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہے''؟ انہوں نے جواب دیا ''بے شک جس پیغام کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان بالیقین لائے ہیں''۔ (7/75)

Marfat.com

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾

ان اکابر، اور بڑائی کے دعویداروں نے کہا جن احکام وتعلیم کو تم تسلیم بالیقین کرتے ہو ہم ان کے منکر ہیں۔ (7/76)

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

پھر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اور پروردگار کے حکم سے سرکشی کی انہوں نے چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اے صالح! اگر تم واقعی مرسلین میں سے ہو تو اس عذاب کو لا کر دکھاؤ جس کی تم دھمکی دیتے ہو۔ بالآخر ایک لرزا خیز دھماکے نے آلیا (یعنی زلزلے نے) نتیجتاً وہ اپنے گھروں میں ڈھیر ہو کر رہ گئے اوندھے منہ بے حس وحرکت پڑے تھے۔ (7/77-78)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

اور حضرت صالح مایوس اور برگشتہ ہو کر کنارہ کش ہو گئے۔ جاتے وقت اس نے کہا تھا کہ اے میری قوم! میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے اور میں تمہاری خیر خواہی کرتا رہا لیکن کیا کیا جائے! تم اپنے خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے ہو۔ (7/79)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

اور اسی طرح ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر اسی کی قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے (ناصحانہ انداز میں) فرمایا، تم ایسی (گھناؤنی) بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جس کا ارتکاب تم سے پہلے اقوام عالم میں کسی نے نہیں کیا۔ (7/80)

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

تم عورتوں کو چھوڑ کر، شہوت رانی کیلئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔ (7/81)

Marfat.com

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ان کی قوم کے لوگوں کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ''نکالو حضرت لوط اور ان کے پیروکاروں کو اپنی بستیوں میں سے، یہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں''۔ (7/82)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

(آخر کار عذاب نازل ہوا) ہم نے لوط اور اس کے پیروکاروں کو بچالیا بجز اُس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ (7/83)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

اور ہم نے (اس قوم پر) پتھروں کی بارش برسائی۔ ذرا (دیدہ عبرت نگاہ سے) دیکھو کہ ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔ (7/84) (بحوالہ جات 11/82 ھود، 15/74 الحجر)

نوٹ نمبر 5: حضرت لوط، حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے اور بحر میّت کے کنارے سدوم میں مقیم تھے۔ عذاب کا معاملہ وہیں پیش آیا۔ ان کی حرکات کے نتیجہ میں سدوم کی بستی کو الٹا کر زمین دوز کر دیا گیا۔ توریت کے بیان کے مطابق ''خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آسمان سے آگ برسائی۔ اور اس بستی کی ہر چیز کو نیست و نابود کر دیا گیا'' (باب 19، 23 تا 25 پیدائش) قرآن کا فرمان ہے کہ پتھروں کی بارش برسائی گئی۔ دونوں بیانات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حالت پیش آئی ہوگی جیسی آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے واقع ہوتی ہے۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۸۵﴾

Marfat.com

اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی بندوں میں سے حضرت شعیب کو بھیجا اس نے بھی یہی کہا، کہ برادران قوم! اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیم کی اطاعت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی ایسی قوت و مقتدر ہستی نہیں ہے جس کی بندگی و محکومیت اختیار کی جائے۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح تعلیم و احکام آچکے ہیں کہ (اپنے معاشی نظام میں) عدل و انصاف اور ناپ تول میں مساوات قائم کرو۔ لوگوں کے حقوق و واجبات میں کمی مت کیا کرو اور معاشرہ کی اصلاح ہو جانے کے بعد ناہمواریاں یا فساد برپا نہ کرو۔ یہ سب کچھ تمہارے اپنے بھلے کے لئے ہے اگر تم ایمان بالیقین رکھتے ہو۔ (7/85)

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور دیکھو! ایسا نہ کرو کہ زندگی کے ہر راستے پر رہزن بن کر بیٹھ جاؤ اور ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دے کر اللہ کے راستے سے روکنے لگو۔ اور انسانیت کی سیدھی راہ میں کجی پیدا کرنے لگ جاؤ۔ تم اس وقت کو یاد کرو جب تم تعداد میں بہت کم تھے اور اللہ نے (امن و عافیت دیکر) تمہاری تعداد میں اضافہ کر دیا تھا۔ پھر ذرا غور و فکر سے کام لو کہ معاشرے میں فساد برپا کرنے والوں کا بالآخر انجام کیا ہوا کرتا ہے۔ (7/86)

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اگر ایک گروہ اس تعلیم پر جس کی تبلیغ کیلئے مجھے بھیجا گیا ہے، ایمان لاتا ہے اور دوسرا نہیں لاتا تو صبر و استحکام کے ساتھ انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے کیونکہ وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (7/87)

Marfat.com

Marfat.com

قَالَ الْمَلَأُ

(٩)

Marfat.com

Marfat.com

الجزء ۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾

حضرت شعیب کی قوم کے سرداروا کابر جو بڑے متکبر تھے، نے کہا کہ اے شعیب ہم تجھے اور ان لوگوں کو جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دینگے یا پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا۔ حضرت شعیب نے جواب دیا خواہ تمہارے مذہب کو ہم ناپسند ہی کیوں نہ کریں پھر ہمیں زبردستی پھیر دیا جائیگا۔ (7/88)

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

اگر ہم تمہارے مذہب میں پلٹ آئیں تو ہم اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والے ہونگے جبکہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے۔ اب ہمارے لئے تمہارے مسلک یا مشرب میں لوٹ آنا ناممکن ہے۔ الا یہ کہ ہمارا پروردگار ہی ایسا کرنا چاہے۔ ہمارے پروردگار کا علم کل موجودات کو محیط ہے۔ اسی پر ہم نے اعتماد و بھروسہ کرلیا ہے (پھر حضرت شعیب اللہ رب العزت سے ملتجی ہوئے) کہ اے میرے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ہمیشہ کیلئے عادلانہ فیصلہ فرمادے کیونکہ تو بہترین فیصلے کرنے والا ہے۔ (7/89)

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

اب اس کافر قوم کے اکابرین نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے حضرت شعیب کی اتباع کی تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ (7/90)

Marfat.com

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾

(مگر بالآخر جن لوگوں نے حضرت شعیب کو جھٹلایا تھا) انہیں لرزا دینے والے جھٹکے یعنی زلزلے نے آلیا اور وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت اوندھے پڑے رہ گئے۔ (7/91)

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ ع ۱۱

جن لوگوں نے حضرت شعیب کی تکذیب کی تھی وہ ایسے نیست و نابود ہوئے جیسے وہ وہاں کبھی آباد ہی نہ تھے۔ الغرض حضرت شعیب کو جھٹلانے والے ہی بالآخر تباہ و برباد ہو کر رہے (تکذیب حق کرنے والوں کا ہمیشہ یہی انجام ہوتا ہے) (7/92)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۱

حضرت شعیب تباہی سے پہلے ہی ان سے علیحدگی اختیار کر چکے تھے وہ جاتے وقت کہہ گئے تھے کہ اے میری قوم! میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات تمہیں پہنچا دیئے ہیں اور تمہاری بھلائی اور خیر خواہی کا حق ادا کر دیا ہے (مگر تم نے ن نہ دھرے) اب میں اس قوم پر کیا اور کیسے افسوس کروں جو قبول حق سے سراسر انکار کرتی ہے (یہ جتنے قصے یہاں پر بیان کئے گئے ان سب میں درسر دلبراں در حدیث دیگراں کا انداز ہے) (7/93)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا تو پہلے اہل بستی کو مصائب و آلام اور مفلوک الحالی میں مبتلا کر دیا گیا تا کہ شاید کہ وہ دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ ہمارے قوانین کی اطاعت کریں۔ (7/94)

Marfat.com

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

پھر ہم نے انکی مفلوک الحالی کو خوشحالی سے بدل دیا یہاں تک کہ مال و دولت کی خوب فراوانی ہوگئی پھر وہ کہنے لگے کہ ہمارے آباؤ اجداد پر بھی اچھے برے دن آتے رہے ہیں۔ بالآخر ہم نے (اپنے مکافات عمل کے مطابق) انہیں اچانک اپنی گرفت میں لے لیا۔ (7/95)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

اگر شہروں اور بستیوں کے رہنے والے لوگ ایمان بالیقین لاتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو ہم ان پر سماوی اور ارضی برکات اور نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے احکام الٰہیہ کو جھٹلایا پھر ہم نے ان کے اعمال کے نتائج میں اپنے قانون مجازات کی رو سے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (7/96)

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

(ان حقائق کے بعد بھی) کیا مختلف بستیوں کے باشندے اس امر سے نڈر ہو چکے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر رات کے وقت آئے جب کہ وہ سو رہے ہوں (خوب غفلت میں پڑے ہوں) (7/97)

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

یا کیا یہ بستیوں کے رہنے والے اس امکان کو بالکل مصئون و مطمئن سمجھتے ہیں کہ روز روشن میں جب وہ اپنے اپنے مشاغل میں مصروف ہوں تو ان پر ہمارا عذاب ٹوٹ پڑے؟ (7/98)

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲ ۶ ۲

پھر کیا یہ لوگ سمجھ بیٹھے ہیں کہ انہیں اللہ کی تدبیروں سے امان مل چکی ہے؟ یاد رکھئے! اپنے آپ کو اس قسم کی خود فریبی میں وہی قوم مبتلا رکھتی ہے جس کا مقدر تباہی اور بربادی بن چکا ہو۔ (7/99)

Marfat.com

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾

اور کیا ان لوگوں پر جو سابقہ اہل زمین کے وارث ہوتے ہیں اس واقعیت سے ان کو عبرت حاصل نہیں ہوئی کہ ان کی طرح ان کے گناہوں کی پاداش میں (ہمارا قانون مکافات عمل) ان کو بھی اپنی گرفت میں لاسکتا ہے؟ لیکن وہ سبق آموز حقائق کے باوجود تغافل میں سرشار ہیں ہم اپنے قانون کے مطابق ان کے دل و دماغ پر مہر ثبت کر دیتے ہیں پھر وہ حق بات بھی نہیں سنتے۔ (7/100)

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾

یہ تھیں وہ اقوام جن کے قصے ہم نے تم سے بیان کئے ہیں۔ ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح دلائل اور تعلیمات لے کر آتے رہے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ان کو تسلیم بالیقین کرتے بلکہ جنہیں وہ پہلے ایک دفعہ جھٹلا چکے تھے ان کو ماننے والے نہ تھے اس بنا پر اللہ تعالیٰ (کا قانون مکافات عمل) کافروں کے دل و دماغ پر مہر بند ثبت کر دیتا ہے (یعنی ان کی صلاحیتیں سلب کر لیتا ہے) (7/101)

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۖ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾

ہم نے ان میں سے اکثریت کو اپنے عہد پر قائم نہ پایا بلکہ ان میں سے اکثر کو فاسق یعنی بدعہد اور بدکردار ہی پایا۔ (7/102)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٣﴾

پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے حضرت موسیٰ کو اپنی اعجازی نشانات و احکامات دیکر فرعون اور اس کی قوم کے رؤساء (یعنی درباریوں) کے پاس بھیجا لیکن انہوں نے بھی ہمارے نشانات کے ساتھ ظلم ہی کیا۔ پس دیکھو! پھر مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔ (7/103)

Marfat.com

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾
حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ﴿۱۰۵﴾

اور حضرت موسیٰ نے کہا اے فرعون میں کل عالم کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں، اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے میرے لئے لازم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ دراصل میں تمہارے پروردگار آقا کی طرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہوں لہٰذا (فرمان الٰہی کے مطابق) تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔ (7/104) و (7/105)

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

فرعون نے کہا، اگر تم اللہ کی طرف سے کوئی واضح دلیل یا کوئی اعجازی نشانی لائے ہو تو پیش کرو اگر تم واقعی سچے ہو۔ (7/106)

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۚ ﴿۱۰۷﴾
وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع ۱۳ ۹

حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی (زمین) پر پھینکی تو وہ سچ مچ کا اژدہا بن گئی پھر اپنا ہاتھ گریباں سے نکالا تو دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا۔ (7/107-8)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

(ان متحیر العقول نشانیوں کو دیکھ کر) فرعون کی قوم کے رؤساء امرا آپس میں کہنے لگے:

''یقیناً یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے''۔ (7/109)

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

یہ تمہیں تمہاری زمین سے بے دخل کر کے اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے ''اب کہو تمہاری کیا رائے ہے''؟ (7/110)

Marfat.com

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِی الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِیْنَ ۙ﴿۱۱۱﴾
یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾

باہمی مشورہ کر کے ان سب نے فرعون سے کہا کہ تم موسیٰ اور اس کے بھائی کو فی الحال موخر کر دیجئے اور تمام شہروں میں نقیبوں کو بھیج دیجئے تا کہ ماہر سحر کاروں کو اکٹھا کر کے آپ کے حضور لے آئیں۔ (7/111-12)

وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾

چنانچہ جادوگر (شعبدہ باز) فرعون کے دربار میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض پیش کی کہ ''اگر ہم غالب آ گئے یعنی جیت گئے تو ہمیں اس کا انعام ضرور ملے گا نا''؟ (7/113)

قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

فرعون نے جواب دیا ''ہاں'' (ضرور ملے گا) مزید برآں یہ کہ تم میرے مقرب بارگاہ ہو نگے یعنی منظور نظر بن جاؤ گے''۔ (7/114)

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾

(پھر جب مقابلہ ہوا تو) جادوگروں نے کہا اے موسیٰ ''تم پہلے اپنی لاٹھی پھینکو گے یا ہم پھینکیں''؟ (7/115)

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾

موسیٰ نے کہا تم ہی پھینکو۔ اس پر انہوں نے (اپنی اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) پھینکیں تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا اور دلوں کو خوف زدہ کر دینا چاہا اور بڑا زبردست جادو کر لائے۔ (7/116)

وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

ہم نے حضرت موسیٰ کو وحی کی یا قلبی اشارہ کیا کہ تم بھی اپنا عصا پھینک دو۔ اس کا عصا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں ان کے جھوٹے طلسم کو تیزی سے نگلتا چلا گیا۔ (7/117)

Marfat.com

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا باطل ہو کر رہ گیا (یعنی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ثابت ہو گیا) (7/118)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

(نتیجتاً فرعون اور اہل دربار اور شعبدہ باز) وہاں مغلوب ہو گئے یعنی شکست کھا گئے اور (فتح کے خواب دیکھنے والے) الٹے ذلیل و خوار ہو گئے۔ (7/119)

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اور جادوگر مشاہدہ حق اور مدلل دلائل سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بے اختیار اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے اور پکار اٹھے کہ ہم پروردگار عالم پر ایمان لے آئے ہیں جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا پروردگار ہے۔ (7/120-21-22)

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

(اس پر فرعون برافروختہ ہو گیا) اور کہا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ یقیناً یہ کوئی سازش معلوم ہوتی ہے۔ جس سے مقصد مقصود یہ ہے کہ تم میری سلطنت سے ارباب اقتدار کو نکال کر باہر کر دو اور مملکت پر خود قبضہ کر لو۔ اچھا تمہیں ابھی اس (سازش) کا نتیجہ معلوم ہو جائیگا۔ (7/123)

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

میں ضرور تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا دونگا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دونگا۔ (7/124)

Marfat.com

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۸ ۱۴ ۴

(جادوگروں نے جواب دیا) بالآخر ہم نے اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے (فرعون سے مخاطب ہوکر بولے) تم ہم سے محض اس لئے انتقام لینا چاہتے ہو کہ ہمارے پروردگار کی نشانیاں یا مدلل دلائل جب ہمارے سامنے آ گئے تو ہم نے انہیں تسلیم بالیقین کرلیا (پھر انہوں نے اللہ کے حضور استدعا پیش کی) کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں صبر و استقامت سے معمور فرمادے۔ ہمیں اس حالت میں موت آئے کہ ہم مسلمان ہوں۔ (7/125-26)

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى
الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

پھر فرعون کے سرداروں، درباری رؤساء نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیگا کہ یہ ملک میں بدامنی پھیلائیں اور تجھے اور تیرے معبودوں کی عبادت کرنا چھوڑ دیں۔ فرعون نے کہا ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر دینگے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دینگے (کہ ہماری خادمائیں بن کر رہیں) کیونکہ ہمارا یقیناً ان پر غلبہ مسلط ہے۔ (7/127)

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے استعانت اور نصرت طلب کرو اور صبر و شکیب کو اپنا شعار بنالو'' بلاشبہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جس کو چاہے اس کا وارث بنادے۔ انجام کار (انعام) انہی لوگوں کے لئے ہے جو متقی ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ پر تقویٰ رکھ کر اس کے قوانین و احکام کی کماحقہ پیروی کرنے والے ہوں)۔ (7/128)

Marfat.com

نوٹ نمبر 6: فرعون نے پہلے حضرت موسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن اس کے خاندان کے ایک آدمی نے جو کہ دل کا مومن تھا اس ارادہ سے باز رکھا، درباریوں اور فرعون کے مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ آزاد چھوڑ دیئے گئے تھے تو درباریوں نے کہا کہ یہ فساد پھیلائے گا اور ہمارے دیوتاؤں سے علانیہ برگشتہ رہیگا تو پھر فرعون نے کہا کہ خاطر جمع رکھیں میں ان کے لڑکوں کو قتل کرادونگا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دونگا کیونکہ ہمارے اقتدار کی گرفت ان پر مضبوط ہے۔

محکومانہ زندگی کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ عزم و ہمت کی روح یا صلاحیت پژمردہ ہو جاتی ہے۔ اگر غلامی کی ذلت انگیز امن پر قانع ہو جاتے ہیں اور طلب وسعی کی مشکلات سے جی چرانے لگتے ہیں۔ ایسا ہی حال بنی اسرائیل کا ہو چکا تھا۔ ایک عرصہ دراز تک مصریوں کی غلامی میں رہتے ہوئے اس درجہ بزدل ہو چکے تھے کہ حقیر و ذلیل راحتوں پر قانع ہو گئے تھے۔ جو غلامی کی حالت میں انہیں میسر تھیں۔ حضرت موسیٰ نے جب صبر و استقامت کی تلقین فرمائی تو شکر گزار ہونے کی بجائے الٹی شکایات کرنے لگ گئے انہیں شکایت تھی کہ موسیٰ کی اس سعی کی وجہ سے فرعون کو اور برانگیختہ کر رکھا ہے۔ فائدہ پہنچانے کی بجائے الٹے وبال جاں بن رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا ڈرو مت اللہ جسے چاہتا ہے زمین کا وارث بنا دیتا ہے پس اس سے مدد طلب کرو اور اس راہ میں ڈٹ جاؤ۔

مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہوا کہ جو جماعت دنیوی سروسامانی سے حراساں و ترساں ہو کر ہمت نہیں ہارتی بلکہ اللہ کی استعانت و مدد پر بھروسہ کرتی اور مشکلات و موانع میں بھی ڈٹ جاتی ہے تو وہی ملک کی وراثت کی مستحق ہوگی یعنی استعانت باللہ اور صبر و شکیب اس راہ میں اصل و اصول ہیں۔

Marfat.com

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵ ۳ ۵

اس پر حضرت موسیٰ کی قوم کے لوگوں نے کہا ''تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور اب تمہارے آنے پر بھی ہمیں مصیبتوں کا سامنا ہے'' اس نے جواب دیا عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک یا تباہ و برباد کر دیگا اور تم کو خلیفۃ الارض بنا دیگا بعد ازاں اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ حصول مملکت کے بعد تم کس قسم کے عمل بجالاتے ہو۔ (7/129)

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

قوم فرعون کو غلط نظام کے نتائج آہستہ آہستہ پیش آنے لگے چنانچہ قحط و خشک سالی کی وجہ سے وہاں ملک مصر میں اللہ تعالیٰ نے کئی سال تک قحط اور بدحالی میں مبتلا رکھا تا آنکہ ممکن ہے کہ یہ لوگ عقل کے ناخن لیں اور میرا ذکر کرنے لگیں۔ (7/130)

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب کبھی خوشحالی اور فراخی آتی تو کہنے لگتے کہ ہمارے علم اور حکمت عملی کا نتیجہ ہے اور جب کسی سختی اور تنگی کا وقت آتا تو کہنے لگتے کہ یہ صرف حضرت موسیٰ اور اس کے رفقاء کی نحوست کا نتیجہ ہے۔ یاد رکھو! ان کی نحوست کا عامل و محرک اللہ تعالیٰ (کا قانون مجازات) ہے لیکن اکثر لوگ اس کا علم و ادراک نہیں رکھتے۔ (7/131)

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

فرعون کی قوم کے لوگوں نے کہا (اے موسیٰ) تم ہمیں مسحور کرنے کے لئے جو بھی نشانیاں لے آؤ گے ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں۔ (7/132)

Marfat.com

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

پس ہم نے ان پر طوفان بادوباراں بھیجا اور ٹڈی دل اور جوئیں اور مینڈک اور خون برسایا (گویا پانی میں خون کی آلودگی) جو الگ الگ نشانیاں تھیں۔ اس پر بھی انہوں نے (ماننے سے) سرکشی ہی کی وہ بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔ (7/133)

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ﴿۱۳۴﴾

جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو وہ کہنے لگتے اے موسیٰ تو اپنے پروردگار سے دعا کر جیسا کہ اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ ہم سے عذاب ٹال دے تو ہم تمہاری بات مان لینگے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دینگے۔ (7/134)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

چنانچہ جب ہم ایک وقت کیلئے ان سے وہ عذاب ٹال دیتے جس تک بالآخر اپنی غلط روش کی بنا پر پہنچ کر رہنا تھا تو اپنے عہد کو توڑ ڈالتے۔ (7/135)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

انجام کار ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انتقام لیا، انہیں کیفر کردار تک پہنچا دیا یعنی انہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور ان سے لاپرواہ ہو گئے (7/136)۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور جس قوم کو وہ اس قدر کمزور و ناتواں سمجھتے تھے اس ملک کے مشرق و مغربی حصوں کا وارث بنا دیا۔ جو ہماری برکات یعنی قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالا مال تھے۔ اور اس طرح تیرے

Marfat.com

پروردگار نے بنی اسرائیل کے حق میں جو حسین وعدہ کر رکھا تھا احسن طریق سے تکمیل کو پہنچایا، کیونکہ انہوں نے صبر و تحمل اور استقامت سے کام لیا تھا ان کے برعکس وہ قوم فرعون کے تمام ساختہ پرداختہ عالیشان عمارات و محلات اور تخت و تاج قوت و اقتدار کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔ (7/137)

نوٹ نمبر 7: مشرق و مغرب سے مراد فلسطین اور شام کا ملک ہے جو مصر کے مشرق میں واقع ہے اور اس کے مغربی حصوں کا ملک جزیرہ نمائے سینا ہے جو فلسطین کے مغرب میں ہے۔ یہ تمام علاقہ اس وقت تک مصری حکومت کے ماتحت تھا اور مصری شہنشاہت کا خراج گزار تھا۔ بعض علما نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ بنی اسرائیل کو سرزمین مصر کا وارث بنا دیا گیا تھا لیکن یہ مفہوم بالکل تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ تاریخ کے آثار اس قسم کی کوئی شہادت دینے سے قاصر ہیں۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اور بنی اسرائیل سمندر کے پار اتر گئے (2/50) بعد ازاں ان کا گزر ایک ایسی قوم پر سے ہوا جو اپنے بتوں کی پرستش پر جمی بیٹھی تھی۔ (بنی اسرائیل) کہنے لگے، اے موسیٰ! جس قسم کے ان کے دیوتا ہیں ہمیں بھی اسی قسم کا ایک دیوتا بنا دو۔ (7/138)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

حضرت موسیٰ نے کہا کہ (تم بڑے ہی جاہل ہو) جس مسلک و طریقہ پر یہ چل رہے ہیں وہ بڑا تباہ کن ہے اور جو عمل وہ کر رہے ہیں وہ سراسر باطل ہے۔ (7/139)

قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾

پھر موسیٰ نے کہا "کیا میں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ تلاش کروں حالانکہ وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہیں ہم عصر اقوام عالم پر فضیلت عطا کی ہے"۔ (7/140)

Marfat.com

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۱۴۱ ع ۱۶ ۱۲

(اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے قوم فرعون کے پنجہ استبداد سے تمہیں نجات دلائی تھی جو تمہیں بدترین عذاب میں مبتلا رکھتی تھی وہ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور عورتوں کو (باندیاں بنانے کیلئے) زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی (کہ آزادی ملنے کے بعد تم کیا کیا گل کھلاتے ہو)(7/141)

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۴۲

اور ہم نے حضرت موسیٰ سے تیس شب و روز کیلئے (اعتکاف) کا وعدہ لیا تھا۔ پھر دس راتوں کا اضافہ کر دیا اس طرح اس کے پروردگار کی مقرر کردہ مدت چالیس دن ہوگئی۔ حضرت موسیٰ نے جاتے وقت اپنے بھائی ہارون (جو کہ وہ بھی نبی تھے) سے کہا کہ تم نے میری عدم موجودگی میں میری جانشینی سرانجام دینا ہوگی اور قوم کے احوال وظروف کی اصلاح کرتے رہنا ہوگی مگر بدنظمی اور خرابی ڈالنے والوں کی روش اختیار نہ کرنا ہوگی (محتاط رہنا ہوگا) (7/142)

وَلَمَّا جَاۗءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۴۳

اور جب حضرت موسیٰ ہمارے مقرر کردہ مقام پر پہنچا تو اس کا پروردگار اس سے ہم کلام ہوا (تو وہ اشتیاق دید میں بے اختیار پکار اٹھا) کہ اے میرے پروردگار! مجھے یارائے دید سے نواز کہ

Marfat.com

میں تجھے دیکھوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے موسیٰ! تو مجھ کو نہیں دیکھ سکے گا لیکن تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو پھر تو مجھے دیکھ سکے گا۔ چنانچہ اس کا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فگن ہوا تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑا (نظارہ کی تاب نہ لا سکا) پھر جب ہوش میں آیا (اپنے ناممکن الوقوع مطالبے پر پشیمان ہو کر) عرض کیا کہ اے اللہ! تیرے لئے ہر طرح کی تقدیس ہو، میں (اپنی جسارت سے) تیرے حضور نادم ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلا تسلیم بالیقین کرنے والا ہوں۔ (7/143)

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا، اے موسیٰ "میں نے تمام لوگوں سے برگزیدگی دے کر تجھے منتخب کیا ہے کہ تو حق رسالت ادا کر دوسرے مجھ سے ہم کلام ہو اور جو کچھ تجھے دیا گیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لے اور شکر بجالا"۔ (7/144)

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اور ہم نے موسیٰ کیلئے تختیوں پر پند و نصیحت کی ہر بات تفصیلاً نقش کر دی ہے اور حضرت موسیٰ سے کہا ہے کہ ان احکام و تعلیمات کو مضبوطی سے تھام لو اور اپنی قوم کو تلقین کر دو کہ ان پر احسن طریقہ سے عمل بجا لائیں۔ ہم عنقریب عہد شکن نافرمانوں کا مقام یعنی انجام کا مشاہدہ تمہیں کرا دینگے۔ (7/145)

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

میں اپنی آیات سے ان لوگوں کی نگاہیں پھیر دونگا جو ناحق زمین میں بڑے بنتے ہیں (اور بڑائی منواتے ہیں) وہ خواہ دنیا و جہاں کی نشانیاں بھی یہاں دیکھ لیں مگر ایمان نہیں لائینگے۔ اگر وہ

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع ۱۷ ۶ ۷

دیکھ بھی لیں کہ ہدایت کی راہ سامنے ہے تو اس پر نہیں چلیں گے۔ اگر وہ گمراہی کی ٹیڑھی راہ دیکھ لیں تو اس پر چل پڑیں گے۔ اس لئے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور غفلت میں پڑے رہے۔ ہماری نشانیوں کو جن لوگوں نے جھٹلایا اور آخرت کی پیشی کا انکار کیا تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جائینگے۔ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ جیسا کرینگے ویسا بھرینگے۔ (7/146-47)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع ۱۷ ۶ ۷

حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی میں لوگوں نے اپنے زیورات سے ایک بچھڑا بنایا اس میں (سامری نے ایک ایسا آلہ نصب کیا) جس میں سے گائے بیل کی آواز نکلتی تھی۔ کیا وہ دیکھتے نہیں تھے کہ نہ وہ بولتا ہے اور نہ کسی معاملہ میں ان کی راہنمائی کرسکتا ہے؟ مگر باوجود اس کے انہوں نے اسے اپنا دیوتا بنالیا (یعنی معبود) وہ بڑے ہی ظالم تھے۔ (7/148)

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

(حضرت موسیٰ کے سمجھانے بجھانے سے) انہوں نے محسوس کرلیا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں تو اس پر سخت نادم ہوکر کفِ افسوس ملنے لگے اور کہنے لگے، ہمارے پروردگار نے ہم پر رحم نہ کیا اور درگزر نہ فرمایا تو ہم سخت نقصان اٹھائینگے۔ (7/149)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اور جب حضرت موسیٰ غضبناک اور کف افسوس ملتے ہوئے اپنی قوم کی طرف لوٹا تو اس نے کہا تم نے میری عدم موجودگی میں بہت بری میری جانشینی کی کیا تم سے اتنا صبر بھی نہیں ہوسکا کہ اپنے

Marfat.com

پروردگار کے حکم کا انتظار کر لیتے۔ اور تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑے اور اسے جھنجوڑا، ہارون نے کہا کہ اے میری ماں جائے بھائی، قوم نے مجھے کمزور و بے بس کر دیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسی اڑانے کا موقع فراہم نہ کر اور ظالم گروہ کے ساتھ مجھے شامل نہ کر۔ (7/150)

نوٹ نمبر 8: آیت نمبر 7/150 Read with 20/94 (طٰہٰ)

ان آیات جلیلہ میں توریت میں ایک بہت بڑا عائد کردہ الزام سے حضرت ہارون پیغمبر کی براءت ثابت کی گئی ہے جو یہودیوں نے زبردستی بہتان گھڑ رکھا تھا۔ عہد عتیق یعنی توریت میں لکھا گیا ہے کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے کوہ طور سے اترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ اٹھ ہمارے لئے معبود بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمیں سرزمین مصر سے نکال لایا ہے۔ ہارون نے ان سے کہا کہ اپنی بیویوں، اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کے زیورات اتار کر میرے پاس لاؤ تو سب بنی اسرائیل اتار کر ہارون کے پاس لے آئے تو اس نے سانچے میں ڈال کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا اور کہا اے بنی اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو ملک مصر سے تمہیں نکال لایا پھر اس نے ایک قربان گاہ بنائی اور سوختنی قربانیاں چڑھائیں (خروج باب 32 آیات 1 تا 6)

باطل پرستوں کا دستور یہ ہے کہ جہاں کوئی ذرا سی بات خلاف فطرت پائی تو فوراً معتقد ہو گئے۔ اور عقل و خرد کو خیر باد کہہ دیا۔ سامری نامی ایک آدمی چونکہ مصر کے مندروں سے واقف تھا جہاں اس قسم کی مورتیاں بنائی جاتی تھیں کہ جونہی ہوا ان کے اندر جاتی تو ان سے آوازیں نکلنے لگتیں۔ آج کل یہ صنعت باجوں اور کھلونوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ سامری نے بھی بچھڑے کی مورتی میں یہی کاریگری استعمال کی تھی اور بنی اسرائیل اتنی ہی بات کو معجزہ سمجھ کر معتقد ہو گئے۔ آیت نمبر 7/148 کے مطابق عقل کے اندھے اتنی بھی بات نہ سمجھ سکے کہ ایک ہی طرح یعنی بیل کی طرح بولتا ہے مگر آدمی کی بات کا جواب کیوں نہیں دیتا۔

Marfat.com

سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 20/94 میں فرمان باری تعالیٰ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ کو واپسی پر اپنی قوم کو بچھڑے کی پوجا کرتے دیکھا تو ہارون سے غضبناک ہو کر پوچھا تو ہارون نے جواب میں موسیٰ سے کہا اے میرے ماں جائے بھائی تو مجھ پر اس قدر خفا نہ ہو اور مجھے ہدف ملامت نہ ٹھہرا۔ میں نے سختی سے اس لئے انہیں نہیں روکا کہ مجھے ڈر تھا کہ تو آ کر یہ نہ کہے کہ تو قوم کو تفرقہ میں ڈال دیا ہے۔ اور میری واپسی کا انتظار تک نہ کیا۔ تو حضرت ہارون نے جواب دیا کہ میں عارضی طور پر شرک کو گوارہ کر لیا ہے لیکن قوم بنی اسرائیل کو تفرقہ سے بچا لیا اس پر حضرت موسیٰ حضرت ہارون کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔

یہ ایک پیغمبر کا فرمان ہے جو قران کریم نے محفوظ کر لیا ہے کہ میں نے وقتی طور پر شرک جو ظلم عظیم ہے 31/13 (لقمان) جو نا قابل معافی ہے۔ 4/48 (النساء) کو بہ امر مجبوری اور مصلحتاً برداشت کر لیا مگر اپنی قوم کو فرقہ بندی سے بچا لیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ فرقہ بندی ظلم عظیم تر ہے۔ عقل یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ علمائے عالم اسلام ایسی آیات جلیلہ موجود ہوتے ہوئے بھی کیوں غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ دن بدن فرقہ در فرقہ میں تقسیم ہوتے جا رہے ہیں، غور طلب بات ہے کہ اسلام یا مسلمانی کہاں ہے؟ حالانکہ فرقہ پرست خارج از اسلام ہو جاتے ہیں مطابق 6/159 (انعام) 30/31-32 (الروم) کیونکہ رسول سے ان کا واسطہ ختم ہو جاتا ہے دیگر قران کریم فرقہ بندی کو شرک سے گردانتا ہے کیونکہ اس پر حالت یہ ہو جاتی ہے ''كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ'' 30/32۔ ہر فرقہ سمجھتا ہے کہ جس طریقے پر وہ ہیں وہی صداقت کی راہ ہے اس لئے وہ اپنے آپ میں مگن ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور باقیوں کو باطل سمجھنے لگتا ہے۔

مگر یہ بات یاد رکھئے! شرک کی سزا اخروی زندگی میں ملے گی لیکن دوسرے جرم (تفرقہ) کی سزا اس دنیا میں ذلت و خواری، غلامی و محکومی اور قتل و غارت کی شکل میں ملے گی (6/65 انعام) جیسے کہ اب مل رہی ہے اور آخرت میں اس سے بھی بدتر شکل ہے۔ فرقہ بندی کی لعنت سے جان

Marfat.com

چھڑانے کی صرف ایک ہی صورت ہے وہ ہے صرف وحدت دین اسلام کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو صرف دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے ایک مومن و مسلمان اور دوسرے کافر، اسی کا نام دو قومی نظریہ ہے

ع ۱۸ ۶ ۸ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع

تب موسیٰ نے کہا! اے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی (ہارون) کو معاف کر دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما تو سب سے بڑھ کر رحم و کرم کرنے والا ہے۔ (7/151)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

(جواب میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا) جن لوگوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی وہ اپنے پروردگار کے قانون مکافات عمل کے مطابق غیض و غضب میں گرفتار ہو کر رہینگے۔ ہم افترہ پردازوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ (7/152)

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾

جو لوگ برے عمل کریں پھر تائب ہو جائیں اور ایمان لے آئیں تو یقیناً اس توبہ و ایمان کے بعد تیرا پروردگار درگزر اور رحم فرمانے والا ہے۔ (7/153)

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

پھر جب حضرت موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا یا فرو ہوا تو اس نے وہ تختیاں اٹھالیں جن پر ہدایت و رحمت پانے کے احکام و قوانین مرقوم تھے ان لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے ہیں۔ (7/154)

Marfat.com

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

اور حضرت موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر چیدہ چیدہ با اثر شخصیات کو منتخب کیا تا کہ وہ (اس کے ہمراہ) ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر حاضر ہوں (تا کہ قوم کی طرف سے گوسالہ پرستی کے جرم کی معافی مانگیں اور از سر نو عہد استوار کریں) جب انہیں ایک سخت زلزلہ نے آلیا تو موسیٰ نے عرض پیش کی کہ اے میرے پروزدگار! ''اگر تو چاہتا تو مجھے اور ان لوگوں کو اس سے پیشتر ہی ہلاک کر دیتا'' کیا اس قصور کی پاداش میں جو ہم میں سے چند نادانوں یا جاہلوں نے کیا تھا ہم سب کو ہلاک کر دینگے؟ یہ سب کچھ آپ کی ڈالی ہوئی آزمائش تھی کیونکہ آپ جسے چاہتے ہیں گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں جسے چاہیں ہدایت بخش دیتے ہیں آخر کار ہمارے کارساز و سرپرست تو آپ ہی ہیں لہٰذا ہماری خطاؤں کو معاف فرما نیز ہم سے درگزر اور رجوع برحمت فرما کیونکہ تو بہترین بخشنے والا اور حفاظت میں لینے والا ہے۔ (7/155)

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ۚ

اور تو ہمارے لئے دنیا کی خوشگواریاں بھی لکھ دے اور مستقبل کی زندگی میں بھی اس لئے کہ ہم تیری طرف رجوع کر رہے ہیں جواب میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔ سزا تو میں اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت مکمل اشیاء اور موجودات کو محیط ہے اور اسے میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے اور ہماری تعلیمات و احکام اور قوانین کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔ (7/156)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع ۱۹ ۶ ۹

جولوگ نبی امی یعنی محمد رسول اللہ کی (سنت حسنہ) کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر توریت اور انجیل میں مرقوم اپنے ہاں وہ پاتے ہیں وہ انہیں کار حسنہ کا حکم دیتے ہیں اور بدکاری سے روکتے ہیں ان کے لئے پاکیزہ اشیاء حلال اور ناپاک اشیاء حرام کرتے ہیں اور ان پر سے غیر فطری رسوم و ضوابط کے بوجھ اتارتے ہیں جن میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جولوگ اس پر (یعنی رسول عربی پر) ایمان لائیں گے حمایت واستعانت کرینگے اور اس روشنی یعنی قرآن کی پیروی اختیار کرینگے جو اس پر نازل کیا گیا ہے وہی فلاح وسعادت کا استحقاق رکھتے ہیں۔ (نبیؐ امی سے مراد ہے جس شخص نے کسی بشر سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو) (7/157)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اے نبی! (اس حقیقت کبریٰ) کا اعلان عام کردیجئے کہ اے بنی نوع انسان! میں تم سب (افراد واقوام) کی طرف اللہ کا رسول ہوں اس اللہ کا جس کا تخت اجلال تمام کائنات میں بچھا ہوا ہے اس کے سوا کائنات میں کوئی بھی صاحب اقتدار نہیں موت اور زندگی کے فیصلے اسی کے اختیار میں ہیں لہٰذا اللہ پر اور اسی کے بھیجے ہوئے نبیؐ امی پر ایمان لاؤ۔ جو اللہ کے تمام کلمات یعنی احکام وقوانین پر ایمان رکھتا ہے اب تم اس کا اتباع کرو یعنی اس کے نقش قدم پر زندگی کا سفر اختیار کرو امید ہے کہ تم راہ راست پر گامزن ہوکر منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔ (7/158)

Marfat.com

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اور قوم موسیٰ سے ایک جماعت ایسی بھی تھی جو حق کے مطابق راہ راست کی رہنمائی کرتی تھی اور حق کے مطابق فیصلے کرتی تھی۔ (7/159)

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبائل میں تقسیم کر کے ایک مستقل جماعت متشکل کر دی تھی اور جب حضرت موسیٰ سے اس کی قوم نے پانی کی درخواست کی تھی۔ تو ہم نے اسے بذریعہ وحی وتنزیل حکم دیا تھا کہ اپنا عصا فلاں چٹان پر مارو تو (تعمیل حکم الٰہی پر) اس چٹان سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے اپنے اپنے گھاٹ کی جگہ متعین کر لی۔ پھر ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من وسلویٰ اتارا تاکہ پاکیزہ اور پسندیدہ رزق جو ہم نے انہیں بخشا تھا مزے سے اسے کھائیں (ان سب انعامات) کے باوجود انہوں نے ہمارے احکام وقوانین کی اتباع نہ کی۔ انہوں نے (نافرمانی کر کے) ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا مگر خود اپنے ہی ہاتھوں اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ (7/160)

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

(اور اس واقعہ کو یاد کرو) جب ہم نے انہیں (بنی اسرائیل) کو حکم دیا کہ عرض فلسطین میں جا کر سکونت اختیار کر لو اور اس کی پیداوار حسب منشا جہاں سے چاہو کھاؤ لیکن شہر کے دروازہ میں حطۃ یعنی کلمہ استغفار پڑھتے ہوئے عجز وانکساری سے داخل ہونا ہم تمہاری خطائیں معاف کر دینگے اچھے عمل اور احسان کرنے والوں کو مزید فضل وکرم سے نوازینگے۔ (7/161)

Marfat.com

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

لیکن ان میں جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے انہوں نے اس کلمے کو جو ہم نے انہیں بتایا کسی اور کلمے سے بدل دیا پس (ہمارے قانون مکافات عمل) کے مطابق ان ظلم ڈھانے والے لوگوں پر آفات سماوی نازل کی گئیں (عذاب نازل کیا گیا) (7/162)

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

(اے نبیؐ! بنی اسرائیل سے) ان اہل بستی کے متعلق دریافت کرو جو لب دریا واقع تھی وہ یوں ہے کہ سبت (ہفتہ) کے دن وہ لوگ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت کے دن ابھر ابھر کر پانی کی سطح پر تیر کر سامنے آتی تھیں اور سبت کے سوا دوسرے ایام میں نہیں آتی تھیں۔ ایسا اس لئے ہوتا تھا کہ ہم نے حقیقت حال جاننے کے لئے انہیں آزمائش میں ڈال رکھا تھا۔ (7/163)(2/65)

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

اور وہ لوگ جن کا ذکر (7/159) میں کیا گیا ہے (جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی لوگوں کی تلقین کرتے تھے) ان میں سے ایک ہم کیش جماعت نے (ان ناصحین سے) کہا تھا کہ آپ اس قوم کے لوگوں کو کیوں (لاحاصل) پند ونصائح کرتے رہتے ہو۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کا (قانون مجازات) ہلاک کرنے یا عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ انہوں نے جواباً کہا ہم یہ سب کچھ تمہارے پروردگار کے حضور اپنی معذرت پیش کرنے کے لئے کرتے ہیں (تاکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری سے جو فرض ہے سرخرو ہو سکیں) اور اس امید پر کرتے ہیں کہ شاید یہ لوگ اس نافرمانی سے پرہیز کرنے لگیں (اور تباہی اور ہلاکت سے بچ جائیں) (7/164)

Marfat.com

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

چنانچہ جب انہوں نے اللہ کے احکام وقوانین کوفراموش کردیا جن کی انہیں یاددہانی کرائی جاتی تھی تو ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان لوگوں کو بچالیا جو اعمال بد سے روکتے رہتے تھے اور ان نافرمانوں کو ان کے ظلم وسرکشی کی وجہ سے سخت ذلت آمیز عذاب میں مبتلا کردیا۔(7/165)

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

(جب پند ونصائح ان پر کارگر نہ ہوئیں) اور جن اعمال بد سے انہیں منع کیا جاتا تھا انہیں کرتے کرتے حدود سے تجاوز کر گئے تو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) حکم دیا کہ سرشت و شعار میں بندر بن جاؤ(2/65) (یعنی ذلتوں اور رسوائیوں کی مار ماری گئی) (7/166)

نوٹ نمبر 9: یہ نہیں کہ وہ سچ مچ کے بندر بن گئے۔ اس قسم کی تمثیلی فقرات محاورتاً ہر زمان میں پائے جاتے ہیں جیسے(She is swine) وہ عورت سورنی ہے۔ فلاں شخص بندر ہے، حیوان ہے۔ سگ دنیا است وغیرہ۔ ایسے محاورات جانوروں کی شکل وصورت پر نہیں بلکہ عادات و خصائل پر دلالت کرتے ہیں۔ قرد بندروں کی ایک خاص نسل ہے جو انسانوں اور مستورات کو دیکھ کر بڑی ذلیل قسم کی حرکات وسکنات کرتے ہیں قرد کی جمع قردۃ ہے جو اکثر چڑیا گھروں میں دیکھے جاتے ہیں۔ ذلیل اور بدکار انسانوں کو قردیت سرشت تمثیلاً کہا جاتا ہے۔

اکثر علما نے تشریح یوں کی ہے کہ یہ مسخ اخلاقی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا۔ جو فطری تقاضوں کے بالکل منافی ہے۔ کسی انسان کو کتا، بندر کہنے سے وہ کتے اور بندر کی نسل میں تبدیل نہیں ہو جاتا۔

Marfat.com

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾

(اے رسول! یہ بھی یاد رہے کہ) جب تیرے پروردگار نے بذریعہ وحی اعلان کر دیا کہ (اگر یہ لوگ بنی اسرائیل سرکشی سے باز نہ آئے) تو میں ان پر قیامت کے دن تک کیلئے ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہونگا جو انہیں ذلت آمیز عذاب کا مزہ چکھاتے رہیں گے کیونکہ تمہارا پروردگار سریع الحساب ہے۔ ہاں (اگر یہ اپنی روش میں تبدیلی کرلیں) تو وہ یقیناً حفاظت میں لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(7/167)

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾

(چنانچہ عذاب کی ابتدا اس طرح ہوئی) کہ ان کی مرکزیت تباہ ہوگئی کہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سی جماعتوں میں تقسیم کر دیا (کیونکہ کسی قوم کا مختلف فرقوں میں تقسیم ہو جانا عذاب الٰہی ہوتا ہے) (6/65، 6/159) ان میں کچھ لوگ صالح اور نیک اعمال بھی تھے اور کچھ ان کے علاوہ مفسد یا ظالم بھی تھے اور ہم ان کی زندگی کے مختلف پہلو بدلتے رہے۔ کبھی تنگدستی اور کبھی فراخی اور یہ اس لئے کہ شاید یہ اللہ کے قوانین کی طرف پلٹ آئیں۔ (7/168)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

لیکن بعد ازاں جو نسلیں جانشین ہو کر الکتاب یعنی ضابطہ حیات کی وارث بنیں وہ مفاد عاجلہ سمیٹتی رہیں۔ اس توقع پر کہ ہمیں معافی مل جائیگی (جیسا کہ آج کل مسلمانوں میں فرقے ہیں کہ ہماری امت رسول ہونے کے ناطے سے یا اہل بیت کے ناطے سے بخشش ہو جائیگی) مگر متاع دنیا

Marfat.com

سامنے آجاتی اور لپک کر اسے لے لیتے ہیں ان سے کوئی (پوچھے) کہ کیا تم سے کتاب اللہ کے مطابق یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ تم اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہیں کہو گے اور حالانکہ وہ اس کتاب میں جو لکھا ہے اسے پڑھتے پڑھاتے بھی رہتے ہیں۔ جو لوگ زندگی کی تباہیوں و بربادیوں سے بچنا چاہتے ہیں وہ مفاد دنیا کے مقابلہ میں مستقبل کی آسائشیں اور خواشگواریاں کہیں بہتر جانتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (7/169)

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

جو لوگ الکتاب یعنی ضابطہ حیات کے پابند ہیں اور جو نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں تو ہم ان کے اعمال کا اجر ضائع نہیں جانے دینگے۔ (7/170)

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۱۱ ۲۱ ۹

(اور اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے اس پہاڑ میں زلزلہ پیدا کر دیا تھا گویا کہ سائبان ہے وہ (دہشت زدہ ہو کر) گمان کر رہے تھے کہ بس ابھی ان کے سروں پر آ گرا اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ (یہ کتاب یعنی ضابطہ حیات) جو تم کو دی گئی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم میں تقویٰ کا احیاء ہو جائے۔ (7/171)

(اس آیت مقدسہ میں بیل دیوتا جس نے دھرتی کو اپنے سینگوں پر اٹھا رکھا ہے جب وہ دوسرے پر بدلتا ہے تو زلزلہ آتا ہے اس کی تردید کی ہے)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

(اے نبیؐ! لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جبکہ بنی آدم کی نسل کا سلسلہ پشتہا پشت سے جاری ہے اور وہ اپنے وجود پر خود شاہد بنے اور انہوں نے اقرار کیا کہ ہم اس بات کی تصدیق کرتے

Marfat.com

ہیں کہ آپ انکی اور سارے سلسلہ نوع انسانی کی ربوبیت کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان سے اقرار اس لئے لیا گیا ہے کہ قیامت کے دن وہ یہ نہ کہنے لگیں کہ ہم اس حقیقت سے بے بہرہ تھے۔ (یہ آیت بصیرت افروز انسان کو اس اصل عظیم سے آگاہ کرتی ہے کہ عقیدہ توحید اس کی فطرت میں شامل ہے)(7/172)

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

یا پھر یہ نہ کہنے لگو کہ شرک کی ابتدا تو ہمارے آباؤ اجداد نے ہم سے پہلے کی تھی اور ہم بعد میں پیدا ہونے والے انہی کے نقش قدم پر چلتے رہے تو کیا ہمیں ان لوگوں کے جرم کی پاداش میں ہلاک کیا جارہا ہے جو اس قسم کے باطل عقائد رکھتے تھے؟ (7/173)

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

اور ہم اس طرح اپنے قوانین واحکام کو تفصیلاً بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ بے راہ روی کو ترک کر کے صحیح راستے کی طرف رجوع کریں۔ (7/174)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

اب (اے رسول) ان لوگوں کو اس شخص کی سرگذشت پڑھ کر سنائیں جسے ہم نے اپنی تعلیم اور قوانین واحکام عطا کئے تھے تو (اسے عروج نصیب ہوگیا) مگر وہ اسے چھوڑ کر اس طرح صاف نکل گیا جیسے سانپ کینچلی (سرکنج) میں سے نکل جاتا ہے۔ ایسے میں شیطان اس کے پیچھے لگ گیا (پھر وہ خواہشات نفس کا پجاری بن گیا) یہاں تک کہ وہ (حق کا راستہ چھوڑ کر) دھوکے فریب میں گمراہی کے راستوں پر چل نکلا۔ (7/175)

Marfat.com

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

اگر ہماری مشیت ہوتی تو ہم اسے رفعت یعنی عزت وفضیلت دیکر (آسماں کی بلندیوں تک پہنچادیتے) مگر وہ زمین کی پستیوں کے ساتھ چپک گیا (اس کی زندگی کا مقصد دنیاوی مفاد کا حصول رہ گیا) اس کی مثال یوں ہے کہ وہ سگ دنیا بن گیا۔ اگر اسے مشقت میں ڈال کر تھکا کر مارو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہے اور اگر اسے آزاد کردو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہمارے قوانین واحکام کی تکذیب کرتے ہیں بہرحال اے رسول! آپ یہ حکمت آموز حقائق لوگوں کو سناتے رہیں تاکہ یہ تفکر بالحق کریں۔ (7/176)

نوٹ نمبر 10: آیت نمبر 176-175: ان آیات جلیلہ میں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کسی مخصوص شخص کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کا نام ظاہر نہیں کیا گیا بلکہ اس کی شخصیت پر پردا ڈال کر صرف اس کی برائی کی مثال کا ذکر کیا ہے۔ رمیہ بن عبداللہ بی الصلیت تقفی تھا یا کوئی اور ہمیں اس کے نام سے کوئی غرض نہیں، بحرحال جس شخص کی مثال پیش کی گئی ہے وہ آیات الٰہی کا عالم فاضل انتہائی لسان اور غیر معمولی ذکاوت واستعداد کا حامل تھا اہل کتاب کی صحبت میں رہ کر الوہیت پرستی اور دینداری کے حقائق سے آشنا تھا قدرتی طور پر ایسا شخص سب سے زیادہ مستحق تھا کہ اتباع حق کی اس سے توقع کی جاتی۔ مگر جب رسول اللہ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تو ان کی فضیلت اس پر گراں گذری اور اس طمع میں مبتلا ہوگیا کہ وہ خود ہی ملک عرب کا پیغمبر کیوں نہ ہوا؟ وہ دنیا کی حرص وطمع سے بالاتر ہونے کی بجائے ہوائے نفس کا پجاری بن گیا اور اپنے سب اونچے ارادوں اور اپنی عقل وفکر اور اخلاقی تقاضوں کے سارے مواقع کھو بیٹھا اور تمام حدود کو توڑ کر نکل بھاگا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور اس کے دام فریب میں پھنس کر پوری طرح اپنی عقل وخرد سے بیگانہ ہوگیا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اس کی مثال سگ دنیا سے دی ہے کہ اس کی زبان مشقت و آرام میں بھی لٹکائے ہانپتا رہتا ہے۔ اگر اس سے بے التفائی کی جائے تب بھی حرص و ہوس کی ایک دنیا دل میں لئے زبان لٹکائے ہانپتا ہوا کھڑا ہی رہتا ہے۔ ہر چیز کو وہ صرف اپنے پیٹ ہی کی نگاہ سے دیکھتا ہے کوئی بڑی مردہ لاش پڑی ہو تو اپنے بھائی کو بھی پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ صرف اپنے ہی لئے مخصوص رکھنا چاہے گا۔ اس ہوس شکم کے بعد اگر کوئی چیز اس پر غالب آتی ہے تو وہ ہے شہوت نفس۔ ایک شرم گاہ ہی ہے جس سے وہ دلچسپی رکھتا ہے اور اسی کے سونگنے اور چاٹنے میں مشغول رہتا ہے۔ اس ضمن میں مولانا ابوالعلی مودودی نے ان آیات جمیلہ کی تشریح کرتے ہوئے تفہیم القرآن کے حاشیہ نمبر 139 میں کیا خوب انداز اختیار فرمایا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس تشبیہ کا مدعا یہ ہے کہ دنیا پرست شخص جب علم و ایمان کی رسی تڑا کر بھاگتا ہے اور نفس کی اندھی خواہشات کے ہاتھ میں اپنی باگیں دے دیتا ہے تو پھر کتے کی حالت کو پہنچے بغیر نہیں رہتا تو پھر ہمہ تن پیٹ، ہمہ تن نفس

سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

کس قدر بری مثال ہے اس قوم کی جو ہمارے قوانین و احکام کو جھٹلاتی ہے اور یوں اپنے آپ پر ظلم کرتی ہے۔ (7/177)

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

جو بھی کوئی اللہ تعالیٰ کے قوانین احکام کی اتباع کرتے ہیں وہی ہدایت یافتہ ہیں (یعنی وہی اپنی منزل مقصود پر پہنچتے ہیں) اور جو لوگ اللہ کی راہنمائی سے بھٹک جاتے ہیں وہی (درحقیقت) نقصان اٹھاتے ہیں (یعنی دنیا و آخرت کی خوشگواریوں سے محروم ہونے والے ہیں) (7/178)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

بہت سے جن و انس میں سے اکثریت کو ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔ ازیں وجہ کہ انہیں سوچنے سمجھنے کیلئے قلب و دماغ سے نوازا مگر وہ تفکر بالحق نہیں کرتے۔ انہیں آنکھیں ودیعت

Marfat.com

کیں مگر مشاہدہ بالحق نہیں کرتے۔ ان کو سننے کے لئے کان دیئے مگر حق بات سننے کا کام نہیں لیتے (اگر ان کے سامنے کتاب اللہ کی کوئی حقیقت بیان کی جائے تو کہتے ہیں چھوڑو جی ہمارا عقیدہ خراب نہ کرو) وہ عقل وخرد اور حواس وادراک کا استعمال کھو کر حیوانوں جیسے ہو گئے بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ ایسے ہی وہ لوگ ہیں جو یک قلم غفلت میں غرق ہو گئے ہیں۔ (7/179)

نوٹ نمبر 11: علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بیکن نے علم وعقل کے متعلق یہی نکتہ نظر پیش کیا ہے اور یورپ کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ مگر قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے بیشتر علم کی یہی تعریف فرمائی ہے لیکن قرون اولیٰ کے بعد مسلمانوں نے اسے غلاف میں لپیٹ کر اونچے اونچے طاقوں میں نہایت ادب وتعظیم سے رکھ چھوڑا ہے اور خود اندھوں کی طرح دوسرں کی لکڑی کے سہارے چلتے گئے کہ اگر وہ گڑھے میں گریں تو بھی ساتھ ہی گریں۔

حضرت علامہ، علم کی اس قرآنی تعریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''جہاں را جز بہ چشم خود ندیدم'' اسی چشم خود بیں کے متعلق ضرب کلیم میں فرماتے ہیں۔

دیکھے تو زمانے کو اگر اپنی نظر سے — افلاک منور ہوں تیرے نور سحر سے
خورشید کرے کسب ضیا تیرے شرر سے — ظاہر تیری تقدیر ہو سیمائے قمر سے
دریا متلاطم ہوں تیری موج گہر سے — شرمندہ ہو فطرت تیرے اعجاز ہنر سے
اغیار کے افکار وتخیل کی گدائی — کیا تجھکو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی

یہ ہے جہاں کو اپنی نظر سے دیکھنا، یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو پھر دیکھئے کہ آپ کی دنیا میں کیسا تحیر انگیز انقلاب ہو جاتا ہے۔ نگاہ کے بدل جانے سے ہر شے کی نوعیت بدل جاتی ہے اور قران کریم کے الفاظ میں ''یوم تبدل الارض غیر الارض و السموٰت'' یہ زمیں بدل جاتی ہے آسمان بدل جاتا ہے۔

بخود نگر! گلہ ہائے جہاں چہ گوئی — اگر نگاہ تو دیگر شود جہاں دگر است
نوع دیگر بیں جہاں دیگر شود — ایں زمین آسمان دیگر شود

Marfat.com

یہی وہ نگاہیں ہیں جن سے قوموں کی تقدیریں بدل جاتی ہیں اور یہی وہ نگاہیں ہیں جو بدبختی سے ہماری قوم سے چھن چکی ہیں۔ جنہیں وہ بزعم خویش اپنی نگاہیں سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی نہیں ہوتیں دوسروں سے مستعار لی ہوتی ہیں۔ یہی وہ متائے گراں بہا ہے جس کے چھن جانے پر ہر رونے والی آنکھ روتی ہے اور ہر تڑپنے والا دل تڑپتا ہے اور یہی ہماری قوم کی ''بے بصری لہور لاتی ہے مومن کی یہ چشم خویش'' اپنی آنکھ اس وقت اپنی بنتی ہے جب یہ قران حکیم کی روشنی میں اس آنکھ سے کام لے۔ دیدۂ عقل قرآن کریم کے نور مبین کے بغیر بالکل اندھی ہے۔ اس نظام کائنات میں انسان کی صحیح پوزیشن کو سب سے پہلے قرآن حکیم ہی نے متعین کیا ہے۔ اعلان الٰہی ہے۔

وسخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منه

جو کچھ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں ہے اس نے ان سب کو تمہارے لئے تابع فرمان کر رکھا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تمام صفات حسنہ کی حامل ہے اسے انہی صفات کے ساتھ پکارا کرو جو لوگ صفات الٰہی کے بارے میں اعتدال سے ہٹ کر ایک طرف کو جھک جاتے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ وہ (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) جلد ہی اپنے اعمال کا بدلہ پالیں گے۔ (7/180)

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع ۱۰ ۲۲ ۱۲

ہماری مخلوق میں سے ایک امت یا جماعت موجود ہے جو حق کے مطابق دوسروں کی رہنمائی کرتی ہے اور حق کے مطابق عدل وانصاف کے فیصلے کرتی ہے۔ (7/181)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

جولوگ ہمارے قانون واحکام کو (قولاً فعلاً) جھٹلاتے ہیں تو انہیں ہم بتدریج (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ایسے طریقوں سے تباہی اور بربادی کے اس مقام پر لے جائینگے جن کا انہیں گمان تک نہیں ہوتا۔ (7/182)

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

اور میں انہیں مہلت پر مہلت دیتا رہتا ہوں۔ یاد رکھو! ہمارے قانون مکافات عمل کی تدبیر بڑی محکم ہوتی ہے جس کا کوئی توڑ نہیں۔ (7/183)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

ان لوگوں نے کبھی سوچا نہیں کہ ان کے رفیق (Comrade) میں جنون یا دیوانگی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ وہ تو (برا انجام پیش آنے سے پہلے) اعمال بد سے صاف صاف متنبہ کرنے والا ہے۔ (7/184)

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

کیا انہوں نے تخلیق کائنات پر غور وفکر نہیں کیا؟ یہ بھی انہوں نے کبھی نہیں سوچا کہ شاید ان کی تباہی کا وقت قریب آ لگا ہے۔ اس سبق آموز حقیقت پر اور عبرت انگیز مشاہدے کے بعد بھی وہ قرآن کریم کے حقائق پر غور نہیں کرتے تو پھر کس بات پر ایمان لائینگے۔ (7/185) 30/8,13/2 35/13,

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

جس کسی کو اللہ تعالیٰ رہنمائی سے محروم کردے اس کے لئے پھر کوئی بھی رہنما نہیں ہے لہٰذا انہیں اپنی سرکشی کی وجہ سے زندگی کی تاریکیوں میں سرگرداں پھرتے رہنے دینا ہے۔ (7/186) 2/15,

Marfat.com

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اے رسول! تم سے یہ لوگ دریافت کرتے ہیں کہ آخر قیامت، انقلاب کی گھڑی جس سے تم ڈراتے رہتے ہو کب واقع ہونے والی ہے۔ انہیں بتادو! اس کا علم میرے پروردگار کے ہی پاس ہے۔ اس کو وہی اپنے وقت مقررہ پر ظاہر کریگا۔ یہ وقت زمین و آسمان پر بڑا بھاری ہوگا۔ قیامت تم پر ناگہاں و دفعتاً آئیگی۔ یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں جیسے آپ اس کی تحقیق کئے بیٹھے ہیں۔ ان پر واضح کردو کہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن اکثر لوگ اس (حقیقت کبریٰ) سے واقف نہیں۔ (7/187) (79/42-44,42/17,33/63)

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع ۱۳ ۷ ۲۳

اے رسول! ان پر واضح کردیں کہ مجھے اپنی ذات کیلئے نفع و نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں، البتہ مشیت الٰہی کو ایسا منظور ہوا گر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سی منفعت بخش اشیاء اپنے لئے حاصل کرلیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو ایک صرف متنبہ کرنے والا ہوں اور اہل ایمان کو خوشخبری دینے والا ہوں۔ (7/188)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

وہی اللہ تبارک تعالیٰ ہے جس نے تمہاری پیدائش کا سلسلہ آغاز ایک جرثومہ حیات سے کیا پھر وہ جوش نمو سے پھٹ کر نر اور مادہ میں تقسیم ہو کر ایک جوڑا بن گیا۔ تاکہ آپس میں سکنیت حاصل

Marfat.com

کریں پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا یعنی ملتفت ہوا تو اسے ایک خفیف سا حمل ٹھہر گیا جس کی سختی یا شدت وہ برداشت کرتی چلتی پھرتی رہی جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں نے مل کر اللہ تعالیٰ سے استدعا کی کہ اگر تو نے ہمیں نیک صالح اور (تندرست وتوانا) بچہ عطا کیا تو ہم تیرے شکر گزار ہونگے۔ (4/1,39/6)(7/189)

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾

مگر جب اللہ سبحانہ ان کی دعا قبول فرما کر ان کو ایک صالح بچہ عطا کر دیا تو اس کی بخشش و عنایت میں (زندہ اور مردہ پیروں فقیروں) کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے (اور اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ جنہیں وہ اللہ کا ہمسر قرار دیتے ہیں) اللہ تعالیٰ کا مقام ان سے بہت بلند ہے۔ (7/190)

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ ز صلے

(ان کی حماقت وجاہلیت کا اندازہ کیجئے!) ''کہ جنہیں وہ اللہ کا ہمسر وشریک ٹھہراتے ہیں ان کا کسی چیز کو پیدا کرنا تو درکنار وہ خود پیدا کردہ ہیں''۔ (7/191)

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾

وہ نہ تو ان کی مدد کرنے کی قدرت واختیار رکھتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو خود مدد کر سکتے ہیں۔(7/192)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾

اگر تم انہیں راہ راست کی دعوت دو تو وہ تمہاری کبھی بھی اتباع نہیں کرینگے لہٰذا تمہارے لئے یکساں ہے کہ تم ان کو صحیح راستے کی طرف دعوت دو یا خاموش رہو۔ (7/193)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾

اے رسول! ان سے کہہ دو، جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ محض تمہاری ہی طرح (اللہ) کے بندے ہیں اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو (کہ وہ اللہ کی طرح سمیع ومجیب الدعوات ہیں)(30/21)

Marfat.com

تو پھر (اپنی حاجت روائی ومشکل کشائی کے لئے) پکارو کہ وہ کیا تمہیں پکار کا جواب دیتے ہیں؟ اور دعا قبول کر کے دکھائیں اگر تم سچے ہو۔ (7/194)

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

(یہ مٹی اور پتھر کے صنم جن کی تم پرستش کرتے ہو) کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چل سکیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کوئی (چیز) پکڑ سکیں؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھ سکیں؟ کیا ان کے کان ہیں کہ ان سے سن سکیں؟

اے رسول! انہیں چیلنج کر دو، کہ مجھے (ضرر پہنچانے کیلئے) اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بلا لاؤ اور سب مل کر میرے خلاف تدابیر جو چاہو کر لو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔ (7/195)

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

یقیناً میرا رفیق کارگاہ و کارساز اللہ تعالیٰ ہے جس نے مجھ پر کتاب یعنی محکم ضابطہ حیات نازل فرمایا ہے اور وہی نیک کرداروں، صالحین کی رفاقت، حمایت کارسازی کرتا ہے۔ (7/196)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

اس کے برعکس جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ (7/197)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

اے رسول! اگر آپ ان (مشرکین) کو راہ راست پر آنے کی دعوت دیں تو یہ تمہاری بات کبھی نہیں سنیں گے۔ بظاہر تم کو نظر آتا ہے کہ یہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں لیکن درحقیقت وہ نہیں دیکھ رہے ہوتے۔ (7/198) (47/16,10/42-43)

Marfat.com

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

(بہر حال) اے رسول! نرمی اور درگزری سے کام لو، نیکی کا حکم دیتے رہو اور جاہلوں سے اعتراض برتو۔ (7/199)

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

ہاں اگر کبھی شیطان کوئی ایسی بات دل میں ڈالے جس سے فساد کا خطرہ لاحق ہو تو تعوذ پڑھ لیا کرو۔ یعنی اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (7/200)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ۚ

جو لوگ (سفرِ زندگی میں) اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام سے ہم آہنگ رہتے ہیں، اگر کبھی کوئی شیطانی وسوسہ انہیں چھو جائے تو وہ فوراً چونک اٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قوانین کو سامنے لے آتے ہیں اور چشمِ بصیرت سے وسوسہ کو سمجھ جاتے ہیں۔ (7/201)

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

جو لوگ (سفرِ زندگی میں) اللہ کے قوانین و احکام سے ہم آہنگ رہتے ہیں، اگر کبھی کوئی شیطانی وسوسہ کاری سے کوئی خدشہ یا خلش محسوس کرتے ہیں تو فوراً چونک اٹھتے ہیں (یعنی قوانین الٰہی کو پیشِ نظر رکھتے ہیں) تو پھر ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ پھر قوت ادراک سے راہِ راست کی سمت متعین کر پاتے ہیں۔ (7/202)

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

اے رسولؐ! (جب نزولِ وحی میں تاخیر ہو جاتی ہے) آپ ان کے لئے کوئی آیت یا محکم نہیں لاتے تو کہنے لگتے ہیں کہ آپ اپنی طرف سے کیوں احکام وضع نہیں کر لیتے؟ تو آپ ان پر

Marfat.com

واضح کردیں کہ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پروردگار نے میری طرف بھیجی ہو۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے بصیرت افروز احکام ہیں جو ان کو تسلیم بالیقین کر لیتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔ (7/203) (16/98)

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴

اور جب تمہارے سامنے قرآن پڑھا جائے تو اسے پوری توجہ سے سنو اور خاموش رہو، تا کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں، نوازشوں کے مستحق بن سکو۔ (7/204)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵

اے نبی! اپنے پروردگار کو صبح وشام تحت الشعور کی گہرائیوں سے پیش نظر رکھو اور حمد وثنا کے کلمات آفریں کے ترانے الاپتے رہو اور تم کسی حالت میں غافل نہ رہو۔ (7/205)

غافل رہا جو تجھ سے میری زیست کا لمحہ — وہ لمحہ میری زیست کے کچھ کام نہ آیا

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝۲۰۶ السجدة ع ٢٤ ١٨ ١٤

اے رسول! جو لوگ اپنے پروردگار کا تقرب رکھتے ہیں وہ اس کی اطاعت سے کبھی بھی سرتابی اختیار نہیں کرتے۔ وہ نغمہ تبریک اس کے حضور پیش کرتے رہتے ہیں (تسبیح روز وشب) اور صرف اسی کے حضور سر تسلیم ورضا خم کرتے ہیں۔ (7/206) (32/19,21/19,16/49)

السجدة

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

Marfat.com

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۷۵ رُکُوْعَاتُهَا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱

اے رسول! (مجاہدین) آپ سے انفال یعنی مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان پر واضح کردیں کہ مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کی ملک ہیں (یعنی نظام اسلام کے استحکام، دفاع اور عوام الناس کی فلاح و بہبود اور کفالت کلی کے لئے) اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو آپس میں معاملات درست رکھو اور صلح صفائی سے زندگی بسر کرو۔ اگر تم ایمان بالیقین لا چکے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ (8/1)(48/19-20)

نوٹ نمبر 1: اس سورۃ کے دیباچہ میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب جو تعارفی تشریحات فرمائی ہیں وہ قابل تحسین ہیں جن کو یہاں نقل کرنا بے جا طوالت کا موجب ہوگا۔ قارئین حضرات کے سمجھنے کیلئے یہاں صرف اتنا ہی عرض کردینا ہی کافی ہوگا کہ حق و باطل کی جنگ میں دشمن کا جو مال و منال ہاتھ لگے اسے انفال یا مال غنیمت کہا جاتا ہے۔ نفل کی جمع انفال ہے۔ نفل اس کو کہتے ہیں جو حق سے زائد ہو۔ اعراب لوگ قبائل کی جنگوں میں جو مال غنیمت لوٹتے تھے وہ ان کی ذاتی ملکیت سمجھا جاتا تھا جس کے لالچ میں اکثر قبائل آپس میں برسر پیکار رہتے تھے۔ اس جذبہ کے انسداد کے لئے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مال غنیمت کو مملکت اسلامیہ کی ملکیت قرار دیا ہے۔

اس کی ایک دوسری صورت بھی ہے جسے ''فیء'' کہتے ہیں یہ وہ مال غنیمت ہے جنگ کئے بغیر ہاتھ لگ جائے۔ وہ بھی مملکت کی ملکیت قرار دیا گیا ہے۔

Marfat.com

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ﴿۲﴾

سچے مومن وہ ہیں کہ جب اللہ کے قانون مکافات عمل اور اس کے نتائج کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل میں احساس خوف بڑھ جاتا ہے جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر ہی بھروسہ اور اعتماد رکھتے ہیں (کسی غیر اللہ پر نہیں) (8/2)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ﴿۴﴾

جو لوگ نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو کچھ انہیں ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں، ایسے لوگ ہی حقیقی مومن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں انہیں تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور پاکیزہ روزی بھی بافراغت ملتی ہے۔ (8/3-4)

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ﴿۵﴾

اے رسول! تیرا پروردگار حق کے ساتھ (ایک عظیم مقصد حیات کی خاطر) اپنے گھر (مدینہ منورہ) سے نکال لایا تھا۔ اور مومنین میں سے ایک گروہ کو سخت ناگوار گزر رہا تھا۔ (8/5)

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾

وہ امر حق میں تجھ سے جھگڑ رہے تھے۔ باوجود کہ معاملہ بالکل واضح ہو چکا تھا (وہ باہر نکل کر مقابلہ کرنے سے خائف تھے) گویا وہ موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں اور موت کو سامنے کھڑا دیکھتے ہیں۔ (8/6)

Marfat.com

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۷﴾

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ﴿۸﴾

اور (مسلمانو!) اس واقع کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ فرما رہا تھا کہ (دشمن) کے دو گروہوں میں سے کوئی ایک تمہارے ہاتھ ضرور آئیگا۔ تمہاری تمنا تھی کہ تمہارا ٹکراؤ اس گروہ سے ہو جو غیر مسلح اور لڑائی کی طاقت نہیں رکھتا تھا (یعنی قافلہ ابوسفیان جو تجارتی سامان لے کر شام سے آرہا تھا) مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ اپنے فرمودات کے مطابق (یعنی وعدہ کے مطابق دوسرے گروہ یعنی قریش کے لشکر جرار جس کا سپہ سالار ابوجہل تھا سے ٹکرا کر) حق کو حق ثابت کرے اور منکرین حق کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکے تاکہ حق، حق اور باطل، باطل نکھر کر دنیا کے سامنے آجائے خواہ مجرمین پر یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ (8/7-8)

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾

وہ وقت بھی یاد رکھنے کا ہے۔ جب تم اپنے پروردگار سے فتح ونصرت کیلئے دعائیں مانگ رہے تھے۔ سو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر فرمایا کہ (دشمن کے لشکر جرار سے مت گھبراؤ) میں تمہاری مدد ایک ہزار ملائکہ سے کروں گا جو لگاتار آتے جائینگے۔

(8/9) (3/123-24)

(فضائے بدر پیدا کر کہ فرشتے تیری نصرت کو اتر آئینگے گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱۰/۱۵

اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ نصرت کو تمہارے لئے مژدہ (فتح) بنایا تھا تاکہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان ہو جائے وگرنہ فتح ونصرت تو اللہ تعالیٰ (کے قانون صبر واستقامت پر عمل پیرا ہونے)

Marfat.com

سے حاصل ہوتی ہے یا مقدر بنتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صاحب سطوت وقدرت انتہائی دانا وبینا ہے اور اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔ (8/10)

اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝١١

(اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کو بھی یاد کرو)۔ جب اس نے تم پر غنودگی کی کیفیت طاری کردی تھی۔ جس سے تمہارے دلوں میں اطمینان وسکون پیدا ہوگیا تھا اور آسمانوں سے پانی برسایا تاکہ اس سے تمہیں پاک صاف کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست (نحوست) دور کرے اور تمہارے دلوں میں مضبوطی اور ربط وضبط پیدا کردے اس کے ذریعہ تمہارے قدموں میں استقامت وثبات پیدا ہوجائے (تاکہ ان میں لغزش نہ آسکے) (8/11)

(یہ وہ وقت تھا جب) اے رسول! تیرے پروردگار نے ملائکہ سے بذریعہ وحی اشارہ کیا کہ میری تائید ونصرت جماعت مومنین کے شامل حال ہے۔ لہٰذا تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو میں ابھی کفار کے دلوں میں انکا رعب ڈال دیتا ہوں۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝١٢

جب تیرے پروردگار نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو، میں عنقریب کفّار کے دلوں میں مومنوں کا رعب ڈال دونگا۔ تم ان کی گردنوں پر وار کرو اور انکے ہاتھ پاؤں پر یعنی انکی ساری قوّت کچل دو (8/12)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝١٣

یہ اسلئے کہ ان لوگوں نے اللہ (اور اس کے نظام اسلام قائم کرنے والے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی۔ چنانچہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرینگے ان کو اللہ تعالیٰ اپنے قانون مجازات کے مطابق سخت سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ (8/13)

Marfat.com

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

یہ تمہارے اعمال کی سزا سو اس کا مزہ چکھو۔ یقین کرو منکرین حق کو آتش دوزخ کا عذاب پیش آنے والا ہے (جس سے متاع حیات جل کر ڈھیر ہو جائیگی) (8/14)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

اے اہل ایمان! جب تمہاری مٹھ بھیڑ یا آمنا سامنا کافروں کے لشکر سے ہو جائے تو ان کے مقابلے میں پیٹھ پھیر کر (نہ بھاگ جاؤ) جو اس موقع پر دشمن کو پیٹھ دکھائے گا وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو بہت برا ٹھکانا ہے۔ مگر وہاں جو جنگ کی مصلحت کی خاطر اپنا پینترا بدلے گا یا اپنی جماعت سے ملنا چاہے گا اور ایک جگہ کو بدل کر دوسری جگہ چلا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (8/15-16)

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

(مسلمانو!) تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ (دراصل) اللہ نے انہیں قتل کیا تھا۔ اے رسولؐ! آپ نے جو تیر اندازی کی تھی (9/14) وہ دراصل اللہ تعالیٰ نے تیر اندازی کی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایک سخت آزمائش میں سے کامیابی و کامرانی سے گزار دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (8/17)

نوٹ نمبر 2: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت

؎ خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
یقین پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

Marfat.com

مومن اللہ کا دست قدرت کیسے بنتا ہے اس کی مفصل تفسیر قران کریم میں اللہ تعالیٰ نے واقع بدر خود فرمائی ہے۔ مزید برآں کہتے ہیں کہ واٹرلو کی لڑائی نے یورپ کی تاریخ بدل دی تھی۔ لیکن جن کی نگاہیں دوررس اور دقیقہ شناس ہوتی ہیں ان کے سامنے یہ حقیقت بے نقاب ہوجاتی ہے کہ غزوائے بدر نے دنیا کی تاریخ بدل کے رکھ دی۔ اگر اس وقت خدانخواستہ مسلمان مجاہدین کی وہ مٹھی بھر جماعت جو بے سروسامانی کی حالت میں میدان عمل میں اتری کہیں ضائع ہوجاتی یعنی فتح شکست سے دوچار ہوجاتی تو آج دنیا میں تو اہم پرستی کے گھناؤنے بادل منڈلاتے ہوتے اور کوئی نہ جانتا کہ علم وعقل، شعور وادراک، حکمت وفلسفہ کیا شے ہے اور کوئی نہ پہچانتا کہ انسان کی اس دنیا میں صحیح پوزیشن اور قدر و قیمت کیا ہے۔ اس غزوہ بدر میں جبکہ صرف تین سو تیرہ بظاہر بے کس مسلمانوں کا مقابلہ قوت کے تمام اسباب ذرائع کے ساتھ تھا۔ جس میں مومنین کے دست وبازو اللہ کے ہاتھ بنے جیسے درج صدر آیت میں فرمان الٰہی ہے۔ تم نے ان دشمنوں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قتل کیا۔ اے رسول! تم تیر اندازی نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کر رہا تھا۔ تلواریں تمہاری تھیں اور ان میں بجلیاں ہمارے غضب وعتاب کی کوندرہی تھیں۔ تیر تمہارے تھے اور ان کی انیوں کے ساتھ قضائیں ہماری لپٹ رہی تھیں۔ یہ تھے اللہ کے دست وبازو جن کے متعلق علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ نے فرمایا

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

لیکن اس کے برعکس یقین کامل ہے جو شخص مغلوب گماں رہتا ہے، جو ایمان محکم کی بجائے تذبذب ووساوس میں الجھا رہتا ہے اس کی تمام کاوشیں رائیگاں جاتی ہیں۔ تمام سروسامانی تمام جیوش وعساکر دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ بعینہ جس طرح کانپتے ہاتھوں سے گولی چلانے والا اپنا کارتوس بھی ضائع کر بیٹھتا ہے۔ لیکن جب اس میں یقین بالایمان پیدا ہوتا ہے تو پھر انہی بازوؤں کی

Marfat.com

پرواز حدود فراموش اور انہی ہاتھوں کی قوتیں وسعت نا آشنا ہو جاتی ہیں۔ جیسے فرمان علامہ اقبال ہے

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقین پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے انکو اپنی منزل آسمانوں میں

اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہہ دیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس یقین پر جم کر کھڑے ہو گئے تو ان پر اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو انہیں بشارت دیتے ہیں کہ مت ڈرو تمہارے لئے خوشخبری ہے اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (السجدہ 41/30)

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

یہ جو کچھ بھی ہوا تمہارے حق میں ہوا یقین جانو! اللہ تعالیٰ منکرین (دین اسلام) کی جنگی سب تدابیر (Strategic plans) کمزور یا ناکام بنا دیتا ہے۔ (8/18)

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۹ ۱۶

(اے ایمان والو! شکست خوردہ مشرکین مکہ) پر دوٹوک واضح کر دو کہ تم (حق کی بنا پر اس جنگ کا فیصلہ چاہتے تھے) سو وہ بھی تم نے دیکھ لیا (جو باطل تھا ذلیل ہوا) اگر تم اب بھی جارحیت سے باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم نے پھر پلٹ کر جارحیت کا اعادہ کیا تو ہم بھی مقابلہ کیلئے آئینگے۔ پھر تمہاری جمعیت یا لشکر خواہ کتنا بھی جرار کیوں نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی (تائید و نصرت) جماعت مومنین کے ساتھ ہے۔ (8/19)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝۲۰ ج صلے

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور اس کے احکام کو سن کر ان سے کبھی بھی گریز کی راہیں نہ ڈھونڈنا۔ (8/20)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۲۱

(دیکھنا!) کبھی ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ کوئی بات توجہ سے نہیں سنتے۔ (8/21)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۲۲

یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین خلائق وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے بنے رہتے ہیں اور عقل وفکر سے کام نہیں لیتے۔ (8/22)

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳

اگر اللہ جانتا ہوتا کہ ان میں ذرہ سی بھی صلاحیت ہے تو وہ ضرور انہیں سننے کی توفیق دیتا۔ اگر وہ اسے، ان سے زبردستی قبول کراتا تو وہ اس سے بے رخی سے منہ پھیر لیتے۔ (8/23)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴

اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی دعوت تسلیم بالعمل کرو جب کہ رسول تمہیں اس (قرآن مجید) کی طرف بلائے جو زندگی جاوید بخشنے والا ہے اور جان رکھو کہ اللہ اپنے ٹھہرائے ہوئے قوانین واسباب کے ذریعے انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی یاد رکھو! بالآخر اسی کے حضور جمع کئے جاؤ گے۔ (8/24)

Marfat.com

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو۔ جب وہ برپا ہو جائے تو اس کی زد میں صرف وہی لوگ نہیں آئینگے جنہوں نے ظلم کئے (بلکہ وہ سارے کے سارے معاشرے کو لپیٹ میں لے لیتا ہے) یاد رکھو! کہ اللہ اپنے قانون مجازات کے مطابق سخت سزا دینے والا ہے۔ (8/25)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اس وقت کو بھی یاد کرو، جب تم تعداد میں کم تھے اور قوت کے اعتبار سے بھی کمزور و ناتواں تصور کئے جاتے تھے۔ تمہیں ہمیشہ یہ خدشہ لاحق رہتا تھا کہ (دشمن لوگ) تمہیں اچک کر نہ لے جائیں پھر اللہ سبحانہ نے تمہیں جائے پناہ مہیا کر دی اور اپنی مدد سے تمہیں تقویت بخشی پھر پاک رزق فراہم فرمایا۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ تم میری نعمتوں کے قدر شناس اور شکر گزار بندے بن جاؤ۔ (8/26)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

اے اہل ایمان! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے (نظام حیات) میں خیانت مت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو (یعنی لوگوں کی بطور امانت رکھی ہوئی امانت میں خیانت نہ کرو) حالانکہ تم جانتے ہو کہ ایسا کرنا (گناہ کبیرہ ہے)۔ (8/27)

نوٹ نمبر 3: اس آیت کریمہ میں خیانت سے مقصود وہ تمام خیانتیں ہیں جو اسلام کے احکام کی تعمیل و تبلیغ اور امت مصالح و مقاصد میں کی جائیں لیکن خصوصیت کے ساتھ۔ جس واقع کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یوں تھی کہ اہل مکہ کے ساتھ نامہ و پیام نہ رکھو جنہوں نے اہل ایمان کے ساتھ اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ اگرچہ یہ نامہ و پیام اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کے خیال ہی سے

Marfat.com

کیوں نہ ہو۔

تاریخ اسلام کے ورق الٹنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض مہاجرین نے اپنے اہل وعیال کو جو مکہ میں تھے خطوط لکھے تھے ان میں کچھ اشارات جنگ کی نسبت تھے۔ جس پر اللہ کا فرمان نازل ہوا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کے مترادف ہے۔

ع ۳ ۹ ۱۷ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اور یہ بھی یاد رکھو! تمہارا مال ومنال اور آل اولاد تمہارے لئے بڑی آزمائش ہے (کیونکہ یہ انفرادی مفاد پرستی کی طرف مائل کرتے ہیں) اجتماعی مفاد کو ترجیح دینا بہت بڑی نیکی ہے) جس کے لئے اللہ کے پاس اجر عظیم ہے (عقل خود بیں دیگر و عقل جہاں بین دیگر است) (8/28)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اے ایمان لانے والے لوگو! (اگر تم انفرادی مفاد پرستیوں سے) گریزاں اور ترساں اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے رہو گے تو وہ تم میں حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق عطا کر دیگا اور تمہاری برائیوں اور ناہمواریوں کو دور کر دیگا (یعنی امتیازی زندگی عطا کر دے گا اور اپنے فضل و کرم سے) تمہیں تحفظ فراہم کر دیگا وہ بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔ (8/29)

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول! اس وقت کو بھی یاد کرو، جب کفار (مکہ) ایسی تدبیر کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں یا جلاوطن کر دیں (ایک طرف وہ یہ منصوبہ بندی کر رہے تھے) اور دوسری طرف اللہ سبحانہ کا قانون تدبیری سرگرم عمل تھا۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ (8/30)

نوٹ نمبر 4: یہ ایک مشہور واقعہ کہ جب کفار مکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے درپے ہو گئے تو رسول کریم اپنے جان نثار دوست جناب ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ غار ثور میں پناہ

Marfat.com

گزیں ہوگئے تھے۔تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ نبوت کے بارویں سال حج کے موقع پر 75 نفوس کا ایک وفد مدینہ منورہ سے آیا اور رسول اللہ کی خدمت اقدس میں رات کی تاریکی میں حاضر ہوا اس نے نہ صرف اسلام ہی قبول کرلیا بلکہ آپ کے پیروں کو اپنے شہر میں پناہ دینے پر بھی آمادگی ظاہر کی اس واقع کو دیکھ کر قریش مکہ کا اندیشہ یقین کی حد تک پہنچ گیا کہ اگر یہ شخص ہاتھ سے نکل گیا تو پھر خطرہ ہمارے قابو سے باہر ہوجائے گا چنانچہ انہوں نے دارالندوہ میں تمام روسئہ مکہ کا ایک اجتماع ہوا اور رسول اللہ کو ٹھکانے لگانے کیلئے مختلف تدابیر سوچنے لگے ایک فریق کی رائے یہ تھی قید میں ڈال دیا جائے دوسرے فریق کی رائے تھی کہ اسے جلا وطن کردیا جائے بالآخر ابوجہل سردار مکہ کی رائے کے مطابق طے پایا کہ ہر قبیلہ سے عالی نسب تیز دست جوان منتخب کئے جائیں اور سب مل کر یک بارگی اللہ کے رسول پر ٹوٹ پڑیں اور قتل کردیا جائے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔اسی رائے کو سب نے متفقہ طور پر پسند کیا۔قتل کے لئے آدمی نام زد ہو بھی گئے یہاں تک وہ تلاش کرتے ہوئے غارثور کے دہانے تک پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ کا قانون تدبیری کارگر ثابت ہوا کہ دہانے پر مکڑی نے جالا بن دیا تھا۔دشمنان رسول دیکھ کر واپس ہوگئے تو نبی کریم کفار کی آنکھوں میں دھول جھونک کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے ہمراہ غارثور سے رات کی تاریکی میں نکل کر (جس کو اسرا کہا گیا ہے) مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرگئے اور دشمنوں کی بنی بنائی تدابیر عین وقت پر ناکام ہوگئیں۔وہاں پہنچ کر رسول اللہ نے اپنے آپ کو Establish کرنا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی نوازشات، برکات شامل حال ہوگئیں۔ 2ھ میں جنگ بدر واقع ہوئی جس میں دشمن فوج کا سپہ سالار ابوجہل تھا۔جس نے رسول اللہ کے قتل کی تدبیر کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور مدد مومنین کے شامل حال ہوئی تو ابوجہل بمعہ 313 ساتھیوں کے قتل ہوا اور مومنین کو فتح المبین حاصل ہوئی۔

Marfat.com

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب ان کو ہماری آیات (قرآن) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ حقارت سے کہتے ہیں 'ہاں' سن لیا ہم نے۔ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس قسم کی داستاں گوئی کر سکتے ہیں یہ تو صرف مقدمین کے قصے کہانیاں ہیں۔ (8/31)

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾

اور پھر (اے رسولِ آپ کو یہ بھی یاد ہوگا) کہ جب انہوں نے کہا تھا اے اللہ! اگر یہ (قرآن مجید) واقعی تیری طرف سے برحق ہے تو پھر ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا دے یا پھر ہم پر کرب ناک عذاب لے آ۔ (8/32)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

اے رسول! آپ جب تک (بحیثیت رحمت للعالمین) ان (مشرکین) میں موجود ہیں اس وقت تک (اللہ کا قانون مجازات) ان کو عذاب دینے کا نہیں ہے اور نہ اللہ کا یہ قانون مکافات عمل کیفر کردار تک پہنچانے والا نہیں جب تک وہ مغفرت و تحفظ کے خواستگار ہوں۔ (8/33)

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

لیکن اب کیوں نہ عذاب نازل کرے جب کہ مومنین کو مسجد حرام یعنی بیت اللہ میں (عبادت کیلئے) جانے سے روکتے ہیں، حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں اس کے متولی صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اہل تقویٰ ہوں لیکن ان (مشرکین) میں اکثر لوگ اس حقیقت کا علم و شعور نہیں رکھتے۔ (8/34)

Marfat.com

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

(احترام کعبہ تو یک طرف) ان کی تو خانہ کعبہ میں صلوٰۃ (عبادت) تک بھی اس کے سوا کچھ نہیں رہ گئی کہ سیٹیاں بجائیں اور تالیاں پیٹیں (یہ فعل ترک سنت ابراہیمی ہے) نیز اس بنا پر بھی کہ تم اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کا انکار کرتے رہے ہو اب ان (افعال بد) کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو۔ (8/35)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

وہ لوگ نظام الٰہی (دین اسلام) کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اپنا مال و منال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کے راستے کی طرف آنے سے روکیں اور خرچ کرتے رہینگے بالآخران کے لئے موجب حسرت اور پشیمانی ہوگا مگر وہ انجام کار مغلوب ہو کر رہیں گے۔ یاد رکھئے! جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار (اور آخر تک اسی پر جمے رہے) وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ (8/36)

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۴ ۹ ۱۷

اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات کے مطابق گندے نفوس (کافر، مشرک، ظالم لوگوں) کو پاکیزہ نفوس (مومن، موحد اور صالح) کو الگ کر دے اور تمام تخریبی جماعتیں جو حق کی مخالفت میں ہیں ایک دوسرے پر رکھ کر ڈھیر بنا دیں اور پھر اس ڈھیر کو بربادی اور تباہی کے جہنم میں جھونک دے اور یہی لوگ یکسر خسارے میں ہیں۔ (8/37)

Marfat.com

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

اے رسول! نظام دین سے انکار کرنے والوں پر یہ امر واضح کر دیں کہ یہ اب بھی حق کی مخالفت سے باز آ جائیں تو ان کی پہلی سیآت معاف کر دی جائینگی لیکن اگر یہ ان کا اعادہ کریں گے تو جو کچھ گذشتہ اقوام کے ساتھ ہوا ہے وہی ان کے ساتھ بھی ہوگا۔ (8/38)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

مسلمانو! (اب تمہارے لئے یہی چارہ کار ہے) کہ ان کے ساتھ جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ ظلم وفساد باقی نہ رہے۔ اور نظام حیات کلیتًا اللہ تعالیٰ کا قائم ہو جائے اور اگر وہ اس سے باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ (8/39)

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

اور اگر وہ روگردانی کریں تو یقین کر لو (وہ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے) اللہ تعالیٰ تمہارا رفیق وکارساز اور اچھا معاون ومددگار ہے۔ (8/40)

Marfat.com

وَاعْلَمُوْا

(١٠)

Marfat.com

Marfat.com

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی
عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾

اوراب یہ حکم جان لو جنگ سے، جو بھی مال غنیمت تمہارے ہاتھ لگے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے (یعنی اسلامی اسٹیٹ کا) اور مجاہدین اور شہدا کے عزیز و اقارب، بے سہارا بچوں، مسکینوں، محتاج ہونے والے مسافروں کے لئے نکالا جائے۔ اگر تم اللہ اور اس کی تنزیل (غیبی امداد) پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر فیصلہ کر دینے والے دن نازل کی تھی۔ جبکہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ (یاد رکھئے!) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (8/41)

نوٹ نمبر 5: سورت کے ابتدا میں فرمایا تھا کہ مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا ہے یعنی اسٹیٹ کا ہے اب مندرجہ بالا آیت میں اس کی تقسیم کا طریقہ بتلا دیا گیا ہے کہ پانچواں حصہ ان اغراض و مقاصد کے لئے نکال لیا جائے اور باقی چار حصے مجاہدین میں سٹیٹس کے مطابق تقسیم کر دیے جائیں۔ اس آیت اور اس کی ہم معنی آیات نے واضح کر دیا ہے کہ قرآن کے نزدیک اسٹیٹ یتیموں، بیوگان، مسکینوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد اور خبر گیری کے لئے ذمہ دار ہے

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ
اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۬ۙ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾

اس وقت کو یاد کرو، جب تم (جنگ بدر کے موقع پر) ادھر قریب کے ناکے پر تھے اور دشمن دور کے ناکے پر تھا اور (تجارتی) قافلہ تم سے نچلی طرف سے گزر رہا تھا۔ اگر تم نے آپس میں فیصلہ کرنا

Marfat.com

ہوتا کہ جنگ کی جائے یا نہ کی جائے اور کب اور کہاں کی جائے تو تمہارا اس معاملہ میں ضرور اختلاف ہو جاتا (اس لئے کہ تم میں سے کچھ لوگ دشمن کی فوج کی کثرت سے خائف تھے اور کچھ قافلے والوں کو لوٹنا چاہتے تھے) لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون تدبیری کا تقاضہ یہ تھا کہ فریق مخالف سے تمہارا ٹکراؤ ہو جائے اور جو بات (آخر الامر) ہو کر رہنی ہے اس کا فیصلہ ہو جائے تا کہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ بھی کھلی دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جسے زندہ رہنا ہے وہ بھی کھلی دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (8/42)

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۴۳﴾

اے رسول! یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تجھے خواب میں دشمنوں کی تعداد کو تھوڑا کر دیا دکھایا تھا۔ اگر وہ تمہاری نظر میں بہت زیادہ دکھائی دیتے تو تم ضرور ہمت ہار جاتے (بزدلی دکھاتے) اور جنگ کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگ جاتے لیکن اللہ نے (اپنی رحمت سے) تمہیں اس تباہ کن صورت حال کے نتائج سے بچا لیا وہ بلاشبہ دلوں کے احوال وظروف کو خوب جاننے والا ہے۔ (8/43)

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۴۴﴾ ع ۵ ۷

اور پھر دیکھو! جب تم بالمقابل آئے تو دشمن کو تمہاری نگاہ میں کم کر کے دکھایا گیا (اس لئے کہ تمہارے دلوں میں ایمان و استقامت کی روح زندہ ہو جائے) اور ان کی نظروں میں تم کو کم دکھایا گیا بظاہر تعداد میں وہی زیادہ تھے یہ اس لئے کیا گیا تھا، تا کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں فیصلہ صادر فرما دے جس نے (آخر الامر) ہو کر رہنا تھا۔ اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (8/44)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵

اے اہل ایمان! جب تمہارا مقابلہ دشمن کی جماعت سے ہو جائے تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کے قوانین کو پوری قوت سے غالب رکھو تا کہ تم مقصدِ حیات میں کامیاب و کامران ہو جاؤ۔ (8/45)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۴۶

اور اللہ اور اس کے رسول کی پوری پوری اطاعت کرو (یعنی نظام اسلام کی) یہ نہ ہو کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے لگ جاؤ ورنہ تمہارے حوصلے پست اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ لہٰذا صبر و استقامت اور ثابت قدمی سے کام لیتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت صبر و استقامت والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ (8/46)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۴۷

اور دیکھنا! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے (جنگ کی خاطر) نکلے تھے تو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو اپنی شان و شوکت دکھاتے ہوئے نکلے تھے اب لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (راہ راست) اور اللہ تعالیٰ کا علم انکے تمام اعمال کو محیط ہے۔ (8/47)

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴۸ ع ۶/۴/۲

اور پھر جب ایسا ہوا کہ شیطان نے (شیطان طینت سردار) جو جنگ کے لئے اکساتا تھا اور انکے اعمال کو خوش نما بنا کر دکھاتا تھا اور انکے کان میں یہ افسوں پھونک دیا تھا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور انہیں اپنی حمایت کا یقین دلاتا تھا۔ مگر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو الٹے پاؤں بھاگ نکلا اور صاف صاف کہہ دیا مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ مجھے اللہ سے بہت ڈر لگتا ہے اللہ تعالیٰ بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔ (8/48)

Marfat.com

إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۴۹﴾

اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ منافقین جن کے دلوں میں (ایمان کی کمزوری) کا مرض تھا۔ کہنے لگے کہ مسلمانوں کو تو ان کے دین نے حسن فریب میں غرور میں مبتلا کر رکھا ہے (وہ نہیں جانتے تھے کہ مسلمانوں کا توکل تو اللہ پر ہے) اور جس کا توکل اللہ پر ہو تو اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔ (8/49)

وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۵۰﴾

(یہ بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے والے) کاش اگر کہیں ان کی اس حالت کو دیکھ لیتے جب (میدان کارزار میں) ملائکہ ان مقتولین کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے جا رہے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اب تم اس آتش شعلہ فشاں کی اذیتوں کا مزا چکھو۔ (8/50)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۵۱﴾

یہ عذاب آتش فروزاں خود تمہارے ہاتھوں کا کمایا ہوا پیشگی نتیجہ ہے وگرنہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہے وہ تو رحمٰن و رحیم ہے۔ (8/51)

كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

(یہ معاملہ جواب مشرکین کو پیش آ رہا ہے) ایسا ہی ہے جیسا پیشتر ازیں قوم فرعون کے ساتھ ہو گزرا ہے۔ نیز ان اقوام کے ساتھ جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں انہوں نے اللہ کے احکام و قوانین کو ماننے سے انکار کیا تو اس کے قانون مکافات عمل نے انکو اپنی گرفت میں لے لیا۔ بیشک اللہ کا قانون مجازات بڑی قوت والا اور سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ (8/52)

Marfat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۵۳

اللہ تعالیٰ کا محکم اور اٹل قانون ہے کہ وہ زندگی کی نعمتوں، خوشگواریوں اور سرفرازیوں سے نوازتا ہے۔ وہ اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کوئی قوم خود اپنے طرز عمل کو نہیں بدل لیتی (13) اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (نفسیاتی تغیر کے بغیر خارجی انقلاب ممکن نہیں) (8/53)

علامہ اقبال نے اس حقیقت کو اپنے الفاظ میں یوں فرمایا:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو خیال جس کو آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

میں اب سمجھا کہ دنیا کچھ نہیں، دنیا میرا دل ہے — بدل جانے سے اس کے رنگ ہر چیز کا بدلا

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۵۴

(یہی وہ اللہ کا قانون ہے جو آیت درج صدر نمبر 8/52 میں کیا گیا ہے) کہ قوم فرعون اور اسکی پیش رو اقوام نے اپنے پروردگار کے احکام وقوانین کو جھٹلایا تھا۔ تو ہم نے انکے جرائم کی پاداش میں ہلاک کر دیا اور قوم فرعون کو غرق (دریا) کر دیا گیا۔ یہ سب کے سب لوگ ستمگر اور ظلم واستبداد پر کمر بستہ تھے۔ (8/54)

ہوئے غرق دریا زیر دریا تیرنے والے — طمانچے موج کے کھاتے تھے جو بن کر گوہر نکلے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۵ۙ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین ذی حیات وہ خلائق ہے جو اللہ کے نظام حیات سے انکار کرتے ہیں اور کبھی ایمان لانے کے نہیں ہیں (ایمان کی راہ عقل بصیرت کی راہ ہے اور کفر اندھے پن کا دوسرا نام ہے) (8/55)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾

اے رسول! (یہ ایسی فاسق اور فاجر قوم ہے) جس سے آپ نے (صلح) کا معاہدہ کیا ہے پھر وہ ہر موقع پر اس کو توڑتے ہیں وہ (عہد شکنی کے عذاب سے) ذرہ نہیں ڈرتے۔ (8/56)

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

پس (اے مسلمانو) اگر ان لوگوں کو میدان جنگ میں پاؤ تو انہیں سخت سزا دو کہ وہ خود بھی متوحش ہو کر بھاگ نکلیں اور جو لوگ ان کے پیچھے کمک کے طور آ رہے ہیں وہ بھی انہیں دیکھ کر بھاگ جائیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس سے عبرت پکڑیں (اور آئندہ عہد شکنی سے باز رہیں) (8/57)

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ ع ٧ ١٠ ١٣

(عہد و پیمان کی پابندی بڑی اہم ہے) مسلمانو! اگر تمہیں کسی قوم سے عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو تم پہلے ہی علی الاعلان ان کا معاہدہ ان کی طرف پھینک دو (معاہدہ توڑ دو) تاکہ تم دونوں برابری کی سطح پر آ جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا (قانون مساوات) کی بنا پر عہد شکنوں یا خیانت کرنے والوں کو کبھی پسند نہیں کرتا۔ (8/58)

نوٹ نمبر 5: اوپر آیت نمبر 56 میں مدینہ کے یہودیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب پیغمبر اسلام ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں یہود کی تین بستیاں آباد تھیں۔ بنی قینقاع، بنی نضیر اور بنی قریظہ۔ رسول اللہ نے ان سے امن و سلامتی اور ایک دوسرے سے اعانت کا معاہدہ کیا تھا کہ اگر کسی فریق پر اس کے دشمن حملہ آور ہونگے تو سب مل کر دشمن کا مقابلہ کرینگے۔ لیکن ابھی معاہدہ کی سیاہی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ یہود نے خلاف ورزیاں شروع کر دیں اور قریش مکہ سے ساز باز کر کے مسلمانوں کی نہ صرف تباہی و بربادی کی کوششیں کرنے لگے بلکہ صفحہ ہستی سے مٹانے کی سوچنے لگے۔ یہاں تک کہ خود رسول اللہ کو ہلاک کرنے کی تدابیر سوچنے لگے۔ اسی بنا پر اگلی

Marfat.com

ہی آیت نمبر 57 میں حکم الٰہی ہوا ہے کہ اب ایسے عہد شکن و دغا باز لوگوں کے ساتھ نباہ ممکن نہیں لہٰذا علی الاعلان معاہدہ توڑ دو۔ اگر تم مقابلہ کی تیاری کرنا چاہتے ہو تو اسی طرح انہیں تیاری کا حق پہنچتا ہے دھوکا دہی نہیں ہے۔ یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم نے ہر معاملہ حتیٰ کہ جنگ میں بھی سچائی اور دیانتداری کا جو معیار قائم فرمایا ہے کس قدر بلند و بالا ہے۔ یہ دین اسلام ہی کا اعزاز ہے اس کے برعکس اگر آپ دنیا بھر کے قوانین جنگ کا مطالعہ کر لیجئے جس بلند اصول کا یہاں ذکر فرمایا گیا ہے اس کی مثال آپ کو کہیں نہیں مل سکتی۔ یہ معاملہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ عہد و پیمان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دنیا میں اس وقت تک کسی قوم نے قوانین جنگ کو اس درجہ بلند اخلاق کے معیار پر قائم کیا ہے؟ عالمگیر جنگ یورپ کی تاریخ کا ہر ایک صفحہ الٹ کر دیکھ لیں، جواب میں نہیں کہے گا بلکہ وہ تو اگلی نسلوں تک ختم کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹

منکرین اسلام یہ گمان مت کریں کہ وہ سبقت لے جائینگے وہ یقیناً ہم کو عاجز و بے بس نہیں کر سکتے۔ (8/59)

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰

(ساتھ ہی ہدایت کر دی کہ اے جماعت مومنین) دشمنوں کے مقابلہ میں جہاں تک تمہاری استطاعت و قدرت کے اسباب و ذرائع موجود ہوں تم پوری قوت یعنی دور مار ہتھیار اور سرحدوں کی حفاظت کیلئے مضبوط گھوڑے (بہترین ذرائع نقل و حرکت) ہر وقت تیار رکھو۔ جن سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں اور انکے علاوہ دوسرے دشمنوں کو جن کو تم نہیں جانتے، خائف و حراساں رکھو اللہ کو اُنکا علم ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی اس کے نظام کے استحکام کیلئے) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں پورا پورا واپس مل جائیگا اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ (8/60)

Marfat.com

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾

اے رسول! اگر تمہارا دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو آپ بھی صلح کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی (رحمت و نصرت) پر بھروسہ رکھو کیونکہ وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے (دین اسلام کا مدعا جنگ کرنا نہیں بلکہ امن و سلامتی کی فضا پیدا کرنا ہے) (8/61)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿٦٢﴾

(اگر دشمن صلح کا جھانسہ دیکر) تمہیں دھوکا دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو (اے رسول! مطمئن رہو) اللہ تعالیٰ کی (تائید و نصرت) آپ کے لئے کافی ہے۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنی امداد و نصرت سے اور جماعت مومنین کے ذریعے آپ کو اس قدر سامان تقویت پہنچایا ہے (49/29, 18/28, 4/52) دین کا غلبہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور صحابہ اکرام کی رفاقت سے ممکن ہو (8/62)

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ ع ٨ ٦ ٤

اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں میں الفت محبت ڈال کر ان کے دلوں کو جوڑ دیا۔ یہ باہمی الفت و محبت اس قدر گرانمایہ متاع ہے جو دنیا بھر کی دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہی اللہ ہے جس نے باہمی الفت و محبت پیدا کر دی۔ بلاشبہ اللہ صاحب سطوت و قوت اور غلبہ والا ہے اور دانا اور بینا ہے۔ (8/63)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع

اے نبیؐ! آپ کے لئے اور آپ کے تابع مومنین کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ (8/64)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

اے نبیؐ! تم جماعت مومنین کو جنگ کیلئے برانگیختہ کرو۔ ان کی تمام کمزوریوں کو دور کر کے جہاد زندگی میں شریک ہونے کے قابل بنا۔ اگر تم میں بیس ثابت قدم اور استقامت رکھنے والے

Marfat.com

مجاہدین ہونگے تو وہ دوصد فریق مخالف پر غالب آ جائینگے اگر تم میں سے ایک سو جانباز ہونگے تو وہ ایک ہزار کفار پر غالب آ جائینگے اس لئے وہ قوم عقل وفکر سے کام نہیں لیتی۔ (8/65)

نوٹ نمبر 6: اللہ تبارکِ تعالیٰ نے غلبہ کی توجیہ یوں فرمائی ہے کہ ''یانھم یفقھون'' یفقھو من کا مادہ ہے ف ق ہ۔ یعنی علم حاضر سے علم غائب کی طرف پہنچنے کو کہتے ہیں۔ محسوسات کے مشاہدہ سے نتائج اخذ کر کے ان کے ذریعے اصل حقائق کا سمجھنا (Abstact of Truths) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے رسول! تمہارے دشمنوں کا گروہ ایسا جاہل گروہ ہے۔ جس میں جنگ کے حقائق سمجھنے کی اہلیت نہیں ہے۔ محض انتقام اور نفرت وتعصب میں کورپن کے جوش میں میدان جنگ میں آتے ہیں۔ وہ علم وبصیرت، معاملہ فہمی سے محروم ہیں اس لئے کتنی بھی بڑی تعداد میں ہوں اصحاب دانش وبصیرت کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتے۔ قرآن کریم نے تفقہ فی الدین کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ ہر مقام سے مرکز میں حاضر ہوں اور تفقہ فی الدین حاصل کریں۔ تفقہ فی الدین یہ طریقہ ان حالات میں بتایا گیا جب دین اسلام کی ابتدا ابھی از روئے قرآن کریم تفکر تدبر اور تفقہ فی الدین ہر مرد مومن کے لئے از حد ضروری ہے۔ بدقسمتی سے اب فقہ کے معنے کسی خاص امام کا مسلک سمجھے جاتے ہیں غور فرماویں قرآن حکیم کی رو سے فقہ فی الدین کا مفہوم کیا ہے اور اب اس کا مفہوم کیا رہ گیا ہے۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ میدان کارزار میں عقل وفکر اور جوش وحواس قائم رکھنا نہایت ضروری ہے۔ عقل وفکر سے کام لینا۔ کار ہر دیوانہ نیست۔ اس سے اس امر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنی تعلیم کی تربیت نے جماعت مومنین کی فکری صلاحیتوں کو کس قدر پختہ کر دیا تھا کہ میدان جنگ میں اندھے جذبات سے مغلوب نہیں ہوتے تھے۔ وگرنہ یہاں تو اچھے اچھے دانشوروں کی کیفیت یہ ہوتی ہے۔

مقام عقل سے آسان گزر گیا اقبال
مقام شوق میں کھو گیا وہ دیوانہ

Marfat.com

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اللہ کی تائید ونصرت اور صبر واستقامت شرط ہے۔ زندگی میں اس زریں اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ

جہاں باز و سمٹے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

مسلمانو! اب اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تمہاری ذمے داری کم کردی ہے اس لئے کہ اس کے علم میں ہے کہ تمہارے پاس (سامان حرب وضرب) کی کمی ہے۔ اگر تم میں سو جانباز ثابت قدم اور استقام رکھنے والے ہونگے تو وہ دوصد (دشمنوں) پر غالب آجائینگے اور اگر تم میں ایک ہزار ایسے ہونگے تو وہ اللہ کے قانون (تائید ونصرت) کے مطابق دو ہزار (دشمنوں) پر غالب آجائینگے۔ اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تائید ونصرت صبر واستقامت رکھنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ (8/66)

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾

کسی نبی کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ ان کے قبضے میں قیدی ہوں جب تک (میدان جنگ میں شکست فاش دے کر) ملک میں غلبہ وتسلط حاصل نہ کرلیا جائے (تم بلاوجہ قیدی بنا کر) متاع دنیا کے خواہش مند ہو (فدیہ کی صورت میں تم ایسا ہرگز نہیں کرسکتے) اللہ تعالیٰ کے پیش نظر تمہاری مستقبل کی خوشگواریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سطوت وقوت رکھنے والا اور انتہائی دانشوری سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (8/67)

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

اگر اللہ تعالیٰ کے قانون میں اس قسم کی فرد گذاشتوں سے درگزر کردینے کی گنجائش پہلے سے موجود نہ ہوتی تو جو کچھ تم کرنے والے تھے اس پر تمہاری سخت گرفت ہوتی۔ (8/68)

Marfat.com

ع ۵ ۹

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۹

بہر حال مال غنیمت میں جو کچھ تمہارے ہاتھ لگا ہے اسے حلال اور پاکیزہ سمجھتے ہوئے کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ وہ تحفظ فراہم کرنے والا اور بے حد رحمت برسانے والا ہے۔ (8/69)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰

اے رسول! ان قیدیوں پر جو تمہارے قبضے میں ہیں، واضح کر دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دل میں خیر سگالی کے جذبات ڈال دیئے ہیں تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے تمہیں اس سے بہتر واپس کر دیا جائیگا۔ اور تمہاری ہر طرح سے حفاظت کی جائیگی اللہ تعالیٰ کے قانون میں حفاظت اور مراحمت کا سامان موجود ہے۔ (8/70)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱

(قرآن کریم کی وسعت قلبی و کشادہ نگاہی پر غور فرمائیں تو دنیا کے کسی آئین و قوانین میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کا منشاء امن و آزادی کی فضا پیدا کرنا ہے کسی سے انتقام لینا نہیں ہے۔ مواخذہ صرف ناگزیر حالات میں ہے)

لیکن اے رسول! اگر وہ تمہارے ساتھ خیانت کا ارادہ رکھتے ہیں (تو اندیشہ سے اپنا طرز عمل نہ بدل دو) اس سے پہلے بھی وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں تو اس جرم کی پاداش میں ان پر آپ کا غلبہ و اقتدار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے (8/71)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ

Marfat.com

مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۲

جولوگ دین اسلام کی صداقت پر ایمان لائے (گھر بار تک کو چھوڑ کر) ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال وجان کی قربانی دی اور جن لوگوں نے مہاجروں کو ٹھکانا فراہم کیا اور ان کی مدد کی یہی لوگ دراصل ایک دوسرے کے دوست ورفیق ہیں لیکن جولوگ ایمان تو لے آئے لیکن انہوں نے ہجرت نہیں کی ہے۔ تم پر ان کی رفاقت و دوستی کا کوئی حق نہیں جب تک کہ وہ ہجرت کر کے (دارالسلام) میں نہ آجائیں لیکن اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد طلب کریں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم آتا ہے بشرطیکہ وہ ایسی قوم کے خلاف نہ ہوں جن کے ساتھ تمہارا (صلح وآشتی) کا معاہدہ ہے اللہ سب کچھ دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (8/72)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝۷۳

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے احکام وقوانین سے انکار اور مخالفت کرتے ہیں یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست و مددگار ہیں لہٰذا مسلمانو! اگر تم وہ کچھ نہ کروگے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے (یعنی قتال نہیں کروگے) تو دنیا میں فتنہ پیدا ہوجائیگا اور بہت بڑی خرابی اور ہنگامے پیدا ہوجائینگے۔ (8/73)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴

جولوگ دین کی صداقت پر ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین) کو ٹھکانا فراہم کیا اور ہر طرح سے مدد کی (انصار) وہی درحقیقت سچے مومن ہیں۔ انکی خطاؤں میں درگزر کیا جائیگا اور بہترین رزق سے نوازا جائیگا۔ (8/74)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵ ع ۱۰ ۶

اور جو لوگ بعد میں ایمان بالیقین لائے اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں۔ البتہ قرابت دار تو اللہ کے قوانین میں ایک دوسرے کی (میراث) کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔ (8/75)

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیاتھا ۱۲۹ رکوعاتھا ۱۶

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱ ۭ

اس سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی جس کی معتدد وجوہات مفسرین نے بیان فرمائی ہیں۔ جن میں بہت اختلاف ہے اور جس معاملے میں اختلافات پائے جائیں اس کو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی لہٰذا رسول اللہ نے اسے نہیں لکھوایا ہوگا۔ بہرحال جہاں تک ناقص عقل نے سمجھا ہے وہ یہ ہے چونکہ سورۃ انفال اور توبہ میں مضمون (Subject matter) مسلسل ایک ہی چل رہا ہے لہٰذا بسم اللہ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس امر کا اعلان عام ہے کہ ہم ان مشرکین عرب سے بالکل الگ تھلگ ہیں جن کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تھا ان کے ساتھ اب ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ (9/1)

نوٹ نمبر 1: یہ اعلان مملکت اسلامیہ کی طرف سے ہو رہا ہے اعلان کے الفاظ کے روعب و دبدبہ سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ فیصلہ ایک ایسی مملکت کی طرف سے ہو رہا ہے جسے پورا پورا غلبہ اور تسلط حاصل ہے اور معاملہ میں صاحب اختیار و اقتدار ہے

Marfat.com

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢

(اے مشرکین! تمہیں مہلت دی جاتی ہے) کہ تم چار ماہ تک اس سرزمین میں بلا روک ٹوک چل پھر سکتے ہو مگر جان رکھو! کہ تم اللہ تعالیٰ کو بے بس اور مغلوب نہیں کر سکتے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو ذلت آمیز رسوا کرنے والا ہے۔ (9/2)

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣ۙ

آج اس حج کے عظیم اجتماع کے دن تمام مشرکین عرب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا (مشرکین) کے معاہدات امن وصلح سے کوئی واسطہ نہیں۔ اے مشرکین! اگر تم ندامت کے ساتھ توبہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا لیکن اگر تم (دعوت اسلام سے) روگردانی کرو گے تو یاد رکھو! تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے (یعنی اس کے قانون مجازات کی گرفت سے نکل نہیں سکتے) چنانچہ منکرین اقدار وحی کو دردناک عذاب کی نوید سنادو۔ (9/3)

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤

البتہ جن مشرکین کے ساتھ تم نے معاہدات کئے تھے اور انہوں نے اپنے معاہدے پورے کرنے میں کسی قسم کی کمی چھوڑی اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی فریق کی مدد واستعانت کی تو ایسے لوگوں کے ساتھ تم بھی مدت معاہدہ تک وعدہ پورا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی لوگ پسندیدہ ہیں جو اپنے معاہدات تک نگہداشت کرتے ہیں۔ (9/4)

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

Marfat.com

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پس جب حرمت کے مہینے گذر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، قید کرلو اور انکا محاصرہ کرو۔ اور ہر کمین گاہ میں ان کی تاک میں بیٹھو لیکن اگر وہ تائب ہو جائیں اور اقامت صلوٰۃ وایتائے زکوٰۃ قائم کرلیں (یعنی دین اسلام کے سارے نظام میں تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں) تو پھر تم انکا راستہ چھوڑ دو اور اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ اللہ تعالیٰ درگزر اور رحم فرمانے والا ہے۔(9/5)

نوٹ نمبر 2: فریضہ اقامت صلوٰۃ وایتائے زکوٰۃ:

درج صدر آیت نمبر 5 میں فرمان الٰہی ہے کہ جب یہ مشرکین تائب ہو جائیں اور سرکشی سے باز آجائیں، اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ یعنی نظام اسلام میں تمہارے ساتھ شریک عمل ہو جائیں تو پھر یہ تمہارے دینی بھائی متصور ہونگے مطابق (9/11) (التوبہ) مگر اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کی خصوصاً تاکید کی گئی ہے۔ دین اسلام کا سارا نظام انہی دو محوروں کے گرد گردش کرتا ہے کیونکہ نظام صلوٰۃ میں دین کا معاشرتی اور سیاسی پہلو آجاتا ہے اور ایتائے زکوٰۃ میں اس کا معاشی گوشہ، دیگر مقامات میں اسلامی نظام مملکت کے قیام کے بنیادی مقاصد یہی دو اساسی نکات قرار دیئے گئے ہیں جیسا کہ (22/41 الحج) قرآن کریم کی رو سے یہ دو پہلو اس قدر اہم اور جامع ہیں کہ سارا دین سمٹ کر ان کے اندر سمو جاتا ہے۔ مگر ہمارے مروجہ اسلام میں ان گوشوں کا مطلب ہے چند رکعتوں کی ادائیگی اور اپنے ڈھیروں مال ومتاع میں سے اڑھائی فی صد انفرادی خیرات۔ اس بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں

انداز بیاں اگرچہ بہت شوخ نہیں ہے — شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات
یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل — یا خاک کے آغوش میں تسبیح ومناجات

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع ٦ ٧

Marfat.com

اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص امان مانگ کر تمہارے پاس آجائے تو اسے امان دے دو۔ یہاں تک کہ وہ اچھی طرح اللہ کا کلام سن لے پھر اسے مامن یعنی جائے امان تک پہنچا دو۔ کیونکہ یہ لوگ (جاہل ہیں) عقل و شعور نہیں رکھتے۔ (9/6)

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷

(دین اسلام میں جبر نہیں مذہبی آزادی بے مثال ہے جو لوگ معترض ہیں وہ کم از کم اس حکم پر ہی غور و فکر کر لیتے)

(بار بار عہد شکنی کرنے والوں کے) ساتھ اللہ اور اس کے رسول کا عہد کیسے ممکن ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم لوگوں نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا ہے لہٰذا جب تک وہ اپنے عہد پر قائم رہیں تم بھی ان کے ساتھ عہد استوار رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں جو اس سے ڈرتے ہوئے اپنے عہدوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔ (9/7)

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸

(مگر ان کے سوا) ان لوگوں کے ساتھ عہد بھلا کیسے ممکن ہے؟ جن کی کیفیت یہ ہے کہ جب وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہاری قرابت و روابط کی پاسداری کریں نہ عہد و پیمان کی ذمہ داری۔ یہ اپنی چکنی چپڑی باتوں سے تمہیں راضی رکھنا چاہتے ہیں لیکن ان کے دل تمہارے خلاف نفرت و عداوت سے معمور ہیں اور ان میں اکثر حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ (9/8)

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹

دنیاوی مفاد کی خاطر یہ لوگ تھوڑی سی قیمت پر اللہ کی آیات بیچ ڈالتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں جو کچھ یہ کرتے ہیں وہ کس قدر برا ہے۔ (9/9)

Marfat.com

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ⑩

(ان کی شقاوت وسرکشی کا یہ حال ہے) کہ یہ لوگ نہ تو کسی مومن کی قرابت داری کا اور معاشرتی تعلقات کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا (42/23 الشوریٰ) یہ لوگ بڑے ہی حدود شکن واقع ہوئے ہیں۔ (9/10)

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑪

لیکن اگر وہ تائب ہو جائیں یعنی دین اسلام کی اقدار کو تسلیم بالیقین کر کے اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کو قائم کر لیں تو نظام اسلام میں تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم ان لوگوں کے لئے جو علم و بصیرت سے کام لیں احکام وقوانین اسلامی تعلیمات کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔ (9/11)

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ⑫

اگر یہ لوگ معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور نظام دین اسلام پر طعن و تشنیع کریں تو پھر کفر کے سرغنو کے ساتھ جنگ کرو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے جنگ اسلئے کی جائے کہ یہ لوگ ظلم وتعدی سے باز آ جائیں۔ (9/12)

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑬

(مسلمانو!) کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنہوں نے اپنے عہد و پیمان کی قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول کریم کو اس کے وطن سے نکال باہر کرنے کے منصوبے بنائے اور پھر تمہارے خلاف جنگ میں پہل بھی انہوں نے کی تھی؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ (9/13)

Marfat.com

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۴﴾

(مسلمانو! بلاخوف وخطر) ان لوگوں سے جنگ کرو اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے قانون مجازات کے مطابق انہیں تمہارے ہاتھوں سے سزا دیگا اور ان کو ذلیل وخوار کردیگا۔ ان پر تمہیں فتح مند کریگا اور جماعت مومنین کے تمام دکھ درد دور کردیگا۔ (9/14)

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾

اور (مومنین) کے دلوں کی جلن وسوزش فرو کردیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا قانون مشیت وحکمت یہ ہے کہ (جو شخص مغفرت ورحمت کیلئے اس کی طرف رجوع کرتا ہے) وہ بھی رجوع برحمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (9/15)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع

(اے جماعت مومنین!) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمھیں اسی حال میں چھوڑ دیا جائیگا؟ حالانکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پوری طرح آزمائش میں ڈالا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے۔ نیز اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کو چھوڑ کر کسی کو اپنا دوست اور رازداں نہیں بنایا ہے۔ یاد رکھو! جو کچھ تم (ظاہر وباطن) کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبیر وعلیم ہے۔ (9/16)

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

مشرکین کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں جبکہ وہ اپنے کفر کے خود شاہد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سب اعمال اکارت گئے اور عذاب آتش میں ہمیشہ رہینگے۔ (9/17)

Marfat.com

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾

(اس نص قرآنی کا اطلاق تمام فرقہ پرست مسلمانوں پر ہوتا ہے کیونکہ فرقہ بندی فرقہ پرستی شرک ہے (بمطابق الروم 30/31-32، انعام 6/159)

اللہ کی مساجد کو فی الحقیقت وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ قائم کرتے ہیں نیز اللہ کے قانون مجازات کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔ (9/18)

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ وقف لازم

کیا تم سمجھتے ہو کہ حاجیوں کو پانی پلا دینا اور خانہ کعبہ کی مختلف خدمات سرانجام دینے سے انسان اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو قیامت کے دن (یوم حساب) پر ایمان بالیقین رکھے اور اللہ کی راہ میں جان کی بازی لگا دے؟ اللہ تعالیٰ کے معیار کے مطابق یہ دونوں کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کبھی سعادت کی راہ نہیں دکھاتا جو ظلم کرتے ہیں۔ (9/19)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

جو لوگ مستقل اقدار وحی الٰہی پر ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کیا یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مدارج بہت بلند ہیں اور وہی کامیاب و کامران ہیں۔ (9/20)

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾

ان کا پروردگار خود ان کی رحمت و رضا اور جنت کے باغات کی بشارت دیتا ہے ان کیلئے ان میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہونگی۔ (9/21)

Marfat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

انہی میں وہ ہمیشہ رہینگے ۔یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس (ان کے احسن اعمال کا) عظیم الشان صلہ ہے۔ (9/22)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

اے ایمان والو! اگر تمہارے آباؤ اجداد اور تمہارے بھائی بند ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو انہیں اپنے رفیق وکارساز نہ بناؤ۔ اگر تم میں سے جو انکو رفیق وکارساز بنائیں گے وہ اللہ کے حکم سے سرکشی کرنے والے ہیں۔ (9/23)

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع ٣ ٨ ٩

اے رسول! اعلان کردو کہ (اے مسلمانو!) اگر تمہارے باپ، تمہارے بھائی، تمہارے بیٹے اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز واقارب اور تمہارے مال ومنال جو تم کماتے ہو اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور تمہارے وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے (قانون مجازات) کا فیصلہ ظہور پذیر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو راہ ہدایت کی رہنمائی نہیں کرتا۔ (9/24)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ج

مسلمانو! اللہ تعالیٰ اس سے پہلے بہت سے مواقع پر (جنگ کے میدانوں میں) تمہاری مدد کر چکا ہے اور (خصوصاً) غزوہ حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترانے لگے تھے لیکن یہ کثرت

Marfat.com

تمہارے کسی کام نہ آسکی اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی بالآخر تم پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ (9/25)

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٦

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی سکنیت یعنی صبر واقرار اپنے رسول اور مومنین پر نازل فرمایا (48/4,8/10,3/125) ایسے لشکر نازل فرمائے جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے (9/40) اور (اپنے قانون مکافات عمل کی مطابق) کافروں کو سخت سزا دی۔ منکرین حق کیلئے یہی جزا ہے۔ (9/26)

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٧

پھر اس کے بعد جو شخص مغفرت کیلئے اللہ کی طرف رجوع کریگا تو اللہ رجوع برحمت کریگا کیونکہ وہ درگزر اور رحم فرمانے والا ہے۔ (9/27)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٢٨

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! مشرکین ناپاک ہیں لہٰذا سال رواں کے بعد انہیں مسجد حرام کے پاس نہ جانے پائیں اور اگر تمہیں (تجارتی معاملات میں) تنگ دستی کا اندیشہ ہو تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت کے مطابق تمہیں مال و مال کر دے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے اور انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (9/28)

نوٹ نمبر 2: جو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور شرک بھی کئے جاتے ہیں ان کے لئے یہ آیت تازیانہ عبرت ہے کیونکہ اللہ کے ماننے کے ساتھ ساتھ دوسری ہستیوں کو کارساز، مشکل کشا سمجھنا صریحاً شرک ہے جو ظلم عظیم ہے (31/13 لقمٰن) اور اللہ تعالیٰ کو نہ ماننے کے مترادف ہے۔ سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

Marfat.com

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع ٥ ١٠

اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو جو اللہ اور روز قیامت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا اس کو حرام نہیں کرتے (یعنی شریعت کو اپنا قانون زندگی نہیں سمجھتے) نظام حیات کا اطباع نہیں کرتے (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور محکومی اختیار کریں۔ (9/29)

نوٹ نمبر 3: "الجزية" وہ ٹیکس ہے جو غیر مسلمانوں سے ان کی حفاظت کے بدلہ میں لیا جائے۔ جو ان کی مال و جان، آبرو اور معابد یعنی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے کافی سمجھا جائے۔ لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ وہ معاہدہ جس میں کسی سے کچھ خراج لے کر اسے امن و امان کی ذمہ داری دی جائے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾

یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے، نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بہت لغو اور فضول باتیں ہیں جو اپنی زبانوں سے وہ نکالتے ہیں یہ انہی کی مشابہ یا مثل (باتیں) ہیں جو ان سے پہلے ان کے مقدمین کافر کرتے تھے اللہ تعالیٰ انکو غارت کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں۔ (9/30)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

Marfat.com

انہی کے مشابہ انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے مشائخ، علما اور راہبوں کو اپنا رب بنالیا ہے۔ نیز مریم کے بیٹے مسیح کو بھی، حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ صرف عبادت کے لائق صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ (حقیقت یہ ہے) کہ اس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار واختیار نہیں ہے۔ وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک حکم بنالیا جائے۔ (9/31)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

(یہ آیت کریم ان مشرک مسلمانوں کیلئے تازیانۂ عبرت ہے جو پیر پرستی اور قبور پرستی کرتے ہیں)۔

(یہ یہود ونصاریٰ اور مشرکین) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو یعنی شمع ہدایت (القرآن) کو اپنی پھونکوں سے، اقوال باطلہ سے گل کردیں جو انہیں تاریکیوں سے نکالنے کے لئے آیا ہے (2/257البقر) مگر اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور نہیں ہے۔ وہ اپنے نور کو مکمل کرکے رہے گا خواہ ان مخالفین پر کتنا ہی گراں کیوں نہ گزرے۔ (9/32)

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

النصف

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق وصداقت دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ یہ نظام دین تمام انسانوں کے خودساختہ نظام ہائے حیات پر غالب کرے۔ خواہ یہ بات مشرکین پر کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ (48/28,109/6,61/9)(9/33)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ﴿۳۴﴾

اے لوگو جو ایمان بالیقین لائے ہو! ان مشائخ، احبار اور راہبوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو [illegible] مال و منال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ راست سے روکتے ہیں۔ نیز جو لوگ سونا، چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو کربناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ (9/34)

نوٹ نمبر 4: آیت درج صدر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ پہلے زمانے میں علمائے یہود و نصاریٰ عوام کا مال و زر دھوکا دے کر کھاتے تھے۔ وہ فریب دیتے کہ ہمیں راضی کرلو گے تو اللہ راضی ہوجائیگا اور رشوتیں لے کر فتویٰ دیتے تھے۔ مگر یہ یہود و نصاریٰ کے علماء مشائخ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان کا تذکرہ کر کے مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ ہمارے اس زمانہ میں اکثر علما مشائخ اور پیر و مرشد کی یہی حالت ہے کہ وہ بھی اپنی رضا میں اللہ کی رضا بتاتے ہیں یہی لوگ پھر اللہ کی راہ سے روکنے والے ہیں۔ اس لئے کہ ذاتی اغراض و مقاصد درمیان میں حائل ہوتے ہیں اور یہ لوگ حق و صداقت کے دشمن ہوتے ہیں اسی وجہ سے یہود و نصاریٰ کے علما آنحضرت صلعم کے دشمن ہوگئے تھے

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

گذشتہ آیت نمبر 34 کے تسلسل میں ارشاد بار تعالیٰ ہے کہ (ایک دن ایسا آنے والا ہے) جس دن سے مال و دولت سونا چاندی وغیرہ کو آتش جہنم میں تپایا جائیگا اور پھر اسی سے انکی پیشانیاں اور پہلو اور انکی پیٹھیں داغ دی جائینگی۔ (پھر انکو بتایا جائیگا) یہ ہے تمہارا خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا کہ لو اب اپنے لپیٹے ہوئے خزانے کا مزہ چکھو۔ (9/35)

Marfat.com

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾

دراصل مہینوں کی تعداد جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو تخلیق کیا ہے اللہ کے نوشتے میں (ایک سال) میں بارہ ہی ہیں ان میں چار مہینے حرمت کے ہیں۔ یہی ٹھیک ضابطہ حیات ہے۔ لہٰذا ان چار مہینوں میں اپنے آپ پر ظلم مت کرو اور مشرکین سے اجتماعی قوت سے جنگ کرو۔ جس طرح وہ سب مل کر جنگ کرتے ہیں۔ جان رکھو! اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (9/36)

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ ع ٥ ٨ ١١

یقیناً نسی کفر میں ایک مزید کافرانہ اضافہ ہے۔ جس کی بنا پر یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کسی سال ایک مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں تا کہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی تعداد بھی پوری کر دیں اور اللہ کے حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں۔ ان کے برے اعمال خوشنما بنا دیئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ منکرین حق لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (9/37)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) نکلو تو تم بوجھل ہو کر زمین سے چمٹ جاتے ہو؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دینوی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دینوی زندگی کے عارضی فوائد آخرت کی نسبت بہت تھوڑے ہیں۔ (9/38)

Marfat.com

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

اگر تم (دین اسلام کی بقا کی خاطر جہاد کیلئے) نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں (اس نافرنی کی بناپر) دردناک عذاب دیگا اور (اپنے قانون استخلاف واستبدال کے مطابق) تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو متمکّن کر دیگا۔ اور تم اس کے (نظام حیات) کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے اللہ تعالیٰ ہر چیز کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (9/39)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾

اگر تم نظام کے قیام کی خاطر رسولؐ کی مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس وقت بھی فرما چکا ہے جب کافروں نے اسے (مکہ مکرمہ) سے نکال دیا تھا۔ جب وہ دو میں سے دوسرا تھا اور غار (ثور) میں تھے۔ تو جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق) سے فرما رہے تھے کہ تم غم نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرط رحمت سے ان کے دلوں میں طمانیت اور سکینیت نازل فرمائی اور اس کی مدد (بدر کے میدان میں) ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے۔ (9/26) اور کافروں کا کلمہ یا بول ذلیل وخوار ہو کر رہ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم اعلیٰ اور ارفع رہا۔ اللہ تعالیٰ صاحب عزت و صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے (9/40)

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

(اے جماعت مومنین) تم ہلکے ہو یا بوجھل، تم فراخی کی حالت میں ہو یا تنگدستی کی، تمہارے پاس سامان حرب کم ہو یا زیادہ (تو پروا نہیں) تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر تمہیں (جہاد کی افادی اقدار کا) علم الیقین ہو تو مقابلہ کیلئے نکل کھڑے ہونا تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (9/41)

Marfat.com

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۵ ۱۲ ۶

اے رسول! اگر فائدہ سہل الحصول ہوتا اور سفر آسان تو یہ ضرور تمہارے پیچھے چل پڑتے، مگر ان کو تو یہ راستہ بہت کٹھن نظر آتا ہے لیکن اب یہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر عذر پیش کرینگے کہ اگر ہمیں استطاعت ہوتی تو ہم ضرور آپ کے ساتھ چلتے (لیکن عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق) ایسا کر کے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ سراسر جھوٹے ہیں (9/42)

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾

(جنگ تبوک کا واقع، معرکہ اخلاص و منافقت، ایمان کی پختگی اور دل کی محکمی کی کسوٹی بن گیا)

اے نبیؐ! اللہ تمہیں معاف کرے۔ آپ نے کیوں انہیں رخصت یا اجازت دے دی؟ (آپ کو تحقیق کرنا چاہیے تھی کہ کون بہانہ باز ہے کون نہیں) تو آپ پر منکشف ہو جاتا کہ کون سچا اور جھوٹا کون ہے۔ (9/43)

(بشری حیثیت سے یہ ایک اجتہادی سہو تھا۔ اگر حضور کا اجازت دینے کا فیصلہ وحی کی رو سے ہوتا تو اللہ کی طرف سے تادیب کیوں آتی؟)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾

جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں وہ آپ سے اجازت نہیں مانگتے بلکہ وہ اپنے مال و جان سے جہاد کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ (9/44)

Marfat.com

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

اس قسم کی اجازتیں صرف وہی لوگ مانگا کرتے ہیں جو اللہ اور روز قیامت کو تسلیم نہیں کرتے، جن کے دلوں میں شک و شبہ ہو وہ اپنے شک و اضطراب میں متردد ہو رہے ہیں۔(9/45)

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

اگر واقعی انکا ارادہ (جہاد کیلئے) نکلنے کا ہوتا تو وہ خود اس کے لئے (ضروری سروسامان) کی تیاری کرتے مگر اللہ کو انکا اٹھ نکلنا پسند نہیں تھا لہٰذا اس نے انہیں بے حس و حرکت کر دیا کہ بیٹھے رہو، بیٹھنے والوں کے ساتھ (یعنی بچوں، معذوروں اور بوڑھوں کے ساتھ) (9/46)

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

مسلمانو! اگر یہ (منافقین جہاد کیلئے) تمہارے ساتھ نکلتے تو صرف انتشار و خرابی ہی پیدا کرتے، وہ تمہارے درمیان (فتنہ پردازی کیلئے) تگ و تاز کرنے میں سرگرم عمل رہتے۔ اور تمہارے درمیان ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان کی باتوں پر کان دھرتے ہیں (جاسوس بنے بیٹھے ہیں) اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (9/47)

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

(ان کی یہ حرکات کچھ نئی نہیں) اس سے پہلے بھی یہ لوگ فتنہ انگیزی کی کوشش کر چکے ہیں۔ انہوں نے تمہیں ناکام کرنے کیلئے تمہارے خلاف ہر طرح کی ریشہ دوانیاں کر کے دیکھ لیا ہے۔ لیکن حق کا ظہور ہو کر رہا اور اللہ تعالیٰ کا نظام حیات (باطل پر) غالب آ کر رہا اور وہ تلملاتے رہے۔ (9/48)

Marfat.com

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دے دیجئے۔ مجھے فتنہ وفساد میں نہ ڈالئے ان کو (احساس نہیں یہ اپنی حرکات سے) فتنے میں تو پہلے ہی پڑے ہوئے ہیں اور جہنم کافروں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ (9/49)

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

اے رسول! اگر آپ کوئی منفعت حاصل کرتے ہیں تو (منافقین) رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی دور اندیشی سے اپنا معاملہ درست کر لیا تھا۔ یہ کہہ کر بہت خوش ہوتے ہیں اور منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ (9/50)

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

اے رسول! ان سے کہہ دو کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو ہمارے اللہ کا نوشتہ مقدر ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ وکارساز ہے اور مومنین کو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ (9/51)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

ان سے یہ بھی کہہ دو کہ تم ہمارے متعلق دو ہی باتیں سوچ سکتے ہو (یا ہم میدان جنگ میں شہید ہو جائیں یا فاتح ومنصور ہو کر واپس آئیں) ہمارے لئے یہ دونوں ہی بڑی خوشگوار ہیں شہید یا غازی۔ ہم تو تمہارے لئے انتظار میں ہیں کہ کب تم پر اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عذاب لاتا ہے۔ یا ہمارے ہاتھوں سزا دلواتا ہے۔ اب تم بھی نتیجے کا انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (9/52)

Marfat.com

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾

ان منافقین سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ تم بطیّب خاطر خرچ کرو یا بادل ناخواستہ تم سے قبول نہیں کیا جائیگا۔اس لئے کہ تم حدود شکن لوگ ہو۔ (9/53)

(ہوتی نہیں قبول دعا ترک عشق کی　　دل چاہتا نہ ہو تو دعا میں اثر کہاں؟)

وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

اوران کے قبول نہ ہونے کا سبب اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے؟ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تسلیم بالیقین نہیں کیا (انکار کیا ہے) نیز صلوٰۃ کے لئے آتے ہیں تو گرانباری محسوس کرتے ہوئے، تساہل اور کسلمندی کے ساتھ، وہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے مگر بادل ناخواستہ۔

تساہل انگیزی کی تصویر علامہ اقبال نے یوں کھینچی ہے۔

لوگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے　　وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے

نماز روزہ و قربانی و حج　　یہ سب کچھ ہے مگر تو باقی نہیں ہے (9/54)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اے نبی! ان کے مال و دولت اور کثرت آل اولاد کو دیکھ کر تمہارے لئے وجہ رشک نا تعجب نہیں بننا چاہیے۔ مشیت ایزدی تو یہ ہے کہ یہ چیزیں دینوی زندگی میں بھی عذاب میں مبتلا کردیں گی اور ان کی جان بھی نکلے تو انکار حق میں نکلے۔ (9/55)

وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر یقین دلاتے ہیں کہ ہم بھی تمہیں سے ہیں حالانکہ درحقیقت یہ تم میں سے نہیں ہیں۔ چونکہ یہ بڑے بزدل لوگ خوف زدہ ہیں اس لئے اپنے آپ کو تم میں ظاہر کرتے ہیں۔ (9/56)

Marfat.com

لَوَيَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْمَغٰرٰتٍ اَوْمُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

(انکی کیفیت یہ ہے) کہ اگر انہیں کوئی جائے پناہ مل جائے یا کوئی غار یا کوئی اور چھپنے کا مقام تو ادھر کا رخ کر کے تیزی سے بھاگ کر اس میں جا چھپیں گے۔ (9/57)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

ان میں کچھ ایسے لوگ (حریص) بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم پر اے رسول! تم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اگر اس مال میں سے انہیں کچھ مل جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور نہ دیا جائے تو اظہار ناراضگی کرتے ہیں۔ (9/58)

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۷ ۱۷ ۱۳

ان کے لئے کیا ہی اچھا ہوتا کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ بھی انہیں دیا تھا اس پر راضی اور قانع ہو جاتے (59/7) اور کہتے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ہمیں عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ دیگا اور اس کا رسول بھی (احسان کریگا) ہم اللہ ہی طرف لو لگائے بیٹھے ہیں۔ (9/59)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

یہ صدقات تو دراصل صرف مندرج ذیل کے لئے ہیں۔

۱۔ محتاجوں، جو لوگ حق معلوم سے محروم ہوں۔ (59/8,2/271,2/273)

۲۔ ایسے لوگ جن کا کاروبار سرمائے کی کمی کی وجہ سے رک گیا ہو۔ (17/26,4/36,2/177)

۳۔ جو لوگ صدقات کی وصولی کے لئے مامور ہوں۔

۴۔ ایسے لوگ جن کی تالیف قلوب کرنا مقصود ہو۔

Marfat.com

۵۔ جولوگ دوسروں کی محکومی یا غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔(90/13,2/177)
۶۔ مقروض جولوگ قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہوں یا قصاص یا دیت دینے سے قاصر ہوں۔
۷۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جان ومال سے سعی وجہد کرنے والے ہوں۔
۸۔ مسافر یا سیاحت کرنے والے جو ناگزیر وجوع کی بنا پر مالی تعاون کے محتاج ہوگئے ہوں۔
(30/38,17/26,2/177)

یہ اللہ تعالیٰ کا لازمی حکم ہے (ہر صاحب استعداد کا فرض ہے کہ حکم کی تعمیل کرے) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا اور دانائے کل ہے۔ (9/60)

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبی اکرم کو ذہنی ایذا دکھ پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کانوں کا کچا ہے۔ اے نبیؐ! ان کو کہہ دو، وہ شخص تمہاری بھلائی کے لئے ایسا کرتا ہے۔ اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے وہ سراسر رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور جولوگ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے (9/61)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

یہ (منافق) لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر تمہیں راضی اور مطمئن رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ سچے مومن ہوتے تو جانتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ مستحق ہیں ان کو (اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعے) انہیں راضی رکھتے۔ (9/62)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾

کیا انہیں معلوم نہیں جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے (دین) میں رکاوٹ ڈالتا ہے

Marfat.com

مخالفت کرتا ہے۔اس کے لئے جہنم کا عذاب ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا یہ بہت بڑی ذلت ورسوائی ہے۔ (9/63)

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝۶۴

یہ منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کی طرف کوئی ایسی سورت نازل نہ ہوجائے۔ جوان کے دلوں کے بھیدوں کو کھول کر رکھ دے۔ اے نبی! ان کو کہہ دو کہ تم کرلو طنز و مذاق، اللہ تعالیٰ یقیناً اسے ظاہر کردیگا۔جس کے فاش ہونے سے ڈرتے ہو۔(9/64)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶۵

اگر تم ان سے پوچھو (کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہوتو) یہ کہہ دیں گے کہ ہم یونہی دل لگی کی باتیں کرتے تھے۔ اے رسولؐ! ان سے کہہ دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات (احکام و قوانین) اور اسکے رسولؐ کا مذاق اڑاتے ہو؟ (9/65)

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۶۶ ع ۸ ۷ ۱۴

اب عذرات یعنی بہانے نہ بناؤ، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔اگر ہم نے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو ہمارا (قانون مجازات) دوسرے گروہ کو ضرور سزا دیگا کیونکہ وہ مجرم ہے۔(9/66)

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۶۷ وقف لازم

یاد رکھئے! منافقین مرد اور عورتیں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں (ہم مشرب ہیں) وہ برائی

Marfat.com

کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے) روکتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیا اور اللہ نے بھی انہیں فراموش کر دیا ہے (یعنی اپنی رحمت اور مغفرت سے محروم کر دیا ہے) دراصل منافقین تو ہیں ہی حدود شکن۔ (9/67)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿٦٨﴾

اور ان منافقین مردوں اور عورتوں کو اور کافروں کیلئے اللہ تعالیٰ نے آتش دوزخ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہینگے یہ ان کے حسب حال ہے اور ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان پر ہمیشہ قائم ودائم رہنے والا عذاب ہے۔ (9/68)

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۚ﴿٦٩﴾

منافقو! تمہاری حالت، طور طریقے ان لوگوں کے سے ہو چکے ہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ قوت وسطوت میں اور کثرت مال و دولت اور آل اولاد میں تم سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ لیکن انہوں نے دنیا میں بہت تھوڑی مدت کے لئے استفادہ حاصل کیا جو تمہارے مقدمین تھے۔ اور جس طرح وہ فضول اور لغویات میں زندگی برباد کرتے رہے تھے تم بھی ویسے ہی یاوہ گوئیاں کرتے ہو اس کے نتیجے میں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کے سب اعمال دنیا و آخرت میں اکارت جائینگے آخر الامر وہی لوگ خسارے میں ہیں۔ (9/69)

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۚ﴿٧٠﴾

Marfat.com

کیا ان لوگوں تک اقوام سابقہ کی سرگذشت نہیں پہنچی؟ قوم نوح، قوم عاد وثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین کی (حضرت شعیب کی قوم) اور ان کی جن کی بستیاں الٹ دی گئیں (نیست و نابود ہوگئیں) حالانکہ ان کے رسول ان کے پاس واضح احکام وقوانین اور دلائل محکم لے کر آئے تھے (لیکن انہوں نے تسلیم نہ کیا اور پاداش عمل میں ہلاک ہوگئیں) اللہ تعالیٰ یقیناً (اپنی رحمت بے پایاں کی بنا پر) ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا، لیکن انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا۔ (9/70)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱

(ان منافقین کے برعکس) مومن مردوں اور مومن عورتوں کا شعار یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے رفیق وہمدم ہیں وہ اعمال حسنہ کی تاکید کرتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ نیز اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ قائم کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں (اس کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ یقیناً رحمت نازل فرمائے گا وہ صاحب قوت وسطوت ہے اور انتہائی دانا و بینا ہے۔ (9/71)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۷۲ ع ۹ ۶ ۱۵

اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور عورتوں سے (بہترین) باغات کا وعدہ کرتا ہے اور ان باغات کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ رہینگے اور ان سدا بہار باغوں میں (آسائش کیلئے نہایت پاکیزہ ساز وسامان) اور عمدہ قیام گاہیں ہونگی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی یہی (دراصل) عظیم الشان کامیابی وکامرانی ہے۔ (9/72)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

اے نبیؐ! کفار اور منافقین کے خلاف مصروفِ جہاد رہو اور پوری قوّت سے مقابلہ کرتے رہو۔ انکا ٹھکانہ جہنّم ہے جو بدترین جائے قرار ہے۔ (9/73)(9/123, 66/9)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

وہ (کفار و منافقین) اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ (مذموم) بات نہیں کہی۔ حالانکہ انہوں نے یقیناً کافرانہ بات کہی تھی۔ اور اسلام لانے کے بعد کفر کیا (مرتد ہوئے) انہوں نے وہ کچھ کرنے کی منصوبہ بندی کی جسے وہ پورا نہ کر سکے۔ ان کو صرف اس بات کا بغض کینہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل و کرم سے ان کو مال و مال کر دیا تھا۔ اگر وہ (پشیمان ہو کر) توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر یہ باز نہ آئے تو اللہ ان کو دنیا و آخرت میں نہایت دردناک عذاب دیگا۔ نیز روئے زمین پر انکا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔ (9/74)

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

ان میں سے بعض نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں (مال و دولت سے) نوازے گا تو ہم ضرور اس کی راہ میں خرچ کرینگے صدقات دینگے اور صالح بن کر رہینگے۔ (9/75)

Marfat.com

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انہیں دولت مند کر دیا تو وہ اس میں بخل سے کام لینے لگے۔ (سب کچھ اپنے ہی لئے سمیٹ لیا) اور اپنے عہد سے برگشتہ ہو گئے اور وہ تھے ہی ردگردانی کرنے والے۔ (9/76)

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

آخرالامر نتیجہ یہ نکلا کہ (انکی بدعہدی کی وجہ سے جو انہوں نے اللہ کے ساتھ کی اور جھوٹ جو وہ بولتے رہے) اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق روز (قیامت) کے دن تک بٹھا دیا جو اللہ کے حضور پیشی کے دن تک ان کا پیچھا نہ چھوڑیگا۔ بدیں وجہ کہ جھوٹ بولنا انکا شعار بن چکا تھا۔ (9/77)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے رموز واسرار اور انکی پوشیدہ سرگوشیوں کو خوب جانتا ہے؟ اور یہ کہ وہ غیب کی تمام باتوں سے بھی پوری طرح آگاہ ہے۔ (9/78)

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان لوگوں کی عیب جوئی کرتے ہیں، جو کشادہ دلی سے صدقات دیتے ہیں، تاکہ جماعت میں انتشار پیدا ہو اور جن مومنوں کو اپنے مشقت کی کمائی کے سوا کچھ میسر نہیں۔ ان کو تمسخر کر رہا ہے اور (آخرت میں) ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ (9/79)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ ع ١٠ ٨ ١٦

Marfat.com

اے نبیؐ! آپ ان (منافقین) کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگیں یا نہ مانگیں (ان کی بخشش نہ ہوگی) اگر ستر مرتبہ یا سینکڑوں مرتبہ مغفرت کی دعائیں مانگیں تو (اللہ کا قانون مجازات) انہیں ہرگز معاف نہیں کریگا ازیں باعث کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی ساتھ کفر کیا۔(63/5-6) اللہ تعالیٰ حدود شکن لوگوں پر فلاح وسعادت کی راہ نہیں کھولتا۔ (9/80)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝۸۱

(جنگ تبوک میں) جو لوگ پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ پیچھے رہنے پر خوش تھے ان پر اللہ کی راہ (یعنی دین اسلام کی بقا کیلئے) اپنے مال و دولت اور جان فشانی کے ساتھ جہاد کرنا بارگراں تھا اور وہ (دوسرں سے بھی) کہتے تھے کہ اس سخت گرمی میں جہاد کیلئے نہ نکلو۔ اے رسول! ان پر واضح کردیں کہ آتش جہنم کی شدت وتمازت اس موسمی گرمی سے بہت زیادہ ہے۔ کاش یہ عقل وشعور سے کام لیتے۔ (9/81)

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۲

اچھا اب یہ تھوڑی مدت کیلئے ہنس لیں خوش ہولیں بالآخر انہیں اپنی بدعملیاں جو انہوں نے کمائی ہیں کی پاداش میں عمر بھر کیلئے رونا ہوگا۔ (9/82)

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝۸۳

(اب اس کے بعد) اگر اللہ تعالیٰ تمہیں لوٹا کر ان (منافقین) کے درمیان لے جائے تو آئندہ ان میں سے کوئی بھی گروہ جہاد کے لئے نکلنے کی تم سے اجازت مانگے تو آپ ان سے صاف کہہ دینا کہ اب تم میرے ساتھ ہرگز جہاد کے لئے نہیں جاسکتے اور نہ میری معیّت میں دشمنوں سے لڑ

Marfat.com

سکتے ہو، کیونکہ تم نے پہلی مرتبہ گھر میں بیٹھ رہنے کو ترجیح دی تھی اب گھر بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ (9/83)

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨۴﴾

اور (اے رسول) ان (منافقین) میں سے کوئی مرجائے تو ان کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر (دعائے مغفرت کیلئے) کھڑے ہونا کیونکہ وہ اللہ اور اس رسول کے (قوانین و احکام) کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے اور جب وہ مریں تو (اس حال میں مریں) کہ وہ فاسق تھے۔ (یعنی نظام دین اسلام سے باہر تھے) (9/84)

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨۵﴾

نیز دیکھو! انکے مال و دولت اور کثرت آل اولاد کو دیکھ کر متعجب نہ ہو جانا، (9/55) اللہ تعالیٰ نے تو ارادہ کر رکھا ہے کہ انہیں اس مال و دولت کے ذریعہ سے اسی دنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔ (9/85)

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نظام دین اسلام پر ایمان اور اس رسول کی معیت میں جہاد کرو (تو ان منافقین میں سے) جو صاحب ثروت و استطاعت ہیں وہی آپ سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دیجئے اور ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں۔ (9/86)

Marfat.com

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾

انہوں نے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ گھر میں بیٹھ رہنے کو پسند کیا (یعنی جنگ کے وقت عورتوں کے ساتھ گھر میں بیٹھے رہے) ان کے دلوں پر مہر ثبت ہو چکی ہے۔ پس یہ حقائق (Abstract of Truth) کو نہیں سمجھتے۔ (9/87)

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾

(اس کے برعکس) لیکن اللہ کے رسول نے اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں نے اپنے جان و مال کے ساتھ (راہ حق) میں جہاد کیا وہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔ (9/88)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع ١١ ١٧

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے جس کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہینگے اور یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ (9/89)

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾

عرب کے بادیہ نشینوں (بدوی عربوں) میں سے بہت لوگ آپ کے پاس آئے جنہوں نے عذرات کئے تاکہ رخصت مل جائے۔ اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے رہے انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان کا جھوٹا وعدہ کیا تھا۔ ان بدویوں میں سے جن لوگوں نے کفر کا طریقہ اختیار کیا ہے عنقریب وہ دردناک عذاب سے دوچار ہونگے۔ (9/90)

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾

Marfat.com

ضعیف اور بیمار لوگ اور وہ لوگ جو سامان حرب نہیں رکھتے اور اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اگر وہ پیچھے رہ جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں (48/17) جبکہ وہ خلوص دل سے اللہ اور اس کے رسول کے وفادار ہیں۔ ایسے احسان یا مالی تعاون کرنے والوں پر کوئی وجہ الزام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہے درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا۔ (9/91)

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

نیز (پیچھے رہ جانے والے) لوگ بھی مورد الزام نہیں جن کے پاس سواری نہ تھی اور آپ کے پاس درخواست لے کر آئے کہ ان کے لئے سواری کا انتظام کر دیں لیکن بے سروسامانی کے عالم میں آپ کو مجبور ہو کر کہنا پڑا کہ میرے پاس تمہاری سواری کے لئے کوئی انتظام نہیں (بادل نخواستہ) ان کو واپس لوٹنا پڑا مگر اس حالت میں کہ ان کی آنکھیں اشک بار تھیں اور انہیں اس بات کا بڑا رنج تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریک ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ (9/92)

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

دراصل مورد الزام وہ لوگ ہیں جو مالدار اور خوشحال ہونے کے باوجود (شریک جہاد نہ ہونے کی) رخصت طلب کرتے ہیں کہ انہیں شرکت جہاد سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ انہوں نے گھر بیٹھ رہنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں پر مہر ثبت کر دی اور اس طرح سمجھ اور سوچ کی سب راہیں ان پر مسدود ہو گئیں۔ (9/93)

Marfat.com

Marfat.com

يَعْتَذِرُوْنَ

(١١)

Marfat.com

Marfat.com

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾

الجزء ١١

آپ جب میدان جنگ سے واپس لوٹیں گے تو یہ (منافقین) آپ کے سامنے طرح طرح کے عذرات پیش کرینگے تو ان سے صاف فرما دینا کہ اس قسم کی بہانہ سازیاں مت کرو۔ ہم ان باتوں میں ہرگز یقین نہیں کرینگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نقل وحرکت، واقعات و حالت کے متعلق اپنے رسولؐ کو صحیح صحیح بتادیا ہے۔ پس اللہ اور اس کا رسولؐ تمہارے طرز عمل پر نگاہ رکھے گا۔ پھر تم ظاہر و باطن جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں بتادیگا کہ تمہارے اعمال کی حقیقت کیا ہے۔ (9/94)

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾

مسلمانو! جب (غزوہ تبوک) سے واپس لوٹو گے تو یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائینگے تاکہ آپ ان سے درگزر فرمادیں بے شک آپ ان کے شریک جہاد نہ ہونے کے قصور سے صرف نظر کر بھی لیں (مگر یہ قلب وخلق اور کردار کے لحاظ سے) انتہائی نجس وناپاک ہیں لہٰذا جہنم ان کی جائے سکونت ہوگی جو انکی کمائی کے بدلہ میں مل کر رہیگی۔ (9/95)

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾

وہ آپ کے سامنے قسمیں کھائینگے تاکہ آپ ان سے راضی ہوجائیں۔ مگر آپ ان سے راضی نہ ہونا۔ (بالفرض) آپ ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ ایسے حدود شکن لوگوں سے راضی

Marfat.com

نہیں ہوگا۔ (یعنی اس کا قانون مجازات ومشیت فاسقوں کو بخشنے اور رحمت سے نوازنے والا نہیں ہے۔) (9/96)

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾

یہ بدوی عرب صحرانشیں کفر ونفاق میں بہت زیادہ سخت اور متشدد واقع ہوئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جو قوانین واحکام اپنے پیغمبر پر نازل کئے ہیں ان سے ناواقف ہونے کی وجہ جواز رکھتے ہیں (کیونکہ ذرائع علم وحکمت ان کی دسترس سے باہر ہیں) اللہ تعالیٰ سب کے حالات جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔ (9/97)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾

ان بدوی عربوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اسلامی نظام کیلئے جو خرچ کرنا پڑتا ہے اسے تاوان یا جرمانہ سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے حوادث زمانہ کے منتظر رہتے ہیں تاکہ انہیں اس نظام سے چھٹکارا مل جائے۔ درحقیقت بری گردش کے دن انہی پر آنے والے ہیں۔ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (9/98)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع ١٠ ١٢

ان اعرابیوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایماں بالیقین رکھتے ہیں اور کچھ راہ حق میں خرچ بھی کرتے ہیں اسے تقرب الی اللہ اور اس کے رسول کی دعاؤں کا وسیلا سمجھتے ہیں جو فی الحقیقت، انکے لئے موجب تقرب ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے دائرہ میں داخل کریگا۔ بلاشبہ وہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (9/99)

Marfat.com

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٠٠

اولین مہاجر وانصار میں سے جنہوں نے دعوت ایمان میں سبقت حاصل کی نیز جنہوں نے بعد میں راست بازی کے ساتھ انکی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے انکے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں رواں دواں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہینگے یہی (انسان کی) عظیم الشان کامیابی وکامرانی ہے۔ (9/100)

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝١٠١ۚ

تمہارے مضافات میں جو عربی رہتے ہیں ان میں بعض لوگ منافق ہیں۔ اسی طرح خود مدینہ منورہ کے باشندوں میں بھی منافق لوگ ہیں۔ جو منافقت کے عادی ہو چکے ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں عنقریب ہم انکو (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق دنیا میں ہی) دو مرتبہ سزا دینگے۔ پھر عذاب عظیم کی طرف لوٹائے جائینگے (آخرت کا عذاب ان کا مقدر بن جائے گا) (9/101)

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٠٢

اور کچھ دوسرے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرلیا ہے۔ ان کے اعمال مخلوط ہیں، نیک بھی اور کچھ برے بھی، تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ ان پر (اپنی رحمت بے پایاں سے) لوٹ آئے۔ اللہ تو ہے ہی بخشنے والا اور رحم وکرم کرنے والا۔ (9/102)

(نہ پہنچی ضعف سے لب تک دعا ہی، ورنہ سدا درقبول تو اس آرزو میں باز رہا)

Marfat.com

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

اے نبیؐ! آپ ان کے اموال میں سے صدقات قبول کر کے (انکے اخلاق و اخلاص، قلب دماغ کی) تطہیر کر کے انکی صلاحیتوں کی نشو ونما کا انتظام کرو، اور انکے حق میں دعائے رحمت فرماؤ اس سے انہیں اطمینان اور سکون قلب حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (9/103)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے؟ اور (اسلامی حکومت) کے ذریعہ انکے صدقات قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ رجوع برحمت کرنے والا ہے۔ (9/104)

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اے نبیؐ! ان لوگوں کو فرما دیجئے: کہ ''اب تم عمل کئے جاؤ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ کیا عمل کرتے ہو'' نیز انکا رسول اور مومنین بھی دیکھیں گے پھر تم انکی طرف لوٹائے جاؤ گے وہ ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے۔ تمہیں بتا دیگا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (9/105)

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

(علاوہ ازیں) کچھ دوسرے لوگ جنکے امور ابھی تصفیہ طلب ہیں اب دیکھئے! (وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق) انہیں کیفر کردار تک پہنچاتا ہے یا رجوع برحمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (9/106)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾

(ان منافقین) میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اس غرض سے مسجد ضرار تعمیر کی ہے کہ اسلامی نظام حیات کو نقصان پہنچائیں، کفر پھیلائیں، اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور ان لوگوں کے لئے کمین گاہ مہیا کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے نظام اسلام کے خلاف قبل ازیں جنگ کر چکے ہیں۔ اب قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ صرف خیر و بھلائی کا تھا لیکن اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ (9/107)

نوٹ نمبر 5: مندرجہ صدر آیت کریمہ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے ایک مسجد بنائی جو مسجد ضرار کے نام سے مشہور ہے۔ تاریخ اسلام کے اوراق الٹانے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بارہ آدمی تھے۔ جنہوں نے ابو عامر کی سازش سے یہ مسجد ضرار تعمیر کی۔ ابو عامر قبیلہ خزرج میں سے ایک حرامی شخص تھا۔ جس نے زمانہ جاہلیت میں عیسائی مذہب اختیار کر کے راہبانیت کا جامہ اوڑھ لیا تھا۔ اس کا شمار علمائے اہل کتاب میں سے ہوتا تھا۔ رہبانیت کی وجہ سے اسکا علمی وقار اور عزت و احترام تھا جب جنگ میں رسول اللہ صلعم کو فتح ہوئی تو ابو عامر کو بڑی شاق گزری۔ اور بھاگ کر قریش مکہ کے پاس گیا اور انکو رسول اللہ کے خلاف جنگ کے لئے اشتعال دیا جس سے جنگ احد واقع ہوئی۔ اسمیں وہ خود بھی شامل ہوا اور انصار کو بھی اکسایا مگر نامراد رہا۔ اور کہا جاتا ہے جنگ احد کے میدان میں اس نے گڑھے کھدوائے تھے جن میں سے ایک میں گر کر رسول اللہ صلعم زخمی ہوئے تھے۔ بالآخر جب رسول اللہ صلعم کے دین کو غالب ہوتے دیکھا تو ملک شام میں چلا گیا تا کہ وہاں کے فرمانروا ہرقل سے رسول اللہ صلعم کے خلاف مدد حاصل کرے اور وہاں سے وعدہ پا کر اپنی قوم کے آدمیوں کو خطوط لکھے کہ وہاں مدینہ میں ایک مسجد علیحدہ بنائی جائے جہاں منصوبہ سازی بطریقہ احسن ہو سکے۔ چنانچہ اسکی ہدایت پر

Marfat.com

منافقین نے مسجد ضرار بنائی۔ دریں اثناء رسول اللہ صلعم جنگ تبوک کے لئے تیار تھے۔ منافقین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ اس مسجد میں نماز پڑھائیں آپ نے فرمایا سفر سے واپسی پر دیکھوں گا۔ جب واپسی ہوئی تو مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر تھے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے بذریعہ وحی حقیقت حال سے آپ کو مطلع فرمایا۔ تو آپ نے آتے ہی اس مسجد کو مسمار کر دیا کیونکہ اس کے تعمیر کرنے کے اصل غرض فرار فرمائی یعنی مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، دوسری غرض کفر پھیلانا، تیسری تفریق بین المومنین اور چوتھی رسول اللہ صلعم کے خلاف ابو عامر کے لئے گھات مہیا کرنا۔ کیونکہ مسجد کے ذریعہ سے ہی رسول اللہ کے حالات سے آگاہی ہو سکتی تھی۔ جس سے آپ کے خلاف سازشیں تیار کرنے کے مواقع حاصل ہو سکتے تھے۔

مسلمانو! غور فرماؤ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد ضرار کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کی کمین گاہ کہہ کر پکارا ہے۔ اسے موجب کفر قرار دیا۔ اس کی اس قدر مخالفت کی وجہ کیا تھی؟ یہ کہ وہ مسجد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب تھی۔ لہٰذا کوئی عقیدہ، کوئی عمل، کوئی حرکت جو مسلمانوں میں فرقہ بندی پیدا کرنے کا موجب ہو، کفر ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بغاوت ہے خواہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پاکستان میں ایک ہی محلے یا گلی کوچے میں مختلف فرقوں کی مساجد مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے پر دلالت نہیں کر رہی ہیں؟ کیا ہر فرقے کی مسجد، مسجد ضرار نہیں ہے؟ کیا قرآن حکیم کی روشنی میں فرقہ بندی کفر اور شرک نہیں ہے؟ دیکھئے 30/31-32, 6/159, 3/103۔ کہیں مسجد اہل حدیث کے نام سے موسوم ہے تو کہیں دیوبند، کہیں حنفیہ قادریہ، کہیں چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، صابریہ اور اویسیہ اور امام بارگاہ وغیرہ ہیں۔ یہ سب خانقاہی نظام کے کرشمے ہیں نہ معلوم اس لعنت سے کب مسلمانوں کی خلاصی ہوگی۔ اب دیکھئے! ایسی مساجد میں صلوٰۃ قائم کرنے کے متعلق اللہ تبارک تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ 3/105-3/07

Marfat.com

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

اے رسولؐ! آپ ہرگز اس مسجد میں (جو ضرار) ہے قیام صلوٰۃ کے لئے قدم نہ رکھیں۔ بلکہ وہ مسجد جس کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہی اس کے لئے زیادہ موزوں ہے کہ آپ اس میں قیام صلوٰۃ فرمائیں۔ اس میں ایسے مردان اللہ آتے ہیں جو پاکیزہ، پاک دل اور پاک دامن رہنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی پاکیزہ اور پاک دامن لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔ (9/108)

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

(ذرا غور کرو تو سہی) کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا، تقویٰ اور خوشنودی پر رکھی ہو، بہتر ہے یا وہ جس نے دریا کے ایسے آخری کنارے پر جو کٹ کٹ کر گر رہا ہو اور اس طرح وہ بنیاد کے بنانے والے کو آتش جہنم میں لے کر جا گرے؟ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا (قانونِ مکافات) جور و ستم کرنے والوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔ (9/109)

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع ١٣ ١١ ٢

یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ان کے دلوں میں شک و اضطراب کا تیر نیمکش بنی رہے گی۔ یہاں تک کہ ان کے دلوں کو شدت اضطراب سے پاش پاش کر دیگی (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ علیم و حکیم و دانا ہے۔ (9/110)

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

Marfat.com

یقین جانو کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے جسم وجان اور مال ومنال جنت کے عوض خرید لئے ہیں وہ اللہ کی راہ میں (نظام دین) کیلئے (دشمنوں سے) لڑتے ہیں قتل کرتے ہیں اور خود بھی شہید ہوتے ہیں ان سے (جنت) کا وعدہ سچا وعدہ ہے جو اللہ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور اس کا ذکر توریت، انجیل اور قرآن میں ہے۔ دیکھو! اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے؟ پس خوشیاں مناؤ (مومنوں) اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔ (9/111)

نوٹ نمبر 6: اس میں جہاں تک جان فروشی کا تعلق ہے اس سے مراد قتال فی سبیل اللہ ہے۔ پھر جہاں تک مال فروشی کا تعلق ہے یہ دین اسلام کے معاشی نظام کا نقطہ ماسکہ ہے۔ یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ مملکت قرآن کریم کو اپنا ضابطہ حیات بنالے اور اسکے معاشی نظام کو نافذ کرے تو یہی سب سے بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔ پھر اس مملکت کو دنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہیں کرسکتی۔ مگر افسوس صد افسوس ہے کہ کسی بھی اسلامی مملکت میں یہ نظام نافذ نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمان کافروں کے زیر عتاب ہیں اور ذلیل خوار ہو رہے ہیں۔

خوار از مہجوریِ قرآں شدی　　شکوہ سنج گردش دوراں شدی

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

مومنین کے خصائل:

۱) اللہ تعالیٰ سے مغفرت ورغبت کیلئے رجوع کرنے والے۔

۲) اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق عمل پیرا رہنے والے۔

۳) ہمہ وقت خالق لایزال کی حمد وستائش میں رطب اللسان رہنے والے۔

۴) عقل وفہم اور حوش وخرد اور عبرت پذیری کے لئے سیر وسیاحت کرنے والے۔

۵) رکوع کرنے والے اور اس کے احکام تعلیمات کے آگے سرنگوں رہنے والے۔

Marfat.com

یعنی (اقامت صلوٰۃ اوراتباع زکوٰۃ کے عامل)

وہی ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کونجات (اقبال)

٦) خیر وحسنہ اور نیکی کا حکم دینے والے اور ناپسندیدہ حرکات یعنی شروسیّات اور خواہش سے روکنے والے

٧) اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے۔

٨) اے نبی! ہر زمان ومکاں کے مومنوں کو دینوی اور اخروی خوشگواریوں کی نوید دے دو۔

(آنچہ حق می خواہد آں سازد ترا) (9/112)

نوٹ نمبر 7: قرآن حکیم کی رو سے دنیا میں قومیں دو ہی ہیں۔ایک وہ جو قرآن حکیم پر ایمان بالیقین رکھتی ہے۔دوسری وہ جو ایمان سے عاری ہے۔اول الذکر کو جماعت مومنین، امت مسلمہ یا ملت اسلامیہ کہا جاتا ہے اور دوسری کو غیر مسلم یا کافر۔قرآن کریم نے واضح الفاظ میں بتادیا ہے کہ چونکہ باہمی تعلقات اور رسومات کی بنیاد ایمان کے اشتراک پر ہے۔اس لئے جماعت مومنین کافروں، غیر مسلموں کے ساتھ روابت ورفاقت کے تعلقات وابستہ نہیں رکھ سکتی (بمطابق آیت نمبر 9/53-54-80) ان لوگوں کے ساتھ معاشرتی قطع تعلقات کی اس حد تک تاکید کی گئی ہے کہ انکے مرنے کے بعد میت کو تجہیز وتکفین کی رسومات میں شرکت نہیں کی جاسکتی۔ذیل کی آیت میں اسے پھر سے دہرایا گیا ہے

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

(اے اللہ کے رسولؐ!) مومنین کیلئے روا نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں۔ خواہ وہ انکے عزیز واقارب ہی کیوں نہ ہوں۔حالانکہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ اصحاب دوزخ ہیں۔

(جس میں ہمیشہ رہینگے یہ مواخذہ آخری زندگی میں ہوگا) (9/113)

Marfat.com

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

حضرت ابراہیم نے اپنے باپ (آذر) کے لئے دعائے مغفرت کی تھی۔ وہ اس وعدے کی بنا پر تھی جو اس اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا (علت غائت الامر یہ تھی کہ آخرالامر اس کا باپ اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی پر ایمان لے آئیگا)۔

مگر جب اس پر واضح ہوگیا کہ اس کا باپ اللہ (کے دین) کا دشمن ہے تو وہ اس سے لاتعلق ہوگیا دراصل حضرت ابراہیمؑ بڑے ہی نرم دل خشیہ اللہ اور بردبار تھے۔ (9/114)

نوٹ نمبر 8: حضرت ابراہیمؑ اس باپ آزر کے گھر میں پیدا ہوئے تھے جو مملکت کا سب سے بڑا پروہت تھا۔ خود بھی صنم تراش اور بت پرست تھا اور بت پرستی میں آرامی قوم کی قیادت بھی کرتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد توحید کی تبلیغ کا آغاز خود اپنے گھر سے کیا تھا اور اپنے بزرگ آزر کے غلط عقائد کی شدت سے مخالفت کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ باپ نے اسے تنبیہ کی۔ لَئِنْ لّٰم تنته لا رحمتّك و هجر نی ملیاً O (19/46) کہ اگر تم ان باتوں سے باز نہ آئے تو میں تجھے سنگسار کردونگا اگر اپنی خیریت چاہتا ہے تو میری آنکھوں کے سامنے سے ہمیشہ کے لئے دور ہوجا۔

حضرت ابراہیمؑ نے جواب میں کہا "وقال سلٰم علیك سا استغفرو لك ربی انه كان بی حقیا O" (19/47) ابراہیم نے اس سخت کلامی کا جواب نہایت نرمی سے دیا اور کہا کہ اللہ آپ کو صحیح راستے کی طرف ہدایت کرے امن وسلامتی میں رکھے میں اپنے پروردگار سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو ایمان عطا کرکے، کفر کی تباہیوں سے محفوظ رکھے۔ وہ مجھ پر مہربان ہے۔ اس نے پھر اپنے باپ سے کہا کہ آپ کی موجودہ روش زندگی آپ کو تباہی کی طرف لئے جارہی ہے میری کوشش ہوگی کہ آپ اس غلط روش زندگی کو چھوڑ کر حق پرستی کا مسلک اختیار کرلیں اور اس غلط روش سے بچ جاؤ

Marfat.com

جسکا لازمی نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہے۔ وہ باپ کو برابر تبلیغ کرتے رہے لیکن جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اپنے باطل مذہب کو نہیں چھوڑیگا تو اس نے باپ سے قطع تعلق کر لیا۔ (60/9)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

(اللہ تعالیٰ کی رحمت) کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو راہ راست پر لگانے کے بعد پھر گمراہی میں مبتلا کر دے۔ جب تک اسے صاف انتباہ نہ کر دے کہ انہیں کن راستوں پر چلنے سے بچنا چاہیے درحقیقت اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (9/115)

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی ہی فرمانروائی ہے۔ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ (یاد رکھئے!) کہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمائتی و کارساز اور مددگار نہیں۔ (9/116)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾

(حقیقت یوں ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ، نیز مہاجرین اور انصار سے رجوع برحمت فرمایا۔ جو انتہائی نامساعد حالات، مفلوک الحالی اور بے سروسامانی کے عالم میں (جہاد کیلئے) آپ کے پیچھے یا ساتھ ہو لئے۔ جبکہ اس بات کا امکان تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈول جاتے اور (حق سے) منحرف ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے ناسازگار حالات میں انہیں اپنی رحمت سے نوازا۔ بلاشبہ وہ رؤف رحیم ہے (یعنی اللہ کبھی ایسا نہیں کرتا کہ وہ کسی کے ایمان کو یونہی بلا حفاظت چھوڑ دے اور بلا نتیجہ رہ جائے وہ تو رؤف رحیم ہے)۔ (9/117)

Marfat.com

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع ١٤ ٨ ٣

اور ایسے ہی اس (اللہ) نے ان تین اشخاص کو بھی اپنی رحمت بے پایاں سے نوازا جو (غزوہ تبوک میں محض غفلت کی وجہ سے) پیچھے رہ گئے تھے اور (جنکا معاملہ التوا میں رکھا گیا تھا) (9/106)، اور افراد معاشرہ کے مقاطعہ، بائیکاٹ کی وجہ سے انکی حالت یہ ہو چکی تھی کہ زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی تھی اور ان کے وجود انکے لئے وبال جان بن گئے تھے اور انہیں یقین ہو چکا تھا کہ اللہ کے (قانون مکافات عمل) سے بچنے کیلئے اگر کہیں پناہ مل سکتی تھی تو اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت میں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون (انابت اجابت کے مطابق) رجوع برحمت فرمایا۔ اور انکی معذرت منظور فرمائی۔ تاکہ وہ آئندہ اسی کی طرف رجوع کریں۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (ان ثلثہ حضرات کا ذکر آیات نمبر 100 تا 102 میں ہو چکا ہے وہ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے) (9/118)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اے لوگو! جو ایمان بالیقین لائے ہو اللہ تعالیٰ کے (قانون مکافات عمل) سے ڈرتے رہو اور سفر زندگی میں راست باز اور راست رو لوگوں کے ساتھ رہو۔ (9/119)

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ لا

اہل مدینہ اور اس کے مضافات میں رہنے والے بدوؤں کو روا نہیں تھا کہ وہ (جہاد) کے وقت رسول اللہ کا ساتھ چھوڑ دیتے اور اپنی جانوں کو اس کی جان پر ترجیح دیتے یا عزیز

Marfat.com

رکھتے (بمطابق 33/6 احزاب) یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھوک پیاس کی جو تکلیف و مصیبت جھیلتے، تھکان اور مشکلات کا سامنا کرتے انکا جو قدم بھی زمین پر اٹھتا وہ کافروں کیلئے غیظ وغضب کا موجب بنتا۔ حتیٰ کہ جو بھی نقصان انہیں دشمن کی طرف پہنچتا ان میں سے ایک ایک چیز انکے لئے عمل صالح بنتی چلی جاتی، اسلئے کہ اللہ کا (قانون مکافات عمل) کسی کا حسن کارانہ عمل ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (9/120)

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾

یاد رکھئے! نظام اسلام کے قیام اور استحکام کے لئے جماعت مومنین جو بھی خرچ کرتے ہیں خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ (سنت اللہ ہے) یا جو منزل یا وادی (سفر جہاد) میں وہ طے کرتے ہیں ان سب کے نتائج مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں تا کہ اللہ کا قانون مکافات عمل انہیں انکے اعمال کا حسین ترین صلہ عطا کرے۔ (9/121)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع ١٥ ع ٤

یہ بھی یاد رکھئے! کہ مومنین کے لئے روا نہیں ہے کہ وہ سارے کے سارے تعلیم وتربیت اور تعمق سمجھنے کیلئے مرکز تعلیم تربیت (مدینہ منورہ) سے نکل پڑیں۔ بلکہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکلے اور دین کے (احکام وتعلیمات) کے متعلق پوری پوری سوجھ بوجھ حاصل کرے۔ پھر واپس جا کر اپنے لوگوں کو (اس نظام کے بھیانک نتائج سے) ڈرائے کہ وہ ایسا کرنے سے احتراز کریں۔ (9/122)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ الربع

اے ایمان والو! تمہارے گردوپیش جو کفار، اسلام کے خلاف منافقین رہائش پذیر ہیں ان سے نپٹنے کیلئے قتال کرو اس طرح کہ وہ تمہاری شدت قوت ومضبوطی اور محکمیت کو محسوس کرنے لگیں یہ

Marfat.com

حقیقت اچھی طرح سمجھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت متقیوں کے شامل حال ہوتی ہے۔(9/123)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

دیکھو! جب اللہ کی طرف سے (قتال کے بارے میں) کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو (منافقین میں سے) ازراہ تمسخر دوسروں سے پوچھتے ہیں کہ ''بتاؤ تو سہی کہ اس (تنزیل) سے کسی کی قوت ایمان میں اضافہ بھی ہوا ہے؟'' (ان پر واضح کردو) کہ جو لوگ فی الواقعہ صاحب ایمان ہوتے ہیں (ہر نئی سورۃ) انکی قوت ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی جاتی ہے اور اس پر شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔ (9/124)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾

لیکن جن لوگوں کے دلوں میں (منافقت) کا روگ ہوتا ہے ان پر نجاست پر نجاست چڑھتی جاتی ہے (انکے شکوک اضطراب میں اضافہ ہوتا جاتا ہے) اور وہ اس حالت کفر میں ہی دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ (9/125)

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

کیا یہ لوگ اس پر بھی غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ ہر سال ایک دو مرتبہ تمہارے ہاتھوں مصائب و آلام کا شکار ہوتے ہیں مگر اس پر بھی وہ ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رجوع نہیں کرتے۔ اور نہ عبرت ہی حاصل کرتے ہیں (اپنی غلط روش پر قانع رہتے ہیں) (9/126)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

Marfat.com

اور جب کوئی سورۃ (قتال کے بارے میں) نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ کہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہ منہ پھیر کر کھسک جاتے ہیں (Slip away) پھر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کے دل و نگاہیں پھیر دیتے ہیں کیونکہ وہ عقل و خرد سے عاری ہیں۔

نوٹ نمبر 11: اس آیت کریمہ پر غور فرمایئے۔ کہا گیا ہے کہ صرف اللہ قلو بھم (9/127) جس کا ترجمہ کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں کو پھیر دیا ہے۔ لیکن اگلے الفاظ اس کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ بانھم قوم لا یفقھون ''اس لئے کہ انہوں نے غور و فکر سے کام نہیں لیا'' یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے کہ جو قوم عقل و فکر سے کام نہیں لیتی اس کے دل حقائق کی طرف سے پھر جاتے ہیں نتیجتاً یہ لوگ اپنے نفع نقصان کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ اگر کوئی شخص کسی گاؤں میں اپنے خرچ پر سکول کے اجراء کا ارادہ کرے اور گاؤں والے اسکی مخالفت کریں تو یہ کہنے کی نوبت نہ آئیگی کہ وہ عقل و خرد سے عاری بلکہ حقیقتاً پاگل ہو گئے ہیں وہ اتنا بھی نہیں سوچ سکتے کہ یہ شخص اپنی گرہ سے خرچ کر کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے سکول تعمیر کر رہا ہے تا کہ انکی نسلیں سنور جائیں تو اس کا کس قدر احسان ہے۔ سکول تو سینکڑوں نہیں ہزاروں طلبا کی تعلیم و تربیت کیلئے ہوتا ہے۔ اگر کسی قوم میں رسول جیسے ناصح، مشفق، طبیب، غمخوار اور حکیم کی بعثت پوری کی پوری قوم پر احسان عظیم ہوتا ہے جو لوگ اس کی مخالفت پر کمر باندھ لیتے ہیں ان کے متعلق اس کے سوا کیا کہا جائیگا کہ وہ قوم عقل و فکر سے بیگانہ ہے اسی ضمن میں آگے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

لوگو! (اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے) کہ تمہاری طرف (اللہ کا) ایک رسول آ گیا ہے۔ جو تمہیں میں سے ہے (اس کی رحمۃ للعالمینی کا یہ عالم ہے) کہ اگر تمہیں ذرا سی تکلیف بھی پہنچے تو اسے بے حد رنج و غم پہنچتا ہے اور اس بات کی آرزو رکھتا ہے کہ تمہیں دینوی اور اخروی حسنہ عطا ہوں وہ مومنین پر بڑی شفقت فرمانے والا ہے۔ (9/128)

Marfat.com

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع ١٦ ٧ ٥

اے میرے رسولؐ! اگر وہ آپ کی (دعوت اسلام) سے روگردانی کریں تو ان پر واضح کردیں کہ میرے لئے اللہ کی ذات گرامی کافی ہے۔اس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار واختیار نہیں مجھے اس کے قانون کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ ہے وہ تمام کائنات کی مرکزی مملکت عظیم پر متمکن بڑے غلبہ وقدرت سے فرمانروائی کررہا ہے۔ (9/129)

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ١٠٩ رکوعاتھا ١١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾

اللہ رحمٰن ورحیم کا ارشاد پاک ہے کہ یہ اس ضابطہ حیات کی آیات ہیں جو سرتاسر حکمت ودانائی پر مبنی ہیں۔ (10/1)

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾

المنزل ٣

کیا ان لوگوں کو اس بات پر تعجب ہورہا ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف اپنی وحی بھیجی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کو ان کی غلط روش زندگی کے نتائج سے متنبہ کرے اور جو لوگ اس ضابطہ حیات پر ایمان لائے ہیں انہیں خوشخبری دے دو کہ انکے پروردگار کے نزدیک ان کا مقام بلند مدارج اور عزوشان اور شرف ونظر کا موجب ہے مگر کافر لوگ کہتے ہیں یہ شخص صریحاً جھوٹا ہے۔ (10/2)

Marfat.com

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

تمہارا پروردگار یقیناً اللہ تعالیٰ ہے جس نے کائنات کو (اپنے ارتقائی انداز میں چھ مختلف ادوار میں پیدا کیا پھر پورے اعتدال سے نظم نسق سنبھال لیا اور بڑی تدبیر سے اپنے امور حکیمانہ انداز میں سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے حضور کوئی سفارشی نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ اسکی اجازت کے بعد۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار اسی کی بندگی اختیار کرو (یعنی اسی کے قوانین واحکام پر عمل بجالاؤ) کیا تم غوروفکر بالحق نہیں کرتے؟ (10/3)

نوٹ نمبر 1: مسلمانوں میں شفاعت کا عقیدہ بڑا غلط چل رہا ہے (2/255)۔ اس لئے قارئین کو تفصیل سے سمجھا دینے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں مروجہ عقیدہ یہ ہے کہ روز قیامت جب حساب کتاب کے بعد کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کام نہ آسکے گا نہ ہی کسی کی شفاعت (سفارش) قبول کی جائیگی نہ ہی کسی سے انکے گناہوں کا معاوضہ لے کر اسے چھوڑا جائیگا اور نہ ہی مجرمین کی کوئی مدد کرسکے گا اور ساتھ ہی اسی سورۃ کی آیت نمبر 255 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ اس کے ساتھ دیکھیں سورۃ یونس کی آیت 10/18 وہ کون ہے؟ جو اس کے پاس اس کے اذن کے بغیر شفاعت کرے'' اس کا عموماً یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ اللہ کی اجازت سے شفاعت کی جاسکتی ہے۔ اور حضورؐ اپنی امت کی شفاعت اللہ کی اجازت ہی سے کرینگے استثنا سمجھا جارہا ہے۔ لیکن ان آیات سے اس قسم کا نتیجہ اخذ کرنا غلط ہے۔ سب سے پہلے اس قسم کی شفاعت کا عقیدہ الہ کے قانون مکافات عمل کے یکسر خلاف ہے جو قرآن حکیم میں مسلسل بیان ہورہا ہے۔ لہٰذا اگر قانون مکافات عمل کے ساتھ شفاعت کا عقیدہ بھی قران کریم میں موجود ہو تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ قرآن کریم میں (معاذ اللہ) متضاد عقائد لائے گئے ہیں مثلاً آیۃ الکرسی سے پہلی آیت نمبر 254 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''کہ اے ایمان والو! جو کچھ تمہیں

Marfat.com

اللہ نے دیا ہے عوام کی بہبود کے لئے خرچ کرو۔قبل اس کے کہ وہ وقت آ پہنچے "لا بیع فیه ولا خلة ولا شفاعة والکٰفرون هم الظلمونO نہ گناہوں کی قیمت ادا کر کے جنت خریدی جا سکے گی نہ کسی بزرگ کی دوستی کسی کے کام آئیگی، نہ کسی کی سفارش۔ پھر اسکی وضاحت خود قرآن کریم نے فرمائی ہے جہاں حکم الٰہی ہے۔ولا یملك الذین یدعون من دونه الشفاعة الامن شهد بالحق وهم یعلمونO(43/86) جنہیں لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اس کا حق صرف اس کو ہے جو حق کے ساتھ گواہی دیتا ہے۔ گویا شفاعت کے معنے شہادت ہوئے۔اس التباس کو رفع کرنے کے لئے قرآن نے رسول اللہ کو شہید کہا ہے(16/89) (النحل) شفیع کہیں نہیں کہا ہے قرآن کریم نے بتایا ہے کہ اس قسم کا عقیدہ یہودیوں میں اس زمانے میں پیدا ہوا تھا۔ جب وہ اپنی پستیوں کی انتہا تک پہنچ چکے تھے وہ کہتے تھے بلکہ اب بھی کہتے ہیں کہ ہم جز چند ایام مجرمین کو جہنم کی سزا کا حکم ہو جائیگا تو اللہ کے مقرب بندے بالخصوص انبیاء کرام اور ان میں بھی خصوصاً نبیؐ اکرم اللہ تعالیٰ کے حضور مجرمین کی سفارش فرمائینگے اس سفارش کا باطل عقیدہ دین اسلام کی ساری کی ساری عمارت منہدم کر دیتا ہے جس کی بنیاد قانون مکافات عمل پر استوار ہے "فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره (99/7) و من یعمل مثقال ذرة شراً یره (99/8) (الزلزال) ہر عمل کا ذرہ ذرہ نتیجہ خیز ہوتا ہے جو اسے نظر آ جاتا ہے۔سفارش کا یہ عقیدہ دور ملوکیت میں فروغ پایا جبکہ مستبد حکمرانوں کے مقربین انکے ہاں لوگوں کی سفارش کیا کرتے تھے۔اور انکی سفارش پر مجرمین کو معافی مل جایا کرتی تھی۔اور اس کے ساتھ ہی اس عقیدہ نے عیسائیوں کے کفارہ کے عقیدہ کو تقویت دی وہ بھی کہتے ہیں جو شخص حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آتا ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ دے کر اسے بچا لینگے، اس کے برعکس مسلمانوں کا رسولؐ گناہگاروں کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتا تو اس اعتراض کے پیش نظر اس قسم کی روایات وجود میں لائی گئیں۔روز حساب جب پیش ہوگا دفتر عمل تو مجرمین واصل جہنم ہو جائیں گے تو رسول اللہؐ سجدہ میں گر جائینگے اور جب تک اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

آپ کی امت کے تمام افراد کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل نہ کر دیگا حضور سجدہ سے سر نہ اٹھائینگے۔ نہ خود جنت میں داخل ہونگے (استغفراللہ) یہی عقیدہ اہل توشیع حضرات کا ہے کہ حضرت فاطمہؓ جنت کے دروازہ پر بال کھول کر بیٹھ جائینگی جب تک انکے بیٹوں کے ماتمی جنت میں داخل نہ ہوجائینگے وہ بھی جنت میں داخل نہ ہونگی۔ ان روایات سے عیسائیوں کے اعتراض کا جواب تو واضح ہوگیا۔ لیکن دین اسلام کی عمارت جڑ بنیاد سے ہل کر رہ گئی اور مسلمان قوم تباہیوں کے جہنم میں جاگری۔ قرآن کریم سے اس قسم کی سفارش کی کوئی سند نہیں مل رہی۔ اس میں تو صاف صاف الفاظ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قانون مکافات عمل کی رو سے "**واتقو یو مًا لا تجزی نفس عن نفس شیھا و لابقبل منھا شفاعۃ ولا یو خذ منھا عدل ولاھم ینصرون**" (2/48 البقر) جہنم میں نہیں رہیں گے (2/83) (البقر) کیونکہ اپنے آپ کو اللہ کی چہیتی قوم سمجھتے ہیں مگر قرآن نے کہا ہے کہ ان سے پوچھو کہ کیا تم نے اللہ سے اس قسم کا کوئی عہد لے رکھا ہے؟ اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ ان سے کہہ دو کہ اس قسم کے عقائد باطل ہیں اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ جو بھی باطل عقیدہ یا غلط روش زندگی اختیار کریگا وہ اسے تباہ و برباد کر دیگا اور جو ایمان بالیقین کے ساتھ نیک عمل اور صحیح عقیدہ اختیار کریگا وہ جنت کا وارث ہوگا (2/81-82 البقر) یاد رہے کہ شفاعت ساری کی ساری صرف اور صرف اللہ کیلئے ہے۔ (39/43-44) قرآن کریم میں جہاں بھی شفاعت کا ذکر ایا ہے "الا باذنہ" کے الفاظ میں اس کی نفی کی گئی ہے۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝

اے نوع نسل انسانی! (روز قیامت) تم سب نے بالآخر اسی (اللہ) کی طرف جانا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ یقیناً وہی تمام مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ پھر اعادہ کریگا (یعنی دوبارہ زندہ کریگا)

Marfat.com

تا کہ جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے انہیں (اپنے قانون عدل وانصاف کے مطابق) پورا پورا اجر دیگا لیکن جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی انہیں (اپنے قانون مجازات کے مطابق) پاداش کفر میں کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائیگا اور اذیت ناک عذاب ہوگا۔ (10/4)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

وہی اللہ ہے جس نے سورج کو روشن و تاباں اور چاند کو منور بنایا اور انکی منازل متعین کیں (36/39) (یٰسین) تا کہ برسوں کے شمار اور حساب معلوم کرسکو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ عبث نہیں پیدا کیا مگر آفادی و غایت مافی الباب (انتہائی مقصد و مقصود) حکیمانہ انداز اور مستقل اقدار کے ساتھ تخلیق کیا ہے وہ اہل علم وشعور کے لئے احکام وقوانین کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ (10/5)

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝٦

یقیناً گردش لیل ونہار میں، اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کائنات میں پیدا کیا ہے اس میں ان اقوام عالم کیلئے جو غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہتی ہیں بڑی بڑی نشانیاں اور حقائق پنہاں ہیں۔ (10/6)

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝٨

دراصل جولوگ (یوم قیامت) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دینوی زندگی سے خوش اور اس پر مطمئن ہیں وہ ہماری آیات یعنی احکام وقوانین اور تعلیمات سے غافل ہیں۔ یہ وہی لوگ

Marfat.com

ہیں جن کا آخری ٹھکانا (مقام ومنزل) آتش جہنم ہوگی ازیں باعث کہ دستور عمل سے جو کچھ وہ کماتے رہے ہیں۔ (10/7-8)

نوٹ نمبر 2: یہ دونوں قسم کے لوگ حیوانی زندگی گزارنے کی وجہ سے ناکام ونامراد رہینگے ان کا دینوی معاشرہ بھی جہنم جیسا ہوگا اور اخروی زندگی بھی۔ اسلئے کہ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اور کامرانیاں ان لوگوں یا قوموں کا مقدر بنتی ہیں جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے مطابق عالمگیر انسانیت کی منفعت کے لئے صرف کرینگی (13/17 الرعد) تصور حیات کی حامل مغربی اقوام کے مفکر اور سائنسدان فطرت کی قوتوں کا احاطہ کر کے انہیں اپنی اپنی قوموں کے مفاد اور دیگر اقوام کی تخریب کاری کیلئے استعمال کرتے ہیں اس سے جس آتش جہنم کے شعلے اٹھتے ہیں وہ اب کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی بڑی ابتر حالت ہے وہ فی زمانہ ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ غیر مسلم دہشت گرد گردانتے ہیں اور مغربی اقوام نے انکا ناطقہ بند کیا ہوا ہے کیونکہ وہ اس میدان میں تمام اقوام سے پس ماندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھی محروم ہیں جس کی وجہ مذہبی پیشوائیت کا غلبہ ہے۔ جب تک ہماری قوم فرقہ وارانہ لعنت کے چنگل سے آزاد نہیں ہوتی، مقام آدمیت یعنی انسانی سطح پر نہیں پہنچ سکتی۔ مقام مومن تو اس کے بعد کی بات ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۚ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور اسکے احکام قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور عدل وانصاف کے توازن آفریں کام بجالاتے ہیں تو ان کا نشوونما دینے والا انکے ایمان کی روشنی میں انہیں آخری منزل مقصود پر پہنچا دیگا یعنی نعمت بھری جنت قرۃ العین میں جس کے دامن میں نہریں اور چشمے رواں دواں ہونگے۔ (10/9)

Marfat.com

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع

ع ١٠ ٦

ان میں، انکی دعا ہوگی: اے ہمارے اللہ تیری ذات تمام عیوب و نقائص سے بلند اور برتر ہے۔ اور ان میں باہمی آرزو بھی ہوگی کہ وہ تمام آفتوں سے محفوظ رہیں، امن و سلامتی سے رہیں اور انکی ذات کی پوری پوری نشو ونما اور تکمیل ذات ہو جائے۔ اور آخر میں بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ کائنات کی ہر تخلیق، ہر شاہ کار کیلئے، حمد و ثنا، ستائش اور تحسین صرف اللہ کے لئے ہے جو کائنات کا رب ہے اور ہر شے کی نشو ونما کرتے ہوئے اسے مختلف مراحل سے گزار کر تکمیل کے درجہ کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ (10/10)

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١

جس طرح بنی نوع انسان حصول مفاد عاجلہ کیلئے عجلت سے کام لیتے ہیں اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ بدی یا برائی کی پاداش میں (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں جلدی کرتا تو انہیں مرگ مفاجات نے آلیا ہوتا۔ لیکن ہمارا قانون امہال (نرمی) یہ ہے کہ جو لوگ مرنے کے (بعد) ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں سرکشی اور حدود شکنی کے لئے سرگرداں پھرنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ قہر میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے)۔ (10/11)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢

انسان کی تو یہ حالت ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت یا مشکل مقام آتا ہے تو لیٹا ہو بیٹھا ہو یا کھڑا ہو (ہر حالت میں) ہمیں پکارتا ہے۔ لیکن جب اس سے وہ مصیبت یا مشکل کی گھڑی ٹال دی جاتی ہے تو اس سے منہ پھیر کر چل دیتا ہے جیسے اس نے مشکل کشائی کیلئے ہمیں کبھی پکارا ہی نہیں تھا۔

Marfat.com

اس طرح حدود شکن لوگوں کو انکے بداعمال حسین و دلفریب نظر آتے ہیں (آخر الامر تباہ و برباد ہوجاتے ہیں) (10/12)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ⑬

(مقام غور وفکر ہے) کہ تم سے پہلے ہم (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) بہت سی اقوام کو ظلم وستم کی پاداش میں ہلاک کر چکے ہیں۔ چنانچہ جب بھی ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے رسول واضح براہین ودلائل لے کر آئے تو انہوں نے انکی صداقت کو تسلیم بالیقین نہ کیا (جس کی پاداش میں وہ نابود ہوکر رہ گئے) اس طرح ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہر دور کے مجرمین کو انکے کئے کا بدلہ دیتے ہیں۔ (10/13)

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ⑭

پھر ان اقوام کے بعد، اے جماعت مومنین! ہم نے (اپنے قانون استخلاف کے مطابق) تمہیں زمین میں ان کا جانشین بنایا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ تم کس قسم کے اعمال بجالاتے ہو۔ (حسین یا قبیح)؟ (انہیں کے مطابق تمہارا بھی فیصلہ ہوگا) 47/38, 9/39 (10/14)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗيِٕ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑮

اور جب اُن لوگوں کو ہمارے واضح قوانین واحکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں: ''یا تم اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس میں (لفظی ومعنوی) ردوبدل کردو، تو ان سے کہہ دو یہ چیز میرے حیطہ اختیار میں نہیں ہے (میں اسکا مجاز نہیں) کہ میں اپنی مرضی سے اس میں کچھ ردوبدل کرسکوں۔ میں تو صرف اُس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے۔ اگر (بفرض محال) میں بھی اپنے پروردگار کے احکام سے سرتابی کروں (تو

Marfat.com

اس کے قانون مجازات سے بچ نہیں سکتا) اسلئے میں اُس بڑے بھاری دن کے عذاب کی اذیت ناک سزا سے ڈرتا ہوں (10/15)

نوٹ نمبر 5: مندرج صدر آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ مخالفین کا اختلاف رسول کی ذات سے نہ تھا بلکہ دعوت قرآنی سے تھا جس وجہ سے اس میں ترمیم وتبدیلی کی تجویز پیش کرتے تھے۔ جس کی حضورؐ معذوری پیش کرتے تھے کہ میں مجاز نہیں ہوں۔ جو وحی کے من جانب اللہ ہونے کی واضح دلیل ہے۔ تاریخ وروایات سے ثابت ہے کہ حضورؐ نے اپنے کئی فیصلوں میں بعد از مشاورت تبدیلی فرمائی ہے۔ لہٰذا وحی الٰہی صرف قرآن کے اندر محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی وحی ہوتی رہی ہے تو نہ وہ ہمارے لئے حجت ہے اور نہ ہم اس کے مقلد ہیں۔ حضور اکرمؐ صرف وحی الٰہی کی اتباع کرتے تھے لہٰذا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اتباع رسول سے مراد اتباع قرآن ہے۔

نیز یہ امر بھی قابل غور وفکر ہے کہ جب رسول خود بھی معصیت کی سزا سے نہیں بچ سکتے تو وہ معصیت کاروں کو کس طرح بخشوا سکتے ہیں۔ (اسی سورۃ کا نوٹ نمبر 1 ملاحظہ فرمائے)

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٦

اے رسول! ان پر واضح کر دو کہ اگر اللہ کی مشیت یہی ہوتی تو میں نہ قرآن حکیم کے احکام و تعلیم پڑھ کر تمہیں سنا سکتا اور نہ اس کے علم وفہم سے تمہیں آگاہ ہی کرتا (سوچنے سمجھنے کی بات یہ ہے) کہ میں (اس تنزیل وحی سے) پہلے ایک عمر تم میں بسر کر چکا ہوں (تم میری صداقت وامانت کے قائل بھی ہو) پھر میری دعوت حق کیوں تسلیم بالیقین نہیں کرتے ہو؟ کیا تم عقل وفکر سے کام نہیں لیتے؟ (10/16)

Marfat.com

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر بھلا اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوسکتا ہے۔ جو جھوٹی باتیں گھڑ کر اللہ تعالیٰ (کی وحی و تنزیل) سے منسوب کرے یا اس کے احکام و تعلیم کو جھٹلائے۔ (یہ دونوں مجرم و ظالم ہیں اس کے قانون مجازات کے مطابق) مجرم اور ظالم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکتے۔ (10/17)

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان ہستیوں کی پرستش اور اطاعت و بندگی کرتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع نیز یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اے رسول! ان سے پوچھئے کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایسے سفارشیوں کی خبر دیتے ہو جن کو وہ آسمانوں میں نہ زمین میں جانتا بوجھتا ہے۔ وہ ان سے پاک اور بلند و ماورا ہے جنکو وہ اس کے شریک و سہیم ٹھہراتے ہیں (یہ کیسے سفارشی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ زمین و آسمان میں خود نہیں جانتا (یہ نفی الشئی کے اسلوب پر ان فرضی سفارشیوں کی تردید و بطلان ہے) (10/18)

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

ابتدا میں کل بنی نوع انسان ایک ہی امت تھے (وہ دین توحید پر قائم تھے) پھر (امتداد وقت کے ساتھ انفرادی مفاد پرستیوں کی وجہ سے) مختلف عقیدے اور مسالک وضع کر لئے۔ اے رسول! اگر تمہارے پروردگار کا قانون امہال پہلے سے نافذ نہ ہوتا تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ (10/19)

Marfat.com

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع ٢ ١٠ ٧

اور (بطور حجت) یہ کہتے ہیں کہ اگر واقعی یہ رسول ہے تو اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں کوئی خاص نشانی (معجزہ) نہیں اتاری گئی؟ (اے رسول!) ان پر یہ حقیقت واضح کردیں کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لہٰذا اب تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا رہوں گا (کہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے) (10/20)

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾

ان لوگوں (کے کفران نعمت کا یہ حال ہے) کہ جونہی انکی کشتی مفلوک الحالی کے گرداب سے باہر نکلتی ہے اور فراخی اور وسعت آسائش کی لذت اٹھاتے ہیں تو ہمارے قوانین واحکام سے اعراض برتنے کیلئے طرح طرح کی تدابیر سوچنا شروع کردیتے ہیں۔ اے رسول! ان پر واضح کردیں (کہ تمہیں کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا قانون مجازات) تدبیر کرنے میں سب سے زیادہ تیز ہے۔ تمہارے مکر وفریب کو ہمارے فرستادہ یعنی فرشتے رقم کئے جاتے ہیں۔ (10/21)

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

وہی اللہ ہے جسکے قوانین کی بدولت تم خشکی وتری (بحر وبر) میں سیر وسیاحت کرتے ہو۔ پھر جب کشتی یا بحری جہاز میں سفر کرتے ہو تو باد موافق وسازگار انکو منزل مقصود کی طرف لئے جاتی ہے۔ تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں پھر جب ناگہاں باد تند وتیز چلنے لگتی ہے اور سمندر کی موجیں چاروں طرف سے تلاطم خیز ہو کر آتی ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم ہلاکت میں گھر چکے ہیں (موت کے منہ میں آگئے

Marfat.com

ہیں) تو اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اس کے دین یا نظام حیات کے بڑے مخلص ہو کر اس کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں مانگتے ہیں کہ اگر ہمیں اس ہجوم بلا سے نجات دیدے تو ہم ہمیشہ کے لئے تیرے شکر گزار بن کر رہیں گے۔ (10/22)

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

لیکن جب انہیں (اللہ تعالیٰ) نجات دے دیتا ہے تو وہ (اپنا عہد فراموش کر دیتے ہیں) اور زمین میں ناحق حدود شکنی کرنے اور فساد پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اے بنی نوع انسان! اگر تم حدود شکنی اور بغاوت اختیار کرو گے تو (قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہاری اپنی ذات کے خلاف بغاوت ہوگی۔ تم دینوی زندگی کا قلیل المدت فائدہ اٹھالو۔ آخر الامر تم نے ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں آگاہ کر دینگے جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ (10/23)

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾

اس دنیوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے ہم بادلوں سے پانی برساتے ہیں جو مزروعہ زمین میں مل جاتا ہے اور زمین کی روئیدگی اور شادابی جو انسان کیلئے خوراک اور مویشیوں کے لئے چارے کا کام دیتی ہے (20/54) بالآخر اراضی شگفتگی آراستگی و تزئین کر لیتی ہے اور کھیتی والوں نے سمجھ لیا کہ اب فصل ہمارے قابو میں ہے تو اچانک ہمارا قانون رات یا دن کے حصے میں حرکت میں آجاتا ہے اور اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح چٹیل میدان میں تبدیل کر دیتا ہے۔ گویا کل ان کا یہاں نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ اس طرح ہم اپنے قوانین کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں لیکن اس سے وہی لوگ استفادہ حاصل کرتے ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔ (10/24)

Marfat.com

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۲۵

اللہ تبارک تعالیٰ تمہیں دنیا میں دارالسلام آخرت میں جنت قرۃ العین میں آنے کی دعوت دیتا ہے اور (اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق) جنت کی راہ راست پر چلنے کی راہنمائی کرتا ہے جنہیں ہدایت پانے کی آرزو ہوتی ہے۔ (10/25)

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۶

جولوگ اللہ تبارک تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق حسن کارانہ انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اس کا نتیجہ اتنا ہی نہیں ہوتا کہ انکی اپنی زندگی حسین اور مسرت انگیز گزرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر بھی کچھ اور ملتا ہے۔ نیز انکے چہرے دنیا و آخرت دونوں میں روسیاہی چھا جانے اور ذلت وخواری سے مصئون محفوظ رہتے ہیں وہی اہل جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہینگے۔ (10/26)

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷

اس کے برعکس جولوگ ناہمواریاں کر کے برائیاں کماتے ہیں انکی ہر ایسی برائی کا بدلہ انہیں (دنیا و آخرت دونوں میں) ایسا ہی ملتا ہے جس سے ان پر روسیاہی چھا جاتی ہے۔ پھر سوائے اللہ تعالیٰ کے ان کو (قانون مکافات عمل کی گرفت سے) کوئی نہیں بچا سکتا۔ انکی روسیاہی کا یہ عالم ہوتا ہے گویا کسی نے رات کی تاریکی کے ایک ٹکڑے کا نقاب انکے چہرے پر اوڑھا دیا ہو۔ وہی لوگ اہل جہنم ہیں جو وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہینگے۔ (10/27)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲۸

اور (قیامت) کے دن جب ہم ان سب مشرکوں کو (اپنی عدالت میں) جمع کرینگے تو ان سے کہیں گے کہ تم اور جنہیں تم ہمارے شریک ٹھہراتے تھے اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کو الگ

Marfat.com

الگ کردینگے۔ پھر انکے ٹھہرائے ہوئے معبودان باطلہ (مشرکین سے) کہیں گے غلط ہے کہ تم ہمارے کہنے پر ہماری عبادت یا پرستش کیا کرتے تھے۔ (10/28)

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝٢٩

(اس حقیقت حال پر) ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے کہ ہمیں خبر تک نہ تھی کہ تم ہماری عبادت یا پرستش کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے۔ (10/29)

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٣٠ ع

النصف ع ١٠ ٣ ٨

بہر حال جو بھی کسی بنی نوع انسان نے (نیکی یا بدی) آگے بھیجی ہوگی نکھر کر سامنے آجائیگی۔ پھر سب کو مالک حقیقی کے حضور پیش کیا جائیگا پھر انکے سارے خود ساختہ باطل معبود غائب ہو جائینگے (نابود ہو جائینگے) (10/30) (یہ آیت تنذیر و تازیانہ عبرت ہے ان مسلمانوں کیلئے جو شرک کرتے ہیں)۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣١

اے رسول! ان سے پوچھو وہ کون ہے جو زمین و آسمان سے بخشائشوں کے ذریعے تمہارے سامان رزق مہیا کرتا ہے؟ وہ کون ہے جس کے قبضہ اختیار میں تمہارے ذرائع علم اور سمع و بصارت ہیں؟ وہ کون ہے جو مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے؟ وہ کون ہے جو مدبر الامور ہے یعنی اپنے تمام امور حکمرانی حکیمانہ انداز سے سرانجام دے رہا ہے؟ تو وہ ضرور جواب دینگے: ''اللہ تعالیٰ'' پس تم کہو اگر اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر تم (انکار حق کے نتائج سے) ڈرتے نہیں ہو؟ (10/31)

(اس آیت کریمہ میں برہان ربوبیت کا استدلال ہے اور توحید ربوبیت توحید الوہیت پر اِستشہاد کیا گیا ہے)

Marfat.com

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾

جب یہی اللہ تمہارا حقیقی، سچا پروردگار ہے تو پھر حق ظاہر ہو جانے کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا باقی رہ گیا ہے؟ پھر تم اس سے منہ پھیر کر کہاں بھٹکتے جا رہے ہو؟ (10/32)

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

اس طرح (اے نبیؐ) تیرے پروردگار کی بات بدعہد و نافرمان لوگوں کے بارے میں سچ ثابت ہوگئی کہ یہ کبھی ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ (10/33)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

(اے رسول!) ان سے پوچھئے تو سہی: کیا تمہارے خود ساختہ شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو تخلیق کی ابتدا بھی کرنے والا ہے۔ اور پھر اس کا اعادہ بھی کر سکے؟ ان کو بتا دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہے اور اس کا اعادہ بھی تو پھر تم اس کے (نظام حیات سے) کہاں پھرے جا رہے ہو؟ (10/34)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

ان سے پوچھئے! کیا تمہارے خود ساختہ شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو الحق، یعنی سچے نظام حیات کی طرف رہنمائی کرتا ہو؟ کہہ دو کہ اس قسم کی رہنمائی اللہ تعالیٰ کے نظام حیات (یعنی قرآن حکیم) ہی سے مل سکتی ہے تو پھر کیا جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ اتباع کئے جانے کا مستحق ہے یا وہ خود راہنمائی کا محتاج ہو؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ واضح حقائق کے باوجود غلط فیصلے کرتے ہو۔ (10/35)

Marfat.com

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

دراصل ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو ظن وقیاس کے پیچھے چلتے ہیں حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ظن وگمان حق ویقین کے مقابلہ میں کارآمد نہیں ہوسکتا۔ جو کچھ یہ لوگ کررہے ہیں اللہ کے علم میں ہے۔ (10/36) (یہ آیت مقدسہ کل مسلمانوں کے لئے آئینہ عبرت وموعظت ہے)

وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾

یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اسے اللہ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے گھڑے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کلام الٰہی کی تصدیق وتائید کرتا ہے اور الکتاب کی تفصیل ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب میں جو کچھ قوانین واحکام اور تعلیم دی گئی ہے وہ سب اس میں کھول کھول کر بیان کردی گئی ہے) اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ (10/37)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾

(کس قدر ظلم وستم کی بات ہے) کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسے اس شخص یعنی پیغمبر اعظم نے خود اپنے جی سے گھڑ کر (اللہ سے منسوب کردیا ہے کہ اس کی طرف سے نازل ہوا ہے) (اے رسول!) ان کو چیلنج دے دیجئے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اللہ کے سوا جس جس کو تم اپنی مدد کیلئے بلانا چاہتے ہو، بلالو اور اس کی مانند ایک سورۃ ہی تصنیف کر کے دکھاؤ۔ (10/38) (17/88) 2/23

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾

(وہ اس قرآن حکیم کی تکذیب علم وعقل کی بنا پر نہیں کررہے) بلکہ اس بنا پر اسکی تکذیب کرتے ہیں کہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ نیز اسکی بصیرت فراست کو سمجھ نہیں پاتے اسی طرح

Marfat.com

انکے مقدمین نے بھی تکذیب کی تھی۔ دیکھو ظلم کرنے والوں کا کیسا بھیانک انجام ہوا تھا۔(10/39)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۴ ۱۰ ۹

اور (اے رسول!) ان لوگوں میں سے بعض تو اسے تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور کرینگے اور بعض اسے تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ کا پروردگار ان مفسدوں کو بخوبی جانتا ہے۔(10/40)

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

اور اگر وہ آپ کی رسالت کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے کہہ دیں کہ میرا عمل میرے لئے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے۔ میں جو کرتا ہوں، تم اس سے بری الذمہ ہو، اور جو تم کرتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں (کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل ہے) (10/41)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو تمہاری باتیں سنتے ہیں مگر ان کا خیال کہیں اور ہوتا ہے (47/16) تو پھر تم خود ہی سوچو کہ تم ایسے بہروں کو کس طرح سنا سکتے ہو جو عقل وفکر سے کام نہیں لیتے (انکا سننا نہ سننا برابر ہے) (10/42)

نوٹ نمبر 7: یہ نکتہ بڑا اہم ہے اور ہمارے لئے عبرت آموز بھی اس آیت کریمہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ لوگ قرآن کو سنتے تھے لیکن اسے عقل وفکر کی رو سے سمجھنے سوچنے کی کوشش ہی نہیں کرتے تھے۔ یہی حال اب موجودہ مسلم امہ کا ہے۔ ان کی تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر انہیں قرآن سنایا جائے تو سننے کے بھی روادار نہیں ہیں۔ ہاتھ مار کر خود بند کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں چھوڑو جی ہمارا عقیدہ نہ خراب کرو۔ ہم جس عقیدے پر قائم ہیں وہی ٹھیک ہے۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کے علاوہ کوئی عقیدہ ٹھیک نہیں ہوسکتا۔ بلکہ باطل ہے کیونکہ قرآن کریم لاریب ہے اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی طرف سے محکم سند ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کی کوئی کتاب، فقہ ہو یا حدیث لاریب نہیں ہوسکتی کیونکہ ماسوائے انبیاء حضرات کے تمام بنی نوع انسان خطا کار ہوسکتے ہیں۔ یہ تو رہی سننے والوں کی کیفیت، دیکھنے والوں کی کیفیت اسے بھی زیادہ باعث تاسف ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو (آپکی مجلس میں بیٹھ کر) بظاہر آپ کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں (لیکن انکی فکر ونظر کا ہدف کہیں اور ہوتا ہے (7/198)) یہ معنوی طور پر نابینا ہوتے ہیں۔ پھر کیا آپ ایسے اندھوں کو راہ راست دکھا سکتے ہیں جو عقل وبصیرت سے کام نہ لیں؟ (ایسا قرآن سننا خود فریبی ہے اور خود فریبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر ظلم کے مترادف کہا ہے) (10/43)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بنی نوع انسان پر ذرا بھر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ (10/44)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾

روز قیامت جب اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے حضور جمع کریگا تو وہ ایسا محسوس کرینگے جیسے وہ (دنیا میں) دن میں ایک پل ٹھہرے ہیں۔ 20/103 اس دن وہ باہم ایک دوسرے کو پہنچانتے ہونگے۔ بلاشبہ وہ لوگ بڑے خسارے میں رہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ ہرگز راہ راست پر نہ تھے۔ (ایک دوسرے کو پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ گویا علیحدہ ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا یعنی دنیا کی زندگی ایک پل کے برابر معلوم ہوگی) (10/45)

Marfat.com

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْنَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

اے رسول! ان لوگوں کے (اعمال سو) کے جن المناک نتائج سے ہم انہیں متنبہ کر رہے ہیں ان میں سے کچھ آپ کی زندگی میں دکھا دینگے یا آپ کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہونگے (کیونکہ اس کا تعلق ہمارے قانون مکافات عمل کی مہلت سے ہے) بالآخر انہیں آنا تو ہمارے پاس ہی ہے۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ عینی شاہد ہے۔ (10/46)

نوٹ نمبر 8: دوسری جگہ اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے "فانما علیك البلغ و علینا الحساب O" (13/40) آپ کا کام پیغام پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے کہ ہمارے قانون مہلت کی رو سے نتیجہ کب سامنے آئیگا۔ پھر آگے (43/43 الزحرف) تم وحی الٰہی کے ساتھ متمسک رہو، اس کے مطابق جادہ پیما رہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس راستے پر تم چل رہے ہو یہ سیدھا منزل مقصود تک پہنچا دیگا۔ چنانچہ دشمنان اسلام کا یہ انجام حضور کی زندگی ہی میں سامنے آ گیا تھا۔ یعنی مکہ بغیر کسی مزاحمت کے فتح ہو گیا۔ جس سے رسول کا مشن پورا ہو گیا۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے وقت ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ آج وہ لوگ جو کافر ہیں تمہارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں سو تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین اسلام تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارا دین اسلام ہونے پر میں راضی ہوں۔ 5/3 المائدہ۔ گویا حضور کی حجت پوری ہو گئی۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

(اللہ تعالیٰ کا قانون ہدایت یہ ہے) کہ ہر امت کے لئے ایک رسول آتا رہا ہے۔ پھر جب کسی امت میں رسول (مبعوث) ہو جاتا ہے تو تمام معاملات کا فیصلہ عدل و انصاف کی رو سے کر دیا جاتا ہے اور کسی سے ناانصافی نہیں ہوتی۔ (10/47)

Marfat.com

نوٹ نمبر 9: اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت کیلئے ہر قوم میں اپنے رسول بھیجے اور ان رسولوں کے ذریعے ان اقوام کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دیا گیا۔ جو لوگ رسول پر ایمان بالیقین لے آئے انہوں نے فلاح و سعادت کی راہ پالی۔ اور جو لوگ انکی تکذیب کرتے رہے، انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیا۔ بالآخر رب علیم و حکیم نے ایک طرف اپنے دین یا نظام حیات کلی کی تکمیل کر دی اور دوسری طرف اپنے رسول حضرت محمدؐ کو مبعوث فرما کر سلسلہ رسالت و نبوت ہمیشہ کیلئے منقطع کر دیا۔

وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

اور آپ سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ (بتایئے) کہ اگر تم اپنی باتوں میں سچے ہو تو (اعمال بد کے ہولناک نتائج) کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ (10/48)

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

آپ ان پر واضح کر دیں کہ میرے اختیار میں اپنا نفع و نقصان بھی نہیں یہ سب پر مشیت ایزدی پر موقوف ہے۔ یاد رکھئے! ہر امت کے لئے (پاداش عمل کی) ایک مدت مقرر ہے۔ جب یہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو گھڑی پل کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی۔ (10/49)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

اے رسول! ان سے پوچھئے! کیا تم نے اس بارے میں بھی غور و فکر کیا ہے کہ اگر (تمہاری بدعملی کی پاداش میں) اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر رات کے وقت یا دن میں آ جائے (تو تم کیا اس سے بچ سکتے ہو)؟ تو پھر یہ مجرمین کس برتے پر اس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؟ (10/50)

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ آٰلْــٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

ان سے یہ بھی پوچھئے: کہ جب وہ عذاب آ ہی جائیگا تو کیا پھر تم ایمان لاؤ گے؟ (اس وقت ایمان لانا بے سود ہوگا) اس وقت تم سے صرف اتنا ہی کہا جائیگا کہ ہاں، یہی وہ تباہی ہے جس کے لئے تم جلدی آنے کا تقاضا کیا کرتے تھے۔ (10/51)

Marfat.com

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

اس وقت ان لوگوں سے جو ظلم وزیادتی کیا کرتے تھے کہا جائیگا، اب ہمیشہ رہنے والے عذاب کا مزہ چکھو (قانون مکافات عمل کے مطابق) جو سیآت تم کماتے رہے ہو ان کی پاداش میں اس کے سوا اور کیا اجر تم کو دیا جاسکتا ہے؟ (10/52)

وقف النبی ﷺ

ع ١٣ ٥ ١٠

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۭ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾

یہ لوگ تم سے (بار بار) دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ (وعید عذاب) واقعی سچی ہے؟ ان کو کہہ دو کہ ہاں میرا پروردگار شاہد ہے کہ یہ بالکل سچ ہے تم اللہ تعالیٰ کو (اپنا قانون مکافات عمل) نافذ کرنے سے عاجز نہیں کر سکتے۔ (10/53)

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾

ہر وہ شخص جس نے زمین میں ارتکاب ظلم کیا ہوگا اگر وہ دنیا جہاں کا مال ودولت عذاب سے بچنے کیلئے فدیہ میں دے ڈالے گا (مگر پھر بھی اللہ کے قانون مکافات عمل سے بچ نہیں سکے گا) پھر جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا تو اپنی ندامت اور پشیمانی کو چھپانے کی کوشش کریگا۔ ہر حال انکے معاملات کا فیصلہ بالکل حق وانصاف پر مبنی ہوگا اور ان پر ذرا بھر زیادتی نہ ہوگی۔ (10/54)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

پھر سنئے! جو کچھ زمین وآسمان (کائنات) میں ہے اللہ تعالیٰ کی ملک ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور اٹل ہے مگر اکثر لوگ اس کا علم ویقین نہیں رکھتے۔ (10/55)

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾

وہ اللہ تعالیٰ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب نے (بالآخر) لوٹ کر جانا ہے (اس کے احیطۂ اختیار واقتدار سے باہر نہیں جاسکتے) (10/56)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اے بنی نوع انسان! تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت نامہ تمہارے پاس آ گیا ہے۔ جس میں تمہارے سینے کی ہر اس کشمکش اور بیماری کا نسخہ شفا ہے، جو لوگ اس نظام حیات کو تسلیم بالیقین کرلیں گے ان کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔ (10/57)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

آپ اعلان عام کردیں (کہ قرآن حکیم کا نازل ہونا) اللہ کا فضل خاص یعنی اس کا احسان، بدا ما محبت وشفقت اور بے حد مہربانی ہے لہٰذا اے نوع نسل انسانی! جشن مسرت وطرب منائیں۔ حقیقت ہے کہ یہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جو جمع کرتے رہتے ہو۔ (10/58)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾

اے رسول! آپ ان لوگوں سے پوچھئے: کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو رزق پیدا کیا ہے۔ اس میں سے تم نے خود ہی (اعتقادات کے مطابق) کسی کو حرام اور کسی کو حلال قرار دیدیا ہے؟ ان سے یہ بھی پوچھئے: کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی اجازت دے رکھی ہے کہ (خود ہی حرام وحلال کے فیصلے کرنے لگ جاؤ) (10/59)

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ ۷

جن لوگوں کی جسارت اور بیباکی کا یہ عالم ہے کہ وہ اللہ سے خود ہی جھوٹی باتیں منسوب کر کے افترا پردازی کرتے ہیں۔ انہوں نے بالآخر قیامت کے دن کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ کیا اس روز انکے اعمال کا محاسبہ نہیں ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کیلئے بڑا ہی مہربان اور فضل و کرم کی نظر رکھتا ہے جس نے (جزاء عمل کو آخرت تک التوا میں رکھا ہے اور دنیا میں سب کو مہلت دے رکھی ہے) مگر اکثر انسان ایسے ہیں جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ (10/60)

Marfat.com

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾

اے رسول! تم جس حال میں بھی ہو یا قرآن میں سے کسی حصے کو پڑھ کر سنا رہے ہوتے ہو۔ یا پھر اے لوگو! تم جو کام کر رہے ہوتے ہو خواہ تم اس میں اس قدر منہمک ہوتے ہو کہ (تمہیں کوئی دیکھتا ہے یا نہیں) ہماری نگاہیں تم پر برابر ہوتی ہیں۔ زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر کوئی چیز نہیں جو تیرے پروردگار کی نگاہوں سے اوجھل ہو، یا اس سے چھوٹی یا بڑی ہو واضح طور پر لوح محفوظ میں درج ہوتی ہے۔ (10/61)

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے بندگان تسلیم و رضا کو نہ کسی خارجی قوت کا خوف ہوتا ہے اور نہ کسی داخلی کشمکش کا خطرہ۔ (10/62)

نوٹ نمبر 10: عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیا اللہ، اللہ تعالیٰ تک پہنچنے یا اپنی دعاؤں کو اس تک پہنچانے کا وسیلہ ہوتے ہیں اور اسی عقیدہ کے پیش نظر انکی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور اپنے باطل عقیدہ کی تائید میں سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 35 کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس کا آسان ترجمہ یوں ہے کہ اے ایمان والو! تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اسکی طرف ''وسیلہ'' طلب کرو یعنی اسکی راہ میں جہاد کرو، تاکہ تم کامیاب زندگی بسر کرو۔ اس لفظ ''وسیلہ'' سے پیر پرستی کی دلیل پیش کی جاتی ہے اور پھر اس پر اشخاص پرستی کی وہ عظیم عمارت قائم کی جاتی ہے جسے مٹانے کے لئے قرآن کریم کا نزول ہوا تھا اور جو رسول اکرم کی بعثت کا خاص مقصد تھا۔

اولیا اللہ کے متعلق یہ بھی عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی اسی طرح حاضر ناظر رہتے ہیں جس طرح زندگی میں وہ سب کی سنتے ہیں اور سب کچھ دیکھتے ہیں سائلوں کی مرادیں پوری کرتے ہیں اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی سفارش کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کے واضح الفاظ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لایستجیب لہ الیٰ یوم القیمۃ وھم عن دعآئھم غفلون (46/5) (الاحقاف) جس کا ترجمہ ہے، اوراس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اسے پکارتا ہے، جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتا بلکہ پکارنے والے کی پکار سے یکسر بے خبر ہوتے ہیں۔ پھر ساتھ ہی فرمان الٰہی ہے۔ واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء وکانوا بعبادتھم کٰفرین O (46/6) اور جب لوگوں کو (اللہ کے حضور) جمع کیا جائے گا تو یہ (پکارنے والوں کے) دشمن ہونگے اور انکی پرستش سے یکسر انکار کر دینگے۔

لہٰذا یہ حقیقت سمجھ لینے کی ہے کہ اولیا اللہ کا کوئی الگ گروہ نہیں ہوتا۔ یہ مومنین کی ایک صفت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اگلی آیت میں وضاحت فرمائی ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اسکے قوانین واحکام پر ایمان بالیقین لاتے ہیں اور اسکے احکام سے ڈرتے رہتے ہیں یعنی مومنین اور متقین کو اولیا اللہ کہا گیا ہے۔(10/43) (اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے طریقہ یہ ہے کہ وسجدو واقترب (96/19) پھر اسکے ساتھ ہی سورۃ البقر کی آیت نمبر 257 بھی ملاحظہ فرمائیں جس کا صرف مفہوم پیش کیا جاتا ہے۔

''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور احکام وقوانین پر ایمان بالیقین کرلیا انکا دوست رفیق اور حامی اللہ ہوتا ہے جو ظلم وضلالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں انکے دوست شیاطین ہوتے ہیں جو روشنی سے نکال کر (کفر وظلم، جہل وفساد، عصبیت وفرقہ پرستی اور اشخاص پرستی) کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں وہی لوگ اہل جہنم ہیں اور ہمیشہ اس میں رہینگے۔

اس ضمن میں علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

متاعِ شیخ اساطیر کہن بود — حدیث او ہمہ تخمین وظن بود

Marfat.com

ہنوز اسلام اوز ناردار است حرم چوں دیر بود، او برہمن بود (ارمغان حجاز)

جب تک ذہنوں سے ''رام'' نہ نکلے رحمٰن ان میں داخل نہیں ہوسکتا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے قوانین واحکام پر ایمان بالیقین لاتے ہیں اور اس کے احکام سے ڈرتے رہتے ہیں۔ یعنی مومنین اور متقین ہی کو اولیا اللہ کہا گیا ہے۔ (10/63)

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

ان (متقین ومومنین) کے لئے خوشخبری ہے کہ ان کے لئے زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں اور سرفرازیاں ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں اور کامرانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اٹل اور غیر مبدل ہیں، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (10/64)

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ وقف لازم

اے رسول! تم ان لوگوں کی یعنی حق کے دشمنوں کی (طنزیہ) باتوں سے رنجیدہ خاطر نہ ہوجائیں (اگر یہ تمہاری دعوت اسلام پر ایمان نہیں لاتے تو نہ لائیں، کوئی فرق نہیں پڑتا) ہر قسم کی عزت وتکریم دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کیونکہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (10/65)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یعنی کائنات کا یہ عظیم القدر اور محیر العقول سلسلہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ لیکن جو لوگ ان اقتدار میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کو بھی استمداد کیلئے پکارتے ہیں وہ اپنے وہم گمان کے سوا کسی کا اتباع نہیں کرتے وہ محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ (10/66)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

اے افراد نسل انسانی! وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم آسودگی آرام اور سکینت حاصل کرسکو، اور دن کو روشن بنایا تا کہ اسکی روشنی میں اپنے کام کاج میں سرگرم عمل رہو۔ اس میں ان لوگوں کیلئے جو حقیقتاً بات کے سننے سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نظام میں ہمہ گیری اور محکمیت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ (10/67)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت عیسیٰ مسیح) کو (اپنا بیٹا) بنالیا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے اور ہر قسم کی احتیاج سے پاک اور منزہ ہے۔ وہ بے نیاز اور مستغنی ہے (وہ کسی کا محتاج نہیں اسکے سب محتاج ہیں) (112/3) دیگر جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا تو ہے۔ (اے مشرکین) کیا تم اپنے عقیدہ ابنیت کے ثبوت میں کوئی سند یا کوئی محکم دلیل پیش کرسکتے ہو؟ (اگر نہیں) تو پھر تم اللہ تعالیٰ سے ایسی باتیں کیوں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں خود بھی علم نہیں ہے؟ (10/68)

(اس آیت کریمہ میں عیسائیوں کے باطل عقیدہ ابنیت کا ابطال وتردید ہے)

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ

اے رسول! ان پر واضح کردو کہ جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد ناحق اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ کبھی بھی فلاح نہیں پاسکتے۔ (10/69)

مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع

(ان باطل عقیدوں اور افترا پردازیوں سے مذہبی پیشوایت کو) کچھ دنیاوی مفاد تو حاصل

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔لیکن انجام کار انہیں (سزا اور جزا کیلئے) ہماری عدالت عالیہ میں پیش ہو کر رہنا ہے۔ پھر وہ ہمارے قانون مجازات کے مطابق سخت عذاب کا مزہ چکھیں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نظام حیات سے انکار کرتے ہیں۔(10/70)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾

وقف لازم

اے پیغمبر! ان لوگوں کو (عبرت) دلانے کیلئے حضرت نوح کی داستان پڑھ کر سناؤ، جب اس نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ ''اے برادران قوم اگر میرا تمہارے درمیان ٹھہرنا یا رہنا سہنا اللہ تبارک تعالیٰ کے قوانین واحکام سنا سنا کر تمہیں (خواب) غفلت سے بیدار کرنا گراں گزرتا ہے تو (گزرے) میرا بھروسہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی (مغفرت ورحمت) پر ہے''۔تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کی معیت میں (میرے خلاف) اپنا لائحہ عمل تیار کرلو(Do Course of action what ever you like) تاکہ اس کا کوئی گوشہ تمہاری نظروں سے اوجھل نہ رہ جائے۔تم نے جو کچھ کرنا ہے قطعی فیصلہ کرلیں اور مجھے قطعاً مہلت نہ دو۔ (10/71)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾

پھر اگر میری مخالفت سے باز نہ آئے اور میری (دعوت حق) سے روگردانی کرتے رہے تو (یاد رکھو!) وبال وعذاب تم پر ہی آئے گا۔میں تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔میرا معاوضہ اللہ پر ہے مجھے تو اس کا حکم ہے کہ اس کے قوانین واحکام کو برضاورغبت تسلیم بالیقین کرنے والے بندوں میں سے ہو جاؤں یعنی مسلم بن جاؤں۔ (10/72)

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

Marfat.com

مگر اس پر بھی لوگوں نے اسے (حضرت نوح) کی (دعوت توحید) کو جھٹلایا۔ جس کی پاداش میں ہم نے (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) اسے اور جو انکے ساتھ کشتی میں سوار تھے (طوفان) سے بچالیا اور اپنے قانون استخلاف کی رو سے مستغرق قوم کا جانشین بنادیا اور جن لوگوں نے ہماری تعلیمات اور قوانین و احکام کو جھٹلا دیا تھا انہیں غرق کردیا۔ لوگو! دیدۂ عبرت کی نگاہ سے دیکھو کہ انکا انجام کیسا عبرت ناک ہوا جس کو (انکار وسرکشی کے انجام سے) خبردار کردیا تھا۔ (10/73)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾

بعدازاں پھر ہم نے اپنے رسول انکی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ وہ انکے پاس واضح دلائل وبراہین لے کر آئے، مگر ان پر ایمان نہ لائے جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اس طرح ہم (اپنے قوانین مجازات کے مطابق) حدود شکنی کرنے والوں کے دل ودماغ پر مہر ثبت کردیتے ہیں۔ (10/74)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد حضرت موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں، سرداروں کی طرف تعلیمات اور نشانات حق دے کر بھیجا مگر انہوں نے غرور وتکبر سے ٹھکرادیا۔ کیونکہ وہ ایک مجرم قوم تھے۔ (10/75)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾

پس جب ہماری طرف سے حق وصداقت پر مبنی (ہمارا نظام حیات) ان کے سامنے آ گیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے اور جھوٹ ہے۔ (10/76)

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾

حضرت موسیٰ نے جواب میں فرمایا: ''اب جبکہ تمہارے پاس حق وصداقت پر مبنی نظام حیات آ گیا ہے، تو تم کہتے ہو کیا یہ جادو نہیں ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی بھی فلاح وسعادت اور کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ (10/77)

Marfat.com

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۷۸

حضرت موسیٰ کے (جواب میں) انہوں نے کہا: ''کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس عقیدہ یا مسلک سے برگشتہ کردو۔ جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے متوارث پایا ہے؟ اور (ہمارا اقتدار ختم کر کے) مملکت کا اقتدار خود سنبھالو، ہم تمہاری کسی بات پر ایمان نہیں لانے والے۔ (10/78)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۷۹

اور پھر فرعون نے (اپنے درباریوں) کو حکم دیا کہ مملکت میں جس قدر ماہر اور تجربہ کار (Skilled and well wersed wizard) سحر کار یا شعبدہ باز ہیں ان کو میرے حضور حاضر کرو۔ (10/79)

فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۸۰
فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۸۱

پھر جب سحر کار، شعبدہ باز آ گئے تو حضرت موسیٰ نے کہا ''جو کچھ تم نے پھینکنا ہے پھینکو'' چنانچہ سحر کاروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں تو حضرت موسیٰ نے کہا ''جو کچھ لائے ہو یہ تو یکسر جادو، باطل اور فریب ہے۔ اسے اللہ عنقریب ملیامیٹ کر دیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا (قانون مجازات) یہ ہے کہ فساد آدمیت کرنے والوں کے کام کبھی نہیں سنوارتا۔ (10/80-81)

ع ۸ ۱۲ ۱۳ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۸۲

اللہ تعالیٰ اپنے کلمات و فرمودات یعنی قوانین کے مطابق اپنے حق و صداقت پر مبنی نظام حیات کو قائم دائم رکھتا ہے خواہ مجرموں، ظالموں اور سرکشوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ (10/82) (حضرت موسیٰ کے غلبہ کا موجب بذریعہ اللہ تعالیٰ کے کلمات ہوا جو اللہ نے حضرت موسیٰ کو سکھائے تھے)۔

Marfat.com

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾

باوجود اس کے کہ (حق ثابت ہوگیا تھا) مگر حضرت موسیٰ کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی بھی اس پر ایمان نہ لایا۔ کیونکہ لوگ فرعون اور خود اپنے اکابرین سے خوفزدہ تھے۔ مبادا کہ فرعون انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کردے کیونکہ فرعون اپنی مملکت میں بڑا ہی سرکش اور مستبد تھا (انتقام لینے میں کسی حد تک رکنے والا نہیں تھا)۔ (10/83)

(یہاں ذریت سے مراد حضرت موسیٰ کی قوم کے نوجوان ہیں)

نوٹ نمبر 12: جب کبھی حصول مقاصد کی راہ میں شدائد و محن کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو قوم کے بڑے بوڑھوں سے بہت کم امیدیں وابستہ ہوسکتی ہیں۔ زیادہ تر نئی نسل کے نوجوان ہی آگے بڑھتے ہیں کیونکہ بڑے بوڑھوں کی تمام زندگیاں ظلم و فساد کی آب و ہوا میں بسر ہوچکی ہوتی ہیں اور محکومی کی حالت میں رہتے ہوئے عافیت کوشی کے عادی ہوجاتے ہیں البتہ نوجوانوں میں نیا دماغ، نیا خون اور نئی امنگیں ہوتی ہیں انہیں شدائد و محن صلب و نہب کا خوف مرعوب نہیں کرتا۔ وہی پہلے حصول مقاصد کیلئے آگے بڑھتے ہیں پھر ساری قوم انکے پیچھے چلنے لگتی ہے۔ ملک مصر میں حضرت موسیٰ کو ایسی ہی صورت پیش آئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے والے بھی نوجوان ہی تھے۔

اس بنا پر حضرت اقبال نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی تھی۔

؎ جوانوں کو میری آہ سحر دے — پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے

خدایا آرزو میری یہی ہے — میرا نور نصیرت عام کر دے

؎ وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا — شباب جس کا ہے بے داغ ضرب ہے کاری

؎ من کہ نومیدم ز پیران کہن — دارم از روزے کہ مے آید سخن

؎ اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی — ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور و غیور — قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

Marfat.com

یہ وہ جوانان ملت تھے جنہیں حضرت موسیٰ تلقین کرتے تھے

وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾

پھر حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اے برادران قوم! اگر تم نے واقعی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین اور اس کے بندگان تسلیم ورضا بن چکے ہو (مسلم بن چکے ہوں) تو پھر تم (ان قوانین واحکام کی محکمیت اور تائید ونصرت پر) پورا پورا بھروسہ رکھو (ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں) (10/84)

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾

انہوں نے جواب دیا: (آپ مطمئن رہیں) ہم صرف اللہ کے (قوانین واحکام اور تائید و نصرت) پر پورا پورا بھروسہ وانحصار رکھتے ہیں (We trust in fully) (پھر انہوں نے اپنے پروردگار کے حضور دعا مانگی) کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ظلم وستم ڈھانے والوں کے جور وستم کا تختہ مشق نہ بننے دینا۔ (10/85)

وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور اپنی رحمت اور فضل وکرم سے کافروں کے پنجہ استبداد سے ہمیں نجات دلا دے (10/86)

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾

لہٰذا ہم نے حضرت موسیٰ اور اس کے بھائی (ہارون) کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ سردست جہاں تمہاری قوم آباد ہے وہاں انہیں چند مکانات بنا کر فراہم کرو۔ اور اپنے گھروں کو قبلہ یعنی مرکز قرار دو اور اجتماعی صلوٰۃ قائم کرو۔ (وہیں انکی ذہنی اور قلبی تربیت کرو) بالآخر پھر اپنی جماعت کو اس نظام حیات کے نتائج وثمرات کی خوشخبری دیتے رہو (تاکہ ان کی ہمتیں تازہ اور حوصلے بلند رہیں) (10/87)

Marfat.com

وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝٨٨

حضرت موسیٰ نے استدعا کی ''اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اسکے امرا اور سرداروں کو انکی دینوی زندگی میں شان وشوکت اور متاع زیست کی فراوانی سے نواز رکھا ہے، جس کے بل بوتے پر اے مالک! انہوں نے (تیرے بندوں) کو تیری راہ سے بھٹکا رکھا ہے۔ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انکے مال و دولت اور جاہ وہشم کو نیست ونابود کردے۔ اوران کے دلوں پر مہر ثبت کردے، اسلئے کہ یہ لوگ تیرے قوانین کی صداقت پر کبھی ایمان نہیں لائینگے جب تک وہ اذیت ناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لینگے۔ (10/88)

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨٩

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: ''تم دونوں کی دعا قبول ہوگئی ہے بشرطیکہ اس کے لئے تمہارا اپنی جدوجہد پر ثابت قدم رہنا لازم ہے لیکن ان لوگوں کا طریقہ اختیار نہ کرلینا جو ہمارے (قانون جہاد کے نتائج) کا علم نہیں رکھتے۔ (10/89) (دعا ضرور قبول ہوتی ہے، مگر مشروط ہوگی، دعا مانگنے والے کے جدوجہد اور سعی پیہم پر موقوف ہے) علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی ۔۔۔ یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے

وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٩٠

(آخرالامر) ہم نے (اپنے فضل وکرم) سے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار گزار دیا۔ فرعون اور اسکے لشکر نے ظلم وستم کی غرض سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ ڈوبنے لگا۔ (تو جان بچانے کی خاطر) پکار اٹھا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں ہے جس پر

Marfat.com

بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں رضائے الٰہی کے حضور سر تسلیم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (10/90)

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾

(اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بزبان موسیٰ جواب دیا موت سامنے کھڑی دیکھ کر) اب ایمان لانے کے کیا معنی؟ حالانکہ اس سے پہلے تو (اللہ تعالیٰ) کی نافرمانی کرتا رہا ہے اور حیات اجتماعہ کا توازن بگاڑنے کیلئے فساد انگیزیاں کرتا رہا ہے۔

(10/91) (It is no use to cry over spilt milk)

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع ١٠ ١٤

(اب تو موت سے بچ نہیں سکتا) البتہ آج سے تیرا جسم سمندر کی موجوں سے محفوظ کرلیا جائیگا۔ تاکہ بعد میں آنے والی نسلوں کیلئے موجب عبرت وتذکیر ہو اور اکثر بنی نوع انسان ایسے ہیں جو ہمارے قانون مکافات عمل سے یک قلم غافل ہیں۔ (10/92)

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾

بعد ازاں ہم نے بنی اسرائیل کو (فلسطین کی مقدس) سرزمین میں متمکن کردیا جہاں انہیں پاکیزہ سامان زیست کی فراوانیاں مہیا کیں۔ پھر جب انکے پاس علم کی روشنی آ گئی تو انہوں نے (دین حق کے بارے میں) اختلاف کیا یقیناً اے رسول! تیرا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردیگا، جس میں باہم اختلاف کرتے رہے ہیں (انہیں حقیقت حال معلوم ہوجائیگی) (10/93)

Marfat.com

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝٩٤

(اے قوم مخاطب) اگر تمہیں اس حقیقت (یعنی کتاب قرآن) میں کسی قسم کا شک وشبہ ہو جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے، تو پھر ان لوگوں سے پوچھ لو جو تمہارے زمانے سے پہلے کی کتابیں پڑھتے رہے ہیں یقیناً یہ حق وصداقت ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے (کسی شک واضطراب میں مبتلا نہ ہونا)۔ (10/94)

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٩٥

نیز ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو (بلا دلیل) جھٹلاتے رہے ہیں، ورنہ تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (10/95)

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٩٦

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝٩٧

اے رسول! جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فرمان صادق آ گیا کہ ان پر دلائل اور براہین کا اثر نہیں ہوسکتا (وہ عقل وفکر سے کام نہیں لیتے 10/74) وہ کبھی بھی ایمان نہیں لانے کے۔ خواہ انکے سامنے کیسی ہی کھلی کھلی نشانیاں کیوں نہ پیش کی جائیں۔ جب تک وہ اپنے اعمال کی پاداش میں المناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ (10/88) یہ اس وقت فرعون کی طرح ایمان لائینگے (10/90) مگر اس وقت ایمان لانا بے سود ہوگا۔ (10/96-97) (اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل یہ بھی ہے کہ اگر کوئی قوم تباہ کن عذاب آنے سے پہلے اپنی غلط روش کو چھوڑ کر راہ راست اختیار کرلے تو وہ تباہی سے بچ سکتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں قوم یونس کی آیت پیش فرمائی ہے)

Marfat.com

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

(تاریخ شاہد ہے) کہ کوئی قوم ایسی نہیں گذری جو تباہی سے پہلے حالت امن میں ایمان لائی ہو اور اس طرح اپنے اعمال کی نفع بخشوں سے فیضیاب ہو کر عذاب سے بچ گئی ہو سوائے قوم یونس کے جو (عذاب آنے سے پہلے) ایمان لائی تھی ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا یعنی ٹال دیا ورنہ انہیں ذلیل وخوار کر دیتا اور انہیں ایک مدت تک زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہونے کا مواقع فراہم کیا۔ (10/98)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

اے رسول! اگر تیرے پروردگار کی مشیت ہوتی تو (روئے زمین پر سب مومن اور فرمانبردار ہوتے) تو تمام اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ تو پھر کیا آپ لوگوں کو مومن بننے کیلئے مجبور کرنا چاہتے ہیں؟ کہ وہ بادل نخواستہ مومن بن جائیں۔ (حالانکہ حکم یہ ہے کہ لا اکراہ فی الدین) (10/99) (2/256)

مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ عقل وفکر سے کام نہیں لیتے ان پر وہ (کفر وضلالت، محرومی وشقاوت) کی نجاست ڈال دیتا ہے۔ (10/100)

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اے رسول! ان پر واضح کر دو کہ جو کچھ زمین وآسمان یعنی کائنات میں ہے اس کو غور وفکر کی نظر سے دیکھو۔ (تو اسرار ورموز منکشف ہو جائینگے) جو لوگ قلب ونظر کے اندھے ہیں وہ حق کو تسلیم کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ ان کیلئے بصیرت افروز نشانیاں بے سود ہیں۔ (10/101)

Marfat.com

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اگر یہ لوگ تباہ کن ایام کو دیکھنے کے منتظر ہیں جو ان سے پہلے گزری ہوئی قومیں دیکھ چکی ہیں تو اے رسول! ان سے کہہ دو: (اگر یہی بات ہے) تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (نتائج خود بخود فیصلہ کر دینگے کہ کون حق پر اور کون باطل پر ہے) (10/102)

(تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سرتابی کرنے والوں کا انجام تباہ و بربادی اور ہلاکت ہو کر رہا ہے)

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ ع ١٠ ١١ ١٥

لیکن ہم اپنے رسولوں اور انکے ساتھ ایمان لانے والوں کو (اپنے قانون فضل و کرم کے مطابق) ایام آفات کے شدائد سے بچا لیتے ہیں۔ لہٰذا اسی طرح ایمان لانے والوں کو بچا لینا ہم نے اپنے اوپر لازم قرار دے رکھا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا وعدہ کبھی بھی غلط نہیں ہو سکتا لہٰذا ثابت ہوا ہے کہ ہم ہی مومن نہیں ہیں) (10/103)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ لا

اے رسول! اعلان عام کر دیجئے: کہ اے لوگو! اگر تمہیں میرے نظام حیات میں کسی قسم کا شک و شبہ ہے تو سن لو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ جن (ہستیوں، معبودوں) کی تم محکومی و بندگی کرتے ہو میں انکی بالکل نہیں کرتا۔ میں تو صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی بندگی کرتا ہوں جس کے اختیار میں خود تمہاری موت و حیات ہے مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ مومنوں کے زمرے میں رہوں۔ (10/104)

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾

(نیز مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے)، کہ ہر طرف سے منہ موڑ کر یکسو ہو کر (حضرت ابراہیم کی مثل) صرف اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ نظام حیات کلی کی طرف اپنی توجہ مرکوز کر لوں اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤں۔ (10/105)

Marfat.com

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکاروں جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔ اگر تو ایسا کریگا تو ظالموں میں سے ہو جائیگا۔ (10/106)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾

اگر اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) تجھے کسی اذیت و مصیبت میں مبتلا کردے، تو کائنات میں کسی کو اسکی قدرت حاصل نہیں کہ اس اذیت کو رفع کر سکے اور اگر اسکے فضل و رحمت سے تمہیں کوئی نفع پہنچنے والا ہو تو کوئی طاقت ایسی نہیں جو اسے روک سکے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے اپنے فضل سے نوازتا ہے وہ بڑا ہی درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (10/107)

(اس آیت کریمہ میں یاددہانی کرائی گئی ہے غیر الوہی قوتوں کے دروازے پر دستک دینے کا جذبہ محرک جلبِ منفعت اور رفعِ تکلیف و اذیت ہوتا ہے۔ لیکن منفعت اور مغفرت اللہ کے قوانین کے ساتھ مستلزم ہے)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾

اے رسول! اعلان کر دیجئے! کہ اے بنی نوع انسان تمہارے پروردگار کی طرف سے وہ ضابطہ حیات آ گیا ہے جو حقیقت پر مبنی ہے (القرآن) اگر تم اسکی راہنمائی میں سفر زندگی اختیار کرو گے تو اپنی آخری منزل مقصود پالو گے۔ لیکن جو بھی اس سے روگردانی کر کے بھٹک جائیگا وہ اپنا ہی نقصان کریگا۔ میں کوئی تم پر داروغہ بنا کر نہیں مسلط کیا گیا کہ جبار بن کر تمہیں زبردستی راہ راست پر چلاؤں۔ (10/108)

Marfat.com

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ٦

(اے رسول! تم اس پیغام کو لوگوں تک پہنچادو) کہ جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے (یعنی قرآن حکیم) اس کا اتباع کرتے رہو۔ اور اس پر ثابت قدمی سے جمے رہو تا کہ اللہ تبارک تعالیٰ تم میں اور مخالفین میں اپنا آخری فیصلہ کردے۔ اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔(10/109)

(اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ خود صرف وحی الٰہی قرآن کریم) کا اتباع کرنے کے پابند تھے۔ اس سے مسلمہ اصول ہمارے سامنے ہے کہ کوئی قول یا فعل جسے رسول اللہ کی طرف منسوب کیا جائے، اگر وہ قرآن کے خلاف ہے تو بلا تامل کہا جاسکتا ہے کہ وہ رسول اللہ کا نہیں ہوسکتا۔ روایات واحادیث کے پرکھنے کا یہی معیار ہوسکتا ہے)

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ١٢٣ رُكُوْعَاتُهَا ١٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد پاک ہے کہ یہ وہ ضابطہ حیات ہے جس کے قوانین واحکام محکم بنیادوں پر استوار کئے گئے ہیں اور ایسے تفصیلی انداز سے بیان کئے گئے ہیں کہ (کسی قسم کا اشتباہ اور ابہام نہیں) اس لئے کہ اس رب رحمٰن کی طرف سے ہے جو اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے، معلومات کلی رکھنے والا ہے۔ (11/1)

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾

اس ضابطہ حیات کی تعلیم کا مرکزی نقطہ نگاہ (Central Idea) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ہستی کی بندگی ومحکومیت اختیار نہ کرو۔ میں تمہیں اس رب رحمٰن کی طرف سے تمہیں بداعمالی کے شکیب رہا نتائج سے متنبہ کرنے والا اور نیک اور صالح اعمال کے حسین اور مسرور کن نتائج کی خوشخبری دینے والا ہوں۔ (11/2)

Marfat.com

وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳

اور اپنے پروردگار سے مغفرت وحفاظت کا سامان طلب کرو۔ اور تمام اطراف سے منہ موڑ کر اسی کے قوانین واحکام کی طرف رجوع کرو وہ تمہیں ایک مدت معینہ تک کیلئے نہایت خوش گوار اور پسندیدہ سامان زیست سے بہرہ یاب کریگا۔ خصوصاً علم وحسنِ عمل میں استعداد رکھنے والے مستحقین کو اپنے فضل وکرم سے نوازے گا اور اگر تم نے اس اصول زندگی سے انحراف کیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم پر زہرہ گداز دن کا عذاب نہ آجائے۔ (11/3)

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴

تم نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور ہر شے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے یعنی وہ قادر مطلق ہے۔ (11/4)

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

(ان منافقین کا شیوہ یہ ہے) کہ یہ دہری شخصیت کی زندگی بسر کرتے ہیں سینوں کے اندر کچھ چھپا کر رکھتے ہیں اور باہر کچھ اور ظاہر کرتے ہیں مگر جان رکھو! جب وہ اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں یعنی دہری شخصیت (Dual personality) کو خرقہ سالوس پہن کر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق سب کچھ جانتا ہے۔ وہ سینوں کے اندر کے بھید بھی جانتا ہے۔ (71/7) (11/5)

Marfat.com

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ

(١٢)

Marfat.com

Marfat.com

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶

روئے زمین پر کوئی ذی حیات ایسا نہیں جس کے سامان رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہ لے رکھی ہو۔29/60 زمین پر اسکے عارضی قیام اور اسکی ارتقائی آخری منزل (Destination) کو بھی جانتا ہے(6/99) یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے قانون مشیت کی کتاب میں واضح طور پر درج ہیں(11/6) 41/10;6/52

؎ موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی یہ شامِ زندگی صبح دوام زندگی!

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

وہی اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین یعنی کائنات کو چھ ادوار میں ارتقائی انداز میں پیدا کیا۔اور (اس وقت) اس کی فرمانروائی کا مدار وانحصار زندگی سرچشمہ حیات پانی پر تھا(21/20) (اور اس لئے پیدا کیا) کہ تمہیں آزمائش میں ڈالے کہ کون توازن بدوش (حسن عمل سے) زندگی بسر کر کے حیات جاوید حاصل کر سکتا ہے۔اے رسول! اگر آپ ان سے کہیں کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تو منکرین حق فوراً کہہ دینگے کہ یہ صریحاً جھوٹ ہے۔ (11/7)

نوٹ نمبر 1: مندرج صدر قرآنی مفہوم کے برعکس ہماری روایات کیا تصور پیش کرتی ہیں؟ مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ ایک دفعہ حضورؐ ایک دیہاتی کو منجملہ دیگر امور کے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے بارے میں سمجھا رہے تھے۔آپ نے فرمایا: ''تو جانتا ہے کہ خدا کی عظمت کیا ہے؟ اس کا عرش سات آسمانوں پر محیط ہے۔عرش کے اس قدر بڑا ہونے کے باوجود کیفیت یہ ہے کہ جب خدا

Marfat.com

اس پر بیٹھتا ہے تو وہ اس طرح چر چراتا ہے جس طرح اونٹ کا کجاوا چر چراتا ہے جب کوئی اس پر سوار ہوتا ہے (ابوداؤد مشکوٰۃ جلد دوئم صفحہ 348) عیسائیوں کے ہاں اللہ کے متعلق عام تصور ہے کہ وہ آسمانوں کے اوپر ہے انکی مشہور دعا یہ ہے:۔

اے ہمارے باپ! جو تو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ (مقدس متی باب 6 آیت 10)

اسی وجہ سے انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ مسیح کے متعلق یہ عقیدہ وضع کیا کہ اللہ نے انہیں اپنے ہاں آسمان پر اٹھالیا تھا۔

بعدازاں جب مسلمانوں کے ایک فرقہ تحسیمہ نے اللہ کو مخصوص پیکر میں ڈھالا کہ اس کے متعلق یہ عقیدہ وضع کیا گیا کہ وہ آسمانوں کے اوپر عرش پر متمکن ہے۔ پھر اس سلسلہ میں متعدد روایات گھڑ لی گئیں۔ مثلاً حدیث کی کتاب جامع ترمذی میں حضرت عباسؓ سے منسوب ایک روایت ہے جس میں کہا گیا ہے:۔

کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بہتر سال کی راہ ہے اور سات آسمان ہیں۔ جن میں ہر ایک کا فاصلہ اسی قدر ہے۔ ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کی گہرائی بھی اسی قدر ہے اس کے اوپر سات پہاڑی بکرے ہیں جن کے کھروں سے گھٹنوں تک اسی قدر فاصلہ ہے۔ ان بکروں کی پشت پر عرش الٰہی ہے جس کی موٹائی بھی اسی قدر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کو اس قسم کے عرش پر بٹھا دیا گیا تو پھر **انی رافعك الی** کا مفہوم لینے میں کوئی دشواری نہ رہی کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھالیا تھا۔ اور چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہے اور قیامت کے قریب دوبارہ زمین پر نازل ہونگے اس سلسلہ میں حیات مسیح کے بارے میں سورۃ النسا کی آیات نمبر 58-157 پر نوٹ نمبر 2 ایک نظر دیکھ لیا جائے تو ممکن ہے کہ قارئین کی سمجھ میں حقیقت عیاں ہو جائے گی۔

Marfat.com

بہر حال اللہ تعالیٰ کے متعلق اکثر لوگوں کے تصورات قرآن کے خلاف ہیں اور دوسروں کے ہاں سے مستعار لئے گئے ہیں۔ عصر حاضر کی افلاکی تحقیقات کی رو سے ان آسمانوں کا وجود باقی نہیں رہتا۔ قرآن کریم نے افلاکی کائنات کے متعلق جو کچھ چودہ سو سال پہلے کہا تھا خلائی تحقیق ایک ایک قدم پر اسکی صداقت وتائید بہم پہنچائے چلی جارہی ہے۔

لب لباب یہ ہے کہ اس قسم کی تمام روایات اصل میں اہل اسلام کو گمراہ اور بیوقوف بنانے کے لئے گھڑی گئی ہیں جو ہمارے علما حضرات سمجھ نہیں پاتے رہے ہیں۔ ایسی روایات پر تفرقہ بازی سے بالاتر اور غیر جانبدار ہو کر غور وفکر کرنا ضروری ہے

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ ع ۱ ۸

اور اگر ہم اپنے قانون امحال کے مطابق ایک مدت معینہ کے لئے عذاب کو موخر کر دیں تو وہ کہنے لگیں گے کہ وہ کون سی چیز ہے جو اسے (عذاب سے) روک رہی ہے؟ یاد رکھو! جس وقت اُس عذاب کا وقت آ گیا تو پھر دنیا کی کوئی قوت اسے روک نہیں سکے گی یعنی کسی کے ٹالنے سے ٹل نہیں سکے گی۔ انجام کار جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے انہیں چاروں طرف سے گھیرے گی۔ (11/8)

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹

اور اگر ہم انسان کی رحمت سے آسائشیں عطا کرنے کے بعد پھر ہم اپنے قانون مجازات کے بعد اسے ان سے محروم کر دیں تو وہ (بے صبر ہو جاتا ہے) اور یک قلم وہ مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (11/9)

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰

اور جب اس مصیبت کے بعد پھر سامان آسائش مل جائے تو سمجھ لیتا ہے کہ بس میری تمام نحوستیں اور تنگدستیاں دور ہو گئیں تو بلاشبہ وہ اترانے اور شیخیاں بگھارنے اور ڈینگیں مارنے لگتا ہے۔ (11/10)

Marfat.com

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

مگر ہاں! جولوگ صبر کرتے ہیں اور نیک عملی کی راہ اختیار کرتے ہیں تو ان کا حال ایسا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی (بانصیب) لوگ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔ (11/11)

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ﴿۱۲﴾

اے رسول! آپ ایسا نہیں کر سکتے کہ جو کچھ آپ پر وحی کیا جاتا ہے ان میں سے آپ بعض کی تبلیغ کرنا چھوڑ دیں اور انکی ایسی باتوں سے دل تنگ کرنے لگیں کہ وہ یہ کہیں گے اس شخص پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا، یا یہ "کہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا" آپ کا فریضہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے تباہ کن نتائج سے خبردار کرنے والے ہو (یہ ضروری نہیں کہ آپکی باتیں مانی جائیں) اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔ (11/12)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اس شخص نے خود گھڑ لیا ہے (Has Invented himself) اور اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر رہا ہے۔ تو اے رسول! ان کو چیلنج کر دو کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو پھر اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں لا کر دکھاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کسی کو اپنی مدد کیلئے پکار سکتے ہو بلا لاؤ۔ (11/13) 2/29,17/88

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر اگر (تمہارے ٹھہرائے ہوئے معبود) تمہاری پکار کا جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ ہی کے علم سے نازل ہوا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار و اختیار نہیں۔ تو پھر کیا تم اس امر حق کے آگے سر تسلیم خم نہ کرو گے۔ (11/14)

Marfat.com

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ⑮

جولوگ صرف دنیا کی زندگی اوراس کی عیش وعشرت یا دلفریبیاں ہی چاہتے ہیں تو انہیں ہم اپنے قانون عدل کے مطابق ان کی سعی وعمل کے نتائج کا صلہ پورے کا پورا دے دیتے ہیں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی۔ (11/15) 4/134

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑯

مگر یاد رکھو! ان لوگوں کا حیات آخرت میں نار جہنم کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں انہیں معلوم ہوجائیگا جو کچھ انہوں نے کیا کرایا ہوگا اکارت جائیگا کیونکہ وہ باطل ہے اسلئے سب کا سب نابود ہوجائے گا۔ (11/16)

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۣ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑰

بھلا وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی طرف سے عطا ہونے والے واضح حقائق کے حامل اس روشن دلیل یعنی ضابطہ حیات قرآن پر ہوں اور اس کی پیروی بھی کرتے ہوں جو اسکے پروردگار کی طرف سے صداقت کی شہادت ہے اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ کو ملنے والا ضابطہ قوانین بھی اس کے لئے رہنما اور سرچشمہ رحمت تھا تو یہی لوگ جو اس قرآن پر ایمان رکھنے والے ہیں ان میں سے کوئی گروہ اس ضابطہ قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کردے تو انکے لئے موعودہ جہنم ہوگا، تو اے مخاطب! تجھے اس کے بارے میں کسی تردد یا شک میں نہ پڑنا چاہیے یہ یقیناً تیرے رب کی طرف سے ٹھوس صداقت (Solid Truth) ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ (11/17)

Marfat.com

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۸﴾

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

آخرالامر (روز قیامت) وہ اپنے پروردگار کی عدالت میں پیش کئے جائینگے اور گواہ شہادت دینگے کہ انہوں نے فی الواقعہ اپنے پروردگار سے جھوٹی باتیں منسوب کر کے بہتان باندھا تھا۔ تو لہٰذا سنو! اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر، اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور کج روی پیدا کرتے ہیں اور روز قیامت کو تسلیم بالیقین کرنے سے منکر ہیں۔ (11/18-19)

وقف لازم

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ؕ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہ تھے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی کارساز و کارگر تھا۔ انہیں اب دوگنا عذاب ہوگا وہ نہ تو کسی کی سنتے تھے اور نہ خود ہی سوجھ بوجھ رکھتے تھے۔ (11/20)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کیا، اور انکی سب کی سب افترا پردازیاں اکارت جائینگی، یقیناً یہی لوگ مستقبل کی زندگی میں خسارے میں رہینگے۔ (11/21-22)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اسکے برعکس وہ لوگ جو ایمان بالیقین لائے اور عدل و انصاف کے کام کرتے رہے اور

Marfat.com

رضائے الٰہی کے آگے سر تسلیم نیاز خم کرتے رہے ہیں وہی یقیناً اہل جنت ہیں اور ہمیشہ اس میں رہینگے۔ (11/23)

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

ان دونوں گروہوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور ایک دیکھنے اور سننے والا کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں) پھر کیا تم اس حقیقت پر غور و فکر نہیں کرتے ہو؟ (کہ زندگی کی توازن بدوش راہ کونسی ہے؟) (11/24)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ ۫ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ۙ

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾

(ذرا تاریخ کی صداقت پر غور کرو) کہ ہم نے حضرت نوح کو اسکی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا (اس نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا) کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے خبردار کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا ہرگز کسی کی بندگی و اطاعت نہ کرو مجھے خدشہ ہے کہ (تمہاری روش کفر و شرک کی پاداش میں) تم پر المناک عذاب ٹوٹ پڑے گا۔ (11/25-26)

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

(حضرت نوح کے جواب میں) اس قوم کے سرداروں، وڈیروں (جن کے پاس مال و دولت کی فراوانیاں تھیں) نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے ہی جیسے آدمی ہو (پھر تمہیں کیوں اللہ کا رسول مان لیں) ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہماری قوم کے جو کمینے اور ذلیل لوگ تھے، تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں پھر ہم تم میں ایسی کوئی بات بھی نہیں دیکھتے، جس میں تمہیں ہمارے مقابلہ میں برتری حاصل ہو۔ لہٰذا ہم تو سمجھتے ہیں کہ تم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہو۔ (11/27)

Marfat.com

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

حضرت نوح نے کہا! ''اے برادران قوم! کیا تم نے اس حقیقت پر غور کیا ہے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل محکم رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنے فضل وکرم سے کلام رحمت بھی مرحمت فرمایا ہوا ہے؟ مگر تمہیں ایسے واضح اور روشن دلائل دکھائی نہ دیں تو ایسا ممکن نہیں کہ ہم زبردستی اسے تمہارے گلے میں منڈھ دیں (کیونکہ دین کے معاملہ میں جبر حرام ہے) (11/28)

وَ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

اے برادران قوم! میں اس تبلیغ کے عوض تم سے کوئی مال ودولت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، اپنے سے کیسے دور کر سکتا ہوں (جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو) وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم خود ہی جاہل ہو۔ (11/29)

وَ يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اے میری قوم کے لوگو! تم ہی مجھے بتاؤ کہ اگر میں ان لوگوں کو اپنے ہاں سے دھتکاروں یا دور کر دوں تو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانے کیلئے کون ہے جو میری مدد کرے گا؟ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو؟ (11/30)

وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۖۚ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

میں تمہارے سامنے یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس (اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ) خزانے ہیں، نہ میں کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم جانتا ہوں نیز یہ بھی نہیں کہتا کہ میں (انسان نہیں) فرشتہ ہوں۔

Marfat.com

اور نہ میں کہتا ہوں کہ جو لوگ تمہاری نظر میں حقیر اور کمینے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خوشگوار اور بہتر سامان زندگی عطا نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو انکے دلوں میں ہے اگر میں تمہارا ہمنوا ہو جاؤں تو یقیناً میں بھی ظالمین میں شامل ہو جاؤنگا۔ (11/31)

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

(آخرکار) انہوں نے کہا، اے نوح تم ہم سے بحث وتکرار بہت کر چکے ہو (اب یہ قصہ ختم کرو) لے آؤ وہ عذاب جسکا تم ہمیں ڈراوا دیتے رہے ہو اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو۔ (11/32)

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

حضرت نوح نے جواب دیا (عذاب کا لانا یا نہ لانا اللہ تعالیٰ کے اختیار وارادہ پر ہے) اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوا تو وہ اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق ضرور لا کر رہے گا تم اللہ تعالیٰ کو عاجز و بے بس نہیں کر سکتے۔ (11/33)

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾

یہ بھی یاد رکھو! کہ اگر تم اپنے اعمال کی پاداش میں اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستوجب بنالیا تو پھر میں ہزار چاہوں کہ تمہارے چاک داماں کی رفوگری کروں تو پھر اس وقت میری خیر خواہی تمہیں کوئی فائدہ نہ دے سکے گی (My advice will be useless) وہی تمہارا پروردگار آقا ہے اسی کے پاس تم نے لوٹ کر جانا ہے۔ (11/34)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۳ ۱۱ ۳

اے رسول! کیا یہ (مشرکین) لوگ یہ اتہام لگاتے ہیں کہ یہ قرآن آپ نے خود وضع کر لیا ہے تو انکو کہہ دو کہ اگر میں نے ایسا کیا ہے تو مجھ پر اپنے جرم کی ذمہ داری ہے اور جو جرم تم کر رہے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ (11/35)

Marfat.com

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚ﴿۳۶﴾

پھر حضرت نوح پر وحی کی گئی کہ اے نوح! تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں بس وہ لا چکے ہیں اب کوئی فرد ایمان لانے کا نہیں۔ لہٰذا جو افعال یعنی کارستانیاں وہ کر رہے ہیں انکے مآل کے متعلق غم کرنا چھوڑ دو۔ (11/36)

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

(اے نوح! اب کرنے کا کام یہ ہے) کہ ہماری نگرانی میں اور ہماری رہنمائی کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور جن لوگوں نے (شرک جیسا جرم عظیم کیا ہے) ان کے بارے میں عرض و معروض یعنی سفارش نہ کرنا کیونکہ یہ سب کے سب اب غرق ہونے والے ہیں۔ (11/37)

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

چنانچہ حضرت نوح نے کشتی بنانا شروع کی۔ اس کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی پاس سے گزرتا تو وہ اس پر تمسخر اڑاتا۔ اسکے جواب میں حضرت نوح ان سے کہتے۔ جس طرح آج تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو، اسی طرح ہم بھی تمہاری (حماقتوں) پر مذاق اڑائیں گے۔ (11/38)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل و خوار کر کے رکھ دیگا۔ اور وہ عذاب دائمی ہو کر رہے گا (بلکہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دینے والا ہوگا) (11/39)

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

آخر کار جب ہمارا حکم ہو گیا اور وادی کی سرزمین سے پانی جوش مارتا ہوا نکلنے لگا۔ تو ہم نے حضرت نوح کو ہدایت فرمائی کہ ضرورت کی ہر چیز دو دو جوڑے (نر و مادہ) ساتھ کشتی میں رکھ لو

Marfat.com

اور اپنے اہل وعیال کو بھی ساتھ سوار کرلو۔ بجز انکے جن کے متعلق پہلے کہا جاچکا ہے (بمعہ تمہارا بیٹا اور بیوی غرق ہوکر رہیں گے) نیز ان لوگوں کو بھی ساتھ لے لو جو ایمان لا چکے ہیں مگر انکی تعداد بہت کم تھی۔ (11/40)

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

حضرت نوح نے (اپنے اہل وعیال اور ایمان لانے والوں سے) کہا کہ کشتی میں سوار ہوجاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا پروردگار درگزر کرنے والا اور رحیم وکریم ہے۔ (11/41)

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ِۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

چنانچہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی تلاطم انگیز موجوں میں سے بحفاظت لئے جارہی تھی (قبل از روانگی) حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو جو اس کی جماعت سے الگ ہوچکا تھا پکار کر کہا اے میرے بیٹے! تم بھی ہمارے ساتھ سوار ہوجاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ رہو (وگرنہ غرق ہوجاؤ گے) (11/42)

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

اس نے جواب دیا: کہ (پرواہ نہیں) میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لونگا۔ مجھے پانی کی زد سے بچالے گا۔ حضرت نوح نے کہا (بیٹا یہ تمہارا خام خیال ہے) آج اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنے والے طوفان سے بچانے والا کوئی نہیں، البتہ وہی بچے گا جس پر وہ رحم کرے گا۔ اتنے میں ایک موج دونوں کے درمیان حائل ہوگئی اور وہ بھی غرق ہونے والوں میں شامل ہوگیا۔ (11/43)

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

پھر حکم الٰہی ہوا: ''اے زمین تو اپنا پانی جذب کرلے اور اے بادلو! برسنا بند کردو چنانچہ پانی

Marfat.com

خشک ہوگیا اور فیصلہ چکا دیا گیا (کام تمام ہوگیا) اور کشتی (کوہ) جودی پر ٹھہر گئی۔ پھر ندا آئی: (اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے محروم ہوگئی) ظالموں کی قوم۔ (11/44)

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

بعدازاں حضرت نوح نے اللہ سے فریاد کی اور کہا اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا اور تو نے اسے بچانے کا وعدہ فرمایا تھا (لیکن وہ غرق ہوگیا) حالانکہ تیرا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (11/45)

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

(حضرت نوح کی فریاد کے جواب میں) ارشاد باری تعالیٰ ہوا: ''اے نوح! وہ تمہارے اہل میں سے نہیں تھا وہ غیر صالح یعنی پرلے درجے کا بدکار تھا'' آئندہ مجھ سے ایسی بات کا مطالبہ نہ کرنا جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہ ہو۔ میں تمہیں حقائق سمجھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ مبادہ کہ تو جاہلین میں سے ہوجائے۔ (11/46)

قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

حضرت نوح نے عرض کیا: ''اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تم سے ایسی بات کا مطالبہ کروں جس کی حقیقت کا مجھے علم نہ ہو۔ اگر تم نے میری غلطی پر مجھے تحفظ اور شفقت و رحمت نہ فرمائی تو میں تباہ و برباد ہوجاؤں گا۔ (11/47)

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکات ہیں تجھ پر (کوہ جودی) سے نیچے اتر آؤ۔ ہم تمہیں اور تمہاری جماعت جس نے تمہارا ساتھ دیا تھا کو وسائل اور سامان

Marfat.com

زیست عطا کرینگے اور جس گروہ نے تمہارا ساتھ نہ دیا تھا ہم اپنے قانون طبیعی کے مطابق انہیں بھی سامان زیست سے نوازتے رہینگے ۔مگر انہیں ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق کربناک عذاب ضرور دیا جائیگا۔(11/15-16)(11/48)

نوٹ نمبر2: جغرافیائی پس منظر

کوہ جودی کا جغرافیائی پس منظر پر تبصرہ کرتے ہوئے ابوالکلام آزاد نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر ترجمان القرآن حصہ دوئم میں یوں فرمایا ہے کہ حضرت نوح کا ظہور اس سرزمین میں ہوا تھا جو دجلہ وفرات کی وادیوں میں واقع ہے۔دجلہ وفرات آرمینیا کے پہاڑوں سے نکلتے ہیں اور بہت دور تک الگ الگ بہہ کر جنوبی عراق زیریں میں باہم مل جاتے ہیں اور خلیج فارس میں سمندر سے ہمکنار ہوجاتے ہیں۔آرمینیا کے پہاڑ ارارات کے علاقہ میں واقع ہیں اسی لئے انہیں توریت میں ارارات کے پہاڑ کہا گیا ہے۔

لیکن قرآن کریم نے خاص اس پہاڑ کا ذکر کیا ہے۔جس پر کشتی ٹھہری تھی وہ جودی پہاڑ ہے جو کردستان کے علاقہ میں قدیم شہر نینویٰ سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔سکندر کے زمانہ کی یونانی تحریرات سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔آٹھویں صدی مسیحی تک وہاں ایک معبد کا وجود تھا اور لوگوں نے اس کا نام کشتی کا معبد رکھا تھا۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی تفہیم القرآن حصہ دوئم کی تفسیر میں ایک نقشہ کے ذریعہ کوہ جودی کے محل وقوع کو سمجھانے کی سعی فرمائی ہے۔

بہت ممکن ہے کہ ایک ہزار سال پہلے تک کے اکثر مفسرین اسکے صحیح مقام کو نہ سمجھتے ہوں مگر اب دنیا ایک گلوبل ویلیج بن جانے کی وجہ انسان دنیا کے کونے کونے تک رسائی کر چکا ہے۔یہ طوفان جس کا ذکر آیات مقدسہ میں فرمایا گیا ہے عالمگیر طوفان تھا یا اس خاص علاقہ میں آیا تھا جہاں حضرت نوح کی قوم آباد تھی یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا فیصلہ آج تک کسی مفسر و مفکر سے نہیں کیا ہے۔

Marfat.com

توریت کے مطابق اسرائیل روایات عام ہیں کہ طوفان نوح تمام روئے زمین پر آیا تھا (پیدائش باب 7 آیات 6 تا 24) مگر قرآن کریم اس واقع سے خاموش ہے۔ لہٰذا لازم نہیں آتا کہ طوفان تمام روئے زمین پر آیا ہو۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کی نسلیں انہیں لوگوں کی اولاد سے ہیں جو طوفان نوح سے بچا لئے گئے تھے۔

قرآن کریم کے مطابق حضرت نوح کا ایک بیٹا نافرمانی کی باعث غرق طوفاں ہوا تھا۔ مگر توریت میں ایسا کوئی ذکر نہیں اس میں صرف تین بیٹوں حام، سام اور یافت کا ذکر ہے جس سے اگلی نسلیں چلی تھیں۔ مگر تاریخی معلومات اور توریت کے بیان کو معتبر نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ توریت اصلی صورت میں دنیا میں کہیں موجود نہیں ہے۔ موجودہ توریت تحریف شدہ ہے جو بخت نصر کے حملہ سے یوروشلم کی تباہی کے بعد دوبارہ مرتب کی گئی تھی۔ جس کی آیات کا انحصار عام انسانوں کی شہادتوں پر ہے۔ لیکن عقلی قرائن کا تقاضا ہے کہ طوفان نوح تمام روئے زمین پر نہیں آیا تھا کیونکہ حضرت نوح عالمگیر پیغمبر نہیں تھے۔ صرف اس قوم کیلئے مبعوث ہوئے تھے جو وادی تنور میں آباد تھی۔ اس طوفان سے مشرق وسطہ کے علاقاجات مثلاً عراق وعرب اور شام وفلسطین وغیرہ تو متاثر ہوسکتے ہیں تمام کرہ ارض ممکن نہیں۔ (وما توفیقی الا باللہ)

تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾

اے رسول! یہ غیب کی باتیں ہیں جو تمہیں بذریعہ وحی بتائی جاتی ہیں اس لئے کہ اس سے پہلے تم یا تمہاری قوم ان تفاصیل سے واقف نہ تھی۔ بہرحال آپ (نامساعد حالات کا) مقابلہ استقامت اور ثابت قدمی سے کرتے جائیں (منکرین کے جہل شرارت سے دلگیر نہ ہو) انجام کار متقی لوگوں کے حق میں ہے۔ (11/49)

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾

Marfat.com

اسی طرح قوم عاد کی طرف انکے بھائی بندوں میں سے، حضرت ہود کو رسول بنا کر (دعوت توحید کیلئے) بھیجا گیا۔ اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی بندگی ومحکومیت اختیار کرو۔ اس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار نہیں اور نہ کوئی تمہارا الٰہ ہوسکتا ہے۔ تم نے محض (پرستش کی خاطر معبودان باطلہ) گھڑ رکھے ہیں۔ (11/50)

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

اے برادران قوم! میں تم سے (تبلیغ توحید کا) کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا ہوں کیونکہ میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا تم عقل وفکر سے ذرا بھی کام نہیں لیتے ہو؟ (11/51)

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

اے برادران قوم! تم اپنے پروردگار سے حفاظت میں رکھنے کی استدعا کرو (معافی مانگو) اور (اپنے باطل عقائد چھوڑ کر) اس کی طرف لوٹ آؤ۔ وہ (اپنے قانون فضل وکرم کے مطابق) تم پر آسمان سے برسنے والا ابر کرم بھیجے گا (تاکہ تمہارے کھیت اور باغات خوب ثمر بار ہوں) اور تمہاری مادی قوت میں مزید توانائی کا اضافہ کریگا۔ لہٰذا مجرموں کی طرح روگردانی نہ کرو۔ (11/52)

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

انہوں نے جواب دیا: ''اے ہود تم اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی برہان قاطعہ تو لائے نہیں ہم اپنے معبودوں کو محض تمہارے کہنے کی بنا پر نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہی ہم تمہاری باتوں پر ایمان بالیقین لانے والے ہیں''۔ (11/53)

Marfat.com

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۴﴾
مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے معبودوں سے گستاخی کی وجہ سے مار پڑ گئی ہے (جس سے تمہاری عقل ماری گئی ہے)۔

حضرت ہود نے جواب دیا: ''میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں (معبودان باطلہ سے) بے زار ہوں۔ بعد ازاں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا تم سب کے سب مل کر جو تمہارے جی آئے خفیہ تدبیر میرے خلاف کر سکتے ہو تو کر لو مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔ (11/54-55)

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

میرا اعتماد و انحصار اللہ تبارک تعالیٰ پر ہے۔ جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے۔ کوئی بھی ذی حیات ایسا نہیں جسکی چوٹی یا نکیل اسکے قبضہ قدرت میں نہ ہو۔ یقیناً میرا رب راہ راست پر ہے۔ (11/56)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾

جو پیغام دیکر مجھ کو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اب اگر تم اس سے روگردانی کرو گے تو میرا نشو ونما دینے والا کسی اور قوم کو تمہارا جانشین بنا دیگا۔ مگر تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرا پروردگار ہر چیز پر نگران ہے۔ (11/57)

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾

Marfat.com

پھر جب ہمارا حکم صادر ہو گیا تو ہم نے حضرت ہود اور اسکے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحیمیت ورحمانیت سے نجات دے کر سخت عذاب سے بچالیا۔ (11/58)

وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

یہ قوم عاد جنہوں نے اپنے پروردگار کے قوانین واحکام ماننے سے دیدہ دانستہ انکار کیا تھا اور اسکے رسولوں کی نافرمانی کرتے تھے اور ہر سرکش ومستبد دشمن حق کی پیروی کرتے تھے۔ (11/59)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع ۵ ۱۱ وقف لازم

اور بالآخر وہ حال اور مستقبل دونوں کی زندگی کی نوازشات اور خوشگواریوں سے محروم ہو گئے۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے قوانین واحکام سے انکار کیا تھا۔ اور اس طرح قوم عاد اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے دور ہو گئی۔ (11/60)

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾

بعد ازاں ہم نے قوم ثمود کی طرف انکے بھائی بندوں میں سے حضرت صالح کو (رسول بنا کر) بھیجا اس نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا: ''اے برادران قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے لئے کوئی بھی لائق عبادت نہیں، اسی نے تمہاری زمین سے نمو کی (پیدا کیا) اور اس میں تمہیں آباد کیا۔ لہٰذا اس سے مغفرت کی دعا مانگو نیز ندامت کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرو۔ یقیناً میرا رب قریب بھی اور دعا کا قبول کرنے والا بھی ہے۔ (11/61)

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾

(حضرت صالح کی دعوت توحید کے جواب میں اسکی قوم کے لوگوں نے) کہا: ''اے صالح! قبل ازیں تم سے ہماری بڑی توقعات وابستہ تھیں۔ (لیکن حیرت ہے) کہ تو ہمیں ان اصنام یعنی

Marfat.com

معبودان (باطلہ) کی پرستش سے روک رہا ہے، جن کی پرستش ہمارے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں۔ (حقیقت یہ ہے) کہ جس مسلک ومشرب کی طرف تو ہمیں بلا رہا ہے۔ اسکی صحت کے بارے ہمیں شک ہے اور ہم خلجان میں پڑ گئے ہیں یعنی شک واضطراب میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ (11/62)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾

حضرت صالح نے کہا: ''اے برادران قوم! ذرا غور کرو کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے عطا کردہ واضح دلیل رکھتا ہوں اور پھر اس نے مجھے اپنی رحمت (نبوت) سے بھی نواز رکھا ہو، تو پھر میں اگر اس کے قوانین واحکام سے سرتابی کروں تو پھر کون اس کے قانون مکافات عمل سے چھڑائے گا؟ سوائے اس کے کہ مجھے اور زیادہ خسارے میں ڈال دو۔ (11/63)

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾

اے برادران قوم دیکھئے! یہ ایک اونٹنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر وقف ہے، تمہارے لئے ایک (فیصلہ کن) نشانی ہے لہٰذا اسے اللہ کی زمین میں چرنے کے لئے آزاد چھوڑ دو۔ اور اس سے ذرا بھی تعرض نہ کرنا ورنہ فوراً ہی عذاب تم کو آلے گا۔ (11/64)

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾

مگر انہوں نے (آزاد کرنے کی بجائے) اس اونٹنی کی کھونچیں کاٹ ڈالیں جس سے وہ (وہ مرگئی) (Kild) اس پر حضرت صالح نے ان کو خبردار کیا کہ (تمہارے دن پورے ہو گئے) اب تم صرف تین دن اور گھروں میں بس لو۔ اس کے بعد تم پر تباہی آجائے گی یہ ایسا وعدہ یا ایسی معیاد ہے جو کبھی جھوٹی ثابت نہ ہوگی۔ (11/65)

فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾

Marfat.com

پھر آخر کار ہمارا حکم صادر ہو گیا تو ہم نے حضرت صالح اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمانیت و رحیمیت سے اس دن کے رسوا کن عذاب سے بچا لیا یقیناً تمہارا رب طاقتور اور بالا دست ہے۔ (11/66)

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾

وہ لوگ جنہوں نے ظلم و سرکشی اختیار کی تھی ان کو ایک ہولناک کڑک نے ڈھیر کر دیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (11/67)

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع ۸

(اور وہ گھر اس طرح ویران ہو گئے) کہ گویا یہ لوگ ان میں بسے ہی نہ تھے۔ یاد رکھو! قوم ثمود نے اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام سے انکار و سرکشی کی تھی جس کی پاداش میں قوم ثمود اللہ تعالیٰ کی (رحمت بے پایاں سے) دور ہو گئی۔ (11/68)

نوٹ نمبر 3: قوم ثمود اور حضرت صالح (آیات نمبر 11/61 تا 68)

قوم عاد کے بعد قوم ثمود کا تذکرہ آتا ہے۔ جس کی طرف حضرت صالح مبعوث ہوئے تھے۔ ان کی تفصیلی داستان کچھ یوں ہے کہ ان کے عروج و زوال کا زمانہ قوم عاد کے بعد کا ہے۔ یہ قوم خطہ عرب کے شمال مغربی حصہ پر حکمران تھی جسے وادیٔ قریٰ کہا جاتا تھا۔ حجر ان کا دارالحکومت تھا۔ وادی قریٰ کے گرد و پیش کا میدان سرسبز و شاداب تھا۔

اس قوم کا زمانہ 1600 قبل از مسیح تک کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر نوازشات کی گہر باری فرما رکھی تھی۔ انہیں متمکن فی الارض کر رکھا تھا۔ (7/74 اعراف) یہ قوم بھی میدانوں میں وسیع محلات تعمیر کرتے تھے اور پہاڑوں کے دامنوں میں مستحکم قلعے بناتے جو فن سنگ تراشی کے نمونے تھے (15/82, 7/75)۔ سرسبز و شاداب باغات، لہلہاتی کھیتیاں، صاف و شفاف ابلتے ہوئے چشمے (26/146-149 الشعراء) ان کے دارالحکومت کی بنا پر انہیں اصحاب الحجر کہا جاتا تھا

Marfat.com

(15/80 الحجر)۔ قوم ثمود میں سرداری نظام تھا وہ غربا اور کمزور لوگوں پر جور وستم ڈھاتے تھے۔ اپنی چراگاہوں میں کمزور اور غریب عوام کے مویشی چرنے نہیں دیتے تھے اور نہ ہی چشموں سے پانی پینے دیتے تھے۔ کیونکہ تمام وسائل پر انہی کا قبضہ تھا۔

جب انکا ظلم اور سرکشی حد سے بڑھ گئی تو انکی طرف اسی قبیلہ سے حضرت صالح مبعوث ہوئے۔ چونکہ مساوات انسانی کا فقدان تھا تو حضرت صالح نے بطور حجت کہا کہ یہ ایک اللہ کی اونٹنی ہے اسے جہاں چاہے چرنے دو اور جس چشمے سے چاہے پانی پیئے پینے دو بس یہ سمجھو کہ اللہ نے پیدا کیا ہے دوسری طرف یہ زمین ہے جسے اللہ نے پیدا کیا ہے اسلئے وہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوسکتی اگر تم نے اسے چرنے چگنے دیا تو یہ اس امر کی نشانی ہوگی کہ تم ظلم وستم سے باز آ گئے ہو۔ قوم نے پیغمبر سے عہد کرلیا کہ وہ اس نظام کے پابند رہینگے جس میں عوام کے مویشیوں کو، چراگاہوں سے چرنے کی اجازت ہوگی۔ لیکن وہ اس عہد پر پابند نہ رہے انہوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں جس سے وہ مرگئی۔ اس پر حضرت صالح نے فرمایا ''تمہارے دن پورے ہوگئے ہیں، تم اپنے گھروں میں تین دن تک اور بس لو اس کے بعد تم پر تباہی وارد ہوجائیگی یہ اللہ کا ایسا وعدہ ہے جو کبھی بھی جھوٹا ثابت نہیں ہوگا۔ (11/65 ہود) مگر حضرت صالح اور انکے ساتھیوں کو جو صاحب ایمان تھے اپنی رحمانیت سے اس کو رسوا کن عذاب سے بچالیا۔ (11/66-67 ہود)

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

اور دیکھو! حضرت ابراہیم کے پاس ہمارے رسول یعنی فرشتے خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے (حضرت ابراہیم) کو سلامتی کی دعا دی جس کے جواب میں حضرت ابراہیم نے ویسی ہی دعا دی بعد ازاں بلا توقف انکی ضیافت کیلئے ایک بھنا ہوا بچھڑا (Roasted Calf) لے کر آیا۔ (11/69)

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۰﴾

Marfat.com

لیکن اس نے دیکھا کہ مہمانوں کے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھتے تو وہ اس سے بدگمان سا ہو گیا اور دل ہی دل میں خوف محسوس کیا (جب انہوں نے حضرت ابراہیم کے وسواس کو محسوس کیا) تو انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (11/70)

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

وہاں حضرت ابراہیم کی بیوی (حضرت سارہ) بھی پاس ہی کھڑی تھی وہ متعجب ہو کر ہنس پڑی جب ہم نے اسے انکے بیٹے حضرت اسحاق کی بشارت دی اور اس کے بعد پوتے حضرت یعقوب کی خوشخبری دی۔ (11/71)

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾

حضرت ابراہیم کی بیوی (حضرت سارہ) شرم اور تعجب کے ملے جلے جذبات سے بولی ''ہائے میں مرگئی'' کیا میں بچہ جنوں گی جبکہ میں ضعیف العمر (اور بانجھ) ہو چکی ہوں اور میرا شوہر بھی بہت بوڑھا ہے (دریں حالات اولاد کا ہونا) تعجب خیز بات ہے۔ (11/72)

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾

اس پر انہوں نے کہا: کیا تو فرمان الٰہی پر تعجب کرتی ہے؟ اے اہل ابراہیم یا ابراہیم کے گھر والو تم پر اللہ کی رحمت اور برکات ہیں (وہ قدرت کاملہ کا مالک ہے) یقیناً جو مستحق صد ستائش اور لامحدود فراوانیاں عطا کرنے والا ہے۔ (51/29) (11/73)

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۴﴾

جب حضرت ابراہیم کے دل سے حیرانی اور گھبراہٹ دور ہو گئی اور بیٹے کی بشارت سے مطمئن بھی ہو گیا تو قوم لوط کی (ہلاکت) کے متعلق ان فرستادوں سے بحث و مباحثہ کرنے لگا (کہ انہیں کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے)۔ (11/74)

Marfat.com

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾

بلاشبہ حضرت ابراہیم بڑے ہی متحمل مزاج اور بردبار تھے اور ہر حالت میں انابت الی اللہ تعالیٰ یعنی ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ (11/75)

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

ہمارے فرستادوں نے کہا: ''اے ابراہیم اب اس بات کا خیال چھوڑ (صرف نظر کر) کیونکہ تیرے پروردگار کا فرمان نافذ ہو چکا ہے اور اب ان لوگوں پر عذاب آ کر رہے گا جو کسی طرح ٹلنے کا نہیں ہے۔ (11/76) (Is unlikly to be repend)

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾

چنانچہ جب ہمارے پیامبر (حضرت ابراہیم سے رخصت ہو کر) حضرت لوط کے پاس پہنچے تو وہ انکے آنے کی وجہ سے مغموم و متردد ہوئے۔ اس نے ان کے معاملہ میں اپنے آپ کو کوتاہ دست و بے بس پایا۔ اور اپنے دل میں کہنے لگے آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔ (11/77)

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾

جب ہمارے فرستادے حضرت لوط کے پاس پہنچے تو اس کی قوم کے لوگ شدت ذوق سے بدمستی میں تیز دوڑتے ہوئے آئے۔ وہ پہلے سے ہی بدفعلی کے خوگر تھے۔ حضرت لوط نے انہیں سمجھایا اور کہا: ''اے برادران قوم یہ میری بیٹیاں (قوم کی عورتیں) ہیں وہ تمہارے لئے حلال و پاکیزہ ہیں (ان سے التفات کرو اور فعل قبیح سے باز آ جاؤ) اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا نہ کرو (یہ بڑی شرم کی بات ہے) کیا تم میں کوئی بھی آدمی ہدایت یافتہ نہیں یا معاملہ فہمی کی صلاحیت نہیں رکھتا جو شرافت سے کام لے۔ (11/78) (29/28-29, 27/34, 15/61, 7/80, 15/72 اور 51/26-35)

Marfat.com

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

انہوں نے جواب میں کہا: ''کہ یقیناً تم جانتے ہو ہمیں عورتوں سے (جنہیں تم بیٹیاں کہتے ہو) کوئی دلچسپی نہیں اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا ارادہ کیا ہے؟ (11/79)

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾

حضرت لوط نے کہا: ''ہائے افسوس! کاش! مجھ میں تمہارا مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارا ہی ہوتا جس کی مدد سے میں تمہیں اس حرکت سے روک سکتا''۔ (11/80)

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

فرستادوں نے کہا: ''اے لوط گھبراؤ نہیں ہم تیرے پروردگار کے فرستادہ ہیں یہ لوگ ہرگز تم پر قابو نہیں پا سکیں گے، یوں کرو کہ جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تم اپنے اہل و رفقاء کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی ادھر پیچھے مڑ کر نہ دیکھے (یعنی کسی بات کی پرواہ نہ کرے) لیکن تمہاری بیوی تمہارے ساتھ نہیں ہوگی۔ وہ بھی اس مصیبت میں گرفتار ہوگی جس میں وہ ہونگے۔ انکی ہلاکت کا وقت صبح تک مقرر ہو چکا ہے اور صبح ہونے میں کوئی دیر نہیں ہے۔ (11/81)

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾

چنانچہ جب ہمارا فرمان نافذ ہو گیا (تباہی کا وقت آ پہنچا) تو اس بستی کی تمام بلند عمارتیں گر کر پستیوں میں تبدیل ہو گئیں (یعنی تہ و بالا ہو گئیں) ہم نے ان پر پے در پے اور مسلسل پتھر برسائے۔ (11/82)

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ع ۱۵ ۷ ۷

وہ جن پر تمہارے پروردگار کی طرف سے موت کا پیغام کندہ تھا (51/13-14) برسنے لگے (ایسی حالت پیش آئی جیسے آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے واقع ہوتی ہے) اور وہ جائے

Marfat.com

وقوعہ ان ظالموں (یعنی کفار مکہ سے) کچھ دور نہیں ہے۔ (یہ اپنے سفر شام کی آمدورفت میں گزرتے رہتے ہیں اگر چاہیں تو عبرت حاصل کر سکتے ہیں)۔ (11/83)

نوٹ نمبر 5: داستان عبرت

آیت نمبر 11/77 سے آیت 83 تک جو داستان حضرت لوط کے بارے بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ یوں ہے کہ قوم لوط کا واقعہ اور اس کا انجام جس میں ہر صاحب عقل بصیرت کیلئے عبرت اور موعظت کی داستانیں پوشیدہ ہیں۔ ان تباہ و برباد شدہ بستیوں کے کھنڈرات اپنی لٹی ہوئی عظمتوں اور چھنی ہوئی ثروتوں کے زندہ و پائندہ مرثیے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لئے جو حیات اخروی پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں وگرنہ راکھ کے ڈھیر ہیں۔ اس حقیقت کو سورۃ فرقان میں واضح کیا گیا ہے آیت نمبر 25/40 اس بستی کے کھنڈرات پر سے تو تمہارا گزر اکثر ہوتا رہتا ہے جسے کوہ آتش فشاں کے پتھروں کی بارش نے نیست و نابود کر دیا گیا تھا۔ کیا یہ لوگ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے؟ (دیکھتے تو ہیں) مگر یہ کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دے دیتے ہیں کہ وہ ایک اتفاقیہ حادثہ تھا ہمارے ساتھ ایسا نہیں ہوسکتا۔ چونکہ ان لوگوں کا قانون مکافات عمل پر ایمان بالیقین نہیں تھا اس لئے اقوام گزشتہ کے یہ نشانات انکے لئے موجب عبرت نہیں بنتے تھے۔

حضرت لوط کی پوری داستان کو علامہ غلام احمد پرویز نے مطالب فرقان حصہ پنجم کے صفحات 290 تا 309 تصریف آیات قرآنی سے بیان فرمایا ہے۔ آیات نمبر, 27/54 ,29/28-34 26/160-63, 26/164-165, 15/72, 15/61, 11/80-83, 11/74-76, 25/40, 15/5872, 51/24-30, ، 11/69-73, 7/84, 7/80-81, 7/74 26/168 اور 66/10 جن سے تمام داستان نکھر کر سامنے آجاتی ہے

وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿۸۴﴾

Marfat.com

اسی طرح ہم نے قوم مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے بھی ان سے یہی کہا:
''کہ اے برادران قوم! اللہ تعالیٰ کی بندگی اور محکومیت اختیار کرو اس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار و اختیار اور لائق عبادت نہیں ہے اور اپنے کاروباری، تجارتی نظام میں کمی بیشی نہ کیا کرو۔ ہر ایک کو اس کا پورا پورا حق ادا کرو۔ اس وقت تو تم بڑے خوشحال نظر آتے ہو مگر اگر تم نے اقتصادی بدیانتی سے باز نہ آئے تو اس کی پاداش میں مجھے خطرہ ہے کہ تم پر ایسا عذاب نازل ہوگا جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا (7/85 الاعراف، 83/31)۔ (11/84)

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

اے برادران قوم! اپنے معاشی یعنی کاروباری لین دین کے نظام حیات کی بنیاد عدل و انصاف پر استوار کرو۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو زمین میں فکری و ذہنی فساد اور بدمعاشی عام ہو جائے گی (کہا گیا ہے کہ حقیقی منفعت، دیانت دارانہ کاروبار ہی سے حاصل ہو سکتی ہے) (اہل اسلامی جمہوریہ پاکستان نے اگر عبرت حاصل نہ کی تو اللہ کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا یہ بھی کسی طوفان یا عذاب الٰہی کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہیں)۔ (11/85)

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾

اگر تمہارا ایمان بالیقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بچت (Saving) تمہارے لئے منفعت بخش ہے۔ اگر تم مومن ہو، (تو بہ نسبت کسب حرام کے) اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔ (11/86)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾

(حضرت شعیب کی دعوت کے جواب میں) اہل مدین نے کہا: اے شعب! کیا تیری صلوٰۃ تجھ کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہم ان معبودوں کی پرستش ترک کر دیں، جنکی ہمارے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں

Marfat.com

بلکہ یہ کہ نہ ہم جس طرح ہمارا جی چاہے دولت حاصل کریں اور نہ ہی اپنی مرضی سے اسے خرچ کریں؟ کیا تم ہی صرف دانا اور راستباز اور ہدایت یافتہ رہ گئے ہو؟ (اس آیت کریمہ میں ایک اہم نکتہ پوشیدہ ہے جس سے دین اسلام اور مذہب کا فرق نکھر کر سامنے آجاتا ہے) (11/87)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

حضرت شعیب نے انہیں سمجھانے کی خاطر کہا: ''کہ اے برادران قوم! کیا تم اس واقعیت پر غور نہیں کرتے ہو کہ اگر اپنے پروردگار کی عطا کی ہوئی واضح دلیل محکم پر عمل پیرا ہوں اور وہ (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) مجھے حلال اور طیب روزی بھی دے رہا ہو تو کیا (میں اپنی رسالت کا حق ادا نہ کروں؟) میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ جن کاموں سے میں تمہیں روکتا ہوں خود بھی وہی کام کروں اور میری خواہش اور کوشش تو صرف یہ ہے کہ جہاں تک میرے بس میں ہے تمہاری اصلاح کروں اور ایسا کرنے کی توفیق مجھے اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا میرا اعتماد وانحصار صرف انابت الی اللہ پر ہے۔ میرا فرض ہے کہ زندگی کے ہر دوراہے پر فیصلہ کے لئے اسی کی طرف رجوع کروں۔(11/88)

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾

اے برادران قوم! دیکھنا! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت کے نتیجے میں تم بھی اسی بلائے درماں میں مبتلا نہ ہو جاؤ، جس میں حضرت نوح کی قوم یا حضرت ہود کی قوم اور حضرت صالح کی قوم مبتلا ہوئی تھی اور قوم لوط کی بربادی کا زمانہ کچھ زیادہ عرصہ کی بات نہیں ہے۔ (11/89)

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾

Marfat.com

دیکھو اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو یقیناً میرا رب بے حد ترس کھانے والا رحم وکرم کرنے والا اور (اپنی مخلوق سے) محبت کرنے والا ہے۔(11/90)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾

(کافر تنگ) آ کر کہنے لگے: اے شعیب! جو باتیں تم کہتے ہو ان میں سے اکثر ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم ایک کمزور آدمی ہو۔ اگر تمہارے قبیلہ کے آدمی نہ ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور یوں بھی ہمارے سامنے تمہاری قوت یا کوئی حیثیت نہیں ہے۔(11/91)

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

(یہی ذہنی اور قلبی کیفیت قوم مدین کی تھی جس وجہ سے حضرت شعیب کی باتیں انکی سمجھ میں نہیں آتی تھیں)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾

حضرت شعیب نے جواب دیا: اے میری قوم کیا میرا قبیلہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر قوی اور حاوی ہے (قبیلہ سے تو ڈرتے ہو) مگر اللہ تعالیٰ کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ یاد رکھو! جو کرتوتیں، کارستانیاں تم کرتے ہو، میرے پروردگار کے حیطۂ علم میں ہیں۔ (11/92)

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾

حضرت شعیب نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! (تم میری بات نہیں مانتے تو نہ مانو) تم اپنے مشرب و مسلک پر قائم رہو، میں اپنے مشرب و مسلک کیمطابق کام کرتا ہوں تمہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ رسوا کن عذاب کس کا مقدر بنتا ہے لہٰذا تم بھی انتظار کرو اور میں انتظار بھی کرتا ہوں۔ (11/93)

Marfat.com

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

آخر جب (قانون مجازات کا وقت آ گیا) اور ہمارا حکم نافذ ہوگیا تو ہم نے اپنے قانون رحمانیت اور رحیمیت کے مطابق حضرت شعیب اور ان کے رفقاء کو جو ان کے ساتھ ایمان بالیقین لائے تھے عذاب سے بچالیا۔ لیکن (مشرکین) ظالموں کو ایک زلزلہ کے ایک زوردار دھماکے نے آلیا۔ اور وہ بے حس وحرکت اپنے گھروں میں پڑے تھے۔ (11/94)

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع ۸ ۱۲ ۸

(ان کے گھر اس طرح ویران ہو چکے تھے) گویا ان میں کبھی کوئی بسا ہی نہیں تھا اور دیکھو! اہل مدین بھی اسی طرح زندگی کی خوشگواریوں اور آسائشوں سے محروم ہوگئے جس طرح ان سے پہلے قوم ثمود ہوگئی تھی۔ (11/95)

نوٹ نمبر 6: قوم مدین کی طرف حضرت شعیب کی بعثت

توریت میں ہے کہ حضرت ابراہیم کی تین بیویاں تھیں (۱) حضرت سارہ (۲) قطورا (۳) ہاجرہ۔ حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحٰق انہوں نے فلسطین میں حکومت قائم کی۔ جملہ انبیاء بنی اسرائیل انہی کی ذریت میں سے تھے۔ حضرت قطورا کے بطن سے چھ لڑکے تھے جن میں سے ایک کا نام مدیان تھا جو عربی میں مدین ہو گیا یہ بحر احمر کے ساحل کے پاس متمکن ہوئے۔ حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل جو وادیٔ فاران (مکہ) میں متعین ہوئے۔ حضور نبی اکرمؐ انہی کی ذریت میں سے تھے۔

بہرحال مدیان کی نسل، تاریخ کے صفحات پر قوم مدین کے نام سے متعارف ہوئی۔ قوم مدین کا زمانہ 2000 ق م ہے جو قافلہ حضرت یوسف کو چاہ دوتن سے نکال کر بازار مصر میں لے گیا تھا تاریخ بتاتی ہے کہ وہ انہی مدیانیوں کا تھا۔ یہ قوم اس علاقہ یعنی مدین میں بڑی پھولی پھلی تقریباً چار سو

Marfat.com

سال تک یہی حالت رہی۔ تا آنکہ ان میں حضرت شعیب کی بعثت ہوئی جب حضرت موسیٰؑ قبل از نبوت ایک مصری کو واصل جہنم قتل سہو کر کے مصر سے بھاگ نکلے تھے تو اس مدین کی بستی کی طرف آئے تھے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ انہوں نے یہاں پہنچ کر ایک کبرسن شیخ کے رہائش اختیار کر لی اور گلہ بانی کی خدمت سنبھالی جس کے صلہ میں اس بزرگ نے اپنی بیٹی صفورا کا عقد حضرت موسیٰؑ سے کر دیا۔ ملاحظہ ہو (20/40 طٰہٰ) (28/22-28 القصص) قرآن کریم نے نام لے کر نہیں بتایا یہ بزرگ کون تھے۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ آپ حضرت شعیب ہی تھے۔ توریت میں انکا نام رعوایل اور کہیں یترو جو صفاتی نام یا القابات تھے۔ انکا اصل نام حوباب لکھا ہے اس لحاظ سے حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ کا زمانہ ایک ہی ہے یعنی 1600/1700 قبل از مسیح۔ ان کی تبلیغ حق وانصاف پر مبنی تھی یعنی اپنے معاشی نظام زندگی میں پیمانوں کو پورا رکھو ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق ادا کرو، کسی کی حق تلفی نہ کرو، ڈنڈی نہ مارو ملاحظہ ہو (7/85, 11/84) اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں ذہنی اور فکری فساد اور بدمعاشی عام ہو جائے گی (ملاحظہ ہو 11/85 ھود)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾

پھر ہم نے حضرت موسیٰؑ کو اپنے قوانین واحکام واضح برہان قاطع کی سند دیکر فرعون اور اسکے رؤسا اور امرأ کی طرف بھیجا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کی بات ماننے کی بجائے فرعون کے احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہے حالانکہ فرعون کے احکام رشد و ہدایت اور راستبازی پر استوار نہ تھے بلکہ جور وستم پر مبنی تھے۔ (11/96-97)

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾

(ہم نے حضرت موسیٰ سے فرمایا! گھبرانے کی کوئی بات نہیں) قیامت کے روز جب فرعون اپنی قوم کی قیادت کریگا تو انہیں جہنم کے گھاٹ پر اتار دیگا اور وہ بہت ہی برا گھاٹ ہوگا۔ (11/98)

Marfat.com

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾

چنانچہ وہ قوم دنیا میں بھی زندگی کی خوشگواریوں سے محروم ہو جائیگی اور مستقبل کی شادابیوں سے بھی یعنی (دنیا و آخرت میں اس پر لعنت برستی رہے گی) یہ کس قدر برا صلہ یا عطیہ ہے جس سے انہیں سہارا دیا گیا ہے۔ (11/99)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

یہ اقوام گذشتہ کی چند بستیوں کی سرگذشت ہے جسے ہم اے رسول! تجھ سے بیان کر رہے ہیں ان میں سے بعض تو اب تک قائم ہیں باقی کٹے ہوکھیت کی طرح نیست و نابود ہو چکی ہیں۔ (11/100)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾

دراصل ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، انہوں نے آپ ہی اپنے آپ پر ظلم ڈھایا تھا۔ اے رسول! پھر جب آپ کے پروردگار کا قانون مجازات نافذ ہو گیا تو ان کے معبودان باطلہ ان کے کچھ کام نہ آ سکے۔ جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ پکارتے تھے، بلکہ انہوں نے ہلاکت و بربادی میں ہی اضافہ کیا۔ (11/101)

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

لہٰذا تاریخ کے نوشتوں سے تم اس محکم اصول کو یاد رکھو! کہ جب بھی کوئی قوم طغیان اور ظلم و سرکشی پر اتر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی گرفت بڑی سخت اور الم انگیز ہوتی ہے۔ (11/102)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾

حقیقت ہے، جو لوگ آخرت کے عذاب کا دلوں میں خوف رکھتے ہیں ان کے لئے ان تاریخی واقعات و ایام میں بڑی عبرت انگیز براہین ہیں، روز آخرت کل بنی نوع انسان جمع کئے جائیں گے (حشر کا سماں ہوگا) اور پھر جو کچھ پیش آئیگا اس دن سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ (11/103)

Marfat.com

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾

ہم اپنے (قانون امہال کے مطابق) وہ دن لانے میں محض لوگوں کو مہلت دینے کے لئے ایک محدود مدت کیلئے تاخیر کر رہے ہیں۔ (11/104)

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾

یہ وہ دن ہوگا جب کوئی متنفس اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر بات نہیں کر سکے گا (سب دم بخود ہونگے) پھر (اس دن انسانوں کے دو گروہ نکھر کر سامنے آجائیں گے۔ 36/59) ایک گروہ زندگی کی خوشگواریوں، آسائشوں سے یک قلم محروم ہوگا، یہ بڑا بدقسمت ہوگا اور واصل جہنم ہوگا (جہاں شدت تپش) سے چلائے گا اور واویلا کرے گا۔ (11/105)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ﴿۱۰۶﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۰۷﴾

چنانچہ جو لوگ بدبخت ہونگے وہ واصل جہنم ہونگے (جہاں شدت تپش) سے بلند آواز سے کراہیں گے، چلائیں گے واویلا کرینگے (11/106, 21/100) جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی ابدالآباد تک) جہنم میں رہینگے، جب تک مشیت ایزدی کو منظور ہوگا۔ بلاشبہ تیرا پروردگار اپنے کاموں میں خود مختار ہے جو چاہے کرنے والا ہے۔ (11/106-107)

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

بخلاف اسکے جو لوگ خوش بخت و سعادت مند ہیں (The blessed people) وہ جنت میں رہینگے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں الا یہ کہ تیرا پروردگار (اپنے قانون مشیت کے مطابق) جو چاہے۔ لیکن اسے موہبت عظمیٰ (Gift) کا سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوگا۔ (11/108)

ملاحظہ ہو (68/3, 41/8, 84/25, 95/4)

Marfat.com

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع ۹ ۱۴ ۹

پس اے رسول! جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ دوسری ہستیوں کی بھی پرستش و بندگی کرتے ہیں انکے انجام کے متعلق اپنے دل میں ذرا بھی شک وشبہ نہ کر۔ یہ بھی اسی طرح کی پرستش بندگی کرتے ہیں جس طرح انکے آباؤ اجداد کرتے رہے ہیں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں بلاکم وکاست پورا پورا بدلا دے دیا جاتا ہے۔ (11/109)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾

ہم نے پیشتر ازیں حضرت موسیٰ کو بھی کتاب (ضابطہ حیات) دی تھی۔ لیکن اسکے مندرجات میں خود پیدا کردہ اختلاف کیا کرتے تھے (یہی یہودیوں کی مخالفت کی خاص وجہ ہے) اگر تمہارے پروردگار کے قانون مکافات عمل میں مہلت کی گنجائش نہ رکھی گئی ہوتی تو انکے درمیان فیصلہ کب کا ہو گیا ہوتا، وہ اس بارے میں اضطراب انگیز شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ (11/110)

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تیرا پروردگار (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سب کو انکے اعمال کے مطابق پورا پورا بدلہ دیا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جو عمل وہ کرتے ہیں ان سے باخبر ہے یا علیم وخبیر ہے۔ (11/111)

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

پس اے محمدؐ! جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے تم اور وہ جو تائب ہو چکے ہیں اور تمہارے ساتھ ہو لئے ہیں اعتدال وتوازن بدوش ہو جاؤ اور حدود شکنی نہ کرو تو یقین جانو کہ جو کچھ کر رہے ہو اللہ کا قانون مکافات عمل بڑی گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ (11/112)

Marfat.com

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

جولوگ حدود شکن ہیں انکی طرف مت مائل ہونا اگر تم ایسا کر بیٹھے تو جہنم کی آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آجاؤ گے پھر اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست وحامی نہ ہوگا اور نہ پھر کسی سے مدد ملے گی۔ (11/113)

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

(تمہارے مشن کے حصول کیلئے ضروری ہے) کہ نظام صلوٰۃ قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر یعنی صبح وشام اور رات کا کچھ گزرنے پر یعنی عشاء (17/78) دراصل حسن کارانہ اعمال کے اثرات اعمال قبیح کے اثرات کو زائل کردیتے ہیں۔ یہ ایک یاددہانی ہے (خصوصاً) ان کے لئے جو اشیائے فطرت پر غور کرنے والے ہیں۔ (16/13) (11/14)

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

(نظام اقامت صلوٰۃ کی) راہ میں صبر واستقامت سے تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہو۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے اعتدال وتوازن بدوش اعمال احسان وحسنہ کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (11/115)

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

جو اقوام تم سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں اہل عقل وسلیم بھی تھے وہ کیوں نہ (میدان عمل میں) نکلے، جو لوگوں کو ملک میں فساد وسرکشی یعنی حیات اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے سے روکتے۔ لیکن بجز معدودے چند کے جن کو ہم نے اپنے قانون انعام وفضل سے (عذاب سے) بچالیا تھا۔ مگر جو ظلم و

Marfat.com

ستم کرنے والے تھے وہ تعیشات (عیش وعشرت) کے پیچھے لگے رہے۔ جن کے سامان، مال و اسباب بکثرت سے انہیں عطا کئے گئے تھے اور وہ عادی مجرم بن کر رہے۔ (11/116)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور یاد رکھو! کہ آپ کے پروردگار نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا کہ ناحق آبادیوں کو ہلاک و برباد کردے، جبکہ انکے باشندے (افراد و معاشرہ کے عقائد و مسالک اور اخلاق و کردار کی) اصلاح کرنے والے ہوں۔ (11/117)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

بے شک اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو تمام انسانوں کو امت واحدہ بنا دیتا 5/48 (جو ایک راہ پر چلتے) لیکن تم دیکھتے ہو اس نے ایسا نہیں کیا اس نے انسانوں کو الگ الگ صاحب اختیار وارادہ پیدا کیا جس وجہ سے وہ باہم گر اختلاف کرتے ہیں۔ (11/118)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

مگر جس پر تیرا ربّ رحم فرمادے اور اسی کے لئے اُس نے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے ربّ کی بات پوری ہوگئی، میں دوزخ کو جنّوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔ (11/119)

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

اے رسول! (اقوام گذشتہ) اور انبیاء گذشتہ کی داستانیں تمہیں اس لئے سناتے رہتے ہیں کہ اس سے تمہارے دل کو تقویت پہنچے (11/112-113) اس قرآن حکیم میں ہم نے تمام حقائق واضح کر دیئے ہیں (یعنی آپ پر زندگی کے تمام حقائق منکشف کر دیئے گئے ہیں) جن سے جماعت مومنین کو اس حقیقت کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ (زندگی کا نصب العین کیا ہے؟) اور وہ کس طرح حاصل ہوگا (11/120) (ان تاریخی شواہد کا مخلّص کہ حقیقت پر یقین حق کی علمبردار جماعتوں کے دل میں حزن اور پاؤں میں لغزش نہیں آنے دیتا)

Marfat.com

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ﴿۱۲۱﴾
وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اب آپ صاف صاف ان لوگوں کو کہہ دو تم اپنے طریقہ یعنی مذہب کے مطابق عمل کیے جاؤ اور ہم اپنے مشرب پر عمل کیے جاتے ہیں اسکے بعد تم بھی نتائج کا انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (11/121-122)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۰ ۱۰

اور پھر یہ بھی یاد رکھو! کہ آسمان وزمین کے تمام اسرار حیات ہر متنفس سے پوشیدہ ہیں، ان کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ نیز کل امور حیات و کائنات کے تمام معاملات اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لہٰذا تم صرف اس کے قوانین و احکام کے مطابق عجز و انکساری سے عبادت کیے جاؤ۔ پس اس پر اعتماد و انحصار کیے جاؤ۔ جو کچھ تم لوگ کرتے ہو تیرا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے۔ (11/123)

اٰیاتھا ۱۱۱ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿۱﴾

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

(اللہ جلیل وجمیل کا ارشاد پاک ہے) کہ یہ ایک ضابطہ حیات ہے جو واضح، فصیح و بلیغ حقائق کا حامل ہے۔ ہم نے یہ ضابطہ حیات (القرآن) عربی زبان میں بذریعہ وحی نازل کیا ہے تاکہ (اے بنی نوع انسان) تم اس میں فکر و تدبر سے کام لو اور عقل و فکر کو بروئے کار لاتے ہوئے اسے سمجھ سکو۔ (12/1-2)

Marfat.com

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳

اے رسول! ہم نے اس قرآن کو تم پر بذریعہ وحی نازل کر کے تم سے انبیاء سابقہ اور اقوام گذشتہ کی سرگذشتیں، واقعات بہترین انداز میں بیان کر رہے ہیں ورنہ تم اس سے پہلے قطعاً بے خبر تھے۔ (12/3)

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۴

(یہ اس وقت کا ذکر ہے) جب حضرت یوسف نے اپنے باپ (حضرت یعقوب) سے کہا تھا: ''ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند ہیں جو مجھے سجدہ کر رہے ہیں (یعنی میرے آگے جھکے ہوئے ہیں)۔ (12/4)

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵

(خواب سن کر باپ حضرت یعقوب نے) حضرت یوسف کو تاکید فرمائی: کہ اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے (سوتیلے) بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ وہ تیرے خلاف کسی منصوبے کی خفیہ تدبیر کرنے لگ جائینگے۔ یاد رکھو! شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (12/5) (ستاروں سے مراد حضرت یوسف کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج چاند سے مراد حضرت یعقوب اور اسکی اہلیہ حضرت لیاہ ہیں)

نوٹ نمبر 1: توریت کے مطابق حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ چھ لیاہ سے، روبن، شمعون، لاوی، یہوداہ، اشکال اور زبون اور دو لیاہ کی خاز ازلفہ سے جدا اور آشر۔ دو رحیل کی خانہ زاد بلہا سے دان اور نفتالی اور دو ہی رحیل سے یوسف اور ابن یمین، ٹوٹل 12۔ یوسف اور ابن یمین سب سے چھوٹے تھے۔ ابن یمین کی پیدائش کے بعد ان کی والدہ ماجدہ رحیل کا انتقال ہو گیا تھا

Marfat.com

پس گھرانے میں بمعہ دو خانہ زاد لونڈیوں کے صرف 16 نفوس تھے۔ لیاہ اور رحیل میں سخت رقابت تھی جس کا اثر ان کی اولاد میں بھی پوری طرح نمایاں تھا۔ چونکہ حضرت یوسف میں بچپن ہی سے بہت سی صلاحیتوں کے آثار نمایاں تھے اور ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ یوسف کی پیشانی کے نور نبوت کو بھی پہنچانتے تھے اور وحی الٰہی کے ذریعہ بھی مطلع ہو چکے تھے جس وجہ سے حضرت یعقوب یوسف کو سب سے زیادہ چاہتے تھے اور چھوٹے دونوں بیٹوں سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ یہ بات سوتیلے بھائیوں پر بہت شاق گذرتی تھی۔ حسد و عداوت کی آگ ان کے دلوں میں سلگتی رہتی تھی کہ کسی طرح اس کانٹے کو راہ سے الگ کر دیا جائے جس وجہ سے انہوں نے یوسف کے قتل کا متا پکایا تھا۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۶ ع

(جیسا تم نے خواب میں مشاہدہ کیا ہے) ایسا ہی ہوگا کہ تیرا پروردگار تجھے عظیم مقصد حیات کے لئے منتخب کریگا اور تجھے ایسی فراست و بصیرت اور معاملہ فہمی عطا کریگا کہ تیری نگاہ معاملات کے انجام تک فوراً پہنچ جائے۔ وہ تجھے اپنی عنایات سے سرفراز کریگا اور تیرے ذریعے حضرت یعقوب کے گھرانے پر اتمام نعمت کریگا جس طرح اس نے اس سے پہلے تیرے جد امجد ابراہیم اور اسحٰق پر اتمام نعمت کیا تھا۔ یقیناً تیرا پروردگار عالم بالذات ہے اور اس کے فیصلے حکمت و دانش پر مبنی ہوتے ہیں۔ (12/6)

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۷

یہ حقیقت ہے کہ حضرت یوسف اور اس کے بھائیوں کی آویزش کی داستان میں طلب و تحقیق کرنے والوں کے لئے واضح نشانیاں اور بصیرت افروز حقائق ہیں۔ (12/7)

Marfat.com

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۚ ﴿۸﴾

(داستان یوں شروع ہوتی ہے) کہ یوسف کے بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارے باپ کو یوسف اور اس کے بھائی ابن یمین دونوں ہم سب سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک طاقتور جتھہ ہیں۔ حقیقت ہے کہ ہمارے باپ صریحاً غلطی پر ہیں۔ (12/8)

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

چلو یوسف کو قتل کر دیں یا اسے کہیں دور دراز جگہ پر پھینک دیں تا کہ تمہارے باپ کی توجہ خالصتاً تمہاری طرف ہو جائے گی۔ (یہ کانٹا نکل گیا) تو ہمارے حالات و معاملات سنور جائینگے۔ (12/9)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

ان میں سے ایک (یعنی سب سے بڑے بھائی روبن) نے کہا یا مشورہ دیا کہ یوسف کو قتل نہ کرو، ہاں کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دو۔ کوئی راہ گیر قافلہ اسے دیکھ کر نکال کر لے جائیگا (اور اس طرح مقصد حاصل ہو جائیگا) (12/10)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

(اس رائے پر سب متفق ہو گئے) اور باپ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اے ابا جان! یہ کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ ہم سب خیر خواہ ہیں۔ (12/11)

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

کل ہم باہر جا رہے ہیں اسے بھی ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ کھائے پیئے اور کھیلے کودے سیر و تفریح کرے ہم سب اس کی حفاظت کرینگے۔ (12/12)

Marfat.com

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

باپ نے کہا: تمہارا اسے ساتھ لے جانا مجھے ناگوار گزرتا ہے۔ نیز مجھے یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے جب تم اس سے غافل ہو جاؤ۔ (12/13)

قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

انہوں نے جواب دیا: ہم ایک طاقتور جتھہ ہیں ہمارے ہوتے ہوئے اگر اسے بھڑیا کھا جائے تو پھر تو ہم بالکل ہی گئے گزرے ہونگے۔ (12/14)

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

بالآخر اصرار کر کے یوسف کو ساتھ لے گئے اور سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ اسے گہرے کنویں میں گرا دیا جائے۔ عین وقت پر جب اسے گرا رہے تھے ہم نے یوسف کو وحی کی کہ تم گھبراؤ نہیں (تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا) ایک دن ضرور ایسا آئیگا جب تم ان کی یہ مذموم حرکت یاد دلاؤ گے اور حقیقت انکے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگی۔ (12/15)

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾

قَالُوْا یٰۤاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾

(یوسف کو کنویں میں ڈال دینے کے بعد مکر وفریب کے سنگدل مجسمے) شام کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے پیٹتے ہوئے آئے اور کہا ابا جان! ہم دوڑ کے مقابلہ میں سبقت لینے کے لئے مصروف ہو گئے تھے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور اس نے یوسف کو پھاڑ کھایا۔ (ہم جانتے ہیں) خواہ ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں آپ ہماری بات پر یقین نہیں کرینگے۔ (چور کی داڑھی میں تنکا Guilty Conscious) (12/16-17)

Marfat.com

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تھے (اس داستان فریب کو سن کر اور کرتے کی حالت دیکھ کر فراست نبی کو یقین ہو گیا کہ یہ جھوٹے ہیں) باپ نے کہا یہ سب تمہاری خود ساختہ کہانی ہے جسے تمہارے فریب نے تمہیں بڑا خوشنما کر دکھایا ہے۔ اب مجھے حسن کارانہ انداز سے صدمہ برداشت کرنا ہے اور جو کیفیت تم بیان کرتے ہو اس کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔ (12/18)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

جنگل میں اتفاق سے ایک قافلہ آ نکلا اور وہاں ''ڈیرا ڈالا''۔ انہوں نے اپنے سقے کو پانی لینے بھیجا اس نے کنویں میں ڈول ڈالا اس میں یوسف بیٹھ گیا (کہ شاید بھائیوں کو ترس آ گیا) مگر سقے نے ڈول کھینچ کر باہر نکالا تو یوسف کو دیکھ کر خوشی سے پکار اٹھا کہ بشارت ہو! ایک (نوخیز خوبرو) لڑکا ملا ہے چنانچہ انہوں نے اسے مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا لیکن جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ کو سب معلوم تھا۔ (12/19)

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۱۴/۱۲

پھر انہوں نے (بازار مصر جا کر) یوسف کو چند سکوں کے عوض بیچ دیا (چند وجوہات کی بنا پر) وہ زیادہ قیمت لینے میں کچھ زیادہ رغبت نہیں رکھتے تھے (مال مفت دل بے رحم) (مبادہ کہ کوئی دعویدار نکل آیا تو کوئی مشکل پیش نہ آ جائے)۔ (12/20)

؎ لے جائے دکھلانے اسے مصر کے بازار — خواہاں نہیں پر کوئی وہاں جنس گراں کا!

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾

جس شخص نے یوسف کو خریدا تھا (گھر جا کر) اس نے اپنی اہلیہ (زلیخا) سے کہا اس لڑکے کے ساتھ عام غلاموں کا سا برتاؤ نہ کرنا بلکہ عزت و تکریم سے رکھنا (کیونکہ خدوخال سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی اچھے گھرانے کا چشم و چراغ ہے) ممکن ہے کہ یہ ہمارے کسی فائدے کا موجب بنے۔ یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں اس طرح ہم نے (اپنے قانون تدبیری سے) سرزمین مصر میں یوسف کے قدم جما دیئے۔ اور اس طرح ہم نے اپنے فضل و کرم سے اسے معاملہ فہمی کی تعلیم و تربیت دینے کا انتظام کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے امور سرانجام دینے میں قدرت کاملہ رکھتا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (12/21)

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

پھر جب وہ عنفوان شباب (Prime youth) کو پہنچا تو ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل سے) اسے علم و بصیرت اور حکمت و دانائی کی فراوانی سے سرفراز فرمایا۔ جو لوگ حسن کارانہ عمل بجالاتے ہیں ہم انکو اسی طرح اجر عطا کرتے ہیں (جن کے نیک افعال ہیں وہی سعادت مند ہیں)۔ (12/22)

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾

جس عورت کے گھر میں یوسف رہتا تھا (یعنی عزیز مصر کی بیوی) وہ اس پر فریفتہ ہوگئی اور اپنے دامن فریب میں پھنسانے میں کوشاں ہوگئی۔ ایک دن تمام دروازے بند کر کے اس نے یوسف سے کہا "اب آ بھی جا" یوسف نے جواب دیا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ جس میرے پروردگار نے مجھے سیرت و کردار کے بلند اور حسین مقام پر پہنچایا ہے اور اچھی آرائش بخشی (میں اس شفاف آئینہ کو

Marfat.com

داغدار نہیں کرنیکا) یہ تو صریحاً حدود شکنی ہے اور ایسے حدود شکن کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔ (12/23)

نوٹ نمبر 2: درج صدر آیت کریمہ کا ترجمہ اور تفسیر کرتے وقت اکثر بڑے بڑے جید علما، مفسرین و مترجمین نے انہ ربی "میرے رب" کے لفظ سے یہ سمجھ رکھا ہے کہ حضرت یوسف عزیز مصری کے لئے استعمال کیا ہے۔ جس کی غلامی میں وہ تھا کہ میرے آقا نے مجھے ایسی آرائش و آرام سے نوازہ ہے تو میں اس کی امانت میں خیانت کیسے کرسکتا ہوں۔ مجھے اس استدلال سے اختلاف ہے کیونکہ ایک مصطفین الاخیار اللہ کے پیغمبر کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ معصیت سے باز رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بجائے جس نے اسے حسن تدبیر سے نوازا ہے کسی دوسری ہستی کا پاس ولحاظ ملحوظ خاطر رکھے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی نبیؑ اور رسول نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ہستی کو اپنا رب گردانہ ہو۔ کیونکہ کنوئیں میں سوتیلے بھائیوں کے گراتے ہی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آنے والے حالات سے آگاہ کردیا تھا۔ تو پھر کیسے عزیز مصر کو اپنا رب کہہ سکتا تھا یہی وجہ تھی جس نے حضرت یوسف کے دامن عفت کو تر نہ ہونے دیا فقط ایک اللہ کا خیال اور اس بات کا یقین کے اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی رو سے ہر غلط کام اپنا تباہ کن نتیجہ مرتب کر کے رہتا ہے حضرت یوسف نے اپنے حسن سیرت سے ثابت کر دکھایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مخلص اور برگزیدہ بندوں میں سے تھا

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

(یقیناً وہ عورت جنسی اختلاط کے ارادہ سے) اس کی طرف بڑھی اور یوسف بھی اس کی طرف بڑھتا اگر اپنے رب کی طرف سے درخشندہ وتابندہ واضح دلیل نہ دیکھ لیتا (اس اخلاقی قدر کے پیش نظر) ایسا ہوا کہ اس کی بدی اور بے حیائی سے اس کی توجہ پھیر دی (یعنی برائی کا مرتکب نہ ہوا) درحقیقت وہ ہمارے مخلص افراد انسانیہ میں سے تھا۔ (12/24)

نوٹ نمبر 3: آیت نمبر 24 میں ہے۔ ولقد همت به و همه بها لو لا ان را

Marfat.com

برھان ربه ۔ کے بارے میں ہماری کتب تفاسیر میں اس کا ایسا مفہوم پیش کیا گیا ہے جس سے اللہ کے منتخب پیغمبر کا دامن عصمت تار تار ہو کے رہ جاتا ہے۔ سچ بات ہے کہ دنیا اک اک بات کے سو سو بنا لیتی ہے افسانے۔ ان مفاہیم اور افسانوں کا خلاصہ یہ ہے کہ امراۃ العزیز نے بدکاری کا ارادہ کر لیا تھا اور حضرت یوسف نے ارادہ کر لیا تھا مگر اس نے اپنے رب کی برھان دیکھ لی تھی اس لئے اس بدی سے باز رہا۔ ایسا لکھنے والوں کو یہ سوچنے کی توفیق نہ ہوئی کہ فعل بد کا قصد و ارادہ، عمل بد سے کسی قدر کم معصیت نہیں ہوتا۔ حالانکہ عصمت یوسف کے متعلق قرآن کریم نے جو الفاظ اختیار کئے ہیں ان سے حضرت یوسف کے ارادۂ عصمت کی مضبوطی پر شہادت کافی حد تک مل جاتی ہے کیونکہ راودت میں بتایا گیا ہے کہ عورت کا ارادہ حضرت یوسف کے ارادہ سے بالکل مختلف تھا۔ اور ''عن نفسه و غلقت الابواب'' میں اور بھی اس کو مؤکد کر دیا گیا ہے۔ حضرت یوسف نے اس عورت کی تمام کوششوں اور ارادوں کا ایک ہی جواب دیا تھا ''معاذ اللہ'' کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف کے ارادۂ عصمت میں ادنےٰ سی بھی جنبش بھی نہیں آئی تھی۔

مگر انه ربی احسن مثویٰ سے مراد بعض مفسرین نے عورت کا خاوند لیا ہے۔ مگر ایک اللہ کے پیغمبر کے منہ میں ربی سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ دیگر پروردگار کی برہان کے متعلق مفسرین نے جھوٹ کے دفتر بنا دیئے ہیں الزام تراشی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

ایک روایت ہے کہ حضرت یوسف کو حضرت یعقوب کی شکل اس حال میں نظر آئی کہ وہ انگلی دانتوں میں دبائے کھڑے ہیں جس وجہ سے وہ ارادۂ معیصت سے باز رہے۔ دیگر بعض حضرات نے ''برہان'' کی تفسیر میں یوسف کی طرف وہ بات منسوب کی ہے جو ایک فاجر و فاسق کی طرف بھی منسوب نہیں کی جا سکتی۔ (تفسیر ابن کثیر پارہ 12 صفحہ 41)

ایک روایت آتی ہے کہ جب امراۃ العزیز (زلیخا) نے یوسف سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ مگر کمرے کے کونے میں زلیخا کا صنم رکھا تھا جو اس کی نظروں کے سامنے

Marfat.com

تھا۔اس نے جلدی سے نکل کر اس کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔حضرت یوسف نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ تو وہ بولی کہ مجھے اپنے معبود سے شرم آتی ہے کہ وہ ہمیں اس حالت میں دیکھے۔پھر حضرت یوسف نے کہا کہ میں اس کا زیادہ مستحق ہوں کہ اپنے معبود برحق سے شرم کروں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عصمت اور عفت کو بچالیا۔

بندہ خدا کہ بفرمان خداراہ راست رود　　نگزارند کہ در بند زلیخاں ماند (غالبؔ)

دنیاوی معاملات میں سب سے بڑی آزمائش جذبات ہی کی ہوتی ہے لیکن حضرت یوسف کی سیرت کی چٹان کبھی بھی متزلزل نہ ہوسکی انکی بے داغ عفت وفضیلت پر نفس انسانی کا سب سے بڑا فتنہ بھی دھبہ نہ لگا سکا۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

(حضرت یوسف کے انکار پر وہ عورت جذبات سے مغلوب ہوکر دست درازی تک اتر آئی) حضرت یوسف (دامن چھڑا کر) دروازے کی طرف بھاگے۔وہ عورت اس کے پیچھے بھاگی اور پیچھے سے اس کا کرتہ پکڑ لیا۔وہ پیچھے سے پھٹ گیا (حضرت یوسف دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئے) ان دونوں نے عورت کا خاوند دروازہ کے سامنے کھڑا پایا۔(اسے دیکھ کر) اس عورت نے چلتر کر کے فوراً بولی: کہ جو شخص تیری بیوی سے غلط کاری کا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ کیا اس کی سزا یہ نہیں کہ اسے جیل میں بھیج دیا جائے یا سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے؟ (12/25)

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

حضرت یوسف نے کہا: حقیقت یہ ہے کہ اس نے مجھے اپنے دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کی تھی۔عورت کے افراد خانہ میں سے ایک شاہد نے احوال و کوائف اور واقعہ (Cercumstantial evidence) کی شہادت دی کہ (دیکھا جائے) اگر اس کی قمیض آگے سے پھٹی ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے۔ (12/26)

Marfat.com

وَ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور اگر قمیض پیچھے سے پھٹی ہو تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف صادقین میں سے ہے۔ (12/27)

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

چنانچہ جب کرتے کو دیکھا گیا تو کرتا پیچھے سے پھٹا تھا تو (بیساختہ عورت کے خاوند نے کہا) کہ عورتیں بڑی مکار ہوتی ہیں، تمہاری مکاری کس قدر فریب ساز اور کس قدر خطرناک ہے۔ (12/28)

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۹ ۱۳

(عزیز مصر نے کہا) یوسف! اس واقعہ پر درگزر کرو، اس پر مٹی ڈالو (پھر اپنی بیوی سے کہا) تو قصوروار ہے۔ یوسف سے معافی مانگ یقیناً تو ہی خطا کار ہے۔ (12/29)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

اور جب شہر میں اس واقعے کا چرچا ہوا تو شہر کی عورتوں میں چہ مگوئیاں شروع ہونے لگیں انہوں نے کہا کہ عزیز کی بیوی ہوتے ہوئے اپنے غلام کو اسکی مرضی کے خلاف ورغلا رہی ہے وہ محبت میں دیوانی ہو چکی ہے بلکہ دل کھو بیٹھی ہے۔ ہمارے خیال میں وہ یقیناً بے راہ روی پر چل پڑی ہے۔ (12/30)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

جب عزیز کی بیوی نے انکی مکارانہ باتیں سنیں تو ان کو (آزمانے کیلئے رازدارانہ طریقہ سے) ضیافت پر بلا بھیجا اور ان کے لئے تکئے دار مسندیں آراستہ کیں (دستور کے مطابق) ہر ایک کے ہاتھ میں چھری کانٹے تھما دیئے۔ جب کھانا کھانے لگیں تو یوسف سے کہا کہ انکے سامنے آجائے،

Marfat.com

جب زنان مصر نے اسے دیکھا اس کی کبریائی کی تعریف وتوصیف کرنے لگیں اور (بے خیالی کے عالم میں) کھانے سے دست پرداز ہوگئیں اور اپنے ہاتھ زخمی کر لئے ساتھ ہی پکار اٹھیں ''سبحانہ اللہ'' یہ بشر نہیں یہ تو کوئی واجب التکریم فرشتہ ہے۔ (12/31)

نوٹ نمبر 4: حالات کے پیش نظر اب صرف امراۃ العزیز ہی فتنہ نہ تھی۔ دارالحکومت مصر کے تمام فتنہ گران حسن جمع ہو چکے تھے کہ یوسف کی متاع ضبط وتحمل کی غارت گریوں میں حصہ لیں اس زمانہ کی گردشیں کس طرح آزمائشوں پر آزمائشیں پیدا کرتی رہیں مگر حضرت یوسف کی غیرت عصمت متزلزل اور بے داغ سیرت کس طرح فتح مندیوں پر فتح مندیاں حاصل کرتی گئی؟

؎ وائے برصید کہ یک باشد صیاد چند!

نتیجہ کیا نکلا؟ حاش لله ما هذا بشراً ان هذا الا ملك كريم ۝ (12/31)

زنان مصر پکار اٹھیں: ''سبحان اللہ'' یہ کوئی بشر نہیں یہ تو واقعی کوئی واجب التکریم فرشتہ ہے۔

؎ ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے (غالب)

یہ حضرت یوسف کی سیرت کا سب سے عظیم مظاہرہ ہے، عشق الٰہی کا نمونہ ہے، پرستاری و صدق کا دستور العمل ہے، ایمان کامل کا معیار ہے۔ جب انکے سامنے دو باتیں پیش کی گئیں زندگی کی عیش وعشرت اور ساتھ آرائش وآسائش مگر حق وصداقت کی راہ میں ان کا فیصلہ بغیر کسی تامل کے یہ تھا کہ ''السجن احب الی مما یدعوننی الیه (12/33)'' قید خانہ مجھے محبوب ہے مگر وہ نہیں جسکی دعوت مجھے دی جارہی ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۲

عزیز مصر کی بیوی نے زنان مصر سے کہا: دیکھ لیا نا! یہ وہی غلام ہے جس کے بارے میں مجھے ملامت کرتی تھیں۔ بے شک میں نے اسے اپنے دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کی مگر اس نے

Marfat.com

اپنے آپ کو بچائے رکھا (مگر یوسف کانوں کی کھڑکیاں کھول کر سن لے) اگر اس نے میرا حکم نہ مانا تو اسے جیل میں جانا اور ذلیل وخوار ہونا پڑیگا۔ (12/32)

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

(زوجہ عزیز کی دھمکی کے پیش نظر) حضرت یوسف نے دعا کی: ''اے میرے پروردگار! یہ عورتیں جس بدفعلی کی طرف مجھے دعوت دے رہی ہیں اس کی بجائے مجھے جیل جانا زیادہ پسند ہے۔ اگر تو نے (اپنی رحمت سے) میری مدد نہ کی یعنی ان کا رجحان میری طرف ہے نہ پھیرا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤنگا اور اس طرح میں نادان جاہلوں میں شامل ہو جاؤنگا۔ (12/33)

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾

پس انکے پروردگار نے انکی دعا قبول فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں عورتوں کی مکارانہ چالیں دور کر دیں۔ بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (12/34)

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

(جب زنان مصر کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی) انہوں نے یوسف کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیا عزیز مصر و دیگر حکام کے مختلف قرائن سے دیکھ لیا تھا کہ یوسف بے گناہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے یوسف کو کچھ مدت کیلئے (قید کی سزا دیکر) جیل میں بھیج دیا۔ (12/35)

نوٹ نمبر 5: باوجود اس کے کہ قرائن کی شہادت یوسف کے حق میں تھی مگر معاملہ مصری قوم کی عزت و وقار کا تھا۔ اسلئے حضرت یوسف کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ معاشرے کے ''اعلیٰ طبقہ'' میں بے انصافیاں اور ناہمواریاں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾

Marfat.com

حضرت یوسف کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانہ میں آئے (ایک دن) ان میں سے ایک نے کہا: ''کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شراب کشید کر رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے انہیں (نوچ نوچ) کر کھائے جاتے ہیں (ان دونوں نے درخواست کی) کہ ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بتادیں ہم آپ کو نیک اور صاحب حسن کردار دیکھتے ہیں۔ (12/36)

نوٹ نمبر 6: جیل میں حضرت یوسف کے ساتھ دو اور نوجوان بھی تھے۔ ایک بادشاہ کے ساقیوں کا سردار تھا اور دوسرا درونہ مطبخ (کچن) وہ کسی وجہ سے زیر عتاب آ گئے تھے اور قید خانہ میں بھیج دیئے تھے۔ ان دونوں نے ایک رات خواب دیکھے چونکہ حضرت یوسف کی فراست اور بزرگی معروف ہو چکی تھی وہ انکے پاس حاضر ہوئے اور خوابوں کی تعبیر دریافت کی۔ آپ نے اس موقع کی غنیمت جانتے ہوئے سوچا کہ دین حق کے متعلق ایک اصولی بات انکو سنادی جائے ممکن ہے کہ وہ اسے بادشاہ تک پہنچا دیں چنانچہ تعلیم توحید الٰہی سے روشناس کرانے لگے۔

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

(اس کے بعد) حضرت یوسف نے فرمایا: جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس آنے سے پہلے میں ان خوابوں کی تعبیر تمہیں بتادوں گا یہ وہ علم ہے جو میرے پروردگار نے مجھے ایتاء کیا ہے چونکہ میں ان لوگوں کے مسلک، مذہب پر نہیں ہوں جو نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ آخرت کو (اور روز حساب و جزا و سزا اور نشاہ ثانیہ) کے بھی منکر ہیں۔ (12/37)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے جد امجد یعنی حضرت ابراہیم، اسحاق اور حضرت یعقوب کے دین کی پیروی کرتا ہوں۔ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم (اللہ تعالیٰ) کی ذات و صفات میں کسی اور شے یا

Marfat.com

ہستی کو شریک و معاون قرار دیں۔ یہ (علم توحید) ہم پر اور تمام بنی نوع انسان پر اللہ تبارک تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے (اللہ کے ساتھ ساتھ اوروں کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں) (12/38)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

اے میرے قید خانے کے دو ساتھیو! (نکتہ توحید میں تمہیں ایک اور انداز سے سمجھاتا ہوں) (تم نے کبھی سوچا ہے) مختلف اور متعدد آقاؤں کی غلامی اختیار کرنا اچھا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ جو یگانہ ہے اور زبردست و صاحب اختیار و اقتدار سب پر غالب ہے (Almighty) (جس کی غلامی سے کسی اور کی احتیاج نہیں رہتی) (12/39)

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

تم اللہ وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر جن ہستیوں کی بندگی کرتے ہو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ان کو موسوم کر رکھا ہے (جنکی کوئی حقیقت نہیں) اللہ تعالیٰ نے انکی صداقت کے لئے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ یاد رکھئے! اختیار و اقتدار کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں حاکمیت کا اختیار صرف اسی کو ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی محکومیت اور اطاعت اختیار نہ کی جائے۔ یہی دین قیم ہے یعنی ہمیشہ قائم دائم رہنے والا نظام حیات کلی ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ (12/40)

نوٹ نمبر 7: مثل مشہور ہے کہ ایک شخص بیک وقت دو آقاؤں کو خوش نہیں رکھ سکتا۔ اس سے اس ''عملی مشرک'' کی کیفیت کا اندازہ لگائیں جسے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنے نئے آقا کے سنگ آستاں پر جبیں فرسائی کرنی پڑے اور پھر ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ ان میں سے

Marfat.com

کسی میں بھی وہ قوت نہ ہو جس کے احساس سے وہ انکے سامنے جھکتا ہے۔ پس جب کسی انسان یا ہستی کے بس میں ربوبیت کی قدرت ہی نہیں تو ایک انسان کسی دوسرے انسان کی غلامی کیوں اختیار کرے۔ حکومت صرف اس ذات بے ہمتہ کو زیب دیتی ہے جس کے قانون کے مطابق نفع اور نقصان کا فیصلہ ہوتا ہو۔ اس لئے یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ (ان الحکم الا للہ) اس کا حکم ہے کہ اس کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کی جائے۔ یہی ہے وہ (دین قیم) محکم نظام حیات جس کے تابع انسان کو چلنا چاہئے۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ ﴿۴۱﴾

اے میرے جیل خانہ کے ساتھیو! تم میں سے ایک (جو پہلا تعبیر دریافت کرنے والا ہے رہا ہوکر) اپنے آقا کی ساقی گری کی خدمت پر پہلے کی طرح مامور ہوگا اور دوسرے کو تختہ دار پر لٹکا دیا جائیگا۔ اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائینگے وہ فیصلہ ہو چکا اس بات کا جو مجھ سے دریافت کرتے تھے۔ (12/41)

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۵ ۷ ۱۵

پھر ان میں سے جس قیدی کے بارے یوسف کا اندازہ تھا کہ رہا ہو جائے گا اس سے کہا: ''تم اپنے آقا (شاہ مصر) سے میرے معاملے کا ذکر کرنا'' (چنانچہ وہ رہا تو ہو گیا) لیکن شیطان نے ذکر نا بھلا دیا جس بنا پر حضرت یوسف کئی سال تک مزید جیل میں پڑے رہے۔ (12/42)

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

(ایک عرصہ گذر جانے کے بعد) شاہ مصر نے کہا: ''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں'' اور سات سرسبز خوشے ہیں اور سات

Marfat.com

خشک مرجھائے ہوئے خوشے ہیں، اے اہل دربار! اگر تم خوابوں کی تعبیر بتانے کی اہلیت رکھتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ۔ (12/43)

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

(سرداران اہل دربار خواب کی تعبیر نہ بتا سکے) انہوں نے جواب میں عرض گذاری کہ محض پریشان خیالی ہے اور اس قسم کی پریشان خیالیوں کی تعبیر ہم نہیں جانتے۔ (12/44)

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

چنانچہ ان دو قیدیوں میں سے جن نے رہائی پائی تھی اسے (خواب کے متعلق) ایک مدت مدید کے بعد حضرت یوسف کی بات یاد آئی تو اس نے کہا: مجھے قید خانے میں جانے کی اجازت فرماویں میں آپ کو اس خواب کی تعبیر بتا دونگا۔ (12/45)

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

(چنانچہ ساقی کو جیل میں یوسف سے ملنے کی اجازت مل گئی) اس نے آ کر یوسف کو مخاطب کر کے کہا اے خوابوں کی سچی تعبیریں بتانے والے! مجھے اس خواب کی تعبیر بتا دیں کہ سات موٹی فربہ گائیں ہیں جن کو سات دبلی لاغر گائیں نگل گئی ہیں۔ نیز سات سرسبز خوشے ہیں اور سات خشک مرجھائے ہوئے خوشے تا کہ ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں یہ بتاؤں۔ عین ممکن ہے کہ وہ تمہاری قدر منزلت پہچان لیں۔ (12/46)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

(حضرت یوسف نے خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے) کہا: ”سات سال خوب محنت سے کاشتکاری کرو، پھر جب کاٹنے کا وقت آئے تو اس میں سے کچھ قلیل مقدار میں کھانے کے لئے استعمال میں لے آؤ باقی کو خوشوں میں محفوظ کر لو۔ (12/47)

Marfat.com

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

بعدازاں سات سال قحط سالی کی وجہ سے سخت مصیبت کے آئینگے۔تم نے جوغلہ محفوظ کیا ہوگا وہ قحط سالی میں کھانے کے کام آئیگا مگر جو بچ جائے وہ بیج کے کام لایا جائے۔ (12/48)

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع ۶ ۱۶ ۷

کیونکہ بعدازاں جوسال جس میں عوام الناس کیلئے خوب بارشیں ہونگی تو (فصلیں اور ثمرات بکثرت پیدا ہونگے) اورلوگ (انگور) کی شراب اور تیل کشید کرینگے (یعنی بہت خوشحالی آئیگی) (12/49)

وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾

(خواب کی تعبیرسن کر بادشاہ ازبس متاثر ہوا) اس نے حکم صادر فرمایا کہ یوسف کوفوراً میرے پاس لایا جائے۔تعمیل حکم میں جب اس کا قاصد یوسف کے پاس آیا (اورشاہی فرمان سنایا) تو یوسف نے جواب دیا: ''اپنے آقا کے پاس واپس لوٹ جاؤ (میں اس ترحم خسروانہ کی بنا پر قید سے نہیں نکلنا چاہتا) انہیں میری طرف سے پیغام سنادو کہ (پہلے میرے مقدمہ کی ازسرنو تحقیقات کرے تاکہ حقیقت واضح ہوجائے) کہ ان عورتوں کے ہاتھ زخمی کرلینے کا ماجرہ کیا تھا؟ بہرحال میرا پروردگار تو یقیناً انکے مکروفریب کو اچھی طرح جانتا ہے۔ (12/50)

نوٹ نمبر 8: مطالب الفرقان جلد ہفتم کے صفحات نمبر 45-44 پر علامہ پرویز فرماتے ہیں کہ توریت کا بیان ہے: ''تب فرعون نے یوسف کو بلوایا وہ جلد اسے قید خانہ سے نکال لائے اور یوسف نے سر منڈوایا کپڑے بدل کر فرعون کے حضور پیش ہوا۔پیدائش (44/14)

مگر اپنے ہاں کی ایک روایت یاد آ گئی۔توریت کے متعلق تو ہمارا یقین ہے کہ وہ محرف ہے۔لیکن مقام تاسف ہے کہ ہماری کتابوں میں جنہیں ''اصح الکتب'' کہا جاتا ہے۔اس سے بھی کچھ

Marfat.com

زیادہ پایا جاتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جیسے بادشاہ کا قاصد آیا تھا اگر میں حضرت یوسف کی جگہ ہوتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا آتا۔ صاف نظر آتا ہے کہ اس قسم کی روایات معاندین اسلام (یہود و نصاریٰ) کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں جو انبیاء بنی اسرائیل کے مقابلہ میں حضور اکرم کی سیرت اقدس کو گھٹا کر پیش کرنا چاہتے تھے مگر گلہ ان پر نہیں اپنوں پر ہے کہ اس قسم کے روائتوں کو سینہ سے لگائے پھرتے ہیں اور اگر حضور اکرم کی عظمت و تقدس کسی کو اس امر پر مجبور کر دے کہ وہ ان روایات کو حضور کی طرف منسوب کرنے کی جسارت نہ کرے تو اسکی تکفیر و تفسیق کے فتاویٰ صادر کر دیئے جاتے ہیں یعنی حضور اکرم کی شان اقدس میں (معاذ اللہ) طعن پایا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بخاری، مسلم کی کتابوں میں غلط روایات کے امکان کا خیال نہ پیدا ہو جائے۔ بایں ہمہ حقیقت میں نگاہوں سے یہ امر پوشیدہ ہے کہ اس آسمان کے نیچے کتاب اللہ کے سوا کوئی کتاب لاریب نہیں ہے۔ ذالك الدين القيم و لكن اكثر الناس لايعلمون O (12/40)

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ز اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۵۱

حضرت یوسفؑ کی درخواست پر شاہ مصر نے مقدمے کی تحقیق خود کرنا شروع کی اور زنان مصر کو بلا کر دریافت کیا: ''سچ سچ بتاؤ، جب تم نے یوسف کو ورغلانے کی کوشش کی تھی جو کیا معاملہ پیش آیا تھا؟'' انہوں نے جواب دیا ''حاش للہ'' ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں پائی۔ (اس دوران میں عزیز مصر کی بیوی کے جذبات کی آندھیاں اتر چکی تھیں وہ عشق یوسف میں تبدیل ہو چکی تھی) اپنی باری پر بول اٹھی کہ جب حقیقت بے نقاب ہی ہو گئی ہے تو پھر میں ہی تھی جس نے یوسف کو اپنے فریب میں پھنسانے کی کوشش کی تھی بلاشبہ وہ صادقین میں سے ہے۔ (12/51)

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۲

Marfat.com

پھر (امرات العزیز) نے کہا: ''میں نے سچی بات اس لئے بیان کی ہے تا کہ یوسف کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اس کے معاملہ میں قطعاً خیانت نہیں کی۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر وفریب کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتا۔ (12/52)

نوٹ نمبر 9: درج صدر آیت کریمہ نمبر (12/52) کا ترجمہ ومفہوم بیان کرتے وقت امرات العزیز کے بیان کو بڑے بڑے جید علما کرام نے حضرت یوسف کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ حضرت یوسف ابھی زندان میں پڑے ہیں اور انکی درخواست پر زنان مصر اور امرات العزیز کے بیانات کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ میں نے چھ مختلف جید علما کے تراجم کا مطالعہ کیا ہے وہ سب اسی طرف گئے ہیں معلوم ہوتا ہے مکھی پر مکھی ماری گئی ہے۔ علما کرام کے اسمائے گرامی درج کرنے کو مناسب نہیں سمجھ رہا ہوں مختلف علما کے تراجم پڑھنے سے پتہ چل سکتا ہے۔

حقیقت حال یہ کہ جب کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد امرات العزیز کے نفس امارہ نے دوسرا رنگ اختیار کر لیا تھا۔ اسے لائمات کے سامنے تو اقرار محبت میں عار نہ آئی۔ لیکن دنیا کے آگے اقرار نہ کر سکی ''ولقد راودته من نفسه فاستعصم (12/30)'' کیونکہ محبت ابھی پختگی تک نہیں پہنچی تھی کہ اپنے نفس کی کامجوئیوں میں محبوب کی مرضی پر ترجیح دیتی۔

؎ قبول خاطر معشوق شرط دیدار است بہ حکم شوق تماشا ممکن کہ بے ادبی است!

اس لئے اس نے یوسف کو رام کرنا چاہا (12/32) لیکن پھر جب وقت آیا کہ عشق کی خامیاں پختگی کے درجہ کمال تک پہنچ گئیں تو نہ اب ننگ وناموس، جھجک شرم وحیا باقی رہی نہ زور طاقت کا گھمنڈ جونہی معاملہ کی تحقیقات کا وقت آیا تو صریحاً برسر عام اعلان کر دیا کہ یوسف سراسر سچا ہے۔

؎ ہاں، ببانگ بلند است ایں، پوشیدہ نمی گویم!

اب اقرار محبت میں نہ تو کسی طرح کی عار محسوس ہوئی نہ عشق کی ذلت ورسوائی رہی۔ اب تو ہر بات جو محبوب کی راہ میں پیش آئی محبوب ہی کی طرح محبوب ہو گئی تھی۔ محبت کی خامی اور پختگی کے مراتب قدرتی ہیں اور عام ہیں جب کبھی اور جہاں بھی آئے گی ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک ضرور ہو گی۔

؎ عمرم از سہ سخن بیش نیست خام بدم، پختہ شدم، سوختم!

Marfat.com

وَمَآ اُبَرِّئُ

(۱۳)

Marfat.com

Marfat.com

وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾

(اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے امرات العزیز نے کہا) میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دیتی ہوں اسلئے کہ انسان کا نفس امارہ تو بدی پر اکساتا ہی رہتا ہے الا یہ کہ جن کو میرا رب اپنی رحمت سے اس قسم کی لغزشوں سے محفوظ رکھے۔ بلاشبہ میرا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (12/53)

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَكِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾

(عزیز مصر نے حقیقت حال معلوم کرنے کے بعد) حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ میں اسے مشیر خاص بناؤنگا (چنانچہ حضرت یوسف قید خانہ سے نکل کر شاہی دربار میں حاضر ہوئے تو بادشاہ نے اس سے بالمشافہ گفتگو کی تو بہت متاثر ہوا اور اس سے کہا ''آج سے تم ہماری نگاہوں میں بڑی عزت وتکریم اور صاحب قدر ومنزلت کے مالک قرار پا چکے ہو تمہاری امانتداری اور دیانتداری پر پورا بھروسہ ہے۔ (12/54)

قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾

(جب حضرت یوسف کو منصب کی پیش کش کی گئی) تو اس نے کہا: ''مملکت کے خزانوں کو یعنی معاشی امور میری تحویل میں دے دیئے جائیں کیونکہ میں ان کی نگہداشت کی قابلیت اور علمیت بھی رکھتا ہوں۔ (12/55)

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

اور (دیکھو!) اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے سرزمین مصر میں اقتدار کے لئے ماحول کو سازگار بنایا اور ایسا مختار عام بنایا کہ جس طرح چاہتے معاشی امور میں تصرف کرتے، ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق جس کو چاہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ (12/56)

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۵۷ ع ۸ ۷ ۱

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نظام حیات پر ایمان بالیقین لاتے ہیں نیک اعمال بجا لاتے ہیں اور تقویٰ (خشیت اللہ) کی زندگی بسر کرتے ہیں انہیں آخرت میں اس سے بھی بہتر اجر ملے گا۔ (12/57)

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۸

(حضرت یوسف کے آبائی وطن میں بھی زبردست قحط پڑا) تو ان کے بھائی بھی (غلہ خریدنے) مصر میں آئے (جب انہیں یوسف کے دربار میں بازیابی ہوئی) تو یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا لیکن وہ یوسف کو نہ پہچان سکے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝۵۹

پھر جب حضرت یوسفؑ نے ان کے لئے غلہ وغیرہ لدوایا تو (جاتے وقت ان سے) کہا: ''اب دوسری دفعہ آنا تو اپنے ساتھ اس بھائی کو بھی لیتے آنا (جس کے متعلق تم نے کہا ہے) کہ وہ باپ کی طرف سے تمہارا بھائی ہے۔ کیا تم نے دیکھ نہیں لیا؟ کہ میں ماپ تول میں بھی پورا دیتا ہوں اور بہترین مہمان نوازی بھی کرتا ہوں۔ (12/59)

Marfat.com

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

(مگر یاد رکھئے گا!) اگر تم اسکو میرے پاس نہ لائے تو تمہیں مجھ سے غلہ ملے گا نہ میرے قریب پھٹک سکو گے۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

انہوں نے کہا: ''ہم ان کے باپ کو قائل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے کہ وہ ہمارے ہمراہ بھیج دے اور ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے''۔ (12/61)

وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

حضرت یوسف نے اپنے غلاموں کو فرمایا کہ ان کا سرمایہ (پونجی) ان کی بوریوں یا کھرجیوں میں اس طرح رکھ دیں کہ جب وہ گھر پہنچ کر اپنا سامان کھولیں تو اپنی رقم دیکھ کر پہچان جائیں کہ انہیں کی رقم ہے تا کہ یہ دوبارہ غلہ لینے کیلئے آ جائیں۔ (12/62)

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

چنانچہ جب لوٹ کر اپنے باپ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ابا جان! آئندہ غلہ دینا ہم پر روک دیا اور ہمارے بھائی ابن یمین کو لانے پر مشروط کر دیا ہے (لہٰذا ہمارے بھائی ابن یمین کو) ہمارے ساتھ بھیج دو۔ تا کہ ہم پھر غلہ لے کر آئیں ہم اس کی پوری پوری حفاظت کرینگے۔ (12/63)

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۶۴﴾

(حضرت یعقوب نے) جواب دیا: ''کیا میں اس کے لئے تم پر ویسا ہی اعتماد کروں جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف کے لئے تم پر اعتبار کر چکا ہوں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین محافظ ہے اور سب سے بڑا رحم فرمانے والا ہے۔ (12/64)

Marfat.com

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ غلہ کے ساتھ ان کی رقم بھی انہیں واپس کردی گئی ہے۔ اس پر وہ فرط انبساط سے پکار اٹھے کہ ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیے! کہ غلے کے ساتھ ہماری رقم بھی واپس مل گئی ہے۔ (لہٰذا بہتر ہوگا کہ ہمارے بھائی کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیں) تو ہم اپنے اہل وعیال کے لئے سامان خوراک لے آئینگے اور اپنے بھائی کی پوری پوری حفاظت کریں گے اور اس کے حصہ کا ایک بار شتر زیادہ لے آئینگے جو غلہ ہم لائے ہیں بہت کم ہے۔ (12/65)

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

باپ نے کہا: میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ بھیجنے کا نہیں۔ جب تک تم (اللہ کے نام پر) مجھ سے پکا عہد نہ کرو گے کہ تم اسے ضرور میرے پاس واپس لے آؤ گے، الا یہ کہ تم سب ہی گھیر لئے جاؤ، چنانچہ جب انہوں نے اسے واپس لانے کا پختہ عہد کرلیا تو حضرت یعقوب نے کہا: ''ہم نے جو قول اقرار کرلیا ہے اس پر اللہ نگہبان ہو''۔ (12/66)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور حضرت یعقوب نے (روانہ ہوتے وقت) انہیں نصیحت فرمائی: ''اے میرے بیٹو! (مصر کے شہر میں) ایک ہی دروازہ سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا (مبادا کہ جتھا دیکھ کر جاسوسی کے شعبہ میں گرفتار نہ ہو جاؤ) مگر میں اللہ تعالیٰ کی مشیت ایزدی سے تمہیں بچا نہیں سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی صاحب اختیار ہے اس کے سوا کسی اور کا حکم نہیں چلتا۔ میں صرف اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور ہر بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (12/67)

Marfat.com

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۸

چنانچہ جس طرح ان کے باپ نے ہدایت فرمائی تھی اسی طرح شہر میں داخل ہوئے۔ لیکن ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے قانون مشیت سے بچا نہیں سکتا تھا، حضرت یعقوب کے دل کی صرف ایک خلش، یا آرزو تھی جو پوری کردی (مگر یہ خیال بھی علم وحکمت پر مبنی تھا) بلاشبہ ہم نے جو اسے علم و فراست عطا کر رکھی تھی وہ اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (12/68)

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۹

جب ان کو دربار حضرت یوسفؑ میں بازیابی ہوئی تو اس نے اپنے بھائی (ابن یمین) کو اپنے پاس خصوصی جگہ دی اور اسے (رازدارانہ) بتادیا کہ میں تیرا بھائی (یوسف) ہوں مگر ساتھ ہی اس بات کی بھی تلقین کردی کہ میرے ساتھ جو کچھ بھائیوں نے کیا تھا اس کی وجہ سے تم رنجیدہ خاطر نہ ہونا۔ (12/69)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝۷۰

پھر جب حضرت یوسفؑ نے ان کا سامان تیار کرادیا (تو کسی نے) حضرت یوسف کے بھائی (ابن یمین) کی بوری میں جام شاہی یعنی پانی پینے کا پیالہ چپکے سے رکھ دیا (ملازموں نے پیالہ گم پایا) تو ایک نقیب نے قافلے والوں کو پکارا! (کہ ٹھہرو) تم چور ہو۔ (12/70)

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝۷۱

(قافلے والوں نے) انکی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ تمہارا کیا گم ہوگیا ہے۔ (12/71)

Marfat.com

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾

انہوں نے کہا کہ شاہی پیالہ یا پیمانہ گم ہوگیا ہے جو شخص اسے ڈھونڈ نکالے اسے ایک بار شتر مزید (انعام) ملے گا ملازموں کے سردار نے کہا کہ اس کا میں ضامن ہوں (یہ انعام ضرور ملے گا) (12/72)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم یہاں اس لئے نہیں آئے کہ اس ملک میں کوئی شرارت یا قانون شکنی پیدا کریں (ہم یہاں پہلے بھی آ چکے ہیں) یقین جانو کہ ہم چور نہیں۔ (12/73)

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

شاہی کارندوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو اسکی کیا سزا ہوگی؟ (تم ہی بتاؤ) (12/74)

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

انہوں نے جواب دیا جس شخص کی بوری سے وہ شاہی پیالہ برآمد ہو وہ آپ اپنی سزا پائے یعنی اس کو دھر لیا جائے ہم اپنے مجرموں کو اس طرح سزا دیتے ہیں۔ (12/75)

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾

تب شاہی کارندوں کے سردار نے بوریوں کی تلاشی لینا شروع کی پہلے اس نے یوسف کے بھائیوں کی بوریاں دیکھیں تو ان میں شاہی پیالہ نہ پایا آخر میں یوسف کے بھائی (ابن یمین) کی بوری دیکھی تو اس میں سے پیالہ برآمد ہوگیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی (کہ وہ اپنے بھائی ابن یمین کو روک لے) ورنہ وہ شاہ مصر کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتا تھا۔

Marfat.com

البتہ مشیت ایزدی کے مطابق ہی ایسا ہونا ممکن تھا۔ ہم اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق ہی درجات بلند کیا کرتے ہیں۔ یادرکھو! ہر علم والے کے اوپر ایک علیم وحکیم ہستی موجود ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی)۔ (12/76)

نوٹ نمبر 10: قصہ حضرت یوسفؑ باندازاحسن بیان ہوا ہے جس میں کوئی الجھاؤ نظر نہیں آتا۔ مگر آیت حمیدہ نمبر 70 سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابن یمین کی بوری میں جام شاہی کس نے رکھا تھا؟ اس بارے میں توریت میں لکھا ہے کہ پیالہ حضرت یوسفؑ نے خود ہی ابن یمین کی بوری میں رکھا تھا اور جب قافلہ روانہ ہوا تو خود ہی اپنے کارندوں کو تعاقب میں بھیج دیا کہ پکڑ کر قافلہ والوں کی تلاشی لی جائے۔ (کتاب پیدائش باب 44 آیات 1 تا 5)

تفسیر ابن کثیر ہمارے ہاں مسلمانوں میں بڑی مستند تفسیر سمجھی جاتی ہے۔ انہوں نے بھی توریت کی تائید وتصدیق ان الفاظ میں کی ہے بلکہ جب حضرت یوسفؑ اپنے بھائیوں کو ایک ایک اونٹ غلہ دینے لگے تو اپنے چالاک ملازموں سے اشارہ کیا کہ شاہی پیالہ ابن یمین کی بوری میں چپکے سے رکھ دو۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ ہی نے کارندوں کو تعاقب میں بھیج دیا کہ ان کی تلاشی لی جائے۔ چنانچہ تلاشی لینے سے پیالہ ابن یمین کی بوری سے برآمد ہوا (تفسیر ابن کثیر تیرھواں پارہ)

ہمارے بعد میں آنے والے جلیل القدر آئمہ مفسرین بھی اس کو صحیح ثابت کرنے کیلئے توریت کے بیانات کا سہارا لیتے ہیں یا خود کوئی نئی کہانی تجویز کر لیتے ہیں۔

مؤلف کی عقل وفہم کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ اس طرح فریب کارانہ سکیم سے اپنا مقصد حاصل کر لے۔ لہٰذا گمان غالب ہے کہ برادران یوسف میں سے کسی نے شرارت کی تھی کیونکہ یوسف کے بھائی پر چوری کا الزام ثابت کرنے کیلئے تائیدی شہادت یہ دیتے ہیں کہ اس کا بھائی چور تھا کیونکہ ان کی غرض تو یہی تھی کہ کسی طرح ابن یمین بھی حضرت یعقوب کی نظروں سے دور ہو جائے۔ آگے چل کر آیت نمبر 12/89 سے بھی ثابت ہوتا

Marfat.com

ہے کہ یوسف نے کہا تھا: ''تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنی جہالت سے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ پھر آیت نمبر 90 میں جب یوسف کے بھائی متعجب ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیا تم یوسف ہو؟ تو حضرت یوسف جواب دیتے ہیں 'ہاں'! میں یوسف ہوں اور میرا بھائی ابن یمین ہے۔ تم نے ہماری ہلاکت کیلئے بھی اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی لیکن ہمارے اللہ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ یقیناً ہدایت کی آرزو رکھنے اور ضلالت سے ڈرنے اور مصائب اور مشکلات میں ثابت قدم رہنے والوں کا اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق اجر ضائع نہیں ہونے دیتا۔ ان حالات کے پیش نظر اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ سمجھا جائے کہ پیالہ حضرت یوسف نے خود رکھوایا تھا۔ اگر کوئی لکھتا ہے تو یہ ایک نبی پر بہتان ہوگا۔ باقی رہی توریت وہ تو سراسر محرف ہے کیونکہ یہود تو اپنے انبیاء کی طرف ایسے ایسے افسانے منسوب کر دیتے ہیں جن کے تصور تک سے شرم وحیا کی آنکھیں زمین میں گڑھ جاتی ہیں۔ وہ تو انبیاء پر زنا تک کے بہتان لگا دیتے ہیں۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا: ''کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اس کا ایک اور بھائی تھا اس نے بھی اسی طرح پہلے چوری کی تھی۔ اس بہتان طراشی کا حضرت یوسف کو سخت رنج ہوا مگر دل میں رکھ گئے دوسرے لفظوں میں اندر ہی اندر پی گئے اور صرف اتنا اپنے دل میں کہا کہ تمہارا موقف کس قدر شرم ناک ہے جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت خوب جانتا ہے۔ (12/77)

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

انہوں نے اب (ملتجی) ہو کر کہا: ''اے عزیز مصر! دراصل (ابن یمین) کا باپ ضعیف العمر ہے (اور اس سے بہت محبت کرتا ہے) لہٰذا ہم پر احسان کرتے ہوئے اس کی جگہ آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں ہم نے آپ کو بڑا احسان کرنے والا پایا ہے یا احسان کرنے والا دیکھتے ہیں۔ (12/78)

Marfat.com

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع ۹ ۱۱ ۳

حضرت یوسف نے جواب دیا: ''معاذ اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص سے ہمارا چوری کا مال برآمد ہوا ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسرے بے گناہ کو پکڑ لیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو یہ صریحاً ظلم ہوگا۔ (12/79)

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾

جب وہ یوسف کی طرف سے مایوس ہو گئے تو الگ بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان کے بڑے بھائی (روبن) نے کہا: ''کیا تم جانتے نہیں ہو کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پختہ عہد لیا تھا (کہ ابن یمین کو ضرور واپس لے کر آؤ گے اب کس منہ سے باپ کے سامنے جاؤ گے) حالانکہ تم پیشتر ازیں یوسف کے معاملہ میں بڑا ناروا سلوک کر چکے ہو۔ پس میں اس سرزمین کو کبھی نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا باپ مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہ دے۔ یا پھر اللہ تعالیٰ میرے حق میں کوئی اور فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلے کرنے والا ہے۔ (12/80)

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں بتاؤ: ''اے ہمارے باپ! آپ کے چہیتے بیٹے نے (پرائے ملک میں) چوری کی ہے (ذرا آپ اس فقرہ پر غور فرمائیں کہ ایآ بانا ان ابنك سرق اس فقرہ میں طنز کا تیر نیمکش مضمر ہے جو حضرت یعقوب کے دل و جگر میں پیوست ہو گیا ہوگا) ہم وہی شہادت دے سکتے ہیں جس کا ہمیں علم ہے۔ ہم غیب میں اس کی نگرانی نہیں کر سکتے تھے۔ آپ اس بستی والوں سے دریافت کر لیں جس میں ہم تھے۔ نیز ان قافلہ والوں سے دریافت کر لیں جن کے

Marfat.com

ہمراہ ہم آئے ہیں ہم یقیناً اپنے بیان میں سچے ہیں۔ (12/81-82)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

حضرت یعقوبؑ نے کہا: ''(ایسا نہیں ہوسکتا) یہ سارا افسانہ تمہارا خود وضع کردہ ہے۔ بہرحال مجھے بطریق احسن صبرِ جمیل سے برداشت کرنا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن ان سب کو میرے پاس لے آئے گا کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والا اور تمام امور کو حکمت و تدبیر سے سرانجام دینے والا ہے۔ (12/83)

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

پھر اس نے (یعنی حضرت یعقوبؑ نے) ان کی طرف سے رخ پھیر لیا اور آہ بھرتے ہوئے کہا: ''ہائے یوسف کتنا جان لیوا ہے تیرا فراق! اسی غم میں ان کی آنکھیں نمناک رہتی تھیں اور صدمہ سے نڈھال ہو چکے تھے''۔ (12/84)

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

(باپ کی اس حالت زار کو دیکھ کر) بیٹوں نے کہا: ''آپ حضرت یوسفؑ کو اس طرح مسلسل یاد کرتے اور پکارتے رہنے سے اپنے آپ کو ہلکان کرلیں گے یا پھر جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ (12/85)

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

حضرت یعقوبؑ نے جواب دیا: ''میں اپنے شدائد غم کا اظہار صرف اللہ تعالیٰ سے کر رہا ہوں، (تم لوگوں سے شکوہ نہیں کرتا) وہ اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو۔ (12/86)

Marfat.com

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

اے میرے بیٹو! ایک بار پھر جاؤ! حضرت یوسفؑ اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نسیم جانفزا سے کبھی مایوس نہ ہو، کیونکہ رحمت الٰہی سے کافروں کے سوا دوسرے کبھی مایوس نہیں ہوا کرتے۔ (12/87)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

چنانچہ باپ کے فرمان کے مطابق (بیٹے) پھر مصر گئے۔ اور دربار یوسفؑ میں باریابی پانے کے بعد انہوں نے التجا کی: کہ اے عزیز مصر! ہم اور ہمارے اہل وعیال بڑی بدحالی میں مبتلا ہیں جس وجہ سے ہم غلہ خریدنے کیلئے حقیر سی پونجی لائے ہیں آپ بطور احسان اور بطور خیرات ہمیں پورا غلہ دیجئے کیونکہ خیرات کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اجر (حسنہ) دیتا ہے۔ (12/88)

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

(اپنے خاندان کی مفلوک الحالی کا سن کر حضرت یوسف نے جب سوچا کہ اس کے بھائی خیرات کی بھیک مانگ رہے ہیں تو جوش رحم ومحبت سے بے اختیار ہو گئے) تو اس نے بھائیوں سے کہا: ''کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنی جہالت وحماقت کی بنا پر یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ (12/89)

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ۫ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

(جب بھائیوں نے یہ الفاظ سنے تو بوکھلاہٹ میں چونک پڑے) ''ہیں'' کیا تم فی الحقیقت آپ ہی یوسف ہیں؟ حضرت یوسف نے کہا، ہاں! میں واقعی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ابن یمین

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جو کوئی بے راہ روی سے بچتا ہوا صحیح روش زندگی پر گامزن رہتا ہے اور مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) حسن کارانہ زندگی بسر کرنے کا اجر کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (12/90)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

(یہ سن کر بھائیوں کے سر شرم و ندامت سے جھک گئے یعنی پانی پانی ہو گئے) انہوں نے کہا:

''اللہ کی قسم بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے، ہم بڑے ہی خطا کار تھے۔ (حضرت یوسف کے ساتھ سوتیلے بھائیوں نے جو سلوک کیا تھا وہ آج تک دنیا میں بطور ضرب المثل مشہور ہے) (12/91)

؎ بھاگ ان بردہ فروشوں سے یہ کہاں کے ہیں بھائی بیچ ہی کھائیں اگر یوسف سا بھائی پائیں

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

(حضرت یوسف کے حسن اخلاق پر غور فرمائیں) اس نے کہا: ''آج کے دن میں تم پر کوئی ملامت و سرزنش نہیں کرتا (اور نہ کبھی ہوگی) اللہ تبارک تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو محو کرے اور تمہیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت سے نوازنے والا ہے۔ (12/92) (حضرت یوسف کے لئے موقع تھا کہ ان سے پورا پورا انتقام لیتا مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے وسعت ظرف عطا فرمائی ہو وہ ذاتی انتقام نہیں لیا کرتے، بلکہ دشمنی کو دوستی میں بدل دیتے ہیں۔)

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۰ ۱۴ ۴

(حضرت یوسف نے فرمایا واپس لوٹ جاؤ) یہ میرا کرتہ لیتے جاؤ اور میرے باپ کے سامنے ڈال دینا وہ ودیت ادراک سے حقیقت حال کو سمجھ جائینگے۔ پھر اہل و عیال کو لے کر یہاں چلے آنا۔ (12/93)

Marfat.com

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے باپ حضرت یعقوبؑ (کنعان میں لوگوں سے) کہنے لگے اگر تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ میں بڑھاپے میں سٹھیا گیا ہوں تو میں کہوں کہ مجھے یوسف کی بوئے پراہن آ رہی ہے۔ (دل را بدل راست بصیرت نبوت) (12/94)

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

سننے والوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! آپ ابھی تک اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔ (12/95)

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۙ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

چنانچہ جب قافلہ (کنعان) پہنچا اور خوشخبری دینے والے نے حضرت یوسفؑ کا کرتہ حضرت یعقوبؑ کے سامنے ڈال دیا تو ان پر تمام حقائق آشکار ہو گئے تو وہ کہنے لگے: ''کیا میں نہ کہتا تھا کہ جو میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو''؟ (12/96)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

(بیٹوں نے پشیمان ہو کر) عرض کیا: ''کہ اے ہمارے ابا جان! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے، ہم بڑے ہی خطا کار ہیں۔ (12/97)

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

حضرت یعقوبؑ نے جواب دیا: ''میں تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کرونگا۔ یقیناً وہ مغفرت کرنے والا اور التفات و رحمت برسانے والا ہے۔ (12/98)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

(حضرت یوسفؑ کے 12/93 کے فرمان کے مطابق) جب بمعہ اہل و عیال حضرت یوسفؑ کے ہاں (مصر) پہنچے تو اس نے اپنے والدین کو خاص اپنے پاس ٹھہرایا۔ دیگر خاندان کو کہا: ''آپ شہر میں قیام کرینگے، انشاء اللہ آپ امن و امان میں رہیں گے''۔ (12/99)

Marfat.com

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۱۰۰

پھر حضرت یوسفؑ نے اپنے والدین کو عزت وتکریم کی بلند مسندوں پر بٹھایا اور باقی تمام حاضرین دربار کو (آداب شاہی کے مطابق) تعظیماً اس کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔ اس وقت حضرت یوسف نے کہا: ''ابا جان! یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر جو میں نے (بچپن) میں دیکھا تھا۔ میرے پروردگار نے حقیقت بنا کر دیکھا دیا۔ اس نے مجھ پر بڑا احسان اور فضل وکرم کیا ہے کہ مجھے قید خانہ سے نکال کر (اس مقام بلند پر پہنچا دیا ہے) نیز بعد ازاں کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان مخالفت کی جو خلیج حائل کر دی تھی اس کو پاٹ کر آپ سب کو صحرا سے یہاں منتقل کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں کو بڑے ہی لطیف انداز سے بروئے کار لاتا ہے (اور تکمیل تک پہنچاتا ہے) یقیناً اسکی ہر بات علم وحکمت پر مبنی ہوتی ہے۔ (12/100)

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۱

(حضرت یوسفؑ نے اس محسن حقیقی کی بارگاہ میں شکرانہ پیش کرتے ہوئے کہا) اے میرے پروردگار! تیرا کتنا احسان ہے کہ تو نے مجھے اس قدر اختیار واقتدار کا مالک بنا دیا ہے اور مجھے تدبیر امور اور معاملہ فہمی کا علم وسلیقہ عطا فرمایا ہے۔ اے خالق کائنات! تو ہی حال ومستقبل، دنیا وآخرت میں میرا کارساز ورفیق ہے۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ تمام عمر تیرے احکام وقوانین کی اطاعت کرتا رہوں اور اگر مجھے موت بھی آئے تو تیری فرمانبرداری میں آئے۔ میرا شمار تیرے نیک بخت لوگوں میں ہو۔ (12/101)

Marfat.com

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے رسولؐ! یہ غیب کی خبریں ہیں (جو تیرے علم میں نہ تھیں) ہم تمہیں بذریعہ وحی بتا رہے ہیں وگرنہ آپ برادران یوسف کے پاس موجود نہیں تھے۔ جس وقت وہ سازش میں متفق ہو چکے تھے اور (حضرت یوسفؑ کے خلاف) خفیہ تدبیر کر رہے تھے (یہی آپ کی رسالت کی ایک بین شہادت ہے)۔ (12/102)

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۱ ۵

(لیکن باوجود اس کے) اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ آپ خواہ کتنے ہی شدید دلائل پیش کریں یہ کبھی ایمان نہیں لانے کے، حالانکہ آپ ان سے اس خدمت کا کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے ہو۔ (12/103-104) (یہ قرآن حکیم) تو تمام (اقوام عالم کو قوانین الٰہیہ کی) یاددہانی ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور دیکھو! آسمانوں اور زمین (کائنات) میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی کتنی ہی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں اور ذرا بھی غور و فکر نہیں کرتے۔ (12/105)

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

اور ان میں اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر شرک کرتے ہیں۔ (12/106)

نوٹ نمبر 11: درج صدر آیت مجیدہ کا لفظی ترجمہ تو یوں ہوگا کہ ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر مشرک ہیں۔ چونکہ آیت کریمہ میں 'ما' گرائمر کی رو سے نافلہ ہے جس کو الا نے محو کر دیا ہے۔ لہٰذا ہم نے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے جو زود فہم ہے۔ ایسا ہی ہے جیسے فرمان ہے وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ○ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے پانچ چھ

Marfat.com

الفاظ میں وہ سب کچھ فرمادیا ہے جو باب توحید میں دعوت کا ماحصل ہے۔ اس وقت دنیا میں چودہ (14) مذاہب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر یقین بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ دوسروں کو اپنا کارفرماؤ کارساز و مددگار بھی سمجھتے ہیں۔

یہ ایک حالت تو کفار کی ہے کہ اللہ پر یقین بھی رکھتے ہیں اور پھر اس کے شراکاء بھی ٹھہرا رکھے ہیں۔ کوئی مشرک قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات کا اقرار نہ کرتی ہو مگر اس کے باوجود ہندو اپنے کروڑوں دیوتاؤں اور اصنام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ پوجتے ہیں اور ان سے مرادیں طلب کرتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر عیسائی ہیں جو تثلیث پر یقین رکھتے ہیں۔ مگر سب سے بڑھ کر قابل افسوس حالت مسلمانوں کی ہے جنہیں ہر قسم کے شرک سے پاک کر کے توحید الٰہی پر قائم کیا گیا تھا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ شراکاء بنا لئے ہیں جیسے قبر پرستی، پیر پرستی اور ساوات پرستی، غوث، قطب اور ابدال، مشکل کشا و مددگار بنا رکھے ہیں۔ حالانکہ ایک دن میں 44 دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر اقرار کرتے ہیں ''ایاك نعبدو و ایاك نستعین ○'' ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ عبادت مقصد حیات ہے انسانی زندگی کی غرض و غائت وما خلعت الجنّ والا انسان الا یعبدون ○ (الذاریات 51/56) عبادت استعانت پر مقدم ہے جب تک انسان عبادت نہیں کرتا تب تک مدد و استعانت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۰۷

پھر کیا وہ (اپنے شراکاء پر اعتماد کر کے) بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی ناگہاں گھڑی آ جائے تو ان کو اس کی خبر تک نہ ہو۔ (12/107)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸

اے رسول! آپ ان کو بتا دیں کہ میری راہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں یعنی دعوت

Marfat.com

توحید دیتا ہوں پوری بصیرت کے ساتھ، میں بھی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے میری پیروی کی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ہر قسم کے نقائص سے بلند اور پاک ہے اور میں مشرکین میں نہیں ہوں۔ (12/108)

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اے محمدؐ! ہم نے آپ سے پہلے جو بھی پیغمبر بھیجے تھے، وہ سب انسان ہی تھے۔ اور انہی بستیوں کے رہائشی تھے اور انہی کی طرف وحی کی جاتی تھی۔ تو پھر کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ انکے مقتدمین کا کیا انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر ان کے لئے زیادہ بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، کیا تم عقل وفکر سے کام نہیں لیتے ہو؟ (12/109)

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

نوبت یہاں تک پہنچی کہ مرسلین مایوس ہو جاتے تھے اور قیاس کرنے لگتے کہ وہ جھٹلائے گئے ہیں اس وقت انکی طرف ہماری تائید ونصرت آ پہنچتی۔ پس ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق (مرسلین کو) اس تباہی سے بچالیا کرتے تھے اور مجرمین سے عذاب کبھی بھی ٹل نہیں سکتا (12/110)

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲ ۷ ۶

ان تاریخی سرگذشتوں میں ان لوگوں کیلئے سامان عبرت وموعظت ہے جو عقل وفکر سے کام لیتے ہیں یہ قرآن حکیم کوئی من گھڑت افسانہ نہیں ہے بلکہ سابقہ کتب سماوی جو انکے ہاتھوں میں ہے کی تصدیق وتائید ہے نیز اس میں اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات شرح وبسط سے بیان کر دیئے گئے ہیں اور جو لوگ حق کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں ان کیلئے رہنمائی اور ہدایت ہے (12/111)

Marfat.com

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۴۳ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ①

اللہ رحیم وحکیم کا ارشاد ہے کہ یہ کتاب الٰہی یعنی قرآن کی آیات ہیں اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ امر حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (13/1)

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ②

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے بڑے بڑے اجرام فلکی کو فضا کی بلندیوں میں معلق کر رکھا ہے تم دیکھتے ہو کہ کوئی ستون دکھائی نہیں دیتا (Without visible pillers)۔ پھر کارگاہ حیات و کائنات کی زمام اقتدار و اختیار سنبھالی اور سورج اور چاند کو مسخر کر کے اپنے قانون طبعی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے جو سب کے سب مدت معینہ تک اپنے اپنے مدار (Orbits) میں حرکت کر رہے ہیں وہی اپنے ہمہ گیر قانون کے مطابق کائنات میں تدابیر الامور سرانجام دے رہا ہے۔ وہ اپنی آیات یعنی قوانین و احکام شرح و بسط سے بیان فرماتا ہے تاکہ تم میں اس کی ملاقات کا یقین پیدا ہو جائے۔ (13/2)

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے (بیضوی کرہ عرض ہونے کے باوجود) زمین کو پھیلا دیا ہے اور

Marfat.com

اس میں پہاڑ بنائے ہیں اور دریاؤں کا سلسلہ جاری وساری کر دیا ہے نیز اس میں ہر قسم کے ثمرات و اقسام کے جوڑے (نر اور مادہ) بنا دیئے ہیں۔ رات کی تاریکی دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے۔ یقیناً اس (اعجازی و دلچسپ تخلیق) کائنات میں اہل فکر و نظر کیلئے بصیرت افروز نشانیاں ہیں۔ (13/3)

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۭ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

(اور پھر مقام غور و فکر ہے) کہ روئے زمین کے مختلف قطعات ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ کسی میں انگور کے باغات ہیں اور کسی میں کھیتیاں اور کہیں کھجور کے درخت الگ الگ اور جڑواں بھی میں۔ جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ ہم نے بعض پھلوں کے ذائقے اور تاثیر میں بعض پر فضیلت دی ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ جو لوگ عقل و فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے بصیرت افروز نشانیاں ہیں۔ (13/4)

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَإِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ الْأَغْلٰلُ فِيْٓ أَعْنَاقِهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(اے رسول!) اگر کوئی بات قابل تعجب ہے تو ان لوگوں کی بات پر تعجب و تحیر ہونا چاہیے جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر گل سڑ کر ملیا میٹ ہو جائینگے تو اس کے بعد پھر کیا ہم از سر نو زندہ کر کے اٹھائے جائینگے؟ درحقیقت ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون تخلیق و ربوبیت سے انکار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جہالت کی بنا پر تقلید باطلہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں (وہ وسعت نظر اور کشادگی علم و دین سے کام نہیں لیتے بلکہ یوں کہے جن کی مت ماری گئی ہو) ایسے لوگ اہل جہنم ہیں اور ہمیشہ اس میں رہینگے۔ (13/5)

Marfat.com

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶

(اے رسول! ان لوگوں کی تنگ نظری اور جہالت کا عالم دیکھئے!) کہ تمہاری جدوجہد اور سعی وکاوش کے حسین نتائج سے پہلے ہی تباہی کے لئے جلدی مچا رہے ہیں (کہ وہ آ کیوں نہیں جاتی جس سے تم ڈراتے ہو) حالانکہ اس سے پہلے عذاب وعبرتناک تباہی کی سرگذشتیں دنیا میں ضرب المثل بن چکی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ تیرا پروردگار لوگوں کے ظلم وسرکشی کے باوجود معاف کرتا رہتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تیرا پروردگار اپنے قانون مکافات عمل کا تعاقب کرنے اور سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ (13/6)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع ۱ ۷ ۷

(یہ لوگ دراصل اس ضابطہ حیات کی صداقت واہمیت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے) اور کافر لوگ اعتراض واسرار کرتے ہیں کہ یہ رسول کوئی مخصوص معجزہ کیوں نہیں دکھاتا۔ حالانکہ آپ تو فقط اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرانے والے اور رہنمائی کرنے والے ہیں جیسا کہ ہر قوم کے لئے ہمیشہ ایک رہنما ہوا کرتا ہے۔ (13/7)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸

اللہ تعالیٰ (چونکہ عالم الغیب ہے) اچھی طرح جانتا ہے کہ ہر ایک حاملہ مادہ کے رحم میں جنین پر کیا کیا تغیرات وتحولات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ نیز یہ بھی جانتا ہے کہ کونسا جنین پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے یعنی نشو ونما پاتا ہے اور کونسا ناتمام رہ جاتا ہے اور ہر چیز کے لئے اس کے ہاں ایک مقدار مقرر ہے۔ (13/8)

Marfat.com

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹

اس کا علم حال اور مستقبل پر محیط ہے۔ وہ بڑی قوت والا عالی مرتبت اور بلند ترین مقام پر متمکن ہے۔ (13/9)

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰

(اس کی نگاہ اس قدر باریک بین ہے) کہ تم میں سے کوئی شخص رازدارانہ بات کرتا ہے یا باآواز بلند نیز وہ رات کی تاریکی میں کچھ کر رہا ہو یا دن کی روشنی میں کھلے بندوں کچھ کرتا پھرتا ہو اس کے نزدیک سب یکساں ہیں۔ (13/10)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱

اس کے آگے اور پیچھے اس کی مقرر کی ہوئی کائناتی قوتیں یعنی فرشتے نگران ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر عمل کا تعاقب کر کے اس کو نتیجہ خیزی تک پہنچاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے یعنی اس میں اپنے موجودہ احوال و ظروف میں تغیر و تبدل پیدا کرنے کی صلاحیت رونما نہ ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا (قانون مجازات) کسی قوم کے اعمال سوء کی پاداش میں اسے کیفر کردار تک پہنچانا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت ایسا کرنے سے روک نہیں سکتی اور نہ ہی اس قوم کا اسکے سوا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔ (13/11)

علامہ اقبال نے ٹھیک فرمایا ہے:

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو خیال جسکو آپ اپنی حالت کے بدلنے کا!

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ ۚ

وہ اللہ تعالیٰ تو ہے جو تمہیں آسمانی بجلی کی جھلک دکھاتا ہے جس سے خوف و ہراس پیدا ہوتا

Marfat.com

ہے اور ساتھ ہی امید باران رحمت بھی دلاتا ہے پھر وہی پانی سے بوجھل بادل اٹھا لاتا ہے۔(13/12)

وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝۱۳ ط

بادلوں کے تصادم کی گرج اللہ تعالیٰ کی حمد وستائش تسبیح کرتی ہے یعنی اپنا وظیفہ سرانجام دیتی ہے اور فرشتے اس کے (قوانین) کی ہیبت سے لرزہ براندام اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ نیز وہ کڑکتی ہوئی بجلیاں بھیجتا ہے جب نیچے گرتی ہیں تو جن لوگوں کو (اس کے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) ان کی زد میں آنا ہوتا ہے آجاتے ہیں (ان بصیرت افروز مشاہدات کے باوجود) اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ لوگ تجھ سے بحث وتمحیص کرتے رہتے ہیں حالانکہ وہ اپنے نفاذ قانون مکافات عمل میں مواخذہ کرنے میں بڑا ہی طاقت ور ہے۔ (13/13)

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۱۴

اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا برحق ہے۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ دوسری ہستیوں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کسی بات کو سن سکتے ہیں نہ جواب ہی دے سکتے ہیں ان لوگوں کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنے ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اسکے منہ میں آجائے حالانکہ وہ کبھی بھی آنے والا نہیں۔ اس کی طرح منکرین حق کی دعا (جو غیر اللہ سے مانگتے ہیں) اکارت جاتی ہے۔ وہ کبھی بھی بارآور نہیں ہوسکتی۔ (13/14)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝۱۵ السجدة ۲ السجدة

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے چار و ناچار اللہ تعالیٰ کے قانون مشیت کے سامنے سر تسلیم خم یعنی اس کے قوانین مشیت کے مطابق سرگرم عمل ہیں اور سب چیزوں کے سائے صبح وشام اس کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ (13/15)

Marfat.com

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

(اے رسولؐ!) ان سے دریافت فرمائیں "کہ آسمانوں اور زمین کا رب آقا اور مالک کون ہے؟ ان کو واضح کر دو کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر ان سے پوچھو! کہ جب یہی حقیقت ہے تو پھر اسکے ہوتے ہوئے جن ہستیوں کو اپنے اولیا یا کارگاہ و کارساز بنا لیتے ہو جن کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ وہ خود اپنی ذات کے لئے بھی نفع و نقصان کی قدرت نہیں رکھتے (ذرا سوچو تو سہی وہ تمہارا کیا سنوار سکتے ہیں) پھر ان سے پوچھو! کیا اندھا اور بینا (آنکھوں والا) برابر ہو سکتے ہیں۔ روشنی اور تاریکیاں یکساں ہو سکتی ہیں؟ (اگر ایسا نہیں) تو پھر کیا انکے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے بھی اس کی طرح کی کوئی مخلوق کے مثل کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ ان پر واضح کر دو کہ کل مخلوقات و موجودات کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ بے مثل یگانہ اور تمام قوتوں کا واحد مالک اور جس کا قانون سب پر غالب ہے۔ (13/16) (دنیا میں کسی انسان کو کبریائی حاصل نہیں)

؎ سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے حکمراں ہے اک وہی، باقی بتان آزری (اقبالؔ)

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾

وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو بادلوں سے مینہ برساتا ہے تو وہ وادیوں میں ندی نالے اپنے اپنے ظرف (Capacity) کے مطابق بہہ نکلتے ہیں پھر پانی کے تیز بہاؤ سے میل کچیل جھاگ بن کر سطح زمین پر آ جاتا ہے تو سیلاب کی تیز رو اُسے بہا لے جاتی ہے۔ اسی طرح جب کسی دھات کو زیورات یا

Marfat.com

دیگر ضروریات کی اشیاء بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں تو اس کا کھوٹ جھاگ بن کر اوپر آ جاتا ہے (اور خالص دھات نیچے رہ جاتی ہے) اس طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال پیش کرتا ہے چنانچہ جھاگ تو زائل ہو جاتی ہے اور جو چیز نوع انسانی کے لئے نفع بخش ہوتی ہے۔ دنیا میں باقی رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال دیتا ہے۔ یعنی (اپنے قانون محور و ثبات) کو قائم رکھتا ہے۔ (21/18 انبیاء)(42/24 الشوریٰ) (بقا اس عمل کو ہے جو نوع انسانی کے لئے منفعت بخش ہے) (13/17)

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

یاد رکھو! جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی دعوت حسن عمل قبول کر لی۔ (یعنی جن کے افعال اللہ تعالیٰ کے قوانین احکام کے مطابق ہیں وہی سعادت مند ہیں وہی مادی اور معنوی نعمتوں کے مستحق ہونگے) بخلاف اس کے جو لوگ اپنے پروردگار کی دعوت حق کو قبول نہیں کرتے بلکہ مخالفت پر اتر آتے ہیں (انکے اعمال اکارت جائینگے اور نامرادی اور تباہی سے کسی طرح بچ نہیں سکتے) اگر روئے زمین کی تمام دولت بھی انہیں میسر آ جائے اور دوگنی بھی ہو جائے تو پھر تباہی سے بچنے کے لئے تمام دولت بطور فدیہ دینا چاہیں تو پھر بھی بچ نہیں سکیں گے (2/48) اس وقت ان کے اعمال کا حساب کتاب بڑا ہی خوف ناک ہوگا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا وہ انتہائی برا ٹھکانا ہوگا۔ (13/18)

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾

یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ شخص جسے علم و یقین کی دولت حاصل ہو جائے کہ جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ الحق ہے۔ اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے بالکل اندھا ہے دونوں برابر ہو جائیں؟ ایسی مثالوں سے تو اہل عقلِ سلیم یا عقلِ جہاں بیں کے حامل ہی عبرت پکڑتے ہیں۔ (13/19)

Marfat.com

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۲۰

یہی عقل سلیم کے حامل اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے پورے کرتے ہیں لیکن عہد شکنی نہیں کرتے 7/31 (کلمہ طیب پڑھ لینا ہی اللہ سے عہد و پیمان کرنا ہوتا ہے) مگر پھر اپنے اولیا بنالیں تو ظلم عظیم ہے (جس کی ہرگز معافی نہیں) (4/48, 31/13) (13/20)

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۲۱

وہ لوگ جو انسانیت کے ٹوٹے ہوئے رشتوں اور تعلقات کو جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم صادر فرمایا ہے (2/27) اور اپنے پروردگار کے (قانون مکافات عمل) سے ڈرتے رہتے ہیں نیز اعمال کے حساب کتاب کے المناک نتائج سے خوف زدہ رہتے ہیں (مقصد یہ ہے کہ تمام معاشرتی اور تمدنی روابط کی درستی پر انسانی اجتماعی زندگی کی اصلاح و فلاح کا انحصار ہے نیز اس میں واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لاتفرقوا کا بھی تصور پایا جاتا ہے۔) (3/103)) (13/21)

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۲۲

جو لوگ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے جو انکے پروردگار نے متعین کیا ہے نہایت ثبات و استقامت سے سرگرم عمل رہتے ہیں اور نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو مال و دولت انہیں اللہ کی طرف عطا کیا گیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں (انسانی فلاح و بہبود کیلئے) خفیہ یا علانیہ خرچ کرتے ہیں اور یوں معاشرہ کی ناہمواریوں کو اپنے حسن عمل سے دور کرتے ہیں (28/54, 11/114) یہی وہ لوگ ہیں جن کا انجام حسن المآب ہے۔ (13/22)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳

Marfat.com

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

یہی وہ لوگ ہیں، جو جنت الفردوس میں (ہمیشہ رہنے کے لئے) داخل ہونگے نیز ان کے جد امجد اور انکی بیویوں اور انکی اولاد میں سے جو صالح اعمال ہونگے ان کے ہمراہ ہونگے اور فرشتے ہر دروازہ سے انکے استقبال اور پذیرائی کے لئے آئینگے۔(41/30) اور ان سے کہیں گے کہ تم پر ہر طرح سے امن وسلامتی ہے اسلئے کہ تم نے جہاد زندگی میں صبر واستقامت اور مشکلات کا مقابلہ کیا جنکی بدولت تمہارے لئے آخرت کا گھر کس قدر خوشگوار اور سرور آگیں ہے۔ (13/23-24)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان مستحکم کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور انسانیت کے جن روابط اور رشتوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے منقطع کر دیتے ہیں (13/21) اور اس طرح روئے زمین میں فساد و بدنظمی اور ناہمواریاں برپا کرتے ہیں وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت و رحیمیت سے محروم رہتے ہیں انکے لئے آخرت کا گھر شرالمآب یعنی بڑا ہی برا گھر ہوگا۔(13/25)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۸ ۹

اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت کے مطابق کسی کے رزق میں وسعت وفراوانی فرماتا ہے اور کسی کو محدود رزق دیتا ہے چنانچہ جو لوگ دینوی زندگی کو (خوشحالی) میں شاداں اور فرحان ہیں انکو جاننا چاہیے کہ دنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔(13/26)

(علامہ اقبال نے اسے متاع غرور سے تعبیر کیا ہے)

؎ کیا ہے تم نے متاع غرور کا سودا فریب سود وزیاں، لا الہ الا اللہ!

Marfat.com

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۙ﴿۲۷﴾

جن لوگوں نے رسالت رسول واللہ کا انکار کر دیا ہے۔ وہ ازراہ حجت کہتے ہیں کہ اس نبیؐ پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی اعجازی نشانی یعنی معجزہ کیوں نہیں اترتا آپ ان پر واضح کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت کے مطابق کسی کو ضلالت و گمراہی کی زندگی میں بھٹکنے دیتا ہے۔ اور جو رشد و ہدایت کے لئے رجوع کرتا ہے اسے صراط مستقیم پر گامزن کر دیتا ہے۔ (13/27)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں انکو اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار سے ذہنی اور قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دل و دماغ کو اطمینان و سکون ملتا ہے۔ (13/28) (ذکر اللہ کا مطلب تدبر فی القرآن ہے)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نظام حیات کلی پر ایمان بالیقین لاتے ہیں (اور اس کے متعین کردہ پروگرام کے مطابق) نیک عمل بجا لاتے ہیں انکے لئے دنیا و آخرت میں دائمی خوشگواریاں ہیں اور بالآخر بہترین ٹھکانہ ہے۔ (13/29)

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

اے رسولؐ! ہم نے اس قوم کی طرف اسی طرح رسول بنا کر بھیجا ہے، جس طرح قبل ازیں بہت سی امتوں کی طرف رسول بھیجے تھے تا کہ اس پر جو بذریعہ وحی نازل کیا جاتا ہے۔ وہ انکے سامنے پڑھ کر سنائیں کیونکہ یہ رحمٰن اور رحیم کو نہیں مانتے۔ تم ان پر واضح کر دو کہ وہ میرا پروردگار اور آقا ہے اور اسکے سوا کائنات میں کوئی بھی صاحب اختیار و اقتدار نہیں میرا بھروسہ اسی کے قوانین کی محکمیت اور نتیجہ خیزی پر ہے اور اسی لئے میں ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (13/30)

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣١﴾ ع ٤

(یہ کافر لوگ ایمان لانے کیلئے کسی معجزے کا مطالبہ کرتے ہیں اگر معجزہ دیکھ بھی لیں تو ہرگز ایمان لانے کے نہیں) چنانچہ اگر کوئی ایسا قرآن بھی ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چلنے لگتے یا پھر دور دراز کی مسافتیں آنکھ جھپکنے میں طے ہو جاتیں یا پھر ان سے مردے بھی کلام کرنے لگ جاتے تو وہ پھر بھی ایمان نہ لاتے (6/25, 6/7) یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام امور کو اپنے قوانین کے تابع رکھا ہے۔ کیا ایمان لانے والوں کو اس بات سے اطمینان نہیں ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کے سب ہی ہدایت کے راستے پر گامزن ہوتے؟ جو لوگ اس دعوت حق سے سرکشی کی راہ اختیار کیے رہینگے ان پر انکی کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی رہے گی۔ یہ آفت انکے گھر کے قریب ہی آئیگی (یعنی مکہ کے) حتیٰ کہ اللہ کے وعدے کا وقت آ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (13/31)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾

اے پیغمبر! آپ دل برداشتہ نہ ہوں (کیونکہ) آپ سے پہلے بھی ہمارے رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا ہے۔ میں اپنے (قانون امہال کے مطابق) ان کافروں کو مہلت دیتا رہا ہوں (کہ کفر و سرکشی سے باز رہیں) مگر پھر بھی وہ اپنی غلط روش سے باز نہ آئے تو ہماری سخت گرفت میں مبتلا ہو گئے۔ ہماری عقوبت کیسی سخت ہوا کرتی ہے۔ (13/32)

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

Marfat.com

مقام غور وفکر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جس کے علم اور قدرت کاملہ کی کیفیت یہ ہے کہ ہر متنفس کے جو اچھے اور برے اعمال کماتے ہیں ان پر مستقل نظر رکھنے والا ہے۔ باوجود اس کے کہ (جہلا نے) دوسری ہستیوں کو اس کے شریک قرار دے رکھا ہے۔ (اے رسول!) ان سے پوچھو! کہ تم اپنے خود ساختہ اسم بہ مسمّٰی شریکوں کے ذرا علم وصفات کی تفصیل تو بتاؤ۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیزوں کی خبر دیتے ہو جس کے بارے میں وہ کرہ ارض میں وہ جانتا تک نہیں ہے؟ یا پھر یونہی تمہارے منہ کی باتیں ہیں؟ دراصل حقیقت حال یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے مکمل ضابطہ حیات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے ہم نے انکی عیارانہ تدبیریں انکے لئے خوش نما بنادی ہیں۔ جس وجہ سے راہ راست کی طرف سے رک گئے ہیں (یعنی راہیں مسدود ہوگئی ہیں) اور جو لوگ گمراہی میں بھٹک جائیں انہیں کوئی بھی ہدایت کا راستہ دکھانے والا نہیں ہے۔ (13/33)

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

(ان کافروں اور مشرکوں کی غلط روش کا نتیجہ ہوگا) کہ انکی دینوی زندگی میں بھی تباہی اور بربادی ہوگی اور آخرت کی زندگی کا عذاب اس سے بھی زیادہ جگر پاش ہوگا۔ انہیں اللہ کے (قانون مکافات عمل کی) گرفت سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (13/34)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۠ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

اس کے برعکس، متقی لوگوں کے لئے جنت کی زندگی ہوگی۔ جنت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس کے دامن میں نہریں، ندی نالے رواں دواں ہیں ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ سرسبز وشاداب رہتا ہو اس کے پھل دائمی اور سایہ لازوال اور آرائش پائدار (47/15) اللہ کے قوانین واحکام کی نگہداشت کرنے والے لوگوں کی جزا ہے۔ اور کافروں کا انجام آتش جہنم ہے (اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سمجھانے کیلئے تمثیلی انداز اپنایا ہے مگر اپنے تصورات کی سطح پر ہم حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے)۔ (13/35)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

اے رسول! جن لوگوں کو ہم نے اس قسم کا ضابطہ حیات دیا ہے وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا ہے (القرآن) لیکن بعض جماعتیں اس کے بعض قوانین واحکام کو ماننے سے انکار کرتی ہیں۔ آپ ان پر واضح کر دیں کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دوں میں تو اسی مسلک کی طرف دعوت عام دیتا ہوں اور اسی کی طرف خود بھی رجوع کرتا ہوں۔ (13/36)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع

اور اسی مقصد کے پیش نظر ہم نے اس ضابطہ ہدایت کو نہایت واضح طور پر نازل کیا ہے (لہٰذا) اے رسول! آپ کے پاس علم آجانے کے بعد اگر آپ نے ان راہ گم کردہ لوگوں کی خواہشات وعقائد کا اتباع کیا تو اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مقابلے میں آپ کا کوئی دوست و کارساز ہوسکتا ہے اور نہ ہی اسکی گرفت سے تجھے کوئی بچا سکتا ہے۔ (13/37)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

یہ ایک تاریخی واقعیت وحقیقت ہے کہ ہم آپ سے پہلے (اقوام عالم میں بے شمار) رسول بھیجتے رہے ہیں۔ وہ آپ ہی کی طرح انسان تھے اور ہم نے انکو اپنے (فضل وکرم سے فطری تقاضوں کی سکینت) کیلئے ان کو بیویاں بھی دی تھی اور اولاد بھی (چونکہ تقاضائے بشریت کے مطابق) کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر خود کوئی اعجازی نشانی لا کر دکھا دیتا۔ ہر بات کے مقررہ وقت کے لئے ایک نوشتہ ہے یعنی طے شدہ معیاد ہے۔ اس سے پہلے ظہور میں نہیں آسکتی۔ (13/38)

Marfat.com

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

(اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت کے مطابق) ہر چیز کو مٹا دیتا ہے جس کسی میں باقی رہنے کی آرزو اور صلاحیت نہ ہو، مگر اسے قائم رکھتا ہے جس میں باقی رہنے کی صلاحیت ہو (42/24, 13/17) اسی کے پاس ام الکتاب ہے یعنی لوح محفوظ ہے (قانون محو وثبات ایک عظیم حقیقت ہے جس قوم میں زندہ رہنے کی آرزو یا صلاحیت نہ رہی ہو وہ دنیا سے مٹ گئی اسکی داستان تک باقی نہ رہی۔ جس میں صلاحیت تھی وہ باقی رہی قوموں کی موت وحیات کا فیصلہ اسی قانون کے مطابق ہوا کرتا ہے)۔ (13/39)

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

(ظہور نتائج کے لئے کفار مکہ سے) جو ہم نے وعدے کئے ہیں کچھ ضروری نہیں کہ یک لخت (ظہور میں آجائیں) ممکن ہے کہ ان میں سے بعض آپ کی زندگی میں ہی وقوع پذیر ہو جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اس سے پہلے ہی وفات پا جائیں۔ بہر حال آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ اس ضابطہ ہدایت کو لوگوں تک پہنچائیں۔ باقی ہمارا کام ہے کہ دیکھیں کہ ہمارے قانون کے مطابق نتائج کب ظہور میں آئیں۔ (13/40)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

کیا ان (کافروں، مشرکین کو) نظر نہیں آتا کہ ہم انکی جارحیت کی پاداش میں ان پر زمین کی وسعتیں بتدریج تنگ کیے جا رہے ہیں (یعنی انکے مقبوضات کو کم کئے جاتے ہیں) یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور جو فیصلہ اللہ کرتا ہے دنیا میں ایسی کوئی طاقت نہیں جو ان فیصلوں کو بدل سکے وہ محاسبہ کرنے میں بہت تیز ہے۔ (13/41)

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

Marfat.com

اے رسول! جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے بھی (دعوت حق کے مقابلہ میں) بہت سی مخفی تدابیر کی تھیں۔ جو کسی بھی کام نہ آسکیں۔ مگر یاد رکھئے: ''ہر طرح کی تدبیریں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، جو کچھ بھی کوئی کماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ لہٰذا کفار عنقریب جان جائینگے کہ عاقبت یا آخرت کا اجر (حسن المآب کسے ملتا ہے)۔ (13/42)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

اور جن لوگوں نے نظام اسلام قبول کرنے سے انکار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ اور حاملین کتاب الٰہی یعنی راسخ العلم لوگوں کی شہادت کافی ہے۔ (13/43)

(ہمارے علما کے ہاں ''علم الکتاب'' ہوتا ہی نہیں، انہیں اٹھارہ اٹھارہ علوم پڑھائے جاتے ہیں لیکن قرآن حکیم ان کے نصاب میں ہوتا ہی نہیں جو پڑھا جاتا ہے وہ تھوڑا سا حصہ پڑھایا جاتا ہے)

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾

اے رسولؐ! اللہ علیم حکیم کا ارشاد پاک ہے کہ یہ ضابطہ حیات (قرآن) ہم نے تیری طرف (بذریعہ وحی) نازل کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے بنی نوع انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے 2/257,14/5 اور انکے پروردگار کے حکم کے مطابق انہیں اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر ڈال دے جو جلال و جمال اور حسن وقوت کا مالک ہے۔ (14/1)

Marfat.com

لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ وَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ۙ﴿۲﴾

اسی اللہ کے راستہ کی طرف جو کائنات وموجودات میں جو کچھ بھی موجود ہے سب کا مالک ہے اور قبول حق سے انکار کرنے والوں کیلئے سخت عذاب ہے۔ (14/2)

الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ﴿۳﴾

وہ لوگ جو چند روزہ دنیا کی زندگی کو آخرت کی (حیات ابدی) پر ترجیح دیتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی راہ راست پر چلنے سے روکتے ہیں اور اپنے (خودساختہ مسلک وشریعت کی تاویل بالباطل کرکے) کجی پیدا کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہی میں بہت دور جا چکے ہیں۔ (14/3)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ؕ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۴﴾

ہم اپنا پیغام پہنچانے کے لئے جب بھی کوئی رسول بھیجا ہے اس قوم کی زبان میں بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو واضح اور تفصیل سے سمجھا سکے۔ پھر اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ ہدایت دکھا دیتا ہے کیونکہ وہ صاحب سطوت ومقتدر اور دانائے کل ہے۔ (14/4)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾

اسی طرح ہم نے حضرت موسیٰ کو اپنے ضابطہ حیات کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ اپنی قوم کو (غلامی اور ضلالت کی) تاریکیوں سے نکال کر زندگی کی روشنی میں لے آئے (نعمت آزادی سے ہمکنار کرائے) اور تاریخ الٰہی کے سبق آموز واقعات کی یاد دلا کر پند ونصیحت کرے بلاشبہ ان واقعات میں ثابت قدم، صبر وشکیب کرنے والے اور شکر گذاروں کیلئے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔ (14/5)

Marfat.com

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ ع

اور جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) کو تلقین کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عنایات واحسانات اور مہبت عظمیٰ کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں کس طرح آل فرعون کے پنجہ استبداد سے نجات دلائی تھی۔ وہ لوگ تمہیں سخت عذاب میں مبتلا رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے تاکہ وہ انکی (باندیاں بن کر رہیں) اس سفاکانہ فعل میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔ (14/6)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷

اور پھر یاد کرو جب تمہارے رب نے اپنے انبیاء کے ذریعے تمہیں خبردار کیا تھا کہ اگر تم شکر گزار بن کر رہو گے تو میں یقیناً تمہیں مزید نعمتوں سے نوازتا رہونگا۔ لیکن اگر تم نے کفران نعمت کیا تو (یاد رکھو) میری سزا بڑی سخت ہوا کرتی ہے۔ (14/7)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸

حضرت موسیٰ نے (مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) کہ اگر روئے زمین کے تمام بنی نوع انسان کفران نعمت کرو گے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگڑے گا کیونکہ وہ مستغنی اور ستودہ بالذات ہے۔ (14/8)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛؕ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۹

Marfat.com

پھر کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں، قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور دیگر کئی اقوام جو انکے بعد آئیں جن کے حالات اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں (جو کسی تاریخ میں محفوظ نہیں) انکی طرف رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے انکی (رسولوں کی) زبان بندی کر دی یعنی تبلیغ حق کرنے سے روک دیا اور کہہ دیا کہ جو پیغام تم لائے ہو ہم اسے نہیں مانتے اور جس نظام کی تم دعوت دیتے ہو، ہمیں اسکی صداقت پر یقین نہیں، ہم بڑے شکوک و اضطراب میں ہیں۔ (14/9)

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑩

رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک کرتے ہو؟ جو آسمانوں اور زمین میں تمام کائنات کا خالق ہے۔ وہ تمہیں نظام دین (اسلام) میں آنے کی دعوت دے رہا ہے تا کہ تمہارے گناہوں کے اثرات کو محو کر دے۔ اور اس طرح تمہیں ایک مدت معینہ تک (زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہونے کیلئے) مہلت عطا کرے۔ انہوں نے جواب میں کہا تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو کہ جن ہستیوں کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں ان سے ہمیں روک دیں۔ (بہر حال اگر تم سچے ہو) تو کوئی محکم دلیل یا کوئی معجزہ لا کر دکھاؤ تو پھر (تمہاری دعوت قبول کر لینگے)۔ (14/10)

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪

انکے رسولوں نے جواب دیا کہ ہم واقعی تم جیسے انسان ہیں (مافوق البشر نہیں) لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے

Marfat.com

اپنی موہبت عظمیٰ یعنی نبوت ورسالت سے نوازتا ہے اور یہ (بات بھی یاد رکھو!) کہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی سند یا معجزہ لاسکیں اور ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (14/11)

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ ع ٢ ٦ ١٤

اور ہم کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی محکمیت پر اعتماد و بھروسہ رکھیں جبکہ اس نے ہماری (دینوی اور اخروی زندگی) کی راہوں میں رہنمائی فرمائی ہے؟ تم ہمیں جس قدر بھی اذیتیں پہنچاؤ گے ہم انہیں ثابت قدمی اور خنداں پیشانی سے برداشت کرتے رہیں گے (جب اسکے قوانین واحکام اس قدر محکم ہیں) تو پھر ہر ایک بھروسہ کرنے والوں کو اس پر اعتماد و بھروسہ کرنا چاہیے۔(14/12)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ لا

کفار رسولوں کو دھمکی دیتے تھے کہ تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا وگرنہ ہم تمہیں اپنی سرزمین سے نکال کر رہینگے۔ چنانچہ انکا پروردگار انہیں بذریعہ وحی تسلی دیتا کہ غم وفکر نہ کرو ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ظالموں کو ہلاک کردینگے۔ (14/13)

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾

اور اسکے بعد ہم (اپنے قانون استخلاف کے مطابق) تمہیں اس سرزمین میں آباد کردینگے یہ (نوید) انکے لئے ہے جو یوم الحساب ہمارے قانون مکافات عمل کی محکمیت سے ڈرتے ہیں اور پاداش عمل کی تنبیہ سے خائف رہتے ہیں۔ (14/14)

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ لا

بالآخر انہوں نے فیصلہ کن بات چاہی تو ہر جبار، مستبد اور سرکش دشمن (رسول) نامراد اور تباہ وبرباد ہوگیا۔ (14/15)

Marfat.com

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

بعد ازاں اسکے سامنے جہنم سے وہاں انکو کھولتا ہوا پانی (Boiling stinging water) پلایا جائیگا۔ اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا۔ مگر حلق سے نہ اتار سکے اور موت اسکا ہر طرف سے احاطہ کریگی۔ نہ وہ مر سکے گا نہ جی سکے گا اور وہ عذاب سے پیچھا نہ چھڑا سکے گا۔ (14/16-17)

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کے (نظام حیات) کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کیا انکے اعمال کی مثال راکھ جیسی ہے جسے ایک طوفانی دن میں تند و تیز آندھی نے اڑا دیا ہو۔ وہ اپنے کئے کا کچھ بھی پھل نہ پا سکیں گے (یعنی انکے اعمال کوئی ٹھوس تعمیری نتیجہ مرتب نہ کر سکیں گے) حبط اعمال کا تصور موجود ہے (18/103-105) یہی ہیں وہ لوگ جو راہ راست گم کر کے بہت دور بھٹک گئے۔ (14/18)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

کیا تم اس (اصل عظیم) میں غور و فکر کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین یعنی (کل کائنات و موجودات) کو مستقل اقدار کے ساتھ بالحق پیدا کیا ہے؟ اگر وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق (دنیا کے منظر سے) نیست و نابود کر دے اور (اپنے قانون استخلاف کے مطابق) ایک نئی خلقت تمہاری جگہ لے آئے۔ اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ (14/19-20) اور (4/133)

Marfat.com

وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع ۳ ۹ ۱۵

جب سے چھوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کا سامنا کرنے کیلئے اس کے حضور پیش ہونگے تو ناتواں لوگ، متکبرین (ہم چو ما دیگرے نیست کہنے والوں سے) کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) تمہارے پیروکار تھے پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب میں کوئی کفائت کرا سکتے ہو۔ وہ جواب دینگے "اگر اللہ تعالیٰ ہم پر بچاؤ کی راہ کھول دیتا تو ہم بھی تمہیں بچاؤ کی راہ دکھا دیتے۔ (ہم تو خود گرفتار عذاب ہیں) اب ہم واویلا کریں یا صبر سے برداشت کریں دونوں حالتیں ہمارے لئے برابر ہیں آج ہمارے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہے۔ (14/21)

وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَ مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

اور جب جزا و سزا کا فیصلہ چکا دیا جائیگا تو شیطان کہے گا: "(حقیقت تو یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ تم سے کیا تھا، وہ حق صداقت پر مبنی تھا۔ اور جو وعدہ میں نے تم سے کیا تھا اس کی تم نے خلاف ورزی کی (بہر حال دنیا میں) میرا تم پر کوئی دباؤ یا غلبہ نہ تھا۔ میں نے تمہیں فسق و فجور کی دعوت دی اور تم نے قبول کر لی۔ لہٰذا اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ پر ملامت کرو (آج) نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ دنیا میں تم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانروائی میں مجھے شریک کر رکھا تھا۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں بلاشبہ ظلم کرنے والوں کیلئے (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) بڑا ہی سخت عذاب ہے۔ (14/22)

(کار بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان پر)

Marfat.com

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

ان کے برعکس جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرلیا اور نیک کام سرانجام دیئے انہیں باغ جنت میں داخل کیا جائیگا جن میں نہریں رواں دواں ہونگی ۔ وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہینگے اور زندگی جاوید پائیں گے وہاں پر (انکے لئے ہر طرف سے) پذیرائی دعائے سلامتی سے ہوگی۔ (14/23)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۴﴾

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ نظام ہائے زندگی کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا ہے؟ کلمہ طیبہ (پاک کلمہ) کی مثال ایک اعلیٰ قسم کے عمدہ سدا بہار پھل دار درخت سے دی ہے جس کی جڑیں پاتال میں محکم استوار اور شاخیں فضائے آسمانی میں لہرا رہی ہیں۔ (14/24)

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

وہ درخت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے، قانون طبعی کے مطابق ہمہ وقت دیئے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس طرح تجریدی حقائق محسوس مثالوں کے ذریعے واضح کر دیتا ہے تاکہ بنی نوع انسان اچھی طرح سمجھ جائیں (یہ ہیں خوشگوار زندگی کے ثمرات جن سے تمام بنی نوع انسان متمتع ہوتے رہتے ہیں)۔ (14/25)

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

اس کے برعکس کلمہ خبیث کی مثال ایک نکمے درخت کی سی ہے جس کی کھوکھلی جڑیں زمین کے اوپر ہی ہوں اور اسے جب چاہے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے (اس سے ہر قسم کا غلط نظریہ، دلیل باطل مراد ہے) جسے ثبات و قرار نہ ہو۔ (14/26)

تمہاری تہذیب آپ اپنے خنجر سے خودکشی کریگی — جو شاخ نازک پہ آشیاں بنے گا ناپائیدار ہوگا

Marfat.com

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع ۱۶ ۴

اس طرح جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کو تسلیم بالیقین کرلیا، اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ قائم رہنے والے حسیں کلمہ یعنی کلمہ توحید کے ذریعے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور جو لوگ اس نظام حیات سے سرکشی اختیار کرینگے اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں گمراہی میں بھٹکنے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وتدبیری کے مطابق اپنے امور سرانجام دیتا ہے۔ (14/27)

اس بارہ میں علامہ اقبال کا ارشاد ہے: نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات بے ثبات از قوتش گردد ثبات!

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾

اے رسول! کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر تفکر بالحق نہیں کیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت عطا فرمائی مگر انہوں نے کفران نعمت سے اسے بدل ڈالا۔ نیز اپنی قوم کو ہلاکت اور بربادی کے گھر میں جا اتارا؟ یعنی جہنم میں جھونک دیا۔ یہ کیسی بدترین جگہ تھی جہاں انہوں نے اتارا۔ (14/28-29)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

علاوہ ازیں، انہوں نے اللہ کے ہمسر وشریک ٹھہرائے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں۔ انہیں (بطور انتباہ) واضح کردو کہ وہ کچھ وقت کے لئے عیش وعشرت کرلیں پھر تمہارے سفر زندگی کی آخری منزل دوزخ ہوگی۔ (14/30)

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

(اے نبیؐ!) میرے بندوں کو جو اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی پر ایمان بالیقین لائے ہیں انہیں کہہ دو: کہ نظام صلوٰۃ قائم کرتے رہیں اور جو مال ودولت انہیں ہم نے عطا کیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ) میں پوشیدہ یا کھلے بندوں خرچ کرتے رہیں۔ قبل ازیں کہ وہ دن (سزا وجزا) آجائے جس میں باہمی تجارت ہوگی نہ باہمی دوستی ہی کام آسکے گی۔ (14/31)

Marfat.com

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمانی کروں اور ارضی کرے کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمانوں سے پانی برساتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ (زمین سے) تمہارے لئے ثمرات اور ہر قسم کے ماکولات و مشروبات نکالتا ہے۔ اور اسی کے حکم سے سفینے اور بحری جہاز دریاؤں سمندروں میں رواں دواں ہیں (جن سے تم باربرداری کا کام لیتے ہو سب نعمتیں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں)۔ (14/32)

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

نیز اس نے تمہارے لئے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو مستقلاً (Constantly) ایک خاص رفتار سے اپنے مدار پر مسلسل چلتے رہتے ہیں اور تمہارے لئے شب و روز کو بھی مسخر کیا جو تمہارے فوائد کے لئے اپنے قانون طبعی کے پابند ہیں۔ (14/33)

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع ۵ ۷ ۱۷

غرضیکہ اس نے تمہیں طبعی زندگی بسر کرنے کے لئے سب کچھ دے دیا جو تم نے اپنی نشوونما کے لئے مانگا تھا (55/29) اور وہ اس قدر نعمتیں ہیں کہ اگر تم گننا چاہو تو ان کا احاطہ نہ کر سکو گے۔ مگر بنی نوع انسان نے دوسروں کے بنیادی حقوق غصب کرنے کے لئے (دست درازیاں شروع کر دیں) اور جو کچھ ہاتھ آیا اسے دبا کر بیٹھ گیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کفران نعمت کرنے والا ناشکر گزار ہے (سرکش اور بالادست انسانوں کے اس ظلم و جور اور سلب و نہب روکنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی بعثت کا سلسلہ جاری کیا تا کہ نظام عدل و انصاف قائم ہو جائے) (14/34)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

Marfat.com

(اور یہ واقعہ بڑا ہی بصیرت افروز ہے کہ انسانی دست درازیوں اور ناہمواریوں کی روک تھام کیلئے) جب حضرت ابراہیم نے دعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار! اس بے برگ گیا شہر (مکہ مکرمہ) کو مقام امن بنا دیجیو اور مجھے اور میری اولاد (جو اس مرکز انسانیت کی محافظ ہو) کو معبودان باطلہ کی پرستش سے دور رکھیو۔ (14/35)

نوٹ 1: درج صدر آیت مجیدہ میں لفظ صنم استعمال ہوا ہے جس کے معنی بت پتھر یا مٹی کی مورتی کے لئے جاتے ہیں حالانکہ ہر وہ چیز جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے بیگانہ کردے صنم کہلاتی ہے۔ لہٰذا اصنام وہ کششیں، جاذبیتیں اور دلفریبیاں ہیں جو انسان کو نظام الٰہی سے بیگانہ کر دیتی ہیں۔ حضرت ابراہیم نے جو دعا مانگی تھی کہ اے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو صنم پرستی سے دور رکھیو۔ کیونکہ اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مشرک کے مشرک بھی رہتے ہیں (12/106) اور ہم اس آیت کو پڑھ کر نظر انداز کر جاتے ہیں کہ یہ ہمارے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ ہم مٹی اور پتھر کے بتوں کی پرستش نہیں کرتے۔ مگر ان بتوں کی طرف کبھی دھیان نہیں دیتے جنہیں آستینوں میں لئے ہوئے مسجدوں میں سجدے اور حرم کعبہ شریف میں طواف کرتے رہتے ہیں اس سے بڑھ کر اصنام پرستی اور سنگین تر شرک کیا ہو سکتا ہے، ''انکے پہلو میں حرم بھی ہیں اور صنم خانے بھی'' قبور پرستی، شخصیت پرستی، پیر پرستی، فرقہ پرستی، عورت پرستی، اور دولت پرستی ایسی ہی پرستشیں تھیں جن کا خدشہ حضرت کے دل میں اپنی ذریت کی طرف سے پیدا ہوا تھا۔ مگر ملت ابراہیم کے مدعی حضرت ابراہیم کے خدشہ کو سچا کر کے دکھا رہے ہیں۔ یہی وہ اصنام ہیں جس کے متعلق علامہ اقبال نے کہا تھا۔

؎ رہ مدہ اقبال را در کعبہ اے شیخ حرم! ہر زماں در آستیں دارد خداوندے دگر

صنمکدہ ہے جہاں اور مرد حق ہے خلیل یہ نکتہ وہ ہے جو پوشیدہ لا الہ میں ہے

حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا ہمارے لئے بھی مانگی تھی کیونکہ ملت ابراہیمی کی پیرو ہونے کی حیثیت سے ہم بھی انکی معنوی ذریت میں شامل ہیں۔

Marfat.com

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾

بارالہا! ان معبودان باطلہ نے بنی نوع انسان میں سے اکثریت کوراہ راست سے بھٹکا دیا ہے پس جس شخص نے میری اتباہ کی وہ مجھ میں سے ہو گا۔ لیکن جس نے میری نافرمانی کی (تواسکا معاملہ تیرے اختیار میں ہے) بلاشبہ تو تحفظ دینے والا ہے اور درگزر کرنے والا ہے۔ (14/36)

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اے ہمارے پروردگار! (ایک مقصد عظیم کیلئے) میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے واجب الاحترام گھر (خانہ کعبہ) کے قریب بے آب وگیاہ وادی میں جہاں کھیتی باڑی کا نام ونشان تک نہیں لاکر بسادیا ہے۔ اے پروردگار! اس مقصد کے پیش نظر کہ یہ نظام صلوٰۃ قائم کریں۔ تو انسانوں کے دلوں کو انکی طرف مائل کردے اور انکے لئے زمین کی پیداوار سے سامان رزق فراہم کردے تا کہ وہ ضروریات معیشت سے مطمئن ہوکر تیرے شکرگزار بن جائیں۔ (14/37)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۳۸﴾

اے ہمارے پروردگار آقا! جو کچھ ہم دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تو سب کچھ جانتا ہے (صرف اس پر موقوف نہیں ہے) بلکہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں بھی جو کچھ ہے وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ (14/38)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿۳۹﴾

(حضرت ابراہیم نے مزید عرض کیا) ہر طرح کی حمد وثناء اور تعریف وتوصیف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل اور اسحٰق (دو بیٹے) عطا فرمائے (جبکہ اولاد کی طرف

Marfat.com

سے میں مایوس ہو چکا تھا) یقیناً میرا رب دعائیں سننے والا (اور قبول فرمانے والا) ہے۔ (14/39)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

اے ہمارے پروردگار آقا! مجھے نظام صلوٰۃ قائم کرنے کی توفیق عطا فرما اور میری اولاد میں سے بھی لوگوں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار آقا! ہماری دعا قبول فرما۔ (14/40)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع ۶ ۷

اے ہمارے نشو ونما دینے والے! مجھے اور میرے والدین اور سب کو جو ایمان بالیقین لائے ہیں انکی (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ظہور نتائج کے وقت مغفرت فرما۔ (14/41)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

اے رسول! یہ ظالم وسرکش مشرک جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس سے غافل نہ سمجھو (وہ تو اپنے قانون امہال کے مطابق) انہیں اس دن تک کے لئے مہلت دے رہا ہے جس میں (مارے خوف کے) انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی۔ (14/42)

مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

افراتفری اور سراسیمگی کا یہ عالم ہوگا کہ بدحواسی میں سر اٹھائے بھاگے چلے جائینگے حتیٰ کہ انکی نگاہیں بھی لوٹ کر انکی طرف نہیں آئینگی اور انکے دل سے امید اٹھ جائیگی۔ (14/43)

وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ ۙ

اے رسول! ان لوگوں کو اس روز (قیامت کے) ہولناک عذاب سے آگاہ کر دو۔ اس روز یہ سرکش اور مستبد لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کچھ مدت کے لئے مہلت دے دے، ہم تیری دعوت قبول کر لیں گے اور تیرے رسول کی اتباع کریں گے۔ ان

Marfat.com

کو جواب ملے گا کہ تم اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر نہیں کہا کرتے تھے کہ ہم پر کبھی بھی زوال نہیں آئے گا۔ (14/44)

وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾

اور حالانکہ تم انکی بستیوں میں سکونت اختیار کر چکے تھے جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم وستم کیا تھا اور تم پر واضح کر دیا تھا کہ ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کا کیا حشر کیا تھا پھر تمہیں طرح طرح کی مثالیں بھی دے کر سمجھا چکے تھے۔ (14/45)

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کی مخالفت میں ساری کی ساری چالیں چلیں تھیں ایسی چالیں تھیں جن سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ (14/46)

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ ؕ

اے رسول! کبھی بھی ایسا گمان نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدوں کی خلاف ورزی کریگا۔ بے شک وہ زبردست قوت وسطوت کا مالک ہے اور اعمال بد کی سزا دینے والا ہے۔ (14/47)

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

جس روز یہ ارض دوسری ارض سے بدل دی جائیگی اور اجرام فلکی کی بھی ہیت بدل دی جائیگی۔ پھر تمام افراد نسل انسانی اللہ تعالیٰ کی قانون مکافات عمل کے وقت اس کے حضور پیش ہونگے جو یکتا صاحب سطوت ہے۔ (14/48)

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ ۚ

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ ۙ

Marfat.com

اس دن تو ان مجرمین کو دیکھے گا (جو عدوان وسرکشی اختیار کئے ہوئے تھے) وہ قیدیوں کی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے چلے جارہے ہونگے (49) انکے لباس تارکول کے ہونگے اور انکے چہروں پر آگ کے شعلے چھائے ہوئے ہونگے۔ (14/49-50)

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دے دے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل جلد ہی اعمال کا نتیجہ مرتب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ (14/51) (35/11, 30/30)

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع ۷/۱۱/۱۹

یہ (قرآن حکیم) کل بنی نوع انسان کے لئے دعوت حق ہے تاکہ اس سے ان کو متنبہ کیا جائے اور انہیں حقیقت حال کا علم حاصل ہو جائے کہ صرف ایک ہی الٰہ ہے (دیگر نیست) نیز اہل عقل سلیم عبرت وحکمت حاصل کریں۔ (14/52)

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۹۹ رکوعاتھا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد ہے یہ اس ضابطہ حیات (قرآن حکیم) کی بڑی واضح اور روشن آیات ہیں۔ (27/1)(15/1)

Marfat.com

رُبَمَا

(١٤)

Marfat.com

Marfat.com

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢

(وہ وقت دور نہیں) جب وہ لوگ جو دعوت حق یعنی قرآن سے انکار کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر و بیشتر کی تمنا ہوگی کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ (15/2)

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣

اس لئے اے رسولؐ! (ان حرص وہوا کے متوالوں) کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ انہیں خورد ونوش، عیش عشرت سامان زیست سے بہرہ مند ہونے دو۔ امید کے بہلاوے میں رہنے دو وہ وقت دور نہیں کہ انہیں اپنے (مجرمانہ تغافل) کے انجام کا پتہ چل جائیگا۔ (15/3)

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤

ہم نے کسی بستی یا قوم کو اس کی مہلت کا وقفہ پورا ہونے سے پہلے کبھی ہلاک نہیں کیا کیونکہ ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق یہ وقفہ متعین ہوتا ہے۔ (15/4)

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥

ہمارا یہ قانون امہال اس قدر اٹل ہے کہ نہ کوئی قوم اس مہلت سے پہلے ہلاک ہو سکتی ہے اور نہ ہی اسکے بعد زندہ رہ سکتی ہے۔ (غلط روش زندگی کے نتائج ٹھیک اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوتے ہیں)۔ (15/5)

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧

(اس وقت نشہ قوت واقتدار کی مستی میں) یہ لوگ کہتے ہیں "اے لوگو وہ شخص جس پر ذکر یعنی قرآن نازل ہو رہا ہے یقیناً دیوانہ ہے اگر واقعی تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو ایسا کیوں نہیں کرتا کہ

Marfat.com

فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئے۔ (15/6-7)

نوٹ نمبر 1: جیسا کہ مندرج صدر آیت کریمہ نمبر 6 میں کہا گیا ہے، ہر رسول کے متعلق یہی کہا گیا ہے دیکھئے آیات 44/14, 51/39, 67/51 اور 51/52 حضور اکرمؐ کے معاملہ میں خود اللہ تبارک تعالیٰ نے اس الزام کی تردید فرمادی ہے۔ دیکھئے آیات 81/22, 52/29 مگر ہمارے علما کرام روایات کی دنیا میں کھو کر یوں فرماتے ہیں کہ جب مدینے میں رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا اس کے اثر سے بیمار ہو گئے تھے۔ اس دوران دو سورتیں معوذتین نازل ہوئی تھیں۔ حالانکہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے جو انبیاء حضرات اور رسول پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ علما حضرات خواہ مخواہ یہود کی باتوں کو سچ کر دکھاتے ہیں۔ حالانکہ آیت نمبر 52/29 اور 81/29 میں تردید موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمودات تو کبھی بھی جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا روایات انسانی پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ان میں مبالغہ آرائی ممکن ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے معوذتین کے آخری نوٹ میں جادو ہو جانے کے حق میں بہت سی روایات و احادیث کے حوالہ جات دیئے ہیں اگر ان روایات احادیث کو صحیح مان لیا جائے تو پھر معاذ اللہ قرآنی آیات کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی مگر ہمارے علما حضرات اللہ تعالیٰ کے فرمودات کی پرواہ کئے بغیر روایات احادیث کو اہمیت دیتے ہیں جو افسوس ناک ہے

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) کہ ہم ملائکہ کو یونہی نازل نہیں کیا کرتے وہ اس وقت نازل ہوتے ہیں جب حق و باطل کا آخری وقت آ پہنچے بعد ازاں پھر کبھی بھی مہلت نہیں ملا کرتی۔ (15/8)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹

اس ذکر یعنی اس قرآن حکیم کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں (یہ ایک مکمل اور ابدی ضابطہ حیات ہے اس میں موضعی یا معنوی تحریف ممکن نہیں۔ ساتھ ہی غیر متبدل ہے

(15/9) 6 / 115 -6/34

Marfat.com

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ⑩

وَ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪

بلاشبہ اے رسولؐ! ہم نے تم سے پہلے بھی مختلف گروہوں (اقوام) کی طرف رسول بھیجے تھے لیکن جو رسول بھی آیا اس کی اسی طرح تضحیک کی گئی جس طرح تمہاری ہو رہی ہے (43/7, 6/10) (مخالفت میں یہ حرکت نہایت ذلیل اور کمینہ پن ہے اس لئے قرآن کہتا ہے کہ یہ کسی خاص مجرم کے ساتھ مخصوص نہیں یہ تمام مجرمین کی مشترکہ نفسیاتی کیفیت ہے) (15/10-11)

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ⑫

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ⑬

اس طرح ہم مجرموں کے دلوں میں کلام حق کی مخالفت داخل کر دیتے ہیں وہ اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں اور جو پہلے گزر چکے ہیں انکی بھی یہی روش زندگی اور فکر و عقل رہی ہے۔ (15/12-13)

وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ ⑭

لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮ ع

اور اگر ہم (بطور معجزہ) آسمان کا کوئی دروازہ بھی کھول دیں پھر وہ روز روشن میں اس پر چڑھنے بھی لگ جائیں تو (ایمان لانے کی بجائے) یہی کہیں گے کہ ہماری نگاہیں بند کر دی گئی ہیں بلکہ ہم سب پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (15/14-15)

وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ⑯

یقیناً ہم نے آسمان میں بروج (ستاروں کے 12 برج یعنی انضباط شمسی یا نظام شمسی) بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کو بڑے خوشنما نظر آتے ہیں 37/6 (15/16)

Marfat.com

وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾

اور ہم نے قیاس آرائیاں کرنے والوں اٹکل بچو اور اخبار غیبی کی باتیں کرنے والے (رجیم) اور راہ راست چھوڑ کر تخریبی نتائج اخذ کرنے والے کاہن (شیطان) سے انہیں محفوظ و رمصئون بنا رکھا ہے۔ (15/17) (دیکھئے آیات نمبر 37/6-7, 65/5 جن سے تفصیل سمجھ میں آجائیگی)

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾

مگر جو کاہن اپنے زعم میں حقائق کو چوری چھپے سن گن لینے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کے پیچھے علم و آگہی کا شہاب مبیں لگ جاتا ہے یعنی حقیقی علم انکی بیہودہ اٹکلوں کی نفی کر دیتا ہے۔ (15/18) (اس کے ساتھ آیات نمبر 72/8-9, 37/8-9, 52/38 اور 26/210-212

نوٹ نمبر 2: دراصل کاہن، نجومی اور رحبان لوگوں کو بیوقوف بنایا کرتے تھے کہ ہم غائب کا علم بھی جانتے ہیں اور علم نجوم سے لوگوں کے مقدر بدل کر راستے پر لے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مندرج صدر آیت میں انکی بہودگیوں کا بطلان کر کے اصل حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ علامہ اقبالؔ نے تقدیر کے باطل عقیدہ کی تردید میں بڑی کثرت سے لکھا ہے۔ اور اس عقیدہ یا نظریہ کو جس سے انسان کے صاحب اختیار ہونے پر کسی قسم کا حرف آتا ہو باعث تذلیل انسانیت قرار دیا ہے۔ اس نے کہا انسان اور حیوان میں یہی فرق ہے کہ حیوان اپنی جبلت کی رو سے مجبور ہے اور انسان صاحب اختیار و مختار ہوتا ہے۔ علامہ اقبالؔ فرماتے ہیں۔

تقدیر کے پابند جمادات و نباتات — انسان فقط احکام الٰہی کا پابند
ستارہ کیا تیری تقدیر کی خبر دیگا — وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار و زبوں
تیرے مقام کو انجم شناس کیا جانے؟ — کہ خاک زندہ ہے تو تابع ستارہ نہیں ہے
تو اپنی سرنوشت خود اپنے قلم سے لکھ — خالی رکھی ہے خامہ حق نے تیری جبیں
برتر از گردوں مقام آدم است — اصل تہذیب احترام آدم است

Marfat.com

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾

اور ہم نے مدور (گول) کرہ ارض کو پھیلا دیا ہے اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ استوار کر رکھے ہیں نیز ہم نے اس میں ہر قسم کی اشیا نہایت عمدہ توازن و تناسب (افادی اعتبار) سے اگا دی ہیں۔ (15/19)

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور (اس زمین میں) تمہارے لئے اور تمام مخلوقات کے لئے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو معیشت کے وسائل فراہم کر دیئے ہیں۔ (15/20)

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾

اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے لامتناہی ذخیرے ہمارے پاس نہ ہوں۔ اور ہم جس چیز کو بھی نازل کرتے ہیں ایک مقرر اور معین مقدار میں نازل کرتے ہیں (اسی کا نام قانون فطرت ہے) (15/21)

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾

اس مقصدِ حیات کے لئے آبی بخارات سے لدی ہوئی ہوائیں چلاتے ہیں۔ پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں یہ سب ذخائر ہمارے پاس ہوتے ہیں (تمہارے پاس نہیں) (15/22)

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾

یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے جو اپنے قوانین کے مطابق زندگی اور موت دیتے ہیں (لہٰذا ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات میں جس قدر سامان زیست ہے) اس کے وارث ہم ہیں

50/43 اور 6/63, 56/63-74 (15/23)

Marfat.com

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

اور یقیناً جو تمہارے اسلاف گذر چکے ہیں انکے احوال کا بھی ہمیں علم ہے اور جو بعد میں آنے والے ہیں انکے احوال کا علم رکھتے ہیں۔ (15/24)

نوٹ نمبر 3: اس آیت کریمہ کا جو مفہوم پیش کیا گیا ہے عام طور پر یہی مفہوم مقبول عام ہے مگر جو لوگ جد و جہد اور چابک دستی زندگی کی دوڑ میں آگے نکل جاتے ہیں اور کچھ پیچھے رہ جاتے ہیں انکے بارے میں بھی مفہوم ہوسکتا ہے۔ شاہراہ حیات میں اقوام عالم کے لئے دوڑ کا وسیع و عریض میدان ہے۔ جو آگے نکل کر ترقی کی منازل طے کرنا چاہیں آگے جائیں اور جو چاہے پیچھے رہ جائے۔ جو کوئی جس قدر سعی پیہم کریگا اس کے مطابق اس کا مقام متعین ہوگا ''وما کان عطا ربك مخطورا'' (17/20)

ہست ایں میکدہ و دعوت عام است ایں جا۔

نیز والسبقون السبقون O اولئك المقرّبون O (56/10-11) نیکوکاری میں جو جتنا آگے بڑھ جائینگے یعنی صفات باری تعالیٰ میں رنگے ہوئے ہونگے اتنے ہی اللہ تعالیٰ کے قریب ہونگے۔ مندرج صدر آیت کریمہ کے شان نزول میں جو جامع ترمذی میں حضرت عباسؓ کی روایت درج کی گئی وہ افسوس ناک ہی نہیں بلکہ شرمناک بھی ہے۔

وہ یہ کہ ایک نہایت خوبصورت عورت مسجد میں رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھنے آیا کرتی تھی۔ صحابہ میں سے کچھ لوگ تو اگلی صف میں کھڑے ہوتے تھے تا کہ اس کو دیکھ نہ سکیں لیکن کچھ لوگ عملاً پیچھے کی صف میں شریک ہوتے تھے اور رکوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے اسے جھانکتے رہتے تھے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تم میں سے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں کو بھی جانتے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے علما کرام پر جو اسے صحیح مانتے ہیں اور صحیح منوانے پر بضد ہیں اور جو نہ مانے اس پر منکر حدیث کا لیبل لگا کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

ع ٢ ١٠ ٢

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾

تحقیق تمہارا پروردگار (روز قیامت) ان سب کو یکجا اکٹھا کریگا۔ اور یہ اس کے قانون مکافات عمل کی رو سے ہوگا جو سراسر علم وحکمت پر مبنی ہے۔ (15/25)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾

یقیناً ہم نے انسان کو سیاہ بدبو دار کیچڑ، کھنکھنانے والی نرم مٹی سے پیدا کیا۔ اسی کو طین لازب کہتے ہیں جس سے زندگی کا اولین جرثومہ وجود میں آیا (دیکھئے 37/11 الصّٰفّٰت) (15/26) (الحجر)

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾

اور اس سے پہلے ہم نے (اپنی سنت تخلیق کے مطابق) جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کر چکے ہیں۔ (15/27)

نوٹ نمبر 4: اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان ایک ایسی مخلوق کا جانشین ہے جو اس سے پہلے کرہ ارض پر موجود تھی یعنی فرشتے اور جنات۔ موخر الذکر آتشیں مخلوق تھی اب غیر مرئی ہے اسی مخلوق کا نمائندہ ابلیس تھا۔ اسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو سجدے کا حکم دیا تھا۔ لہٰذا حضرت آدم کو ہی ملائکہ اور جنات پر فضیلت عطا کی گئی تھی۔

(کیوں فرشتوں پر فضیلت حضرت آدم کو دی۔ علم ہی نے کر دیا تھا اس کا پلہ گراں)۔ (2/31-32)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾

اور پھر جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں سیاہ کیچڑ کی کھنکھنے والی مٹی سے انسان کی تخلیق کی ابتدا کرنے والا ہوں۔ (15/28)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾

جب میں اپنی حکمت تخلیق کے مطابق ٹھیک ٹھیک تناسب اور توازن قائم کر دوں اور اس میں اپنی روح یعنی توانائی ڈال دوں تو تم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔ (15/29)

Marfat.com

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ﴿۳۰﴾

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾

(چنانچہ اس پروگرام کے مطابق) تعمیل حکم الٰہی میں تمام فرشتوں نے اجتماعی طور پر سر تسلیم خم کر دیا بجز ابلیس کے جس نے انسان کی علمی فضیلت اور حق خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

(15/30-31)

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾

اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: ''کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ سجدہ نہ کیا'' اس نے جواب دیا ''کہ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ایک بشر کو سجدہ کروں جسے سیاہ کیچڑ کی کھنکھتی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (15/32-33)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۙ﴿۳۴﴾

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو ان میں سے نکل جا، دفعہ ہو جا اس لئے کہ تو راندۂ درگاہ ہو گیا ہے۔

(15/34)

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾

اور اب تو روز جزا تک ملعون رہے گا۔ (15/35)

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

اس پر ابلیس نے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے انسان کے روزِ نشاۃِ ثانیہ، یعنی مُردوں کے زندہ ہونے تک مہلت زندگی عطا فرما۔ (15/36)

Marfat.com

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ﴿۳۷﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت دی گئی، روز قیامت تک۔
(15/37-38)

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۳۹﴾
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

ابلیس بولا! اے میرے پروردگار آقا! جیسا کے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے یعنی مجھے زندگی کی سعادتوں سے محروم کردیا ہے۔ اب میں بھی بنی نوع انسان کو (وسوسہ اندازیوں اور فریب کاریوں سے) خواہشات دنیا حسین بنا کر دکھاؤنگا اور اسی طرح ان سب کو گمراہ کرونگا ماسوائے انکے جو تیرے مخلص بندے ہونگے۔ (15/39-40)

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

جواب میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا: یہی وہ سیدھی توازن بدوش راہ ہے جو انہیں زندگی کی منزل مقصود تک پہنچادیگی کیونکہ یہی راہ میری طرف لانے والی ہے (16/9) (15/41)

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾

(اللہ تعالیٰ نے پھر ابلیس سے فرمایا) یقیناً میرے مخلص بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہوسکے گا البتہ ان پر تیرا اثر ہوگا جو سیدھی اور توازن بدوش راہ چھوڑ کر تیرے پیچھے لگ جائینگے۔ (15/42)

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۭ﴿۴۳﴾

یقیناً وہ واصل جہنم ہونگے جس کی وعید انہیں دی جاتی رہی ہے۔ (15/43)

نوٹ نمبر 5: ذیل کی آیات سے تخلیق آدم کی پوری سرگذشت تفصیل کے ساتھ سامنے آئیگی۔ تبویب آیات سے ان کا مطالعہ کیا جائے تو پھر تخلیق آدم کا معمہ حل ہوگا وگرنہ رائج

Marfat.com

الوقت ترجموں سے بڑی عجیب عجیب کہانیاں سنی جاتی ہیں۔ یہ قصہ آیت نمبر 2/30 سے 2/38 تک مسلسل چلتا ہے تو پھر مختلف مواقع پر ذکر آتا ہے۔ 86/5, 77/30, 76/1-2, 40/67, 38/71, 37/11, 36/77, 32/7, 25/59, 23/12, 22/5, 19/67, 16/4, 15/28, 4/1 اور 96/2

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ ع ١٩ ٣

جہنم کے بہت سے طبقات یا درجات ہیں (متبعین ابلیس) میں سے ہر ایک کے لئے طبقہ مخصوص ہے (جو ان کے اعمال کے لحاظ سے ہے) جن کے نام ہیں، جہنم (17/8)، لظیٰ (70/15)، حطمہ (104/4)، سعیر (4/10)، سقر (54/49، جحیم (44/47) اور ھاویہ (101/9-11)۔ (15/44) جو سرکش اور مغرور لوگوں کے لئے بہت بُرا ٹھکانا ہے (16/29)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ ؕ

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾

ان کے برعکس تقویٰ اختیار کرنے والے عبدیت کی زندگی بسر کرنے والے (متقین) کی منزل سرسبز وشاداب باغات اور رواں دواں چشمے ہونگے (انہیں کہا جائیگا) امن وسلامتی کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ۔ (15/45-46)

وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾

نیز انکے سینوں سے یعنی دلوں سے ہر قسم کی کدورت عداوت نکال دینگے (59/10,7/43) جس کے نتیجہ میں وہ بھائیوں کی طرح (اخوت ومحبت کے جذبات کے ساتھ) تختوں پر خوش وخرم ایک دوسرے کی سامنے رونق افروز راز ونیاز کی محفلیں جمائے بیٹھیں گے۔ (15/47)

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾

وہاں انہیں مشقت، تھکان یا افسردگی چھو تک نہ سکے گی وہ ہر وقت شادان وفرحان تر وتازہ رہینگے اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائینگے۔ (15/48)

Marfat.com

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾
وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾

اے رسول! میرے بندوں کو یہ خبر سنادو کہ میں بڑا ہی تحفظ دینے والا، درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں اور ساتھ ہی انہیں اس حقیقت سے بھی خبردار کردو کہ میرے قانون مکافات عمل کا عذاب بھی بلاشبہ بڑا دردناک ہے۔ (15/49-50)

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾
اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾

اور اے نبیؐ! انہیں ذرا حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ بھی سنادو (11/69) وہ جب انکے ہاں آئے تو انہوں نے السلام وعلیکم کہا۔ 51/25 حضرت ابراہیم نے کہا مجھے آپ سے خوف محسوس ہورہا ہے۔ (15/51-52)

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾

انہوں نے جواب دیا: ''آپ کسی قسم کا خوف نہ کھائیں ہم تمہیں علیم وحکیم دانشمند بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دیتے ہیں''۔ 53/28 (15/53)

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾

حضرت ابراہیمؑ نے کہا: ''کیا تم ضعیف العمری میں مجھے ولادت کی بشارت دیتے ہو؟ پھر کیسی بشارت دے رہے ہو؟ (15/54)

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٥٦﴾

انہوں نے جواب دیا: ''ہم تمہیں بالکل سچی خوشخبری دیتے ہیں تم مایوس و ناامید نہ ہو۔ حضرت ابراہیم نے کہا: ''نہیں، میں اللہ کی رحمت بے پایاں سے ناامید نہیں ہوں اسکی رحمت سے تو وہی ناامید ہوتے ہیں جو گمراہ ہوں''۔ (15/55-56)

Marfat.com

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾
اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؕ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٤ ١٦ ٤

پھر حضرت ابراہیم نے دریافت کیا: اے فرستگان الٰہی! آپ کو کیا مہم درپیش ہے؟ انہوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں یعنی قوم لوط کی طرف وہ ساری قوم نیست و نابود ہوجائیگی بجز حضرت لوط کے گھر والوں کے (انہیں بچالیا جائیگا) مگر حضرت لوط کی اہلیہ بھی تباہ ہوجائینگی کیونکہ ہمیں اندازہ ہے کہ (وہ اپنی قوم کے ساتھ) پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔ (15/57 to 60)

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾

پھر جب فرستگان الٰہی حضرت لوط کے ہاں پہنچے (11/77) تو حضرت لوط نے کہا تم لوگ اجنبی سے لگتے ہو۔ (15/61-62)

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾
وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾

انہوں نے جواب دیا ہم وہ چیز لے کر آئے ہیں جس کے آنے میں یہ لوگ شک کرتے تھے (یعنی عذاب کے آنے میں) ہم آپ کے پاس ناگزیر امر لے کر آئے ہیں (تاکہ ہم تباہی کو ٹھوس حقیقت بنا کر انکے سامنے رکھیں) ہم یقیناً سچے ہیں (کہ یہ عذاب آکے رہے گا جس کے بارے یہ تم سے اصرار کیا کرتے تھے) (15/63-64)

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾

Marfat.com

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾

لہٰذا آپ رات کا کچھ حصہ رہنے پر اپنے اہل یعنی اپنے گھر والوں کو لے کر (شہر) سے نکل جائیں۔ (ہجرت کر جائیں کیونکہ ہجرت آئین و مسلم است ایں اسباب ثبات مسلم است) مگر آپ خود انکے پیچھے پیچھے چلیں اور یہاں سے یوں دامن فشاں جاؤ کہ پھر پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھو اور جس مقام کا تمہیں اللہ کی طرف سے حکم ملا ہے وہاں چلے جاؤ۔ اور ہم نے حضرت لوط کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ صبح ہوتے ہی ان (مجرموں) کی جڑ کاٹ دی جائیگی۔ (15/65-66)

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾

(ادھر اہالیان شہر کو ان نو واردوں کا پتہ چلا تو بدکار لوگ) خوشیاں مناتے ہوئے حضرت لوط کے گھر پر چڑھ آئے حضرت لوط نے انسے کہا کہ اے بھائیو! یہ میرے مہمان ہیں تم ان سے کوئی نازیبا حرکت کر کے مجھے رسوا نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو اور میری تذلیل کا باعث نہ بنو۔ (15/67 to 69)

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾

(شہر کے باشندوں نے حضرت لوط سے) کہا کہ کیا ہم نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ تم دنیا و جہاں کے لوگوں کو اپنے ہاں نہ ٹھہرایا کرو؟ (حضرت لوط نے عاجز ہو کر کہا) اگر تم نے جنسی فعل کرنا ہی ہے تو یہ میری دختران (قوم موجود ہیں) (ان سے جائز طریقہ یعنی نکاح کر کے آتش جذبات کو ٹھنڈا کر لو) (15/70-71)

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾

اے میرے نبیؐ! تیری حیات بقا کی قسم وہ لوگ جنسی جذبات کی مستی میں مدہوش و اندھے ہوئے جاتے تھے (وہ حضرت لوط کی بات کیا سنتے) (15/72)

Marfat.com

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾

آخرکار آفتاب کے طلوع ہوتے ہی زلزلے کے ایک ہولناک دھماکے نے آلیا (5/73)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾

اورآتش فشاں انفجار سے ان پر پتھروں کی ایسی بارش ہوئی کہ وہ بستی تہہ و بالا ہوکر رہ گئی۔ (15/74)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾

اس واقعہ میں صاحب فراست لوگوں کی عبرت کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (15/75)

وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾

(قوم لوط کی بستی) ایک شاہراہ عام پر واقع ہے۔ جہاں آمدورفت کا سلسلہ جاری اور ساری ہے (جہاں اب بھی کھنڈرات کے آثار دیکھے جاسکتے ہیں) (15/76)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

یقیناً اس بستی کے آثار میں اللہ تعالیٰ کے قوانین پر ایمان بالیقین لانے والوں کے لئے عبرت پکڑنے کے لئے نشانیاں ہیں۔ (15/77)

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾ وقف لازم ع ١٩ ٥

اوراسی طرح اصحاب الایکہ (جنگلوں میں رہنے والے قوم شعیب کے لوگ) بھی بڑے سرکش وظالم تھے سوہم نے ان سے بھی انکے ظلم وسرکشی کا انتقام لیا یعنی سزادی۔ اور یہ دونوں بستیاں (قوم لوط اور قوم شعیب) شاہراہ عام پر واقع ہیں (اور گزرنے والوں کیلئے عبرت کا نشان ہیں) (15/78-79)

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾

اوراصحاب الحجر یعنی قوم ثمود نے بھی ہمارے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ حالانکہ ہم نے انہیں اپنے واضح قوانین واحکام دیئے تھے لیکن انہوں نے ردگردانی کی۔ (15/80-81)

Marfat.com

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾

وہ پہاڑوں کو کاٹ تراش کر اپنے مکانات (گھر) بناتے تھے تاکہ وہ امن وامان سے رہ سکیں۔ مگر پھر بھی (اللہ تعالیٰ کے مکافات عمل سے انکے وہ قلعے محفوظ نہ رکھ سکے) صبح ہوتے ہی انہیں ایک ہولناک گونج سے عذاب نے آلیا۔ (15/82-83)

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾

پس جو کچھ بھی انہوں نے محنت اور جانفشانی سے اپنے لئے بنایا تھا (26/149) وہ انکے کسی کام نہ آیا۔ (15/84)

غافل رہا جو تجھ سے میری زیست کا لمحہ — وہ لمحہ میری زیست کے کچھ کام نہ آیا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؕ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾

اے رسول! ہم نے آسمانوں اور زمین اور اسکی تمام موجودات کو حق وصداقت کے سوا کسی اور بنیاد پر تخلیق نہیں کیا ہے۔ اور انقلاب کی گھڑی آ کر رہے گی۔ پس اے محمدؐ! ان لوگوں کی بیہودگیوں پر صرف نظر کرتے ہوئے نہایت حسین انداز سے اپنے پروگرام کی تکمیل میں لگے رہو۔ (73/10) یقیناً تمہارے پروردگار نے اس تمام سلسلہ کائنات کو پیدا کیا ہے اور وہی ظاہر اور باطن کو جاننے والا ہے۔ (15/85-86)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾

نیز ہم نے تجھے زندگی کے بنیادی حقائق وقوانین کا ضابطہ قرآن العظیم دے دیا ہے۔ اور بہت سے Juxtaposing (Side by side) تاریخی شواہد بھی تمہارے سامنے پیش کردئے ہیں جو ہر عہد میں قوانین کے مطابق متعدد متعارض ومترادفات کے ٹھوس حقائق بھی پھیر پھیر

Marfat.com

کر تمہارے سامنے لائے گئے ہیں۔ (15/87) (39/23)

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾

اے رسول! طبعی زندگی کا ساز و سامان جو ہم نے ان مختلف طبقات کے لوگوں کو دے رکھا ہے تم اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ اور نہ ہی انکے حال پر غم کھاؤ، تم ان مخالفین کا خیال ترک کر کے ایمان بالیقین لانے والوں کو اپنے سایہ عاطفت میں لے کر شفقت و رحمت فرماتے جاؤ۔ (15/88)

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾

اور آپ اعلان عام کر دیجئے: کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام سے انحراف کرنے والوں کو متنبہ کرنے والا ہوں۔ (15/89)

كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾

یہ ایسی ہی تنبیہ ہے جیسے ہم نے فرقہ پرستوں یعنی دین کو تقسیم در تقسیم کرنے والوں کو بھیجی تھی جنہوں نے قرآن کریم کو عضو معطل بنا کر رکھ دیا ہے (یعنی کسی حصہ پر ایمان لے آئے اور کسی سے انکار کر دیا) (15/90-91)

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ الربع

تیرے پروردگار کا قانون مکافات عمل شاہد ہے کہ ان سب کے اعمال کی باز پرسی یا جواب طلبی ہو کر رہے گی جو وہ کرتے ہیں۔ (15/92-93)

بتا اے خاک کے پتلے دنیا میں کیا کیا ہے؟
کے دانت ہیں منہ میں تیرے اور کھایا پیا کیا ہے؟

Marfat.com

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾

لہٰذا اے رسول! جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا (15/89) اس کے مطابق اس دعوت توحید کو واضح اور کھل کھلا کر عام کیے جاؤ اور مشرکین کی ذرا بھی پرواہ نہ کرو۔ (15/94)

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾

آپ اطمینان رکھیں! آپ کا تمسخر اڑانے والوں سے نپٹنے کیلئے ہمارا قانون مجازات ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے کافی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو اپنا کارفرما و کارساز بنا رکھا ہے۔ انہیں عنقریب انکے شرک کے نتائج کا پتا چل جائیگا (15/95-96)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾

ہمیں یقیناً اس بات کا بھی علم ہے کہ لوگ جو طعن و تشنیع آمیز باتیں کرتے ہیں اس سے تمہارا دل تنگ ہوا جاتا ہے (حزن و غم کھاتا ہے) (15/97)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾

پس حق تو یہ ہے کہ آپ اپنے پروردگار کے حسن و احسان کی حمد و ثنا تشکر و امتنان کے ساتھ کرتے ہوئے وظیفہ رسالت ادا کرتے رہیں (یعنی اپنے مشن کی تکمیل کیلئے سعی پیہم کرتے رہیں) اور اس کے حضور سر تسلیم خم کرتے رہیں یعنی سجدہ ریزہ ہوتے رہیں۔ (15/98)

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع ٦ ٢٠

اے رسولؐ! تو اپنے رب کریم کی صفت ربوبیت کو بروئے کار لانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کرتا جا۔ یہاں تک کہ تیری تگ تاز تیرے یقین کی حد تک نظام زندگی کے ٹھوس نتائج کی شکل میں سامنے آجائیں۔ (15/99)

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۱۲۸ رکوعاتھا ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ①

اللہ تعالیٰ کا حکم صادر ہوا چاہتا ہے، 29/54 لہٰذا اب تم عذاب الٰہی کے لئے جلدی نہ مچاؤ، یہ لوگ اس کے جو شریک و سہیم ٹھہراتے ہیں وہ ذات گرامی ان سے بلند و بالاتر ہے (منزہ و ماورا ہے) (16/1)

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ②

وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فرشتوں کو اپنے اس حکم کے ساتھ وحی دیکر بھیج دیتا ہے کہ لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر دو کہ میرے سوا کوئی بھی (کائنات) میں صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے لہٰذا تم میری نافرمانی سے بچو۔ (16/2)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ③

اسی نے سماوی کروں اور ارضی کرے کو حق کے ساتھ (ارتقائی انداز میں) پیدا کیا ہے۔ وہ بلند و بالا ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (16/3)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ④

اس نے انسان کو (بذریعہ تناسل) یعنی مادہ منویہ کی ایک بوند (Productive unit) سے تخلیق کیا ہے۔ پھر صریحاً کھل کھلا کر ایک جھگڑا، نزع اور تکرار کرنے والی ہستی بن گیا۔ (16/4)

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ⑤

اور اسی نے چوپائیوں کو بھی تخلیق کیا ہے جن سے تمہیں پوشاک و خوراک اور دیگر بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور انہی میں سے کھاتے بھی ہو۔ (16/5)(23/21,22/30,22/28,5/1)

Marfat.com

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦

اور جب ان مویشیوں کو (چراگاہوں سے) چرا کر شام کے وقت آرام کرنے کیلئے باڑے میں لاتے ہو اور صبح کو وہاں پھر چرنے کے لئے لے جاتے ہو تو (انکے نظارۂ خرام) تمہارے لئے حسین و جمیل سرور کا باعث بنتا ہے۔ (16/6)

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٧

نیز یہ چوپائے تمہارے لئے بھاری بوجھ ایسے دور دراز دشوار گزار مقامات تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جہاں تم سخت مشقت و جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا رافت و رحمت فرمانے والا ہے۔ (16/7)

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨

علاوہ ازیں تم گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو دیکھو تم ان سے بار برداری اور سواری کا کام لیتے ہو اور اس کے ساتھ ہی تمہارے لئے موجب زیب و زینت بھی بنتے ہیں گویا (افادیت اور حمدیت کے دونوں گوشے معمور ہیں) نیز وہ بہت سی دیگر چیزیں پیدا کرتا رہتا ہے۔ جن کا تمہیں (ہنوز) علم تک نہیں۔ (16/8)

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩ ع

فوز و فلاح کی راہ راست کی طرف رہنمائی کرنا اللہ تعالیٰ پر (اس کے تخلیقی شاہکاروں کے تقاضوں کی بنا پر) لازم ہے جب کے راستے ٹیڑھے بھی موجود ہیں۔ اگر وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق چاہتا تو سب کو ایک جیسی ہدایت دے دیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے تمہارے لئے ہدایت کا دوسرا طریق تجویز کیا (یعنی بذریعہ وحی و رسالت)۔ (16/9)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِیۡهِ تُسِیۡمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جو بلند فضاؤں سے پانی برساتا ہے جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور اس سے درخت و دیگر نباتات اگتی ہیں جہاں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔ (16/10)

یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالنَّخِیۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۱۱﴾

اور اسی پانی کے ذریعے وہ تمہارے لئے غذا، زیتون، کھجوریں، انگور اور ہر طرح کے ماکولات اگاتا ہے یقیناً اس میں اہل عقل و فکر کیلئے معرفت الٰہی کی بصیرت افروز نشانیاں ہیں۔(16/11)

وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۙ﴿۱۲﴾

اسی نے تمہارے لئے رات اور دن اور مہر و ماہ کو مسخر کر رکھا ہے (جس سے وہ تسبیح روز و شب میں سرگرم عمل ہیں) اور اسی طرح ستارے بھی اس کے قانون کے مطابق مسخر ہیں۔(7/54,14/33) ان امور میں بھی اہل عقل و فکر کیلئے معرفت الٰہی تک پہنچنے کیلئے نشانیاں ہیں۔ (16/12)

وَمَا ذَرَاَ لَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

اور اس نے جو کچھ زمین میں تمہارے لئے پیدا کیا ہے دیکھئے! کس قدر مختلف رنگوں پر مشتمل ہے ان امور میں بھی تفکر بالحق کرنے والوں کیلئے (بڑی حکمت آموز) نشانیاں ہیں۔ (16/13)

وَهُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡیَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَی الۡفُلۡکَ مَوَاخِرَ فِیۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

Marfat.com

اور وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر جیسی (حدود نا آشنا اور مہیب القوت) کو اپنے قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے تا کہ تم اس سے تر و تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے تم آراستگی اور تزئین کے لئے زیورات نکالو، جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور پھر دیکھو! کہ جہاز کس طرح سینہ بحر کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں تا کہ تم بحری راستہ سے (آمد و رفت کر کے تجارت کے ذریعہ) اپنی معاشیات کیلئے اللہ تبارک تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور (مختلف فاضل نعمتوں کے حصول کے بعد) اس کے شکر گزار بن جاؤ۔ (16/14)

وَ اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾

اور پھر غور کرو! اس نے زمین میں بڑے بڑے پہاڑ میخوں کی طرح گاڑ دیئے تا کہ زمین تمہیں لے کر لرز نہ جائے 31/10,21/31 اور دریا اور خشکی کے راستے بنا دیئے تا کہ تم بآسانی اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکو۔ (16/15)، (21/31)

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾

علاوہ ازیں اس نے ایسے ایسے نشانات دلیل مظہر بنا دیئے ہیں جن سے راہ روان شب اپنی منزل مقصود کا تعین کر سکیں۔ نیز روشن ستارے بنا دیئے جو رات کی تاریکیوں میں (جگمگاتی قندیلوں کی طرح) نشانات منزل بنتے جاتے ہیں۔ (16/16)

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

کائنات کے اس نظام ربوبیت پر غور و فکر کرو اور سوچو کہ کیا وہ جو سب کچھ پیدا کرتا ہے اور جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر تم (اس حقیقت کبرہ کو سمجھنے کیلئے) تفکر بالحق کیوں نہیں کرتے؟ (کہ لیس کمثلہ شی) (16/17)

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾

اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں یا انعام و اکرام کو گننا چاہو تو تمہارے حیطہ شمار میں نہ آ سکیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ حفاظت میں رکھنے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (16/18)

Marfat.com

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾

یادرکھو! جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ تم علی الاعلان کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ 11/5,6/3,2/77,64/4 (16/19)

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ط

جو لوگ اللہ تعالیٰ (وحدہ لاشریک) کے ساتھ ساتھ دوسری ہستیوں کو اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتیں بلکہ خود پیدا کی ہوئی ہیں۔ (16/20)

ع ١٢ ٢ ٨ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ ع

وہ مردہ ہیں، نہ کہ زندہ ہیں (یعنی زندگی کے خواص وصنعات سے محروم ہیں) انہیں تو اس بات کا بھی علم واحساس نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائینگے (اس آیت کریمہ میں جن معبودان باطلہ کی تردید کی جارہی ہے ان سے مراد اصحاب قبور ہیں، لکڑی یا پتھر کے صنم ہی نہیں ہیں)۔ (16/21)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾

(لہٰذا اے بنی نوع انسان اس حقیقت کبریٰ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے) کہ کل کائنات میں تمہارا وحدہ لاشریک ہی الٰہ ہے جو صاحب اختیار واقتدار ہے۔ پس جو لوگ نشاۃ ثانیہ اور روز حساب و جزا کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے وہ زعم کبرائی میں مبتلا ہیں (یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہیچو ما دیگرے نیست)۔ (16/22)

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ جو کام یا باتیں چھپ کر کرتے ہیں اور جو علی الاعلان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے (کیونکہ وہی عالم الغیب ہے) بلاشبہ تکبر کرنے والوں (سرکش لوگوں) کو پسند نہیں کرتا۔ (16/23)

Marfat.com

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿٢٤﴾

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے جو کلام نازل فرمایا ہے وہ کیسا ہے؟ تو

وہ کہتے ہیں اگلے وقتوں کے فرسودہ من گھڑت قصے کہانیاں ہیں۔ (16/24)

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع ٣ ٤ ٩

کہانیاں کہنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے روز ان لوگوں کو غلط روش زندگی کی بنا پر پورا پورا بارگراں اٹھانا ہوگا اور ان لوگوں کے بوجھ کا کچھ حصہ بھی، جنہیں یہ بر بنائے جہالت گمراہ کرتے رہے ہیں (29/13) اف! کس قدر بُرا بوجھ اپنے اوپر لادے جا رہے ہیں (بڑی عبرت ہے مشائخ سالوس کیلئے جو غلط روایات سنا سنا کر جاہل لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں)۔ (16/25)

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

اس سے پہلے بھی اس قسم کے لوگ ایسی ہی مکارانہ چالیں چل چکے ہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کی مکارانہ تدبیروں کی ساری عمارت جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر رکھ دی اور چھت انکے اوپر آ گری تھی۔ یہ عذاب ان راستوں سے آیا جدھر سے آنے کا ان کو وہم وگمان تک نہ تھا۔ (16/26)

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿٢٧﴾

پھر بعد ازاں روز قیامت اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں ذلیل و خوار کریگا اور ان سے پوچھے گا: ''کہاں ہیں وہ تمہارے اعیان و مددگار جنہیں تم برعم خویش اللہ کا شریک وسہیم گردانتے تھے؟ (6/22) جن کے بل بوتے پر تم اہل حق وصداقت سے اختلاف

Marfat.com

کرتے تھے (اور فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے) جو لوگ حق شناس ہونگے اس وقت بول اٹھیں گے کہ آج رسوائی اور بدبختی ہے ان لوگوں کے لئے جو نظام حق کا انکار کرتے تھے۔ (16/27)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨

یہ منکران حق (توحید الٰہی) اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔ جب فرشتے انہیں وفات دینے یا جان قبض کرنے آتے ہیں تو وہ پھر (ندامت خجالت سے) سر نیچا کر لیتے ہیں (یعنی ہم ایمان لائے) ہم تو کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (فرشتے جھٹلا کر کہتے ہیں) کیسے نہیں کرتے تھے؟ اللہ کا قانون مکافات عمل کی رو سے اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ (16/28)

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٢٩

لہٰذا اب تم جہنم کے دروازوں یعنی مختلف طبقات میں داخل ہو جاؤ۔ وہیں تم نے ہمیشہ کیلئے رہنا ہے۔ 15/44 دیکھو! متکبرین کی کتنی بری جائے قیام ہے۔ (16/29)

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠

اس کے برعکس جب متقیوں سے دریافت کیا جاتا ہے: ''تمہارے رب نے جو کلام نازل فرمایا ہے کیسا ہے؟ تو جواب میں عرض کرتے ہیں خیر و برکت والی بہترین چیز نازل ہوئی ہے۔ اس سے دینوی زندگی میں بھی ہر طرح کی خوشگواریاں حاصل ہونگی اور آخرت کی زندگی میں بھی۔ (16/26) پس غور کرو! متقیوں کی جائے قیام کس قدر حسن المآب ہے۔ (16/30)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣١

یعنی سرسبز و شاداب سدا بہار باغات میں داخل ہونگے جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی وہاں وہ جو کچھ چاہیں گے انہیں بآسانی میسر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کے حسن عمل کا ایسا ہی اجر دیتا ہے۔ (16/31)

Marfat.com

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾

(متقیوں کی زندگی یکطرف) انکی موت بھی خوشگوار اور اطمینان بخش ہوتی ہے ملائکہ ان پر سلامتی بھیجتے ہیں (کہتے ہیں) کہ تم اپنے حسین اعمال کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ۔(16/32)

؎ آں بہشتے کہ خدائے بتو بخشد ہمہ، ہیچ تا جزائے عمل تست چناں چیزے ہست؟

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾

اے رسول! یہ (ظالم) لوگ اب اس کے سوا کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ملائکہ ان پر عذاب الٰہی لے کر اتر آئیں یا پھر اللہ کے (قانون مجازات کے مطابق) تیرے رب کا حتمی فیصلہ صادر ہو جائے۔2/210 یہی کچھ وہ لوگ بھی کیا کرتے تھے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں (مگر وہ اللہ کے قانون مجازات کی گرفت میں آ کر نیست و نابود ہو گئے)۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر قطعاً ظلم نہیں کیا مگر وہ خود اپنے آپ پر ظلم و ستم ڈھاتے رہے تھے۔ (16/33)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ ع ١٠

چنانچہ جو برے اعمال وہ کرتے تھے انکے برے نتائج انکے سامنے آ گئے۔ جس (تباہی کے انتباہ) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی تباہی نے انہیں ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا۔(16/34)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اختیار و اقتدار میں دوسری ہستیوں کو شریک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر مشیت ایزدی ہوتی تو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ہستی کی عبادت نہ کرتے اور نہ ہی اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام و ممنوع قرار دیتے۔ 43/20 اے رسول! ان سے پہلے بھی

Marfat.com

لوگ اس قسم کی کج حجتیاں پیش کرتے رہے ہیں (غور وفکر کی بات ہے جو لوگ اپنی گمراہی کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ڈال رہے ہیں انہیں کون راہ راست پر لاسکتا ہے؟) رسولوں کی ذمہ داری اس کے سوا اور کیا ہے؟ کہ جو وحی اللہ کی طرف سے انہیں بھیجی جائے اسے واضح طور پر کما حقہ بنی نوع انسان تک پہنچادیں۔ (16/35)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

یہ بالکل حقیقت ہے کہ ہم نے (ہر قوم میں) اپنا رسول بھیجا ہے۔ (اس نے یہی دعوت دی) کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کرو اور باطل اقتدار اور اختیار رکھنے والوں کی محکومیت سے بچو۔ سو ان میں سے بعض نے اس سے انکار کر دیا تو گمراہی ان پر ثابت ہوگئی (18/29) پس (اے بنی نوع انسان) دنیا میں چل پھر کر بغور مشاہدہ بالحق کرو، کہ توحید و الوہیت کی تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا کرتا ہے؟ (16/36)

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾

اے رسول! تمہارے دل کی طلب و آرزو ہے کہ یہ لوگ راہ راست پر آجائیں (اور اس طرح تباہی اور ہلاکت سے بچ جائیں) مگر جو لوگ راہ راست سے بھٹک جاتے ہیں تو پھر اللہ انہیں راہ راست نہیں دکھاتا اور نہ ہی اس کا کوئی حامی و ناصر ہوتا ہے۔ (16/37)

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾

اور یہ لوگ بڑی بڑی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو لوگ مرجاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائیگا (کیوں نہیں اٹھائیگا) یہ تو اس کا پکا اور اٹل وعدہ ہے جو اس نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ مگر لوگوں کی اکثریت اس حقیقت کو نہیں جانتی۔ (16/38)

Marfat.com

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾

(نشاۃ ثانیہ کا مقصد یہ بھی ہے) کہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس حقیقت کو جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نظام دین کو ماننے سے انکار کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ جھوٹے ہیں۔ (16/39)

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ ع ١١

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب ہم کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ''ہو جا'' تو وہ ہونا شروع ہو جاتی ہے (جس کے حکم سے پہلے کائنات پیدا ہوئی تھی اس کے حکم سے دوبارہ بھی ہو جائیگی) (16/40)

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ لا وقف لازم

یاد رکھو! جن لوگوں پر (انکے ایمان لانے کی وجہ سے) ظلم وستم ہوئے اور ظلم وستم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ہجرت کر گئے تو ہم نے انہیں اس دنیا میں حسن المآب مقام مہیا کرینگے اور حیات اخروی کا اجر اس سے بھی کہیں ارفع و عظیم تر ہے (کیونکہ ہجرت آئین مسلم ہے) کاش! منکران حق کو اس حقیقت کا علم الیقین ہوتا (تو کبھی بھی ظلم نہ کرتے) (16/41)

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے راہ حق میں صبر وتحمل اور استقامت سے کام لیا اور ہر حال میں اپنے رب جلیل کی (رحمت اور نصرت) پر بھروسہ کیا۔ (16/42)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ لا

اے محمدؐ! ہم نے تم سے پہلے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا ہے جن کی طرف ہم وحی نازل کرتے تھے (لہٰذا تمہاری رسالت کے جو منکر ہیں انہیں کہہ دو) کہ اگر تمہیں (تاریخی واقعات)

Marfat.com

کا علم نہیں تو اہل علم یعنی اہل کتاب علماء سے دریافت کرلو کہ سابقہ رسول انسان تھے کہ فرشتے۔ (16/43)

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

ہم نے پہلے رسولوں کو بھی واضح دلائل و براہین اور الہامی کتابیں دے کر بھیجا تھا اسی طرح اے رسول! تمہاری طرف ذکر یعنی ضابطہ حیات بھیجا ہے تا کہ تم لوگوں پر اس کے قوانین واحکام کی تشریح وتوضیح (گفتار وعمل) کرتے جاؤ تا کہ ان لوگوں کو پتہ چلے کہ ان کے خالق نے انکی طرف کیا بھیجا ہے تو وہ با مقصد غور وفکر کریں۔ (16/44)

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

کیا وہ لوگ جو دعوت حق کی مخالفت میں خفیہ تدبیریں کرتے ہیں اور تخریبی چالیں چلتے ہیں کیا وہ اس بات کی طرف سے بالکل مطمئن ہو چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیگا (نیست ونابود کر دیگا) یا ان پر کسی ایسے گوشے سے عذاب آ جائے جو ان کے وہم وگمان میں نہ ہو؟ (16/45)

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

یا عذاب اس وقت آئے اور گرفت میں لے لے جب وہ کاروباری دوڑ دھوپ میں سرگرداں ہوں اور اس کی گرفت سے بچنے سے عاجز ہوں۔ (16/46)

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾

یا اللہ تعالیٰ پہلے ان کا استحصال کرے پھر انہیں بتدریج کم کرتا ہوا تباہ و برباد کردے (6/65)7/182 حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا ہی رافت ورحمت فرمانے والا ہے (16/47)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

Marfat.com

کیا بنی نوع انسان اللہ کی مخلوقات کو بغور نہیں دیکھتے کہ انکے سائے دائیں بائیں حرکت کرتے ہوئے ادھر ادھر لوٹتے ہوئے اس کے حضور سجدہ ریز ہیں اور سب کے سب اظہار عاجزی و انکساری کر رہے ہیں۔ (16/48)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

علاوہ ازیں آسمان اور زمین میں کل ذی روح اور فرشتے (کائناتی قوتیں) اللہ تعالیٰ کے قوانین کے سامنے سربسجود ہیں مگر ہرگز سرکشی نہیں کرتے۔ 21/19 (16/49)

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ السجدة ع

وہ اپنے رب جلیل کی بالادستی اور اس کے غلبہ وتسلط کے (خوف ناک نتائج سے) ڈرتے ہیں اور اس کے قوانین واحکام کی (بے چوں وچرا) تعمیل کیے جاتے ہیں۔ 66/6 (16/50)

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو حکم صادر فرمایا کہ اپنے لئے دو معبود الٰہ نہ بنالو 6/116 (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسری ہستی کا غلبہ اور اقتدار واختیار قبول نہ کیا جائے) یقیناً وہی اللہ وحدہ لاشریک (صاحب اقتدار واختیار آقا ہے) لہٰذا مجھی سے ڈرو (مجوسیوں کے عقیدہ تثنیہ یعنی اہرمن ویزداں) دو خداؤں کا بطلان ہے۔ (16/51)

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے اس (اللہ تعالیٰ) کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس کا قانون مستقل اور دائمی ہے۔ لہٰذا اسی کے قانون کی التزماً اور دواماً اطاعت کریں۔ تو کیا تم پھر اس کے سوا کسی دوسری ہستی کا تقویٰ اختیار کرو گے؟ (16/52)

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾

دنیا میں جس قدر نعمتیں تمہیں میسر ہیں سب کی سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ جب بھی تم

Marfat.com

پر بدحالی یا مصیبت کی گھڑی آتی ہے تو تم بے اختیار ہو کر مدد و مداوا کے لئے اسی سے گڑگڑا کر فریاد کرتے ہو۔ (16/53)

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

پھر جب وہ تم سے مصیبت دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ یا فرقہ فی الفور اپنے رب جلیل القدر کے ساتھ دوسروں کو (مشکل کشائی میں) شریک و سہیم بنالیتا ہے۔ (16/54)

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

تاکہ جو نعمتیں ہم نے انہیں عطا فرمائی ہیں ان کی ناشکری کریں (تو اے مشرکین) تم دنیا میں چند روز ان نعمتوں کا فائدہ اٹھالو عنقریب تمہیں کفران نعمت کا انجام معلوم ہو جائیگا۔ (16/55)

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾

علاوہ ازیں ہم نے جو رزق (مشرکین کو) عطا کر رکھا ہے اس میں سے اپنے (معبودان باطلہ) کے لئے وقف کر لیتے ہیں۔ جن کو اس حقیقت کا علم تک نہیں (اے مشرکین) اللہ شاہد ہے جو افترا پردازیاں تم کرتے ہو ان کیلئے ضرور تمہاری باز پرس ہوگی۔ (16/56)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾

نیز یہ (مشرکین) اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اپنے لئے وہ اُس چیز کی خواہش کرتے ہیں جو انہیں پسند ہو (یعنی بیٹے) چاہتے ہیں حالانکہ وہ بلند و بالا، بے احتیاج اور ماورا ہے اولاد سے۔ (112/1-3)(16/57)

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ ﴿٥٨﴾

چنانچہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر سنائی جاتی ہے (غم و اضطراب سے) اس کے چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے۔ مضطرب اور بیقرار ہو جاتا ہے۔ (16/58)

يَتَوٰرٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾

Marfat.com

(وہ پشیمانگی کے سبب) اپنے لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ ذلت و رسوائی برداشت کر کے اسے زندہ رہنے دے یا مٹی میں دفن کر دے۔ دیکھئے! کتنا بُرا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔ 16/59)

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ ع ١٠ ١٣

بُری صفات سے متصف کرنے کے تو وہ لائق ہیں) جو لوگ روز قیامت نشاۃ ثانیہ کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق تشکیل پانے والا قالب اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے، وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (16/60)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾

اگر اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر اسکے ظلم کی بنا پر فی الفور گرفت کرتا۔ تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا۔ مگر وہ اپنے (قانون امہال کی رو سے) ایک مدت معینہ تک مہلت دیتا رہتا ہے پھر جب انکی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک لمحہ کیلئے بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ (16/61)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾

اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ منسوب کرتے ہیں (Attribute to) جسے خود پسند نہیں کرتے (یعنی بیٹیاں) ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے گویا خوشگواریاں ہی خوشگواریاں ہیں (مگر نہیں) لامحالہ ان کے لئے آتش جہنّم ہے یقیناً وہ سب سے پہلے اس میں جھونکے جائیں گے۔ (16/62)

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

اے رسول! اللہ شاہد ہے کہ یقیناً ہم نے آپ سے پہلے اقوام عالم میں بہت سے رسول بھیجے ہیں 6/42 مگر ان کی غلط روش زندگی نے ان کے برے اعمال ان کی نگاہوں میں خوشنما کر کے دکھائے (اور

Marfat.com

رسولوں کی ایک نہ سنی) چنانچہ اب بھی وہی کچھ ہو رہا ہے یعنی شیطان ہی ان کا سرپرست اور مربی بنا ہوا ہے۔ بالآخر (گذشتہ اقوام کی طرح) ان کیلئے بھی بڑا المناک عذاب تیار ہے۔ (16/63)

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾

اے رسول! ہم نے الکتاب (قرآن حکیم) تم پر اس لئے نازل فرمائی ہے کہ جن مسائل میں لوگ اختلاف کرتے ہیں انکی حقیقت ان پر آشکار کر دے۔ کیونکہ کتاب مومنین کے لئے ہدایت اور رحمت بن کر نازل ہوئی ہے۔ (16/64)

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع ٨ ١٤

وہی اللہ تعالیٰ بادلوں سے پانی برساتا ہے جس سے مردہ یعنی بنجر زمین جی اٹھتی ہے (اور بنی نوع انسان کیلئے طرح طرح کی نعمتیں پیدا کرتی ہے) یقیناً اس میں ان لوگوں کیلئے حقائق تک پہنچنے کے لئے نشانیاں ہیں جو حق بات کو دل کے کانوں سے سنتے ہیں۔ (16/65)

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

مویشیوں کے معاملات میں بھی تمہارے لئے موجب عبرت ہے ان کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کی کثافت کے درمیان میں سے خالص دودھ نکالتے ہیں جو پینے والوں کے لئے بڑی ہی خوشگوار ہے جو آسانی سے حلق سے اتر جائے۔ (16/66)

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

اسی طرح تم کھجور اور انگور کے پھلوں کو دیکھو! تم ان سے مٹھاس سمیت تمام اقسام کی مسکرات بناتے ہو علاوہ ازیں خوشگوار پاکیزہ کھانے کی چیزیں بھی بناتے ہو یقیناً اس میں بھی غور و فکر کرنے والوں کے لئے ایک نشانی ہے۔ (16/67)

Marfat.com

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾
ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

پھر غور کرو تمہارے رب جلیل نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں درختوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنائے۔ اور بعدازاں ہر قسم کے پھل پھولوں سے رس چوس کر اپنے رب کے مقرر کئے ہوئے طریقے پر کام کرتی جائے۔ اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا مشروب نکلتا ہے جس میں بنی نوع انسان کے لئے شفا ہے۔ یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے (اور ربوبیت الٰہی کی) بصیرت افروز دلیل ہے۔ (16/68-69)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ۟ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ
شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۷۰﴾ ع

اللہ تعالیٰ تمہیں پیدا کرتا ہے (پھر اپنی ربوبیت سے جوانی تک پہنچاتا ہے) پھر موت دیتا ہے۔ اور تم میں سے بعض نکمی اور ردّی عمر کے حصے تک پہنچ جاتے ہیں اور سب کچھ جاننے کے باوجود ہر چیز سے لاعلم ہوتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی علم الیقین اور قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (16/70)

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى
مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

اے اولاد نوع انسان! غور کرو! اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق اور مال و دولت میں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جن لوگوں کو زیادہ استعداد عطا کی گئی ہے وہ زائد رزق کو اپنے ملازمین اور غلاموں کی طرف اس خیال سے نہیں لوٹاتے کہ مبادہ کہ وہ مالی لحاظ سے ان کے مساوی ہو جائینگے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے دیدہ دانستہ انکار کرتے ہیں۔ (16/71)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً
وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ہم جنس ازواج (بیویاں) بنائیں اور ان بیویوں سے بیٹے اور پوتے عطا کئے نیز تمہیں پاکیزہ اور صحت افزا غذا عطا کی پھر بھی کیا یہ لوگ اللہ سبحانہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں؟ (16/72)

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٣﴾

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان ہستیوں کی پرستش کرتے ہیں جو کائنات میں سامان رزق مہیا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ (16/73)

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾

لہٰذا تم اللہ کے لئے کوئی مثل نہ گھڑ لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال کو جانتا ہے تم نہیں جانتے (16/74)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

اے بنی نوع انسان! (تجھے سمجھانے کیلئے) اللہ تعالیٰ (دو انسانوں کی) مثال بیان فرماتا ہے۔ کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کا مملوک (یعنی زرخرید ہے) جو مجبور محض ہے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اور دوسرا شخص جو (صاحب اختیار ہے) جس کو ہم نے اپنے فضل و کرم سے اچھا رزق عطا کر رکھا ہے جسے وہ اپنے اختیار و ارادہ سے ظاہر اور پوشیدا ربوبیت عامہ کے لئے خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) الحمدللہ (اللہ ہی ہر طرح کی ستائش اور تشکر کا مستحق ہے) مگر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ (16/75)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ ع ١٦

Marfat.com

(اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ دوسری مثال) دوآدمی ہیں ایک ان میں سے گونگا ہے یعنی عقل وفکر سے عاری ہے (کسی قسم کی مقدرت نہیں رکھتا) اور اپنے آقا پر بارگراں ہے وہ اسے جہاں کہیں بھی بھیجے کبھی خیر کی خبر نہ لائے۔ دوسرا شخص ایسا ہے جو لوگوں کو عدل وانصاف روا رکھنے کا حکم دیتا ہے اور خود بھی راہ راست پر گامزن ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں)؟۔(16/76)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾

اے رسول! کائنات کے پوشیدہ حقائق اور تغیرات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ ایسا ہے جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب تر 54/50 (حق تو یہ ہے) کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔(16/77)

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾

ذرا غور کرو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا، جبکہ تم کچھ بھی جانتے بوجھتے نہ تھے۔ اسی نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل ودماغ بنائے تاکہ تم (اس کی نعمتوں) کا شکر ادا کرتے رہو۔ 67/23 (16/78)

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾

کیا یہ لوگ پرندوں کو غور سے نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح فضائے آسمان کی پنہائیوں میں مطیع ومنقاد (اڑ رہے) ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو انہیں تھامے ہوئے ہے؟ بلاشبہ اس میں ایمان والوں کیلئے قدرت کاملہ کی بصیرت افروز نشانیاں ہیں۔24/41 (16/79)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمہارے گھروں کو (آرام و راحت) کیلئے جائے سکون بنایا اور اسی نے تمہارے لئے چارپایوں کی کھالوں سے خیمے (Tent Houses) بنائے جنہیں تم سفر کے وقت اور قیام میں بھی ہلکا پھلکا پاتے ہو۔ نیز ان جانوروں کی اون اور ریشم سے تمہارے لئے اسباب اور مفید چیزیں بنائیں جو مدتِ حیات تک تمہارے کام آتی ہیں۔(16/80)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

علاوہ ازیں، اسی نے اپنی تخلیقات سے تمہارے لئے سائے کا انتظام کیا۔ اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں پناہ گاہیں بنائی اور ایسی ایسی پوشاکیں مہیا کیں جو تمہیں گرمی کی شدت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اور ایسی ہی پوشاکیں یعنی زرہیں (Coats) بھی جو جنگ و جدل میں تمہیں (کاری ضرب سے) محفوظ رکھتی ہیں۔ اس طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں، نوازشوں اور انعام واکرام کی تکمیل کرتا ہے۔ تاکہ تم اس کے قانون ربوبیت کے سامنے سر تسلیم خم کردو (تاکہ تم بندگان تسلیم و رضا بن کر زندگی کی منازل طے کرتے رہو)۔(16/81)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾

(اس قدر تبائین حقیقت کے باوجود اے رسول!) اگر یہ لوگ اللہ کے قانون سے روگردانی کرتے ہیں (تو پروا مت کرو) کیونکہ آپ پر صاف صاف پیغام حق پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے (16/82)

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع ١١ ٧ ١٧

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتہائے گراں بار کو پہچانتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام (القرآن) کو ماننے سے انکار کرتے ہیں ان میں اکثریت کافروں کی ہے جو اس ضابطہ حیات کو تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں ہیں۔(16/83)

Marfat.com

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾

(ان کافروں کو کچھ خبر نہیں کہ اس روز انکا کیا حشر ہوگا) جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کرینگے پھر کافروں کو بیجا عذر پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائیگی اور نہ ان سے ذلت ورسوائی کا عذاب ٹل سکے گا اور نہ ہی توبہ واستغفار کا مطالبہ کیا جائیگا۔ (16/84)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾

چنانچہ جب یہ ظالم لوگ عذاب کا سامنا کرینگے تو نہ انکے عذاب میں کمی کی جائیگی اور نہ ہی انہیں کوئی مہلت دی جائیگی۔ (16/85)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾

پھر جب شرک کرنے والے (مشرکین) اپنے خود ساختہ اللہ کے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے اللہ ہمارے پروردگار! یہی ہیں ہمارے (خود ساختہ) شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر استعانت وحاجت روائی اور مشکل کشائی کیلئے پکارا کرتے تھے۔ اس پر انکے بنائے ہوئے شریک انکی بات کو لوٹاتے ہوئے یعنی تردید کرتے ہوئے کہیں گے تم جھوٹے ہو۔ (16/86)

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

چنانچہ اس روز سب کے سب (مشرکین) اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کردینگے اور ان کی سب افترا پردازیاں جاتی رہیں گی جو وہ دنیا میں کرتے تھے اور وہ مایوس (Confused) ہوجائیں گے۔ (16/87)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کو قبول کرنے سے انکار کرتے تھے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

راہ راست سے روکتے تھے اور فساد برپا کرتے تھے ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) اس جرم کی پاداش میں ان پر عذاب پر عذاب کا اضافہ کرتے رہینگے۔ (16/88)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع ١٢ ٦ ١٨

اے محمدؐ! (ذرا یوم قیامت کا تصور اپنے ذہن میں لاؤ) جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کرینگے اور ان لوگوں پر جو آپ کی امت ہیں آپ کو گواہ بنائینگے۔ 4/41 ہم نے آپ پر ایک عظیم کتاب نازل فرمائی ہے (القرآن) جو ہر شے کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے اللہ کے حضور سر تسلیم خم کر دیا۔ (16/89)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہر کسی کے ساتھ بھلائی، عدل و انصاف کرنے اور قرابت داروں کے ساتھ مالی تعاون اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے نیز تمہیں بے حیائی کی باتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں اچھے اور نیک کاموں کے انجام اور مضر عواقب و نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔ تاکہ تم بامقصد غور و فکر کرو اور نصیحت پکڑو۔ (16/90)

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾

نیز اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کو پورا کرو 17/34 اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کو ضامن مقرر کر چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (16/91)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾

Marfat.com

دیکھو! تم کہیں اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے بڑی مشقت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم اپنی قسموں کو اپنے معاملات زندگی میں محض اس لئے مکر وفریب اور فسادات کا ذریعہ بناتے ہو تا کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے فوائد حاصل کرنے میں آگے بڑھ جائے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں تمہاری حق پرستی کی آزمائش کرتا ہے اور روز قیامت ضرور ان باتوں کی حقیقت تم پر آشکار کر دیگا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ (16/92)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے 2/213,10/19 اور جسے چاہتا ہے راہ راست پر ڈال دیتا ہے۔ وہ ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کریگا۔ (16/93)

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾

مسلمانو! تم اپنے معاملات میں اپنی قسموں کو فریب وفساد کا ذریعہ نہ بناؤ مبادہ کہ (لوگوں کے) قدم جم جانے کے بعد اکھڑ جائیں پھر اس جرم کی پاداش میں کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا تمہیں سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے۔ (16/94)

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾

نیز اگر تمہیں علم ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیماں حقیر سی قیمت پر نہ بیچ ڈالو۔ 28/60 (16/95)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

Marfat.com

یادرکھیں! جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے فانی ہے، ختم ہوجانے والا ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے باقی رہ جانے والا ہے۔ 28/60 چنانچہ جو لوگ (مصائب اور مشکلات میں) صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں ہم انکے حسن کارانہ اعمال کا بہترین اجر دینگے۔(16/96)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

جو شخص بھی نیک عمل بجالائیگا (کارگاہ ہستی میں عدل وانصاف اور احسان کریگا) خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو 4/123,3/193 اسے ہم دنیا میں پاکیزہ ومسرت انگیز زندگی بسر کرائینگے اور ان کے حسن کارانہ اعمال کا بہترین اجر دینگے۔(16/97)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

(اے مسلمانو!) جب تم قران حکیم پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔(اللہ کی پناہ میں آنے کیلئے ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھنا چاہیے) (16/98)

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾

(ایمان لانے والے مومنوں!) یقین کرو اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والو پر اس کا کوئی زور نہیں چلتا۔(16/99)

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع ١٣ ١١ ١٩

(شیطان رجیم) کا تسلط صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے اپنا رفیق وکارساز بنا لیتے ہیں اور اس کے وسوسوں سے بہکاوے میں آکر اللہ کا شریک بنانے والے ہیں۔(16/100)

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

(اے رسول!) جب ہم کوئی (سابقہ) کوئی آیت یا حکم کسی دوسری آیت سے بدل دیتے

Marfat.com

ہیں تو اللہ تعالیٰ جو کچھ نازل فرماتا ہے اس کی افادی (اقدار) کو اچھی طرح جانتا ہے (کفار لوگ) کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑ کر پیش کرتے ہو (ایسا ہرگز نہیں) بلکہ ان میں لوگوں کو اکثریت حقیقت شناس نہیں۔ 2/106 (16/101)

نوٹ نمبر 1: آیت کریمہ میں بدل دینے سے مراد قرآن میں نسخ نہیں، کیونکہ کسی قرآنی آیت کے منسوخ ہونے کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔ قول کفار کا ہے لہٰذا ان کے جواب میں سابقہ کتب کی آیات یا احکام بدل کر ان سے بہتر آیات لائی جاتی ہیں مگر مفسرین نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ ہم ایک آیت قرآنی کو منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسری بہتر آیت لاتے ہیں۔ کسی قرآنی آیت کے منسوخ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا مفسرین کی دلیل صحیح نہیں ہے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اے رسول! آپ انہیں حقیقت حال سے آگاہ کر دیں کہ قران حکیم کو روح القدس (جبریل) نے میرے رب کی طرف سے حقیقی اور افادی اقدار کے ساتھ بتدریج نازل فرمایا ہے۔ تاکہ ایمان لانے والوں کی آخری منزل مقصود کی طرف راہنمائی کرے اور انہیں مستقبل کی آسائشوں اور خوشگواریوں کی خوشخبری دیوے جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

(2/97، 26/192-193) (16/102)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾

ہمیں یقیناً علم ہے۔ یہ (کفار) لوگ آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ اس شخص کو ایک آدمی پڑھاتا، سکھاتا ہے۔ حالانکہ جس آدمی کی طرف منسوب کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ (قرآن) فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہے۔ (16/103)

(چونکہ آیت کریمہ میں کسی شخص کو نام زد نہیں کیا۔ مسئلہ اختلافی ہے لہٰذا اس کی نشاندہی مشکل ہے)۔

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾

جولوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کوتسلیم بالیقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو منزل مقصود کی صحیح راہ نہیں دکھاتا۔ایسے لوگوں کیلئے کربناک عذاب ہے۔(16/104)

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

بلاشبہ جھوٹ تو وہ لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کوتسلیم بالیقین نہیں کرتے اور وہی سراسر جھوٹے ہیں۔(16/105)

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

جوکوئی ایمان لانے کے بعد منکر ہوگیا، بجز اس کے جو کفر پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل مطمئن ہو اور اس کے دل پر (قبیح اثرات غالب نہ ہوجائیں اس کا کوئی مواخذہ نہیں) مگر جن لوگوں نے اپنی رضامندی سے کفر کی راہ اختیار کی ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور وہ بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہونگے۔(16/106)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾

ازیں باعث کہ انہوں نے آخرت کی زندگی کونظر انداز کر کے دینوی زندگی کومحبوب سمجھا۔ نیز اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) منکرین پر فلاح وسعادت کی راہ نہیں کھولتا۔(16/107)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کے (کفر کے منفی اثرات کے باعث) دل ودماغ، کانوں اور آنکھوں پر

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے مہر ثبت کردی ہے اور یہی لوگ ہیں جو غیض وغضب میں ڈوب چکے ہیں۔ یہی لوگ

اپنے انجام سے بے خبر ہیں۔(16/108) 63/3,2/77

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾

یہی لوگ بلاشک وشبہ آخرت کی زندگی میں خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (16/109)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع ١٤ ١٠ ٢٠

لیکن جن لوگوں نے صبر آزما آزمائشوں سے گزر کر اور مصائب وظلم سہنے کے بعد اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور (نظام اسلام کے لئے) جنگ وجدل کیا اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا اس کے بعد یقیناً تیرا رب حفاظت میں لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ 9/20 (16/110)

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

(ذرا اس زہرہ گداز گھڑی کا تصور کیجئے) جس روز ہر متنفس نفسا نفسی کے عالم میں حیران و پریشان ہوگا اور ہر متنفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا اجر دیا جائیگا اور ان سے ذرہ برابر بھی ناانصافی نہ ہوگی۔(16/111)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾

اور (پھر دیکھو!) اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جہاں لوگ ہر طرح سے امن وامان اور مطمئن اور فارغ البال تھے۔ ہر جگہ سے وافر مقدار میں سامان زیست پہنچتا تھا۔ اور ہر شخص بافراغت کھاتا پیتا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ انہوں نے کفران نعمت کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں انہی نعمتوں سے محروم کردیا۔ ان کی کارستانیوں پاداش میں (تنعم کی جگہ) انہیں فاقہ کشی، قحط اور خوف، عدم تحفظ جان ومال کے کرب وبیقراری کا مزہ چکھادیا۔ 20/124 (16/112)

Marfat.com

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾

اور پھر انکے پاس انہیں میں سے ایک رسول بھی آیا تھا اور (اس نے فلاح وسعادت کی راہ کی دعوت بھی دی) مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا جس کی پاداش میں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) عذاب میں گرفتار ہو گئے اور خود ہی ظلم کرنے والے تھے۔ (16/113)

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾

پس چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حلال اور پاکیزہ رزق تمہیں عطا کیا ہے اسے شوق و رغبت سے کھاؤ۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اگر واقعی تم اس کی محکومی اور بندگی کرتے ہو۔ (16/114)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾

(اے نوع انسان) جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔ مردار جانور، خون، سور کا گوشت، اور وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ پھر جو کوئی (حلال گوشت یا دوسری چیز نہ ملنے کی صورت میں) بھوک کی حالت میں اضطراری میں جان بچانے کی خاطر اگر کوئی ان اشیاء میں سے کھالے تو (کوئی مضائقہ نہیں) بشرطیکہ نافرمانی کرنے والا ہو نہ اللہ تعالیٰ کے قانون سے تجاوز کا مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (16/115)(5/3,2/173)

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ

اور یاد رکھو! اگر ایسا ہو کہ تمہاری زبان پر جھوٹی بات آ جائے تو بے دھڑک نہ نکال دیا کرو۔

Marfat.com

(مثلاً) یہ چیز حلال ہے، تو وہ حرام ہے(4/143-144) اس قسم کے حکم لگانا اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنے کے مترادف ہے بلاشبہ جو اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے ہیں وہ کبھی بھی فلاح نہیں پایا کرتے۔ (16/116)

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾

وہ ایسی باتوں سے چندروزہ فائدہ تو ضرور حاصل کر لیتے ہیں لیکن آخرالامران کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔ (16/117)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾

وہ اشیاء جو ہم تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں وہ یہودیوں پر حرام کی گئی تھیں۔6/147 دراصل ہم نے ان پر کوئی ظلم نہ کیا تھا بلکہ خود اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔ (16/118)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ ع ١٥ ١٩ ٢١

البتہ جن لوگوں نے جہالت کی بنا پر برائی کا ارتکاب کیا پھر توبہ کر کے اصلاح کر لی تو یقیناً توبہ اور اصلاح کرنے کے بعد اے رسول تیرا رب تحفظ دینے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔(16/119)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۙ

بلاشبہ حضرت ابراہیمؑ اپنی جامع شخصیت کی بنا پر ایک پوری امت تھا۔ وہ گمراہی سے کنارہ کش ہو کر استقامت سے صراط مستقیم پر گامزن تھا۔ وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ (16/120),16/123

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بے حد شکر گزار تھا جس نے انہیں برگزیدگی عطا فرمائی تھی اور اس کو سیدھی راہ کی راہنمائی فرمائی۔ (16/121)

Marfat.com

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٢٢

علاوہ ازیں، ہم نے دنیا میں بھی اس کو بھلائی عطا فرمائی اور آخرت میں بھی وہ یقیناً صالحین میں سے ہوگا۔ (16/122)

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٢٣

بعد ازاں اے رسول! ہم نے تم پر وحی کی کہ (یک سو ہوکر) ابراہیم کے طریقے (دین توحید) کی اتباع کرو۔ کیونکہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ (16/123)

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٢٤

دیکھو! سبت یعنی کاروباری زندگی کے ناغہ اور عبادت کے دن مچھلیاں نہ پکڑنے کا ڈسپلن یہودیوں پر نافذ کیا گیا 2/65

جنہوں نے اس کے (قوانین واحکام کے) بارے میں اختلاف کیا تھا۔ اور بے شک آپ کا پروردگار قیامت کے روز ان میں ان باتوں کا فیصلہ کردیگا۔ جن میں اختلاف کرتے تھے۔ (16/124)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝١٢٥

اے نبیؐ! اپنے رب کے راستہ کی طرف آنے کی دانشمندی اور حسین پند ونصیحت کے ساتھ انسانوں کو دعوت دو۔ اور ان سے خوبصورت اور پسندیدہ انداز میں استدلال و بحث کرو آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ 68/7 (16/125)

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝١٢٦

اور اگر تم (دشمنوں کی زیادتیوں کا) بدلہ لو تو اسی قدر لو جس قدر تمہیں اذیت پہنچائی گئی ہو لیکن

Marfat.com

اگر تم صبر اور درگزر کرو (انتقام نہ لو) تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہے۔ (16/126)

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾

اے نبیؐ! آپ صبر سے کام لیں۔ آپ کا یہ صبر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہے آپ انکی حرکات پر رنج وغم نہ کھائیں اور نہ ہی انکی سازشوں، مکاریوں پر دل تنگ کریں۔ (16/127)

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾ ع ١٦ ١٩ ٢٢

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو تقویٰ اختیار کریں نیز جو اپنے حسن عمل سے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔ (16/128)

Marfat.com

Marfat.com

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ

(۱۵)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ الْاِسْرَآءِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ١١١ رُكُوْعَاتُهَا ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

ہر عیب اور نقص سے منزہ اور مبرہ ہے اللہ تعالیٰ (جو اپنی سکیم کے مطابق) لے گیا رات کے وقت اپنے بندے کو نظام توحید کے مرکز مسجد الحرام سے دور کی مسجد تک (مدینہ تک (9/40)) کیونکہ ہم نے اس مقام اور اسکے گرد و نواح کو بڑی برکات بخشی ہیں تا کہ اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں یقیناً وہ دیکھنے اور سننے والا ہے اس کا ہر فیصلہ حکمت پر مبنی ہوتا ہے (اسریٰ کا مطلب سیر کرانا نہیں بلکہ رات کے وقت سفر ہجرت کرنا ہے)۔ (17/1)(11/81, 15/65, 26/52, 20/77) (17/80)

(عبد دیگر، عبدہ، چیزے دیگر است)

وَ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ؕ ②

ہم نے حضرت موسیٰ کو بھی اسی طرح ضابطہ حیات عطا کیا تھا۔ اور اسے بنی اسرائیل کے لئے سرچشمہ ہدایت بنایا تھا (اس حکم کے ساتھ) کہ میرے سوا کسی کو اپنا کارساز و مشکل کشا نہ بنانا۔ (17/2)

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③

ہم نے ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ تم ان لوگوں کی نسل میں سے ہو جنہیں ہم نے حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کرا کر (عذاب طوفان سے نجات دلائی تھی) یقیناً وہ ہمارا شکر گزار بندہ تھا۔ (17/3)

Marfat.com

وَ قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴

پھر ہم نے کتاب (توریت) میں اپنے فیصلہ سے خبردار کر دیا تھا کہ تم دو دفعہ ضرور زمین میں فساد عظیم برپا کرو گے اور بڑی سرکشی اختیار کرو گے۔ 5/78 (17/4)

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵

چنانچہ جب پہلا موقع پیش آیا تو (اے بنی اسرائیل!) ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہارے خلاف ایسے بندے مسلط کر دیئے جو بڑے طاقتور اور سخت گیر تھے جنہوں نے تمہاری بستیوں میں گھس کر تمہیں تاخت و تاراج کر دیا تھا یہ ایک وعدہ تھا جو پورا ہو کر رہنا تھا (یہ وہ ہولناک تباہی ہے جو اشوریوں اور اہل بابل کے ہاتھوں اسرائیل پر نازل ہوئی تھی)۔ (17/5)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶

(جب تم نے اس سے عبرت حاصل کر لی تھی) تو ہم نے تمہیں ان پر دوبارہ غلبے اور تسلط کا موقع فراہم کر دیا تھا۔ اس طرح ہم نے تمہیں مال و دولت کی فراوانی اور اولاد نرینہ کی کثرت سے مدد کی اور تمہاری افرادی قوت پہلے سے بڑھا دی تھی (جس سے تم پھر ایک قوم بن گئے) (17/6)

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۖ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷

وقف لازم

دیکھئے! اگر تم نے حسن کارانہ انداز سے کام سرانجام دیئے تو اپنے مفاد میں دیئے۔ پھر جب تم نے ناہمواریوں کی روش اختیار کی تو ہمارے (قانون مکافات عمل کے مطابق) اس کا وبال تم ہی پر پڑا۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے تمہاری سرکوبی کے لئے دوسرے بندوں کو مسلط

Marfat.com

کر دیا (رومیوں کو) تا کہ مار مار کر تمہارا حلیہ بگاڑ دیں اور ہیکل سلیمانی میں گھس کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ جیسا کہ پہلے (بابلی) دشمنوں کے گروہ نے گھس کر کیا تھا نیز جس پر ہاتھ پڑے تہس نہس کر کے رکھ دیں۔ (17/104) (17/7)

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸

(اگر اب بھی ناہمواریوں سے باز آ کر راہ راست اختیار کر لو) تو عنقریب تمہارا پروردگار تم پر نوازشوں اور رحمت کی بارش برسائے گا لیکن اگر پھر تم نے اپنی پرانی روش کا اعادہ کیا تو ہم بھی (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سابقہ سزا کا اعادہ کرینگے اور کفران نعمت کرنے والوں کے لئے ہم نے جہنم کو عقوبت خانہ بنا رکھا ہے۔ (17/8)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹

یقیناً یہ قرآن کریم اس راستے کی رہنمائی کرتا ہے جو توازن بدوش اور اعتدال کی سیدھی راہ ہو اور ان لوگوں کو جو اس کی صداقتوں کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور عمل صالح بجا لاتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ انہیں ان کے حسن عمل کا بہت بڑا اجر دیتے ہیں۔ (17/9)

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰ ع ۱۰

مگر جو لوگ حیات آخرت پر ایمان بالیقین نہیں لاتے (اور طبعی زندگی کو منتہائے زندگی سمجھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں) ہم نے انکے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (17/10)

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱

وحی سے ماورا بنی نوع انسان (بعض اوقات اپنی عاقبت نا اندیشی کے باعث) اپنے لئے شر انگیز و مضرت رساں اشیاء کی تمنا کرتا ہے۔ اسی طرح جس طرح خیر اور منفعت بخش اشیاء کے لئے دعا مانگتا ہے (گویا شر اور خیر میں تمیز نہیں کر سکتا) دراصل انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔ (17/11)

Marfat.com

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ⑫

اور (حقیقت یہ ہے) کہ ہم نے روز وشب کو دو ایسی نشانیاں یا علامات بنایا ہے کہ رات کو تاریک دن کو روشن تاب بنایا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو اور (دن اور رات کے اختلاف سے) ماہ وسال کا حساب وشمار معلوم کرسکو۔ اس طرح ہم نے ہر چیز کی تفصیل سے وضاحت کردی ہے۔ (17/12)

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ⑬ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ⑭

دیکھو! ہم نے ہر انسان کا اعمال نامہ اسکی گردن میں لٹکا رکھا ہے اور روز قیامت ایک نوشتہ اس کے لئے نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی کتاب کی طرح پائیگا پھر روز حساب جب اس کا پیش ہوگا دفتر عمل تو اسے حکم دیا جائے گا کہ پڑھ اپنا اعمال نامہ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کے لئے کافی ہے۔ 10/5 (17/13-14)

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ⑮

جو شخص راہ راست پر سفر زندگی کرتا ہے۔ اس کی راست روی اسکے اپنے فائدے میں ہے (یعنی منزل مقصود پالیتا ہے) اور جو راہ راست سے بھٹک گیا تو بھٹکنے کا خمیازہ بھی خود ہی بھگت لے گا۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا۔ (35/18,39/7,53/38,6/164)

اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک (حق و باطل کا فرق سمجھانے کیلئے) ایک رسول نہ بھیج دیں۔ (رسول کا پیغام وحی ہی بنی نوع انسان کے لئے حجت ہے اور کوئی ذریعہ نہیں) (17/15)

Marfat.com

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ⑯

جب ہم کسی بستی کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو خوشحال و دولت منداور دوسروں کی کمائی پر عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے والے لوگوں کو (قوانین الٰہیہ پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتے ہیں) تو وہ سرکشی اور نافرمانی میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ تب وہ سزاوار عذاب قرار پاتے ہیں تو پھر ہم (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ (17/16)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ⑰

(ذرا تاریخ عالم کا ورق الٹ کر دیکھو!) کتنی ہی نسلیں تھیں جو حضرت نوح کے بعد ہمارے (قانون مکافات عمل کے مطابق) ہلاک ہو چکی ہیں۔ اے رسول! تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے بخوبی باخبر اور سب کچھ دیکھنے کے لئے کافی ہے۔ (17/17)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ⑱

(دیکھئے) جو کوئی اسی دنیا میں مفاد عاجلہ کا خواہشمند ہوتا ہے اسے ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق جتنا چاہیں یہیں دے دیتے ہیں۔ پھر اس کے لئے جہنم مقرر کر دیتے ہیں تا کہ وہ ملامت زدہ اور پھٹکارا ہوا ہو کر تا پتا رہے (سڑتا رہے)۔ (17/18)

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ⑲

اور جو کوئی آخرت کی نعمتوں کی طلب و آرزو رکھتا ہو اور اس کے حصول کے لئے کوشش ناتمام بھی کرتا رہے۔ نیز مومن بھی ہو تو ایسے شخص کی کوشش مشکور و قبول ہوگی۔ (17/19)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ⑳

اے بنی نوع انسان! ہم (طالبان دنیا و آخرت) سب کی ہم تیرے رب کی عطائے نعیم کے مطابق مدد کرتے ہیں نیز تیرے رب کی عنایات بند ہونے کی نہیں ہیں۔ 42/20 (17/20)

Marfat.com

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾

ذرا نظر بھر کر دیکھو! ہم نے (اپنے انعام وفضل کے مطابق) بعض کو بعض پر کس طرح فضیلت وفوقیت عطا کر رکھی ہے اور آخرت میں ان کے درجات ومراتب اور بھی زیادہ بلند ہوں گے۔ (17/21)

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ ع ٢ ١٢ ٢

اور ساتھ ہی اے انسان یہ بھی یاد رکھ! کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور کو اقتدار واختیار میں شامل نہ کر۔ ورنہ دھتکارے ہوئے انسانوں کی طرح محروم وبے یار ومددگار بیٹھا رہ جائیگا۔ (17/22)

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ ﴿٢٤﴾

اے اولاد آدم! تیرے پروردگار نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کرنا۔

(۲) اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کی آخری عمر تک پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کرنا، نہ ہی انہیں سختی اور درشتی سے جواب دینا، بلکہ ان سے خوش خلقی نرمی اور ادب واحترام سے بات کرنا 31/15 اور انکے سامنے محبت وخدمت کے جذبات سے سرنگوں رہنا اور دعا مانگتے رہنا کہ اے پروردگار! ان پر رحم فرما، جس طرح انہوں نے (محبت اور شفقت) کے ساتھ بچپن میں میری پرورش اور تربیت کی تھی۔ (17/23-24)

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾

جو کچھ تمہارے دلوں کے اندر ہے تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم نیکوکار اور صالح بن کر رہے (اگر تم سے بے قصد فرد گذاشت بھی ہوگئی ہوگی) تو وہ بلاشبہ توبہ کرنے والوں کو تحفظ دینے والا ہے۔ (17/25)

Marfat.com

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾

خیال رہے جولوگ تمہارے قرابت دار، جو مسکین ہیں (یعنی جن کا چلتا ہوا کاروبار کسی وجہ سے رک گیا ہو) اہل احتیاج، ضرورت منداور جو مسافر زادراہ کے بغیر رک گیا ہو سب کو انکا حق ادا کردو۔ 70/24-25 لیکن مال ودولت بے جا خرچ مت کرو جیسا کہ بے محل خرچ کرنا ہوتا ہے۔(17/26)

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾

کیونکہ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی بندے ہیں اور شیطان اپنے رب کی صفت ربوبیت کا منکر اور ناسپاس گزار ہوتا ہے۔ (17/27)

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾

لیکن اگر تمہیں اہل احتیاج سے اجتناب کرنا پڑے کہ سردست تنگدست ہو اور تم اپنے رب کی رحمت وفضل وکرم کے طلبگار وامیدوار ہو تو اسے نرمی سے معذرت کرلو۔(17/28)

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾

مگر نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رہ جاؤ (یعنی زیادہ کنجوس بن جاؤ) اور نہ ہی زیادہ کشادہ دست ہوکر (اسراف اور تبذیر سے سب کچھ لٹادو) جس کے نتیجے میں عاجز ودرماندہ اور پریشان ہوکر رہ جاؤ۔(17/29)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ ع ٣ ٨ ٣

اے بنی نوع انسان! تیرا رب (اپنے قانون مشیت کے مطابق) جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کردیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ ومحدود کردیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے (احوال وظروف اور سعی وعمل سے) باخبر ہے (اور ہر ایک کی طلب وجستجو) پر نگاہ رکھتا ہے۔(17/30)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾

Marfat.com

یادرکھو! اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل مت کرو (اور نہ تعلیم و تربیت سے محروم رکھو) ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دینے والے ہیں۔ انہیں قتل کر دینا یا علم و تربیت سے محروم رکھنا بہت بڑا جرم ہے۔ (17/31)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾

اور پھر دیکھو! زنا اور جنسی بدکاری کے قریب بھی مت پھٹکو کیونکہ وہ سراسر بے حیائی ہے اور جنسی فعل ایک بری خصلت اور معیوب راہ عمل ہے۔ (17/32)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾

قتل نفس کا ارتکاب مت کرو۔ جسے اللہ نے حرام قرار دے رکھا ہے مگر قانون الٰہی کے مطابق اگر کوئی شخص ناحق قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا اختیار عطا کیا ہے۔ پس چاہیئے کہ قتل میں حد سے تجاوز نہ کیا جائے کیونکہ اسے قانون کی مدد حاصل ہے۔ (17/33)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٤﴾

نیز جو بچہ یتیم اور بے سہارا ہو جائے اس کے مال کے قریب تک نہ پھٹکو مگر حسن نیت اور احسن طریقے سے، یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔ 6/153

(اس سلسلہ میں کیا ہوا) عہد وفا کرو (یعنی شرائط یتیم کو واپس کر دو) بلاشبہ عہد کے بارے میں تم سے پرسش ہوگی۔ (17/34)(16/91,5/1)

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾

اور کسی کو پیمانے سے ماپ کر دو تو پورا پورا حق دو۔ اور جب تولو تو درست ترازو سے تولو۔ (یادرکھو!) صحیح فائدہ ماپ تول کا تمہارے ہی لئے بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے خوب تر ہے۔

6/152,7/83,11/85,26/81(17/35)

Marfat.com

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝٣٦

اور جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔ بلاشبہ آنکھ، کان اور دل سب کے متعلق باز پرس ہوگی (تم اپنی بصارت، سماعت کے ذریعے معلومات حاصل کرو اور پھر ان معلومات کی بنا پر اپنے ذہن سے فیصلہ کرو اور صحیح نتیجہ اخذ کرو یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو تم پر عائد کی گئی ہے)۔(17/36)

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝٣٧

اور پھر دیکھو! تم زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔ یقیناً تو زمین کو (پائے استکبار سے) پھاڑ نہیں سکتا۔ اور نہ کبریائی میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔(17/37)

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝٣٨

(مذکورہ بالا تمام اخلاقی عیوب، میں) انکے سیہ اثرات تیرے پروردگار کو ناپسند ہیں۔ (17/38)

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝٣٩

(اے نبی) یہ بڑی ہی پراز حکمت ہدایات ہیں جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے بذریعہ وحی نازل کی گئی ہیں۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معاون و شریک نہ بنالینا ورنہ ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے واصل جہنم ہو جاؤ گے۔(17/39)

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝٤٠ ع ١٠ ٤

(اے رسول! ان مشرکین سے پوچھو) کیا تمہیں تمہارے رب نے بیٹوں کو تمہارے لئے مخصوص کر رکھا ہے اور اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ہے (افسوس ہے تم پر) کتنی بڑی سخت لغو بات ہے جو تم لوگ زبانوں سے نکالتے ہو۔18/4-5(17/40)

Marfat.com

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

ہم نے اس قرآن کریم میں حقائق وقوانین کو مختلف انداز سے بیان کر کے لوگوں کو سمجھایا ہے تاکہ یہ نصیحت حاصل کریں مگر یہ لوگ حق سے اور زیادہ دور بھاگے جارہے ہیں۔ 17/89 (17/41)

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾

(اے پیغمبر! جاہلوں کو اس دلیل سے) سمجھائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور الٰہ بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو مقام عرش پر تخت اقتدار پر غالب آنے کی ضرور کوشش کرتے۔ (17/42)

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾

ان تمام باتوں سے جو یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ منزہ اور مبرا اور بہت بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔ (17/43)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

تمام کائنات کی بلندیوں اور پستیوں اور جو کچھ ان کے اندر موجود ہے سب اس کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں (یعنی اس کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل ہیں) نیز (کائنات) کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد وثناء اور ستائش کے ساتھ اس کی تسبیح وتقدیس نہ کر رہی ہو مگر اس کی تسبیح کو تم سمجھتے نہیں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور تحفظ فراہم فرمانے والا ہے۔ (17/44)

علامہ اقبالؔ جیسا کہ بعنوان زمانہ میں فرماتے ہیں:

؎ میری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانا دانا
ہر ایک سے آشنا ہوں، لیکن جدا جدا رسم و راہ میری
کسی کا راکب، کسی کا مرکب کسی کو عبرت کا تازیانہ!

Marfat.com

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ﴿۴۵﴾

(اے رسول! جولوگ قرآن کے متعلق بیزاری اور ناگواری کے جذبات رکھتے ہیں) اور آخرت پرایمان بھی نہیں رکھتے تو آپ جب انکوقرآن کریم پڑھ کرسناتے ہیں تو ہم آپ کے اوران کے درمیان غیر مرئی پردا حائل کردیتے ہیں۔(17/45)

وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

نیز (اسی طرح) ہم ان کے دل ودماغ پرغلاف چڑھادیتے ہیں کہ ان کی سمجھ بوجھ کچھ کام نہیں کرتی اورانکے کانوں میں گرانی (Deafness) پیدا کردیتے ہیں کہ کچھ سن نہیں پاتے اور جب آپ قرآن میں صرف اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہیں (انکے خودساختہ پیشوان باطلہ کا ذکر نہیں کرتے) تووہ منہ پھیر کرچل دیتے ہیں۔(17/46) 39/45

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

اور جب یہ علیحدہ بیٹھ کر باہم سرگوشیاں کررہے ہوتے ہیں (ان سے بھی ہم آگاہ ہیں) یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں آدمی تو سحرزدہ ہے جس کے پیچھے تم لگے ہوئے ہو (تو اس سے بھی ہم بے خبر نہیں (7/198, 10/42 , 10/42) (17/47)

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾

(اے پیغمبر! غور کرو) ان لوگوں نے تیری نسبت کیسی کیسی باتیں بنارکھی ہیں جس کی وجہ سے یہ راہ راست سے بھٹک گئے ہیں پس اب راہ نہیں پاسکتے۔(17/48)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾

دیکھو! (یہ منکران آخرت باندازاستفہام) یہ کہتے ہیں جب ہم (مرنے کے بعد) بوسیدھا

Marfat.com

ہڈیاں رہ جائینگے اور گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہوجائینگے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائینگے؟(17/98) (17/49) 27/67,35/53,23/82,23/35,22/5

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝٥٠

آپ انہیں جواب میں کہیں، ''ہاں'' چاہے آپ پتھر بن جاؤ یا لوہا (تمہاری نشاۃ ثانیہ ہو کر رہے گی)(17/50)

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝٥١

یا پھر کوئی ایسی تخلیق جو تمہارے خیال میں زندہ ہونا انتہائی ناممکن ہو (پھر بھی تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے) یہ سن کر وہ پوچھیں گے، بتاؤ کون ہے جو اس طرح ہمیں دوبارہ زندہ کریگا؟ تو ان کو جواب میں کہو! وہ اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا اس پر ازرہ تمسخر وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے ''(اچھا یہ بتاؤ) ایسا کب ہوگا؟ تو جواب میں کہیں ممکن ہے کہ وقت قریب ہی ہو''۔ (17/51)

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٥٢ ع ١٢ ٥

ایسا قیامت کے روز ہوگا جب وہ تمہیں پکارے گا جس کے جواب میں تم اس کی حمد وثناء کرتے ہوئے حاضر ہوجاؤ گے اور تم گمان کرو گے کہ جیسے دنیا میں کم مدت ہی ٹھہرے تھے۔ (17/52)

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝٥٣

اور اے محمدؐ! میرے بندوں کو حسین (انداز میں) سمجھا دو کہ وہ زبان سے ایسی باتیں کیا کریں جو بہترین ہوں، حسن وخوبی والی ہوں۔4/9,2/83 دراصل شیطان ہی لوگوں میں اختلاف اور فساد برپا کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (17/53)

Marfat.com

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾

تمہارا رب تمہارے تمام حالات سے باخبر ہے (اگر اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوں) تو وہ تم پر اپنے قانون مشیت کے مطابق رحمت مرحمت فرماتا ہے (اگر انکے خلاف ہونگے) تو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اے رسول! ہم نے تمہیں ان پر نگراں و پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے (تم ان کو انکے اپنے حال پر چھوڑ دو کہ یہ اپنے لئے کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں)۔ (17/54)

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

تیرا رب آسمانوں اور زمین میں جو مخلوقات ہے اسکے حالات کو خوب جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت و فوقیت عطا فرمائی ہے 2/253 اور ہم نے حضرت داؤد کو زبور عطا کی تھی۔ (17/55)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾

انہیں کہو! کہ تم ان ہستیوں کو اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ صاحب اختیار یا کارساز و مشکل کشا سمجھتے ہو۔ انہیں پکار کر دیکھو گے تو وہ نہ تمہاری مشکل کشائی کا مقدور رکھتے ہیں اور نہ ہی زبوں حالی کو بدل سکتے ہیں۔ (17/56)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

جن لوگوں کو یہ (مشرکین اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ) پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور تقرب کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ اور اسکی رحمت کی امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب حاصل ہو جائے (5/35) اور اس کے (قانون مکافات عمل) کے عذاب سے خائف رہتے ہیں۔ بلاشبہ تیرے رب کا عذاب ہی ڈرنے کے قابل ہے۔ (17/57)

Marfat.com

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

اور ایسی کوئی بستی (منکرین حق کی) نہیں جسے ہم (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ہلاک نہ کردیں یا عذاب الحریق سے دوچار نہ کریں۔ یہ (فیصلہ) نوشتہ الٰہی میں لکھا جاچکا ہے (ایسا ہوکر ہی رہیگا)۔(17/58)

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾

(جن معجزاتی نشانیوں کا یہ منکران اسلام مطالبہ کرتے رہتے ہیں) ان کے بھیجنے سے ہمیں کون روک سکتا ہے؟ مگر ہم جانتے ہیں کہ ان کے مقدمین اس قسم کی نشانیوں کی تکذیب کرچکے ہیں۔ (مثلاً) ہم نے قوم ثمود کی طرف اونٹنی کو اسی قسم کی نشانی بنا کر بھیجا تھا۔ لیکن انہوں نے ظلم کیا (ہلاک کردیا چہ جائے کہ عبرت حاصل کرتے) ہم نشانی اسی لئے بھیجا کرتے ہیں کہ لوگ (انکار، ظلم وسرکشی کے نتائج سے) ڈرتے رہیں۔(17/59)

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع ۶ ۸ ۶

اے رسول! تجھے بتا دیا گیا تھا کہ تیرا رب انسانوں کے اعمال کو نتیجہ خیزی کی خاطر محفوظ رکھے ہوئے ہیں اور ہم نے تمہیں خواب میں دکھا دیا تھا کہ آپ فاتح کی حیثیت سے مسجد حرام میں داخل ہونگے (48/27) 2/144 وہ صرف اسلئے کہ لوگوں کی اصلیت اور انکا انفشار وافتراق بھی تم پر ظاہر ہوجائے۔ جسکا نتیجہ قرآن کریم میں زندگی کی انسانیت ساز خوشگواریوں اور شادابیوں سے محرومی قرار دیا گیا تھا۔ ہم انہیں افتراق ومخاصمت کے خوفناک نتائج سے متنبہ کرتے رہے تھے مگر اس سے ان کی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی میں اضافہ ہی ہوا۔(17/60)

Marfat.com

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾

اور یاد کرو! جب ہم نے ملائکہ کو حکم دیا تھا کہ حضرت آدم کی (علمی فضیلت) کے سامنے سر تسلیم خم کردو۔ تو سوائے ابلیس کے سب نے سر تسلیم خم کر دیا (اس نے حجت پیش کردی) کیا میں اسے (حقیر) انسان کی اطاعت اختیار کرلوں جس کو تو نے مٹی سے تخلیق کیا ہے۔ (17/61) 15/30-31

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾

شیطان نے (طنزیہ انداز میں) جواب دیا: ''ذرا دیکھ تو سہی۔ کیا یہ اس قابل ہے کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھے روز قیامت تک مہلت دے تو میں ماسوائے چند لوگوں کے اسے بھی چڑھا کر قابو کر کے جہاں چاہوں لئے پھروں گا (اور اس کی عاقبت برباد کر کے رکھ دونگا)۔ (17/62)

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''دور ہو جا! ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریگا تو سب کی کشت حیات جھلس کر رہ جائیگی (یعنی واصل جہنم کر دیا جائیگا) یہی تمہارے اعمال کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ہے۔ (17/63)

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾

نیز جس جس پر تیرا زور چلے اسے اس کے صحیح مقام سے اکھیڑ لے (بہکا سکے تو بہکا لے) اور ان پر اپنے لشکر سوار اور پیادے بھی چڑھا لا۔ اور ان کے مال اسباب، دھن دولت اور اولاد میں حصہ دار بھی بن جا۔ اور ان کو وعدوں کے سبز باغ دکھا کر اپنے جال میں پھنسا لے مگر (حقیقت یہ ہے) کہ شیطان جو وعدے کرتا ہے وہ فریب میں لانے کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔ (17/64)

Marfat.com

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾

(ارشاد باری تعالیٰ ہوا:) اے شیطان مردود بلاشبہ! جو میرے مخلص بندے ہونگے ان پر تیرا اختیار ہرگز نہیں چلے گا۔ تیرا رب ہی انکی مدافعت وحفاظت کیلئے کافی ہے۔(17/65)

رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾

اے بنی نوع انسان! وہی تمہارا رب ہے جو (اپنے قانون طبعی کے مطابق) تمہارے لئے دریا یا سمندر میں کشتی یا جہاز بلا روک ٹوک چلاتا ہے تاکہ تم اسکی (نعمتوں کی) طلب وجستجو اس کا فضل تلاش کرو۔ درحقیقت وہی تمہیں اپنی رحمت سے نوازنے والا ہے۔(17/66)

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

پھر جب سمندر اور دریا میں تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو (تمہارے معبودان باطلہ جنہیں تم (اپنا کارساز ومشکل کشا سمجھ کر) پکارا کرتے تھے، تمہارے ذہنوں سے غائب ہوجاتے ہیں۔ صرف پھر اللہ ہی یاد رہتا ہے۔ لیکن جب وہ مصیبت سے نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے روگردانی کر لیتے ہو۔ بلاشبہ انسان بڑا ہی ناشکرا واقع ہوا ہے۔(17/67)

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾

اے مشرکین! کیا تم (ان امکانات سے) محفوظ ومطمئن ہوگئے ہو کہ اگر وہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہیں (غرق دریا ہونے سے بچا کر) خشکی پر لے جا کر زمین میں دھنسا دیوے یا تم پر سنگ ریزوں کی آندھی چلا کر تمہیں (نیست ونابود کردے) تو پھر تم اپنا نگران ومددگار نہ پاؤ گے۔(17/68)

Marfat.com

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾

یا پھر کیا تم نے خوف الٰہی کو نظر انداز کر رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ ویسی ہی کسی مصیبت میں مبتلا کر دے اور باد تند کا سخت طوفان بھیج دے اور تمہاری ناشکری کی پاداش میں تمہیں غرق کر دے اور پھر ہم پر دعویٰ کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے؟ (17/69)

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ ع ۷ ۱۰

ذرا غور کرو! ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم اور فضیلت عطا کی اور خشکی اور تری میں، دونوں کی قوتیں اس کے تابع کر دی اور پاکیزہ اور لذیذ رزق عطا کیا۔ نیز اپنی مخلوقات میں سے اکثریت پر واضح فضیلت اور برتری عطا کی ہے۔ (17/70)

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾

(ذرا اس وقت کو تصور میں لاؤ،) جس وقت ہم گروہ انسانی کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے اس وقت جن لوگوں کو انکا اعمال نامہ انکے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور اپنے اپنے اعمال نامے کو پڑھیں گے تو (دیکھیں گے) ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ (17/71)

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾

یاد رکھو! جو بھی شخص اس دنیا میں اندھا بن کر رہے گا (یعنی کتاب اللہ سے اکتساب نور نہ کیا) وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھے سے بھی زیادہ ناکام و نامراد رہے گا۔ (17/72) 20/124

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾

Marfat.com

اے محمدؐ! ان (کافروں) نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ جو وحی الٰہی ہم نے تم پر نازل کی تھی تجھے فریب میں لا کر اس کی تبلیغ سے باز رکھیں تا کہ اس کلام الٰہی کی جگہ دوسری خود ساختہ باتیں ہماری طرف منسوب کر دیں تو اس صورت میں وہ آپ کو دوست بنا لیں گے۔ (17/73)

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾

پھر اگر ہم آپ (اپنے قانون مشیت کے مطابق) تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو کچھ بعید از قیاس نہ تھا کہ انکی طرف مائل ہو جاتے۔ (17/74)

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

(اگر بغرض محال) ایسا ہو ہی جاتا تو پھر ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) تجھے دینوی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد دو چند عذاب کا مزہ چکھاتے اور تمہیں ہمارے مقابلہ میں کوئی یار و مددگار نہ ملتا (کیونکہ تیری لغزش صرف تجھے ہی تباہ نہ کرتی بلکہ پوری کی پوری امت تباہی کا موجب بن جاتی)۔ (17/75)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾

(اور مدینہ کے یہود و مشرکین نے) اس امر کا بھی تہیہ کیا ہوا تھا کہ تمہیں اس قدر تنگ کریں (ڈرائیں دھمکائیں) کہ تم اس سرزمین کو چھوڑ کر چلے جاؤ یا صحیح راستہ سے ڈگمگا جاؤ اگر ایسا کر دیتے تو تیرے بعد پھر انہیں بھی ٹھہرنے کیلئے زیادہ مہلت نہ ملتی (بہت جلد ہلاکت و تباہی کا شکار ہو جاتے)۔ (17/76)

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ ع ۸

بہر حال جو کچھ تمہارے بارے میں یہ کر رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں۔ تجھ سے پہلے بھی ہم نے جس قدر رسول بھیجے ہیں، انکے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے مگر انکے بارے ہمارا طریق کار یہ رہا ہے، کہ (جب بھی کوئی قوم سرکشی میں حدود شکن ہو جاتی تو وہ تباہ و برباد ہو کر رہی) اور ہمارے دستور عمل میں تم تغیر و تبدل نہیں پاؤ گے۔ (17/77) 14/13-14

Marfat.com

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے اے رسول! صلوٰۃ قائم کرو غروب آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور پھر طلوع آفتاب سے پہلے تلاوت قرآن (11/114 ھود) یقیناً صبح کی تلاوۃ قران مشہود ہے (مخصوص حقائق ہیں)۔(17/78)

نوٹ: آیت مقدسہ درج صدر (17/78) کی تشریح فرماتے ہوئے مولانا ابواعلیٰ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ کے اوقات کا نظام مقرر کرنے میں جو مصلحتیں ملحوظ خاطر رکھی گئی ہیں ان میں سے ایک اہم مصلحت یہ بھی ہے کہ آفتاب کے اوقات عبادت سے اجتناب کیا جائے۔ ہر زمانے میں مشرکین کا سب سے بڑا معبود آفتاب ہی رہا ہے اور اس کے طلوع وغروب کے اوقات خاص طور پر اوقات عبادت رہے ہیں اسلئے ان اوقات میں صلوٰۃ (نماز) قائم کرنا حرام کر دیا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن حصہ دوئم صفحہ 663)

وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

نیز اے رسول! رات کے (پچھلے پہر نیند سے بیدار ہوکر) صلوٰۃ تہجد کا اہتمام کر یہ صرف تیرے لئے اضافی انعام ہے (Additional largeness) ہے عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کر دیگا (یعنی تم محمود خلائق ہوکر رہو گے) (17/79)

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾

(ہجرت کا وقت آلگا ہے) اے رسول! تیری یہی آرزو (دعا) رہنی چاہیے کہ اے میرے پروردگار! مجھے (مدینہ منورہ میں) عزت وتکریم اور صدق وسچائی کے ساتھ داخل فرمانا اور (مکہ مکرمہ سے) عزت وتکریم اور صدق وسچائی سے نکالنا۔ نیز اپنے فضل وکرم سے مجھے اقتدار اور نصرت دینے والی قوت نافذہ عطا فرمانا (یہی تمہاری پیہم آرزو اور مستقل تمنا ہونی چاہے)۔ (17/80)

Marfat.com

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

(اب اسکے بعد مخالفین سے للکار کر کہہ دو) کہ نظام حق وصداقت کا دور آ گیا ہے اور باطل یعنی دین کفر وشرک مٹ چکا ہے (نابود ہوگیا ہے) یقیناً باطل ہوتا ہی مٹنے والا ہے۔ (17/81)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

ہم قرآن کریم کے سلسلہ تنزیل میں جو کچھ بھی نازل کرتے ہیں وہ ایمان والوں کیلئے تو شفا اور رحمت ہے۔ مگر جو لوگ ظلم واستبداد کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے خسارے کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔ (17/82)

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾

(غور کرو!) جب ہم بنی نوع انسان کو نعمتوں سے نوازتے ہیں یعنی بخشائش اور مال رزق کی فراوانی عطا کرتے ہیں تو وہ حق وراہ راست سے اعراض وروگردانی کرنے لگ جاتا ہے اور جب اس پر مصیبت وبدحالی آتی ہے تو پھر اس پر مایوسیاں چھا جاتی ہیں۔ (41/56) (17/83)

ع ۹ ۷ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾

اے رسول! ان لوگوں کو آگاہ کردو: ''ہر کوئی شخص اپنے ہی تشکیل کردہ سانچے کے مطابق عمل کرتا ہے۔ تمہارا رب انہیں بہتر جانتا ہے کہ راہ راست پر کون ہے۔ (17/84)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾

اے رسول! یہ لوگ تجھ سے وحی کی ماہیت کے بارے پوچھتے ہیں انہیں بتادیں: ''کہ اس کا تعلق میرے رب کے Realm عالم امر سے ہے۔ اور تمہیں نالج (Knowledge) بھی تھوڑا ملا ہوا ہے۔ اس لئے تم عالم امر کی ماہیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ (اس کی ماہیت تمہاری عقل وفکر سے ماورا ہے کیونکہ اس کا تعلق صرف انبیاء سے ہے جو تابع وہی کے ہیں اور تم صرف تابع عقل کے ہو) (17/85)

Marfat.com

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾

اے نبیؐ! جو کچھ ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ اگر ہم اسے سلب کرلیں تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس کے خلاف دعویدار ہو سکے۔ (17/86)

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

یہ تیرے رب کی خاص رحمت اور انعام واکرام کا ایک گوشہ ہے ورنہ یہ کسی کو محنت اور کسب و کمال سے نہیں ملا کرتی۔ یہ اس کا بہت بڑا فضل وکرم ہے جو اس نے اس موہبت کبرا سے تجھے نوازہ ہے۔ (17/87)

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾

(آپ دنیا بھر کے متشکلین کو) اعلان (چیلنج) کردیں کہ اگر دنیا بھر کے کل نوع انسان اور جنات سب کے سب مل کر بھی کوشش کریں کہ اس قرآن کی مثل کوئی (کلام) بنالائیں تو ناممکن ہے خواہ وہ ایک دوسرے کے ممد ومعاون کیوں نہ بن جائیں۔ (17/88)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ فَاَبٰٓی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

اور ہم نے بنی نوع انسان کے (فہم وتفہیم) کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کے علم وحکمت کے حقائق کو مختلف اسالیب میں بیان کیا ہے۔ مگر لوگ انکار وجحود ہی پر اڑے بیٹھے ہیں۔ (17/89)

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

وہ اصرار کرتے ہیں کہ ہم اس وقت تک تجھ پر ایمان لانے کے نہیں جب تک تم زمین سے ہمارے لئے چشمہ جاری نہ کردیں۔ (17/90)

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾

یا پھر آپ کے پاس کھجوروں اور انگوروں کے باغ ہوں اور تیرے حکم سے انکے درمیان سے گزرتی ہوئی ندیاں اور نہریں رواں دواں ہوجائیں۔ (17/91)

Marfat.com

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾

جیسا کہ تم اپنے زعم میں ہمیں اللہ کے عذاب سے اکثر خوف زدہ کرتے ہو ہم پر آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دو یا پھر اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دے۔ (17/92)

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ ع ١٠

یا تمہارے لئے ایک سونے کا محل تیار کیا جائے یا آپ (ہمارے دیکھتے دیکھتے) آسمان پر چڑھ جائیں لیکن ہم آسمان پر چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائینگے تاوقتیکہ وہاں سے ایک لکھی لکھائی کتاب نہ لے کر آئیں۔ جسے ہم بھی پڑھ کر دیکھ لیں۔ اے رسول آپ انہیں جواب میں کہہ دیں کہ میرا رب (اس قسم کے فضول مطالبات سے) منزہ اور مبرہ ہے۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کا پیامبر ہونے کے سوا اور بھی کچھ ہوں۔ (17/93)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾

اور جب کبھی لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ (تعجب سے) پوچھتے: ''کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟'' (17/94)

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾

اے رسول! انہیں بتا دیں کہ اگر زمین پر فرشتے (بستے) اور اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم آسمان سے ان میں فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔ 43/60 (17/95)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾

نیز ان سے یہ بھی کہہ: کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے اس لئے کہ وہ تمام بندوں کے اعمال و کردار سے باخبر اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ (17/96)

Marfat.com

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝۹۷

راہ راست پر وہی انسان ہوتا ہے، جو اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کے مطابق چلتا ہے (وہی منزل مقصود کی راہ پاتا ہے) مگر جسے وہ گمراہی میں مبتلا کر دے تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے سوا کسی کو بھی اپنا حامی و ناصر نہیں پا سکتا۔ پھر قیامت کے روز انہیں اوندھے منہ جمع کیا جائیگا۔ اس حال میں کہ وہ اندھے گونگے اور بہرے عقل و فکر سے عاری ہونگے 2/18 اور ان کا مسکن جہنم ہوگا جب کبھی اس کی آگ مدھم ہونے لگے گی تو ہم اسے مزید بھڑکا دینگے۔ (17/97)

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝۹۸

یہ عذاب ان کے اس (قول و فعل) کے بدلے میں ہوگا کہ انہوں نے ہمارے قوانین و احکام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا اور کہتے تھے جب ہم مر جائینگے اور ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائینگی تو کیا ہم کو خلقت نو میں زندہ کر کے اٹھایا جائیگا؟ (یہ انکار استفہامیہ ہے) (17/98)
37/16,27/67,23/35,22/5

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝۹۹

کیا ان لوگوں نے اس حقیقت پر کبھی غور نہیں کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمان و زمین کی تمام کائنات کو پیدا کیا ضرور اس پر قادر مطلق ہے کہ ان کی موجودہ زندگی کی طرح نشاۃ ثانیہ دیدے۔ نیز اس نے ان کے لئے ایک معیاد متعین کر رکھی ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ لیکن ظالم لوگ پھر بھی انکار و جحود پر ہی اڑے بیٹھے ہیں۔ (17/99)

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝۱۰۰ ع ۱۱ ۷ ۱۱

Marfat.com

اے رسول! ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے (لامتناہی) خزانے بھی تمہارے پاس ہوتے تو تم ضرور اس ڈر سے روکے رکھتے کہ کہیں خرچ ہو کر ختم نہ ہو جائیں انسان واقعی بڑا ہی تنگ دل واقع ہوا ہے۔(17/100)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾

یہ واقعہ ہے کہ ہم نے حضرت موسیٰ کو نو واضح معجزاتی نشانیاں عطا کی تھیں 27/12 تم بنی اسرائیل سے دریافت کرلو (یعنی تصدیق کرلو) کہ جب وہ (حضرت موسیٰ) انکے پاس آیا تو (کیا ماجرہ ہوا تھا) یہ کہ فرعون نے اس سے کہا تھا کہ اے موسیٰ! میں تمہیں سحر زدہ خیال کردہ ہوں۔(17/101)

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ ع ط ﴿٥﴾

حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ تو یقیناً جانتا ہے کہ یہ بصیرت افروز نشانیاں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کسی اور نے نازل نہیں کی ہیں۔ اے فرعون! میں سمجھتا ہوں تو موت کو دعوت دے رہا ہے۔(17/102)

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾

فرعون نے ارادہ کیا کہ تمام بنی اسرائیل کو اکھیڑ کر ان کی زندگی کو پریشان پراگندہ کر کے (انکا جینا حرام کردے) لیکن ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو غرق آب کر دیا۔(17/103)

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ ط

اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم سرزمین فلسطین میں امن اور اطمینان سے رہو سہو۔ جب دوسری تباہی کا وعدہ آئیگا تو ہم تم سب کو اکٹھا کر لینگے۔(17/4-5-7) (17/104)

Marfat.com

وقف لازم

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾

اب ہم نے اس قرآن حکیم کو حق وصداقت کیساتھ نازل کیا ہے اور حقیقی اور افادی اقدار کے ساتھ لیکر (جبریل) اترا ہے. اے رسول! ہم نے تجھے اس کے سوا کسی اور مقصد کیلئے نہیں بھیجا کہ (ایمان وعمل کی خوشگواریوں کی) بشارت دے دو اور (انکار و بدعملی کے نتائج سے) متنبہ کر دو (17/105)

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

اور ہم نے قرآن کریم کو الگ الگ سورتوں میں منقسم کر دیا ہے تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سناتے رہو (اسے بیک وقت نہیں اتارا) بتدریج اتارا ہے۔ (17/106)

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾

انہیں صاف صاف بتا دو کہ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (یہ تم پر منحصر ہے) جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے (یعنی اہل کتاب) جب انہیں یہ سنایا جاتا ہے تو وہ بے اختیار منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔ (17/107)

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾

اور پکار اٹھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہر قسم کے عیب سے پاک ومنزہ ہے اس کا وعدہ پورا ہو کر رہنا تھا۔ (17/108)

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة

اور اس کی عظمت وصداقت کو جان کر ٹھوڑیوں کے بل یعنی منہ کے بل سجدوں میں گر پڑتے ہیں اور انکی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور اس (قرآن) کو سن کر انکا خضوع وخشوع اور بڑھ جاتا ہے۔ (17/109)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝

السجدة ٤

Marfat.com

اے رسول! ان پر واضح کردو: ''کہ تم اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے پکارو، اس کے تمام نام جمیل وجلیل ہیں اور پھر دیکھو! صلوٰۃ میں نہ تو (قرآن) کو بلند آواز میں پڑھو اور نہ بالکل آہستہ آواز میں بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔(17/110)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿١١١﴾ ع ١٢ ١١

نیز اس حقیقت کبرا سے آگاہ کردو کہ تعریف توصیف اور حمد وثنا کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کی فرماں روائی اور اقتدار واختیار میں کوئی اور شریک وسہیم ہے اور نہ ہی اسکی کمزوری یا عاجزی کی وجہ سے اسکو کسی مددگار کی ضرورت ہے لہٰذا اسکی کبریائی کی پکار بلند کرو (جیسی پکار) کرنے کا حق ہے۔(17/111) 74/3

اٰیَاتُهَا ١١٠ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّیَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ ﴿١﴾ سکتہ

وہی اللہ تعالیٰ جس کی کائنات کی ہر چیز ثنا خوان حمد وستائش ہے اسی نے اپنے بندے (محمد رسول اللہ) پر ضابطہ حیات (القرآن) نازل فرمایا ہے یہ وہ ضابطہ حیات ہے جس میں کسی قسم کا پیچ وخم (Crookedness) نہیں ہے۔ (18/1)

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ ﴿٢﴾

مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ ﴿٣﴾

جو نہایت سیدھی اور واضح بات کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو اس کی صداقت سے انکار کرنے

Marfat.com

والے ہیں انکی غلط روش زندگی کے ہلاکت انگیز نتائج سے متنبہ کردے اور جو مومنین نیک اعمال بجا لانے والوں کو خوشخبری سنائے کہ انکے لئے نیک اعمال کے بدلے میں جنت الفردوس کی شکل میں حسین اجر ملے گا۔ جس میں وہ ابدالآباد تک رہینگے۔ (18/2-3)

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴

اوران لوگوں کوخوف ناک نتائج سے خبردار کردے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ (18/4) 17/40,2/116,19/88

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵

اس بارے میں انہیں کوئی علم ہے اور نہ انکے آباؤ اجداد کو علم تھا۔ یہ بڑی سخت بات ہے جسے یہ یونہی بلاسوچے سمجھے اپنے مہنوں سے نکال دیتے ہیں یہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ (18/5)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

اے رسول! تو کیا اس حزن ملال میں اپنے آپ کو ہلاک کرڈالے گا کہ یہ لوگ کلام اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ (18/6)

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷

(قابل توجہ بات ہے) کہ روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے اس پر رہنے والوں کے لئے وجہ زیب وزینت بنایا ہے تاکہ ہم بنی نوع انسان کو آزمائیں کہ کون حسن کارانہ راہ عمل اختیار کرتا ہے۔ (18/7)

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸ ؕ

اور بالآخر جو کچھ زمین پر ہے ہم ہر ایک چیز کو نابود کرکے خشک و بے گیا چٹیل میدان بنادینے والے ہیں۔ جس پر سبزہ کا نام ونشان نہ رہے (18/8)

Marfat.com

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹

(اے میرے پیغمبر!) کیا تم خیال کرتے ہو، کہ غار اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب وغریب نشانی تھے؟ (18/9)

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰

واقعہ یوں ہے کہ چند نوجوان اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک غار میں پناہ گزیں ہوگئے تو انہوں نے اپنے رب سے التجا کی کہ اے ہمارے پروردگار! اپنی رحمت خاص سے نوازتے ہوئے ہمارے لئے ایسا انتظام کردے کہ ہمیں تیری طرف سے سامان زیست بھی ملتا رہے اور ہمارے مقصد حیات کو کامیاب بنانے کے لئے اسباب و ذرائع بھی مہیا ہوجائیں۔ (18/10)

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝۱۲ ع ۱۲/۱۳

چنانچہ وہ اس غار میں کئی برسوں تک اس طرح رہے کہ ان کے کان باہر کی دنیا سے منقطع کردیئے گئے تھے (ایک مدت کے بعد) ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا تاکہ واضح ہوجائے کہ دونوں جماعتوں میں سے کون ہے جو گذری ہوئی مدت کا زیادہ بہتر طریقہ سے احاطہ کرسکتا ہے (دونوں جماعتوں سے مراد اصحاب کہف اور انکی قوم کے مشرک لوگ ہیں) (18/11-12)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝۱۳ قصلے

اے پیغمبر! ہم اس واقع کی حقیقت ٹھیک ٹھیک تمہیں سناتے ہیں وہ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار کی (توحید ربوبیت) پر ایمان لائے تھے۔ ہم نے انہیں ہدایت میں مزید ترقی بخش کر زیادہ مضبوط کردیا یعنی راہ راست پر گامزن ہوگئے۔ (18/13)

Marfat.com

وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

اور جب وہ حاکم ظالم کے سامنے جم گئے تو ہم نے انکے دلوں کو صبر واستقامت سے سرشار کر دیا تھا تو وہ (راہ حق میں) اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی دوسری ہستی کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے نہیں پکارینگے۔ اگر ہم ایسا کر بیٹھیں گے تو راہ حق سے دور نکل جائینگے۔ (18/14)

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾

یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اور ہستیوں کو اپنے الٰہ حاجت روا بنالیا ہے حالانکہ ان کے پاس انکے خودساختہ الٰہ کے ثبوت میں کوئی واضح سند نہیں ہے۔ چنانچہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ اور افترا کرے؟ (18/15)

وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾

انہوں نے آپس میں مشورہ کیا: کہ جب تم نے اپنی (مشرک) قوم کے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور انکے (خودساختہ) معبودوں سے بھی، جنکی یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پرستش واطاعت کر رہے ہیں تو تمہیں چاہیے کہ فلاں کشادہ اور وسیع غار میں پناہ گزیں ہو جائیں۔ تمہارا پروردگار تم پر اپنی رحمت کا سایہ پھیلا دے گا اور تمہارے معاملات و مقصد حیات کے لئے سروسامان میسر کر دیگا۔ (18/16)

وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع ۲ ۱۴ ۵

Marfat.com

(جس غار میں انہوں نے پناہ لی تھی) وہ اس طرح واقع ہوئی اے مخاطب! اگر تو دیکھتا کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو وہ غار کے دہانے سے کنارہ کش ہو کر دائیں طرف پھر جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کترا کر نکل جاتا ہے (یعنی کسی طرف بھی اس کی شعائیں غار کے اندر نہیں جا سکتیں نہیں) اور وہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں پڑے ہیں۔ یہ صورت حال اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ایک ہے۔

جس کسی کو بھی مشیت الٰہی ہدایت سے نواز دے وہی ہدایت یافتہ ہے برعکس اس کے جسکی وہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) راہ گم کر دے تو پھر کوئی دوست معاون و رفیق، مرشد و پیر راہ راست دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔ (18/17)

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۚ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ⑱

اور اگر تم انہیں دیکھتے تو خیال کرتے کہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور انکا کتا غار کے دہانے اپنے دونوں بازو یعنی اگلی ٹانگیں پھیلائے بیٹھا تھا۔ اگر تم اندر جھانک کر انہیں دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر (اس منظر سے) دہشت طاری ہو جاتی۔ (18/18)

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ⑲

اور دیکھو! ہم نے انہیں پھر سے اٹھا کھڑا کیا تا کہ آپس میں (قیام غار کے متعلق) ایک دوسرے سے دریافت کر لیں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے پوچھا: ''ذرا بتاؤ تو سہی ہم یہاں کتنی

Marfat.com

دیر تک رہے ہونگے۔ سب نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم مدت، پھر (جب وہ ٹھیک ٹھیک مدت کا تعین نہ کر سکے) تو بولے ہمارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے، کہ ہم کتنی دیر یہاں پڑے رہے ہیں۔ اچھا اب آؤ اپنے میں سے ایک کو نقرئی سکہ دے کر شہر میں بھیجیں، کہ وہ دیکھے کہ سب سے عمدہ کھانا کہاں سے ملتا ہے تا کہ وہاں سے کھانا خرید لائے۔ مگر وہ احتیاط اور ہوشیاری سے کام لے، کسی کو ہماری خبر تک نہ ہونے پائے۔ (18/19)

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾

کیونکہ اگر ان لوگوں کو تمہاری خبر مل گئی تو وہ تمہیں سنگسار کر دینگے یا تمہیں (زبردستی) اپنے مسلک (مذہب) میں پھر سے داخل کر لیں گے۔ اس صورت میں تم کبھی بھی فلاح نہیں پا سکو گے۔ (18/20)

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۗ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾

اور پھر دیکھو! ہم نے لوگوں کو انکے احوال وظروف سے آگاہ کر دیا تا کہ انکو علم الیقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں قطعاً شک وشبہ نہیں اصحاب کہف ورقم کی رحلت کے بعد لوگوں میں بحث وتمحیص اور اختلاف رائے پیدا ہو گیا کہ انکے معاملے میں کیا کیا جائے۔ بعض لوگوں نے رائے دی کہ ان پر (بطور یادگار) عمارت بنا دی جائے (اسکے علاوہ کچھ نہ کیا جائے) ان کا رب ہی انکے معاملہ اور مراتب کو بہتر جانتا ہے۔ لیکن غالب الرائے زور آور لوگوں نے کہا ہم ضرور انکے مرقد پر عبادت گاہ بنا کر رہینگے (چنانچہ جسکی لاٹھی اس کی بھینس کے مترادف وہاں عبادت گاہ تعمیر کر دی گئی)۔ (18/ 21)

Marfat.com

نوٹ: اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے مولانا ابواعلیٰ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن کریم کی درج صدر آیت کا بالکل الٹ مفہوم لیا ہے۔ وہ اسے دلیل وحجت ٹھہرا کر مقابر صلحاء پر عمارتیں اور مسجدیں بنانا جائز اور باعث ثواب قرار دیتے ہیں۔ صرف قرار ہی نہیں دیتے بلکہ حقیقتاً بنادی گئی ہیں حالانکہ آیت مقدسہ میں ان لوگوں کی اس گمراہی کی طرف اشارہ ہے۔ جونشانی لوگوں کو بعد المدت امکان آخرت کا یقین دلانے کیلئے دکھائی گئی تھی۔

مولانا نے مقابر پر مساجد بنانے کی تردید میں حضور اکرم کی 4 احادیث کے حوالہ جات درج فرمائے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ)

(۲) خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیتے تھے میں تمہیں ایسی حرکت سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

(۳) اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی یہود ونصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا (بخاری۔ مسلم اور نسائی)

(۴) ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ اگر ان میں کوئی صالح مرد ہوتا تو اسکے مرنے کے بعد اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس کی تصویریں تیار کرتے۔ یہ قیامت کے روز بدترین مخلوق ہونگے۔ (احمد، بخاری، مسلم اور نسائی) (تفہیم القرآن حصہ سوئم صفحہ 18) حاشیہ نمبر 21

اس بارے میں علامہ اقبال بھی فرماتے ہیں:

؎ یہ معاملے ہیں نازک جو تیری رضا ہو تو کر — مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریق خانقاہی

تو عرب ہو یا عجم ہو تیرا الٰہ الا — لغت غریب جب تک تیرا دل نہ دے گواہی

نظام خانقاہی کی جڑ بنیاد ہی ظلم عظیم پر ہے

Marfat.com

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع ۳ ۵ ۱۵

بعض کا کہنا ہے کہ وہ تین تھے اور چوتھا انکا کتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا انکا کتا تھا۔ وہ سب قیاس آرائیاں کرتے ہیں (Guess at Random) نیز بعض کا قول ہے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں انکا کتا تھا۔ اے رسول! انکو بتادے کہ میرے رب ہی کو انکی تعداد کا مکمل علم ہے، کم لوگ ہی اس کا علم رکھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے متعلق نہ کسی سے بحث مباحثہ کرنا اور استفسار ہی کرنا۔ (18/22)

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْيْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾
اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

یاد رہے! کہ کسی شے یا کام کے بارے میں کبھی یہ نہ کہنا کہ میں اسے کل ضرور (مستقبل میں) کرلونگا، مگر یہ کہ اگر مشیت ایزدی کو جو منظور ہوگا۔ پھر جب کبھی اپنے رب کا نام لینا بھول جاؤ، تو اس کی یاد تازہ کرلیا کرو اور کہو: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کھول دیگا۔ (18/23-24)

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾

نیز (لوگ یہ بھی کہتے ہیں) کہ وہ غار میں تین سو برس تک رہے اور بعض نے 9 برس اور بڑھادیئے (یعنی 309 برس رہے تھے) (18/25)

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

Marfat.com

اے رسول! تم ان سے کہہ دو: ''کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت تک ٹھہرے تھے۔ وہی زمین و آسمان کی ساری پوشیدہ اور غیر مرئی باتوں کو جاننے والا ہے۔ (غیب و شہود کو) وہی دیکھنے اور سننے والا ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کا کوئی سازگار و مشکل کشا نہیں ہے۔ اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک ہی کرتا ہے۔ (18/26)

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

اے میرے پیغمبر! تیرے رب کی طرف سے جو کچھ کتاب (القرآن) میں وحی کیا گیا ہے اس کی تلاوت کیئے جاؤ (درس و تدریس کو جاری رکھو)۔ یاد رکھو! کلام اللہ یعنی اس کے قوانین و احکام میں کوئی ردوبدل یا تحریف نہیں کرسکتا 6/115 (اگر تم کفار کے کہنے پر ایسا کر بیٹھو گے) تو عذاب الٰہی سے بچنے کیلئے کوئی جائے پناہ نہ پاسکو گے۔ (18/27)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

الثلثة

جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں ان کی معیت اور صحبت اور وابستگی پر قناعت کرلو۔ آپکی نظر التفات کبھی ان سے ہٹنے نہ پائے۔ مبادہ کہ تمہارے دل میں دینوی زندگی کی زیب و زینت اور شان و شوکت کی خواہش پیدا ہو جائے۔ آپ ایسے لوگوں کی اطاعت مت کریں۔ جن کے دل ہم نے (اپنے قانون کے مطابق) اپنی یاد سے غافل کر دیئے ہیں اور اپنی خواہشات کے غلام ہیں اور جنکا معاملہ حد سے تجاوز کر چکا ہے۔ (18/28)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

Marfat.com

اور آپ اعلان عام کردیں کہ تمہارے رب کی طرف سے حق (القرآن) آچکا ہے۔اب جو چاہے اسے تسلیم بالیقین کرلے۔جس کا جی چاہے انکار کردے۔64/2 ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کررکھی ہے جو چاروں طرف سے ان پر محیط ہوجائیگی۔وہ پانی کیلئے فریاد کرینگے تو انکی فریادرسی ایسے پانی سے کی جائیگی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا اور انکے چہروں کو جھلس دیگا۔انکے لئے بدترین مشروب اور بدترین غیر متوازی قیام گاہ ہوگی۔(18/29)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۰

مگر جولوگ ایمان بالیقین لائینگے حسن کارانہ عمل بجالائینگے، ہم اپنے (قانون معدلت کے مطابق) نیک منش لوگوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔(18/30)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ ع ۴

انکے لئے سدا بہار باغات (Gardens of Eternity) ہونگے، جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی۔انہیں وہاں سونے کے گنگنوں سے آراستہ کیا جائیگا۔35/33,22/23, 76/21 لطیف وباریک اطلس و دیبا کے لباس زیب تن کرینگے 44/53 اور اونچی مسندوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہونگے۔کس قدر خوشگوار ہوگا انکی محنتوں کا اجر ومعاوضہ اور کیسی حسین وجمیل استراحت گاہیں ہونگی۔(18/31) 37/44,15/47,55/54,58/15-16

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ۝۳۲

اے رسول! (واضح طور پر سمجھانے اور عبرت پذیری کے لئے) ان سے دو آدمیوں کی مثال بیان کرو کہ دو شخص تھے ان میں سے ایک کے پاس انگوروں کے دو باغ تھے جن کے گرداگرد کھجوروں کے پیڑ احاطہ کئے ہوئے تھے اور انکے درمیان ہری بھری کھیتی بھی تھی۔(18/32)

Marfat.com

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝۳۳

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝۳۴

یہ دونوں باغ کثرت سے پھل دیتے تھے اور آمدنی میں کسی قسم کی کمی بھی نہ تھی۔ ان کے اندر بیچ و بیچ ایک نہر بھی بہتی تھی۔ جسکے نتیجہ میں وہ بڑا دولت مند ہو گیا تھا جس کی بنا پر وہ گھمنڈ میں دوست سے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے کہنے لگا دیکھو! میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور تم سے زیادہ طاقتور نفری یعنی جتھے رکھتا ہوں۔ (18/33-34)

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝۳۵

پھر وہ (یہ باتیں کرتا ہوا) اپنے باغ میں داخل ہوا اور وہ اپنے نفس پر ظلم کرتے ہوئے کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ ایسا سرسبز و شاداب باغ کبھی ویران بھی ہو سکتا ہے۔ (18/35)

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝۳۶

مجھے یہ بھی توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی بھی کبھی آئیگی تاہم (بالفرض آ بھی گئی) اگر میں اپنے رب کے حضور لوٹایا بھی گیا تو یقیناً اس سے بھی خوبتر مقام پاؤنگا۔ (18/36)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝۳۷

اس کے دوست نے جو اس سے تبادلہ خیالات کر رہا تھا: کہا کیا تو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات سے انکار کرتا ہے؟ جس نے تیری پیدائش کی ابتدا مٹی سے کی تھی۔ پھر نطفہ سے پھر مختلف مراحل سے گزار کر اعتدال و توازن کے ساتھ ایک پورا آدمی بنا دیا۔ (18/37)

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝۳۸

لیکن میرا تو (یہ ایمان ہے) کہ میرا رب تو وہی اللہ تعالیٰ ہے اور میں اپنے رب کی ذات و صفات میں کسی ایک کو بھی اس کا شریک و معاون نہیں مانتا۔ (18/38)

Marfat.com

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا
اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾

جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا۔ تو نے یہ کیوں نہ کہا: کہ وہی ہوتا ہے جو مشیت ایزدی کو منظور ہوتا ہے۔ ایسا کرنے کی قدرت و اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔ اگر تو مجھے مال و دولت اور اولاد میں اپنے سے کمتر پاتا ہے (تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے)۔ (18/39)

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ ﴿۴۰﴾

کیونکہ بہت ممکن ہے کہ میرا رب تیرے باغ سے مجھے بہتر عطا فرما دیوے۔ اور تیرے باغ پر آسمان سے ایسی آفت نازل کر دے جس سے وہ چٹیل میدان بن کر رہ جائے۔ (18/40)

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

مثلاً باغ میں لگنے والا پانی زمین کی گہرائی میں اتر جائے پھر تو اسے کسی بھی طرح حاصل نہ کر سکے۔ (18/41)

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى
عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

چنانچہ (اس کے شرک کا نتیجہ یہ ہوا) کہ اس کا مال و دولت باغات اور زرعی پیداوار وغیرہ تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اس نے (باغات و کھیتی) پر جو خرچ کیا تھا۔ اس کے ضائع ہو جانے پر کف افسوس ملنے لگا اور باغات کی حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ اس کی ٹٹیاں گر کر زمین بوس ہو گئیں اور وہ (حسرت و یاس سے) پکار اٹھا کہ ہائے افسوس! کہ میں اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو بھی شریک نہ کرتا۔ (18/42)

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾

(اسکی حالت زار پر غور کیجئے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی افرادی قوت نہ تھی جو اسکی مدد کو آتی اور وہ نہ وہ (اس آفت ناگہانی) کو دفع کر سکا۔ (18/43)

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾

ع ۵ ۱۷ ۳

Marfat.com

اب اسے معلوم ہوگیا کہ درحقیقت کائنات میں ہر طرح کی فرماں روائی کا اختیار صرف اللہ سچے کے لئے ہے۔ وہی بہتر معاوضہ دینے والا ہے اور اسی کے پاس بہتر انجام ہے۔ (18/44)

؎ سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آزری

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

اے میرے پیغمبر! انہیں دینوی زندگی کی مثال دے کر سمجھاؤ۔ دنیا کی زندگی کا حال تو ایسا ہے جیسا کہ بادلوں سے ہم پانی برساتے ہیں تو زمین کی روئیدگی اس سے مل جل کر نشوونما پاتی ہے بعد ازاں پھر سب کچھ سوکھ کر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ تیز ہوا کے جھونکے انہیں اڑا کر منتشر کر دیتے ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ جس پر اسے پوری پوری قدرت ہے۔ (18/45)

؎ ہر اک چیز اڑتی پھریگی منتشر ہو جائیگی رفتہ رفتہ خاک میں مل جائینگی کھو جائیگی

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

(اے اولاد نسل انسانی!) یاد رکھو! مال و دولت اور آل اولاد دینوی زندگی کی زیب و زینت اور دلفریباں ہیں (مگر چند روزہ ناپائیدار ہیں) دراصل اعمال صالح کے ثمرات و حسنات ہی باقی رہنے والے ہیں وہی تمہارے رب کے نزدیک بہ اعتبار معاوضہ و اجر بہترین اور انہی کے حسن انجام کی امید رکھنے کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ (18/46)

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

اور پھر قیامت کی گھڑی پر غور کیجئے! جب ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔ تم زمین کو دیکھو گے کہ وہ اپنی اصل حالت میں ابھر آئیگی (ویران نظر آئیگی) اس وقت ہم تمام بنی نوع انسان کو اپنے حضور جمع کرینگے کسی کو چھوڑا نہیں جائیگا۔ (18/47)

Marfat.com

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

اس وقت سب کے سب قطار اندر قطار (اے رسول!) تمہارے رب کے حضور پیش کئے جائینگے۔ پھر ان سے کہا جائیگا: ''دیکھ لو! جس طرح ہم نے پہلی دفعہ تمہیں پیدا کیا تھا اس طرح تمہیں آج ہمارے سامنے حاضر ہونا پڑا مگر تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا تھا۔(18/48)

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع ۵ ۱۸

(اے افراد نسل انسانی!) روز حساب جب پیش ہوگا تمہارا دفتر عمل۔ اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم (مشرک و کافر) لوگ اپنی کتاب زندگی سے لرزہ براندام ہو رہے ہونگے اور پکار اٹھیں گے کہ ہائے ہماری شامت اعمال یہ کیسا ضابطہ قانون ہے جو ہر چھوٹی اور بڑی بات کو محیط ہے۔ زندگی کا کوئی عمل ایسا نہیں جو اس کی زد سے باہر رہ گیا ہو؟ دنیا میں جو کچھ کمایا تھا سب کچھ اپنے سامنے پائینگے اور تیرا رب (اپنے قانون معدلت کے مطابق) کسی متنفس پر ظلم و زیادتی نہیں کریگا۔(18/49)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

(اے بنی نوع انسان) اس واقع کو یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کے روبرو جھک جاؤ۔ وہ سب کے سب جھک گئے مگر ابلیس نہ جھکا تھا۔ جو جنوں میں سے تھا پس وہ اپنے پروردگار کے حکم کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہو گیا۔ (اے بنی نوع انسان!) کیا پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اسکی نسل کو اپنا کارساز بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے؟ بڑی ہی بری تبدیلی ہے جو ظالم لوگوں نے اختیار کی ہے۔ (18/50)

Marfat.com

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾

میں نے آسمانوں اور زمین کو (ارتقائی انداز میں مرحلہ وار) تخلیق کرتے وقت ان (شیاطین یعنی مشرکین مکہ کو) شاہد نہیں بنایا تھا اور نہ خود انکی اپنی تخلیق میں (جب وہ خود مخلوق ہیں تو پھر خلقت کے وقت موجود کیسے ہو سکتے تھے) میں ایسا کرنے والا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والے لوگوں کو اپنا دست و بازو بنا لیتا۔ (18/51)

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾

(ذرا تصور میں لاؤ اس وقت کو) جب اللہ تعالیٰ ان باطل معبودوں کے پرستاروں سے فرمائیگا: جنہیں تم اپنے زعم و گمان میں میرا شریک قرار دیتے تھے اب انہیں پکارو۔ وہ پکاریں گے مگر پکار کا جواب نہیں پائینگے تو پھر ہم ان کے درمیان وجہ ہلاکت بنا دیں گے (یعنی ہلاکت کا گھڑا مشترک بنا دیں گے)۔ (18/52)

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ ع ٧ ١٩ ٤

پھر وہ مجرم آتش جہنم کو دیکھیں گے تو انہیں علم و یقین ہو جائیگا کہ اس میں انہیں گرنا ہے اور اس سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں پائینگے۔ (18/53)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

بلاشبہ ہم نے (بنی نوع انسان کو) قران کریم میں مختلف انداز میں ضرب المثل پیش کر کے بیان کر دیا ہے۔ مگر انسان بڑا ہی بحث و نزاع کرنے والا یعنی جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ (18/54)
46/27, 20/113, 17/89, 17/41

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾

Marfat.com

دراصل جب لوگوں کے پاس ہدایت الٰہی آ گئی تو کوئی امر مانع نہیں ہوا کہ وہ ایمان لائیں اور اپنے رب سے مغفرت کی استدعا کریں۔ سوائے اس کے کہ وہ منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو انکے مقدمین کے ساتھ ہو چکا ہے یا پھر انکے روبرو عذاب آ موجود ہو۔ (18/55)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝۵۶

اور ہم اپنے رسولوں کو اسلئے بھیجتے ہیں کہ ایمان و عمل کی کامرانیوں کی بشارت دیں اور انکار و بدعملی کے نتائج سے خبردار کریں۔ مگر جنہوں نے کفر کا شیوا اختیار کیا ان کا ردعمل یہ ہے کہ بحث و نزع کر کے باطل کے (ذریعہ) حق کو اپنے مقام سے متزلزل کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات و تنبیہات کو جو انہیں کی گئیں تھیں، تمسخر میں اڑا دیا ہے۔ (18/56)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝۵۷

(ذرا سوچو تو سہی) کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جسے اس کے پروردگار کی آیات کی یاد دلائی جائے تو وہ روگردانی کر لے اور اپنی بدعملیوں کے برے انجام کو فراموش کر دے جو پہلے کر چکا ہے؟ ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کے دل و دماغ پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ کوئی بات سمجھ نہیں پاتے اور کانوں میں گرانی ڈال دی ہے (کہ صدائے حق سن نہیں پاتے) لہٰذا اگر تم انہیں راہ راست کی طرف کتنا ہی بلاؤ مگر وہ کبھی بھی راہ پانے والے نہیں۔ (18/57) 41/5,17/46

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِلًا ۝۵۸

اے میرے پیغمبر! تیرا رب بڑا ہی تحفظ فراہم کرنے والا اور بڑا ہی رحمت فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

اگر وہ انہیں (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے انکی بدعملیوں کی پاداش میں) ان پر گرفت کرنا چاہتا تو فوراً عذاب نازل کر دیتا۔ مگر ان کے لئے وعدے کی میعاد مقرر کر رکھی ہے، مگر اس سے بچ نکلنے کی کوئی جائے پناہ نہ پاسکیں گے۔ (18/58)

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾

(ذرا عبرت کی نگاہ سے دیکھو!) ہمارا یہ اٹل قانون چلا آ رہا ہے جس کے مطابق ہم نے ان بستیوں کو ہلاک کر دیا جنہوں نے ظلم کا شیوا اختیار کیا لیکن ہم نے (اپنے قانون امہال کے مطابق) انکی ہلاکت کے لئے ایک وعدے کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔ (18/59)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾

(اشارہ ہے قوم عاد و ثمود، سبا، مدین اور قوم سدوم کی طرف جنہیں اہل مکہ اچھی طرح جانتے تھے) (یہ واقع غور طلب ہے) جب حضرت موسیٰؑ نے اپنے خادم (Attendent) سے کہا تھا میں اپنا سفر جاری رکھوں گا جب تک کہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں چاہے عرصہ دراز تک مجھے سفر کرنا پڑے۔ (18/60)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾

چنانچہ جب وہ دونوں سنگم پر پہنچے تو وہ اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے تو اس نے (ریت میں سے) سرنگ لگائی اور دریا میں چلی گئی۔ (18/61)

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

پھر جب وہ اس مقام سے آگے بڑھے، تو حضرت موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا: ''لاؤ ہمارا ناشتہ آج کے سفر میں سخت تھکان ہو گئی ہے۔ (18/62)

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۚ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾

خادم نے عرض کیا: ''دیکھا آپ نے کیا ہوا؟ جب ہم اس چٹان پر آرام کر رہے تھے تو شیطان نے مجھے ایسا غافل کیا، کہ میں اس کا آپ سے ذکر کرنا بھول گیا کہ مچھلی عجیب طریقہ سے راستہ بنا کر دریا میں چلی گئی۔ (18/63)

Marfat.com

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

اس پر حضرت موسیٰ نے کہا: ''اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقوش قدم (Foot Steps) پر واپس چلے گئے۔ (18/64)

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾

وہاں پر انہوں نے ہمارے (خاص) بندوں میں سے ایک بندے کو موجود پایا۔ جسے ہم نے (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) اپنی خصوصی رحمت سے نوازہ تھا اور اسے اپنے پاس سے (براہ راست) خاص علم عطا کیا تھا۔ (معتبر احادیث میں اس بزرگ بندہ کا نام خضر بتایا گیا جو مفروضہ نام ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کا نام نہیں بتایا) (18/65)

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾

حضرت موسیٰ نے اس بزرگ سے کہا: ''کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ تاکہ آپ مجھے بھی اس حکمت وبصیرت کی تعلیم دیں جس کا علم آپ کو ازبس خوبی سے سکھایا گیا ہے۔ (18/66)

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾

اس (اللہ کے بزرگ بندہ نے) جواب میں کہا: ''آپ میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کرسکیں گے۔ (18/67)

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾

جس شے کی حقیقت سے آپ کو کامل آگاہی نہیں ہے اسے دیکھ کر صبر کر بھی کیسے سکتے ہو؟ (18/68)

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾

حضرت موسیٰ نے کہا: ''اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو آپ مجھے صابر پائینگے اور میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کرونگا۔ (18/69)

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ ع ۱۱ ۱۲

Marfat.com

اس (بزرگ بندہ) نے جواب دیا: ''اگر آپ نے میرے ساتھ چلنا ہی ہے تو (ایک شرط ہے) کہ آپ کو کسی بات کے متعلق مجھ سے کچھ پوچھنا نہیں ہوگا جب تک پہلے میں خود اس کا آپ سے ذکر نہ کروں۔(18/70)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا ۝۷۱

پھر (اس قول وقرار کے بعد) وہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ (دریا کے کنارے پہنچ کر) ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ اس بزرگ بندہ نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ نہ رہ سکے اور فوراً بول اٹھے: ''کیا آپ نے اس کشتی میں اس لئے شگاف کیا ہے کہ اس کے تمام مسافروں کو غرق آب کر دیں؟ یہ تو آپ نے بڑا خطرناک کام کیا''۔(18/71)

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۷۲

اس پر (اس اللہ کے بندہ نے) جواب دیا: ''کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے؟''(18/72)

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝۷۳

حضرت موسیٰ نے کہا: ''مجھ سے بھول ہوگئی اس بھول چوک پر مجھ سے معاخذہ نہ کیجئے گا اور نہ میرے معاملے میں سخت گیری کریں۔(18/73)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا نُّكْرًا ۝۷۴

(حضرت موسیٰ کی معذرت خواہی کے بعد) پھر وہ چل دیئے یہاں تک کہ (ایک بستی کے قریب) انہیں ایک نوعمر لڑکا ملا جسے اس مرد بزرگ نے قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر پھر حضرت موسیٰ بے اختیار بول اٹھے کہ آپ نے یہ کیا کر دیا؟ کہ ایک بے گناہ بچے کو (ناحق) قتل کر ڈالا حالانکہ وہ کسی نفس کے قتل کا مرتکب نہ تھا (بلا جرم قتل کر دینا) بڑے خطرناک کام کا ارتکاب ہے۔(18/74)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور بالکل واضح روشن کتاب آ چکی ہے

(المائدہ۔15)

رفیع الشان

تنویر القرآن

ترجمہ و مفہوم اور جستہ جستہ ضروری فٹ نوٹس

(جلد اول)

مترجم

خاکسار محمد صدیق خاں، بی۔اے

صدیق پبلشنگ ہاؤس

۴۔بی۔ابدالی سٹریٹ، شیراز پارک، اتحاد کالونی

علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

Marfat.com